حضرت کریم وہاب کی توفیق سے

ترجمۂ تاریخ طبری

جلد اول

تالیف الامام العالم العلامہ والحبر الکامل الفہامہ الورع التقی الزاہد الفرد
الحافظ صاحب التفسیر المشہور محمد ابن جریر بن یزید ابن
کثیر الطبری متوفی سنہ ۳۱۰ ہجری رحمہ اللہ تعالیٰ

بفضلہ ومتعنا بعلمہ

آمین

خود مترجم یعنی بندۂ ناچیز سراپا عجز وقصور محمد عبدالشکور غفرلہ نے اپنے مطبع
عمدۃ المطابع لکھنؤ سے شایع کیا

دیباچہ از مترجم

حق سبحانہ کی تائید اور محض اسکے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے مین امام محمد بن جریر طبری کی تاریخ کا ترجمہ شروع کرتا ہون اللہ تعالی اسکی تکمیل کی توفیق دے اور اس سے برادران اہل اسلام کو منتفع فرمائے قبل اسکے کہ مین اصل کتاب کا ترجمہ شروع کرون بطور مقدمہ کے چند فوائد نہایت اختصار کے ساتھ لکھتا ہون غالباً وہ فوائد اس ترجمہ کے ناظرین کے لیے دلچسپی اور ازدیاد بصیرت سے خالی نہونگے

پہلا فائدہ

علم تاریخ - وہ علم ہے جس سے کائنات سابقہ کی خبر معلوم ہو عام اس سے کہ وہ کائنات قریب العہد ہون یا بعید العہد یعنے انکے وقوع کو تھوڑا زمانہ گذرا ہو یا بہت -

اسلام مین تاریخ کی ابتدا بنا بر اقوال صحیحہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے ہوئی - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تاریخ قائم کرنے کے لیے مشورۃً صحابہ کو جمع کیا بعض کی راے ہوئی کہ آنحضرت علیہ السلام کی بعثت سے اسلامی تاریخ کی ابتدا رکھی جاے اور بعض کی راے ہوئی کہ آنحضرت علیہ السلام کی ہجرت سے اسلامی تاریخ کا آغاز رکھا جاے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آخری راے کو پسند فرمایا اور حکم دیدیا کہ اسلامی تاریخ کا آغاز ہجرت سے قائم کیا جاے بس اُسی وقت سے اسلام مین تاریخ کی ابتدا ہوئی -

دوسرا فائدہ

علم تاریخ کے نتائج اور اسکے فوائد اہل عقل پر پوشیدہ نہین ہین اس علم کی جلالت اور عظمت ایسی نہین ہے کہ محتاج اظہار ہو - واقعات تاریخیہ کا کتب الٰہیہ مین مذکور ہونا اور انسے عبرت حاصل کرنیکا حکم اس علم کی عظمت اور منفعت کو نمایان کر رہا ہے یہانتک کہ جو شخص اس علم سے بے بہرہ ہو اسکا کوئی علم کامل نہین ہوسکتا - علوم دینیہ مین سب سے زیادہ رتبہ علم تفسیر اور علم حدیث کا ہے جاننے والے جانتے ہین کہ ان دونون علوم مین تاریخ دانی کی سقدر ضرورت ہے اور بغیر تاریخ دانی کے تفسیر اور حدیث مین کسیطرح عبور نہین ہوسکتا -

اس علم کے دنیاوی اور اخروی منافع علما نے بہت بیان کیے ہین لیکن خوش قسمتی سے اب آجکل عام طور سے اس علم کی طرف زمانہ اپنی آرزومند اور مشتاق نظرون سے دیکھ رہا ہے لہذا ہمین اسکے بیان کے طول دینے کی مطلق حاجت نہین -

تیسرا فائدہ

باوجودیکہ علم تاریخ کا ذوق کم وبیش ہر طبیعت مین موجود ہے اور ہر قوم کو اپنے اسلاف کے حالات معلوم کرنے کا اشتیاق ہے مگر ہماری اسلامی تاریخ کا بیش بہا خزانہ ابھی تک اپنے صندوقون مین مقفل ہے - ہماری اسلامی تاریخ کا تمام وکمال مادہ عربی زبان مین ہے اور افسوس کہ ابتک اردو زبان مین عربی کی کسی مستند اور کامل تاریخ کا ترجمہ نہین ہوا - اردو زبان مین اسوقت جسقدر اسلامی تاریخین رائج ہین جہانتک میرا علم پہونچا ہے انکی یہ حالت ہے کہ اول تو وہ کسی مستقل کتاب کا ترجمہ نہین ہین اور انمین سے بعض مین نہایت اختصار سے کام لیا گیا ہے جو بیشک ناکافی کہی جا سکتی ہین - بعض مین بوجہ انکے مولفین کے کم علمی اور ناواقفی کے غلط واقعات اور غیر معتبر قصص وحکایات کا خلط ملط اسقدر ہوگیا ہے کہ صحیح واقعات کا انسے انتخاب کرنا نہایت دشوار ہے اس قسم کی کتابون کا ضرر انکے نفع سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے اکثر کتابین اس قسم کی بھی رائج ہین جو انگریزی تاریخون سے اقتباس کی گئی ہین اور نہایت سخت افسوس ہے کہ اس زمانے مین آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی سوانح عمری بھی جو شایع کی جاتی ہین وہ انگریزون ہی کی تصانیف کا ترجمہ ہوتی ہین گو انگریزی مورخین اسلامی تاریخ کا مادہ عربی ہی کی تاریخون سے حاصل کرتے ہین مگر بعض متعصبین تاریخی واقعات کو اس پہلو سے دکھاتے ہین جنسے ایک مضر نتیجہ

اسلام کے حق مین پیدا ہوتا ہی ناواقف لوگ اسکو نہین سمجھتے اور ان زہریلے نتائج کا خمیازہ بالآخر مسلمانون کو اُٹھانا پڑتا ہی - انھین وجوہات نے مجھے اس ارادہ پر مستقل کیا کہ مین عربی کی مفید اور مستند کتاب تاریخ طبری کا ترجمہ اُردو مین اپنے بھائیون کے سامنے ہدیۂ پیش کرون -

چوتھا فائدہ

تاریخ طبری کا مستند اور معتمد ہونا ایک ایسا مشہور اور مسلم مسئلہ ہی جسکے زیادہ توضیح کی ضرورت نہین مگر تاہم مختصراً مین کچھ حال اس تاریخ کا اور کچھ حال اسکے عالیشان مصنف کا بیان کرتا ہون -

حافظ ابن اثیر جزری (مصنف اسد الغابہ) نے اپنی تاریخ کامل اسی تاریخ طبری سے مرتب کی ہی اور اپنی تاریخ کے دیباچہ مین اسکی وجہ یہ ظاہر کی ہی کہ یہ کتاب سب کے نزدیک لائق اعتبار ہی اور اختلاف کے وقت اسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی پھر یہ بھی لکھا ہی کہ مینے تمام مورخین مین سے امام ابن جریر کو اسلیے منتخب کیا کہ انکا علم بہت مضبوط ہی اور علم کے ساتھ انمین صحت اعتقاد اور صدق بھی ہی -

علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین انکا تذکرہ تفصیل سے لکھا ہی [illegible] عبارت مین لکھا ہی عنوان اس تذکرہ کا یہ ہی

محمد بن جریر بن یزید بن کثیر الامام العلم الفرد الحافظ ابو جعفر الطبری احد الاعلام و صاحب التصانیف من اہل طبرستان ابو بکر خطیب کا قول نقل کیا ہی کہ ابن جریر ایک ایسے امام تھے جنکے قول سے فیصلہ کیا جاتا ہی اور انکی راے کی طرف رجوع کیا جاتا ہی کیونکہ وہ بڑے ماہر تھے اور بہت بزرگ تھے اُنکے سینے مین اسقدر علوم جمع تھے کہ اسکے زمانے مین کوئی انکا مثل نہ تھا کتاب اللہ [illegible] صحابہ اور تابعین کے حالات سے خوب واقف تھے گذشتہ لوگون کے [illegible] رکھتے تھے تاریخ مین ایک بڑی کتاب انکی مشہور ہی اور تفسیر مین ایک کتاب انکی [illegible] نہین ہوئی اور ایک کتاب انکی تہذیب الآثار ہی کہ ویسی کتاب [illegible] نہین ہوئی اور اصول و فروع مین انکی بہت سی کتابین ہین بعض فقہا کے اقوال کو بعض پر انھون نے ترجیح دی ہی اور بعض مسائل مین متفرد ہین وہ مسائل انکے منقول ہین -

ایک مرتبہ (بادشاہ) مکتفی نے چاہا کہ ایک مجلس قائم کرے جسمین علما کے اقوال اُسے سنائے جائین - چنانچہ ابن جریر اسکے سامنے لائے گئے انھون نے ایک کتاب اسکے متعلق اُسے سنائی بادشاہ نے انھین انعام دینا چاہا مگر انھون نے منظور نہین کیا انسے کہا گیا کہ اچھا کوئی حاجت اپنی بیش کیجیے انھون نے کہا مین امیر المومنین سے صرف اسقدر چاہتا ہون کہ وہ جمعہ کے دن لوگون کو

سوال کرنے سے روک دے - ایک مرتبہ وزیر کی فرمایش سے انھون نے ایک کتاب فقہ مین لکھی وزیر نے ہزار اشرفیان انکو بھیجین انھون نے واپس کر دین - انکی تمام تصانیف کا حساب جو لگایا گیا تو ابتداے بلوغ سے آخر عمر تک ۱۴ ورق روزانہ کا اوسط رہا -

امام الائمہ ابن خزیمہ کہتے تھے کہ روے زمین پر محمد بن جریر سے زیادہ مین کسی کو عالم نہین جانتا خدا کی راہ مین انھین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہوتا تھا باوجودیکہ وہ بہت ستائے جاتے تھے - اہل دین اور اہل علم انکے علم اور زہد اور ترک دنیا اور قناعت کے منکر نہین ہین - فرغانی کہتے ہین کہ بغداد مین انھون نے کئی سال تک مذہب شافعی کی اشاعت کی اور اسیکی تقلید کرتے رہے پھر آخر مین انکا علم وسیع ہوگیا اور انھون نے اپنے اجتہادی مسائل اپنی کتابون مین لکھے ایک مرتبہ عہدۂ قضا انکے لیے تجویز کیا گیا مگر انھون نے کسی طرح منظور نہ کیا امام محمد بن علی بن سہل کا قول ہی وہ کہتے تھے مینے ابن جریر سے سنا وہ کہتے تھے کہ جو شخص کہے کہ ابوبکر و عمر امام برحق نہ تھے وہ قتل کر دیا جائے -

امام محمد بن جریر کی ولادت ۲۲۴ھ ہجری مین ہوئی تھی اور وفات انکی شب یکشنبہ ۲۸ شوال ۳۱۰ھ ہجری کو ہوئی - اس حساب سے انکی عمر (۸۶) سال کی ہوئی انھون نے اپنے بالون مین کبھی خضاب نہین لگایا اور اکثر بال سیاہ تھے رنگ گندمی تھا آنکھین بڑی بڑی تھین جسم لاغر تھا قد طویل تھا زبان بہت فصیح تھی - جب انکی وفات ہوئی تو اسقدر مخلوق انکے جنازے کے ہمراہ تھی کہ انکا شمار اللہ کے سوا کوئی نہین کرسکتا - کئی مہینے تک شب و روز انکی قبر پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور بہت سے دیندار لوگون نے انکے مرثیے کہے -

پانچوان فائدہ

خوش قسمتی سے امام محمد بن جریر طبری کی تاریخ کبیر اصل عربی زبان مین نہایت اہتمام کے ساتھ شہر لیڈن مین چھپ گئی ہی گو وہ اب بھی نایاب ہی مگر جناب مولوی شاہ محمد عبد الباری صاحب فرنگی محلی نے اپنے کتبخانہ سے ایک نسخہ اسکا مجھے عنایت فرمایا (جزاہ اللہ خیرا) جسکو مین خدا کا نام لیکر ترجمہ کرتا ہون مینے اس ترجمہ مین اس بات کا التزام کیا ہی کہ مصنف کا طرز بیان اور انکی شان کلام محفوظ رہے ورنہ ممکن تھا کہ مین اصل واقعات کو اپنی عبارت مین لیکر اپنے طرز پر بیان کرتا تو شاید اس زمانے کے لوگون کو اس سے زیادہ دلچسپی ہوتی مگر مینے اسکا چندان خیال نہین کیا - اسکے ساتھ ہی

یہ خیال بھی مجھے بیش از بیش ہی کہ مصنف کے الفاظ کی اس درجہ پیروی نہ کی جائے کہ اصل مطلب کے سمجھنے مین ناظرین کو دقت پیش آئے۔ المختصر اس ترجمہ مین لفظ اور محاورہ دونون کی رعایت رہیگی۔ تاریخ طبری کے ترجمہ کے وقت انشاء اللہ تعالیٰ علامہ ابن اثیر جزری کی تاریخ الکامل بھی میرے سامنے رہیگی جو فوائد تاریخ الکامل مین زیادہ کیے گئے ہین یا جس فروگذاشت کی انھون نے اصلاح کی ہی مین ان امور کو نظر انداز نہ کرونگا اور اپنے ترجمہ مین ضمیمہ کے طور پر ان تمام مضامین کو بڑھاؤنگا تاکہ میرا ترجمہ تاریخ طبری اور تاریخ کامل دونون کا جامع ہو اور اس ترجمہ کے دیکھنے والے کو ان دونون جلیل الشان تاریخون پر عبور ہو جائے۔ ہذا ومن اللہ التوفیق۔

اس ترجمہ مین مین اسقدر تصرف ضرور کرونگا کہ اسانید کو اصل ترجمہ سے حذف کردونگا صرف بسند لکھکر اخیر راوی پر اکتفا کرونگا ہان بسندہ پر حاشیہ دیکر اس سند کے تمام رجال کا نام حاشیہ پر لکھدونگا تاکہ اختصار ہو اور سند کا فائدہ فوت نہو

چھٹا فائدہ

سوا حضرات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے ہمارے نزدیک کوئی معصوم نہین ہی اسی وجہ سے بشریت اور خطا ونسیان باہم لازم ملزوم سمجھے جاتے ہین۔ کوئی شخص خواہ کتنے ہی بڑے مرتبہ کا کیون نہو ابتک ایسا نہین ہوا کہ اُسکے کلام مین تخطیہ اور تغلیط کی گنجایش نہو لہذا کسی شخص یا کسی کتاب کے معتبر و مستند ہونیکا یہ مطلب نہ سمجھنا چاہیے کہ اُس شخص کے کلام مین یا اُس کتاب مین کوئی غلطی نہین ہی معتبر و مستند ہونیکا مدار صرف قلت خطا اور کثرت صواب پر ہی پس ایسی حالت مین ضروری ہی کہ ہر شخص کے کلام کو عقل سے جانچین جو کلام براہین قطعیہ عقلیہ یا نقلیہ کے خلاف ہو اسکو ترک کردین۔ ہان یہ ضرور ہی کہ علماے ماہرین کے کلام مین اغلاط بہت کم اور اتفاقی ہوتے ہین اور غیر ماہر کے کلام مین اغلاط کا نہونا اتفاقی ہی۔

علم تاریخ مین خاصکر اس قسم کی بشری اغلاط زیادہ واقع ہوئے ہین کم کوئی مورخ ہی جو ان اغلاط سے بچ سکا ہو علامہ ابن خلدون اپنی تاریخ کے شروع مین لکھتے ہین۔

الاخبار اذا اعتمد فیہا علی مجرد النقل ولم تحکم اصول العادۃ وقواعد السیاسۃ وطبیعۃ العمران والاحوال فی الاجتماع الانسانی ولا قیس الغائب منہا بالشاہد والحاضر بالذاہب فربما لم یومن فیہا من العثور ومزلۃ القدم والحید

خبرون مین جسوقت مجرد نقل پر اعتماد کر لیا جائیگا اور اصول عادت اور قواعد سیاست اور طریق تمدن اور اجتماع انسانی کے حالات انکی تصدیق نکرینگے اور نہ حاضر پر غائب کا قیاس کیا جائیگا تو اکثر اسمین غلطی اور لغزش

عن جادۃ الصدق وکثیرا ما وقع للمورخین والمفسرین وائمۃ النقل المغالط فی الحکایات والوقائع لاعتمادہم فیہا علی مجرد النقل غثا او سمینا لم یعرضوہا علی اصولہا ولا قاسوہا باشباہہا ولا سبروہا بمعیار الحکمۃ والوقوف علی طبائع الکائنات وتحکیم النظر والبصیرۃ فی الاخبار فضلوا عن الحق وتاہوا فی بیداء الوہم والغلط سیما فی احصاء الاعداد من الاموال والعساکر اذا عرضت فی الحکایات اذ ہی مظنۃ الکذب ومطیۃ الہذر ولا بد من عرضہا علی الاصول وعرضہا علی القواعد۔

اور راہ صدق سے ہٹ جانیکا خوف ہوگا اور اکثر اور مفسرین اور ائمہ نقل کو حکایات اور واقعات مین مغالطے ہو کرتے ہین جبکہ وہ مجرد نقل پر اعتماد کر لیتے ہین خواہ صحیح ہو یا غلط اصول سے انکو نہین پرکھتے اور نہ انکو انکے امثال پر قیاس کرتے ہین اور نہ حکمت اور طبائع کائنات کی کسوٹی سے انکو جانچتے اور نہ نظر اور بصیرت سے کام لیتے ہین لہذا وہ حق سے جدا ہو جاتے ہین اور وہم اور غلطی کے جنگل مین پریشان رہتے ہین خاصکر مال شمار کرنیمین اور لشکرون کی آحاد بیان کرنیمین اس قسم کی غلطیان ہو جاتی ہین جب کسی حکایات مین انکا ذکر آجاتا ہے کیونکہ انمین جھوٹ فریب کا زیادہ موقع ہے پس اصول سے ایسی خبرونکو پرکھنا اور قو انکو جانچنا نہایت ضروری ہے۔

اس عبارت کے دیکھنے والے یہ سمجھینگے کہ شاید علامہ ابن خلدون سے اس قسم کی غلطیان نہوئی جنکا وہ دوسرون پر طعن کر رہے ہین حالانکہ ایسا نہین ہے خود علامہ ابن خلدون سے بھی ایسی صا اور صریح غلطیان واقع ہوگئی ہین جنکے غلط ہونے مین کچھ شک نہین کیا جا سکتا۔

امام ابن جریر طبری کی تاریخ اگرچہ صحت واقعات اور تحقیقات کے اعتبار سے بھی اعلی درجہ ہے اور سب سے بڑی خوبی اسمین یہ ہے کہ واقعات کو معہ سند بیان کیا ہے لیکن پھر بھی اس قسم کی شا فروگذاشت سے اسکو پاک نہ سمجھنا چاہیے۔ مین امید رکھتا ہون کہ حق جل شانہ کی مدد سے ا قسم کی فروگذاشت جس مقام پر ہوگی وہان مین اپنی پوری کوشش سے کام لونگا۔

اس مقام پر جو کچھ مجھے لکھنا تھا وہ مین نہایت اختصار کے ساتھ لکھ چکا اب اصل کتاب کا ترجمہ شروع کرتا ہون اور اس بات کی آرزو رکھتا ہون کہ میرے برادران دینی اس بےنظیر اسلا تاریخ کے ترجمے کو ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھکر دل سے قدر کرینگے اور خدا نے چاہا تو تاریخی معلو کے لیے انھین اس کتاب کے بعد کسی دوسری کتاب کی حاجت بھی نہ پڑیگی۔ تاریخی واقعات معلوم کرنے کے لیے تاریخ طبری سے بہتر اور اس سے معتبر ذریعہ کوئی دوسرا ہو نہین سکتا۔

نفع اللہ بہ المسلمین وثبتنا وایاہم علی طریق الحق والیقین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی تعریف اللہ کے لیے (سزاوار ہی) جو ہر پہلے سے پہلا اور ہر پچھلے سے پچھلا ہی (یعنے اُسکی ذات پاک سب کے پہلے سے ہی اور سب کے بعد باقی رہیگی) ہر چیز پر قادر ہی بغیر (اسکے کہ اُسکو منتقل ہونے کی ضرورت پیش آئے)[1] اپنی مخلوق کو اُسنے بغیر شکل اور مثال[2] کے پیدا کیا وہ یکتا ہی اور ایک ہی بغیر گنتی[3] کے۔ اور وہ ہر ایک کے بعد باقی رہنے والا ہی بغیر انتہا اور میعاد کے۔ اسی کے لیے ہی بڑائی اور عظمت اور نور اور عزت اور سلطنت اور قدرت۔ وہ پاک ہی اس سے کہ اُسکی سلطنت مین کوئی اُسکا شریک ہو یا اُسکی وحدانیت مین کوئی اسکا مثل ہو یا اُسکی تدبیر مین کوئی اسکا معین اور مددگار ہو یا اُسکا کوئی بیٹا ہو یا اُسکی بی بی ہو یا اُسکا کوئی ہمسر ہو وہم اُسکو نہین گھیر سکتے اور قطر اُسکو نہین حاوی ہو سکتے۔ آنکھین اُسکو نہین دیکھ سکتین وہ بہت پاکیزہ اور باخبر ہی۔ مین اُسکی نعمتون پر اُسکی حمد کرتا ہون اور اُسکی بخششون پر اسکا شکر کرتا ہون مین اُس شخص کی جیسی حمد کرتا ہون جو خاص اللہ ہی کی حمد کرتا ہو اور اس شخص کا جیسا شکر کرتا ہون جو بذریعہ شکر کے نعمت کی زیادتی کا امیدوار ہو اور مین اللہ سے اپنے اقوال و اعمال کی ہدایت کا خواستگار ہون جو مجھے اُس سے قریب کردین اور اسکو راضی کردین مین اللہ پر ایمان رکھتا ہون اُس شخص کے ایمان کے مثل جو خالص

[1] جو اشیا کہ محدود ہوتی ہین انکو اکثر اس امر کی ضرورت پیش آتی ہی کہ وہ اپنی جگہ سے منتقل ہون باریتعالی کی ذات چونکہ غیر محدود ہی لہذا انتقال وہان متصور ہی نہین ہو سکتا ۱۲ [2] یعنی پہلے سے اُن اشیا کی کوئی شکل یا مثال قائم نہ تھی کہ اللہ نے اس مثال کو دیکھکر پیدا کیا ہو ۱۲ [3] یعنی جسطرح گنتی مین ایک دو ہوتے ہین وہ اسطرح کا ایک نہین ہے کیونکہ گنتی کا ایک بوجہ عروض عدد کے محدود ہوتا ہی ۱۲

اوسکی توحید کرتا ہوا اور یکتائی کے طور اُسکی عظمت کرتا ہوا اور مین اسبات کی گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین وہ ایک ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور مین اسبات کی شہادت دیتا ہون کہ محمد اسکے بزرگ بندے اور اسکے امانت دار پیغمبر ہین اللہ نے اونھین اپنی پیغام رسانی کے لیے منتخب فرمایا تھا اور انھین اپنی وحی کے ساتھہ بھیجا تھا وہ اللہ کی مخلوق کو اسکی عبادت کی طرف بلاتے تھے انہون نے اللہ کے کام مین بڑی جانفشانی کی اور اسکی راہ مین جہاد کیا اور اپنی امت کی خیرخواہی کی وہ اللہ کی عبادت کرتے رہے یہانتک کہ انہین خدا کے یہان سے موت آگئی انہون نے تبلیغ (احکام الٰہی) مین کمی نہین کی اور نہ کوشش مین سستی کی اللہ انپر بہت عمدہ اور پاکیزہ رحمت نازل فرمائے اور سلام بھیجے۔

امابعد پس بیشک اللہ جل جلالہ و تقدست اسماءہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا بغیر کسی ضرورت کے جو اس کو انکے پیدا کرنے کی ہو اور انھین بنایا بغیر کسی حاجت کے جو اسکو انکے بنانے کی ہو بلکہ اسنے اُن ثقلین کو پیدا کیا جنکو اُسنے اپنے امر اور نہی کے ساتھہ مخصوص کیا تھا اور اپنی عبادت کے لیے جانچا تھا اسلیے کہ وہ اوسکی عبادت کرین اور اسکی نعمتون پر اسکا شکر کرین تاکہ اللہ انہین اپنے فضل و احسانات سے اور زیادہ دے اور ان پر اپنا فضل اور انعام پورا کرے جیساکہ خود اللہ جل و عز نے فرمایا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین۔ پس نہ ان چیزون کے پیدا کرنے سے جبکہ خدا نے انہین پیدا کیا اسکی سلطنت مین اُس حالت پر جو ان کے پیدا کرنے سے پہلے تھی ایک ذرہ برابر کچھہ ترقی دیدی اور نہ اگر وہ انکو فنا کر دے اور معدوم کر دے تو انکا فنا کرنا ایک ذرہ برابر اسکی سلطنت مین نقصان پیدا کرے گا کیونکہ حالتین اللہ کو بدل نہین سکتین اور نہ وہان ملال کی گنجایش ہے اور نہ اسکی سلطنت کو شب و روز اپنی گردش سے کم کر سکتے ہین کیونکہ وہ تو دہر اور زمانے کا خالق ہے۔ پس تمام (انس اور جن) کو اسی دنیا مین اسکا فضل اور اسکی بخشش عام ہے اور سب کو اسکا کرم اور اسکا انعام شامل ہے۔ اُسنے انکے لیے کان اور آنکھین اور دل بنائے انہین عقل کے ساتھہ مخصوص کیا جس سے وہ حق اور باطل مین تمیز کر سکین اور نفع دینے والی چیزون اور نقصان پہونچانے والی اشیا کو معلوم کر سکین اور اسنے انکے لیے زمین کو بچھونا بنا دیا تاکہ وہ اسکی تنگ راہون مین چلین اور آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا جیسا کہ خود اُسنے فرمایا ہے۔ اور اسنے آسمان سے فریادرسی کے لیے

---

[1] مراد اس سے بنی آدم اور جن ہین کیونکہ اللہ کے احکام کے مخاطب یہی ہین اس سے یہ مطلب نہ نکالا جائے کہ ماسوا ان کے اور مخلوقات کو اُس نے پیدا نہیں کیا۔ نہین پیدا سبکو اُسی نے کیا مگر انکی پیدایش اصالۃً مقصود تھی اورون کی تبعاً ۱۲

[2] ترجمہ مین نے جن اور انس کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کرین مین انسے روزی نہین چاہتا نہ یہ چاہتا ہون کہ وہ مجھکو کھلائین بیشک اللہ خود روزی دینے والا (اور) بڑی طاقت والا ہے ۱۲

منھم اُتارا اور اندازہ سے رزق دیا اور اسنے انکے لیے رات کو ماہتاب اور دن کو آفتاب روان کیا[۵۱] یہ دونون اپنے اپنے مصالح مین ایک دوسرے کے تعاقب مین رہتے ہین پس اُسنے رات کو انکے لیے پردہ دار اور دن کو روزی حاصل کرنے کا وقت بنایا اور اپنے احسان سے اور انعام سے اسنے رات کے ماہتاب اور دن کے آفتاب مین ضد قائم کردی اور اسنے رات کی نشانی کو تاریک اور دن کی نشانی دکھانے والا بنایا جیساکہ خود اللہ جل جلالہ وتقدست اسمارہ نے فرمایا ہی۔ وجعلنا[۵۲] اللیل والنہار آیتین فمحونا آیۃ اللیل وجعلنا آیۃ النہار مبصرۃ لتبتغوا فضلا من ربکم ولتعلموا عدد السنین والحساب وکل شئی فصلناہ تفصیلا (اور رات دن کا یہ اختلاف وگردش اللہ نے اسلیے ہی مقرر کیا) تاکہ لوگ اسکے ذریعہ سے اپنے اُن فرایض کے اوقات معلوم کرین جو اللہ نے انپر رات اور دن کے حصّون مین اور مہینون مین اور برسون مین فرض کیے ہین یعنی نمازین اور زکاتین اور حج اور روزے اور اسکے علاوہ اور فرایض اور (تاکہ انکو) وہ وقت (معلوم ہو جائے) جب اُن کے قرض اور انکے (دوسرے) حقوق (کے ادا کرنے) کی میعاد آجائے جیساکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے یسئلونک[۵۳] عن الاھلۃ قل ہی مواقیت للناس والحج اور فرمایا ہی ہو[۵۴] الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ما خلق اللہ ذلک الا بالحق یفصل الایات لقوم یعلمون ان فی اختلاف اللیل والنہار وما خلق اللہ فی السموات والارض لایات لقوم یتقون (یہ سب باتین اللہ نے) اپنی طرف سے اپنی مخلوق پر انعام اور فضل اور بخشش کرنیکے لیے کین پس اسکی ان نعمتون پر جو اُسنے اپنے بندون پر کین اسکی مخلوق مین سے ایک بڑی جماعت نے شکر کیا تو اللہ نے انمین سے بہت لوگون پر اپنی نعمتین اور احسانات زیادہ کردیے جس طرح کہ ابتدا مین اپنا فضل و احسان

---

[۵۱] اس مقام کے مناسب حضرت عارف شیرازی نے گلستان مین کیا عمدہ دو شعر کہے ہین

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند ۔ تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نہ خوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ۔ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نہ بری

[۵۲] ترجمہ اور ہمنے رات کو اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانی بنایا ہی پس ہم نے رات کی نشانی کو تاریک بنایا اور دن کی نشانی کو دکھانیوالا بنایا تاکہ تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم سالون کا شمار اور حساب معلوم کرو اور ہمنے ہر چیز کو خوب تفصیل سے بیان کیا ہی ۱۲

[۵۳] ترجمہ اے نبی تم سے ہلال کی بابت پوچھتے ہین کہ وہ کیون گھٹتا بڑھتا ہی کہدو کہ یہ لوگون کے لیے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہی ۱۲

[۵۴] ترجمہ وہی ہی جس نے آفتاب کو روشنی اور قمر کو نور بنایا اور اسکے لیے منازل معین کیے تاکہ تم برسون کا شمار اور حساب معلوم کرو اللہ نے اسکو راستی ہی کے ساتھ پیدا کیا ہے وہ اپنی آیتین بہ تفصیل بیان کرتا ہی اُن لوگون کے لیے جو جانتے ہین بیشک رات اور دن کے اختلاف اور اُن چیزون مین جو اللہ نے آسمانون مین اور زمین مین پیدا کی ہین پرہیزگار لوگون کے لیے نشانیان ہین ۱۲

انپر کیا تہا جیسا کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے اس قول مین انسے وعدہ فرمایا ہی واذ تاذن ربکم لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید[۱]۔ اور اللہ نے انہین اس زیادتی کے ساتھ جو فی الفور انہین دنیا مین دی ہمیشہ رہنے والی نعمت اور آسایش کے باغون مین ہمیشہ رہنے کی کامیابی بھی آخرت مین عنایت فرمائی اور انمین سے بہت لوگون کے لیے وہ زیادتی جس کا انسے وعدہ کیا تھا پیچھے ہٹادی اور اسکو اسوقت کے لیے رکھ چھوڑا جبکہ وہ لوٹ کر اسکے پاس جائین گے یہ بھی اسواسطے کیا کہ اپنی بخشش کو انپر بڑہائے اُسدن جبکہ اندرونی راز ظاہر ہوجائینگے (یعنی قیامت مین) اور اسکی مخلوق مین سے ایک بڑی جماعت نے اسکی نعمتون کی ناشکری کی اسکی نعمتون کا انکار کیا اور اسکی ماسوا کی پرستش کی پس اللہ نے وہ فضل و احسان جو ابتدا مین اُنکے ساتھہ کیا تہا اُنسے لے لیا اور انپر دنیا مین ہلاک کرنیوالی مصیبت اُتاری اور آخرت مین انکے لیے رسوا کرنے والا عذاب ذخیرہ کیا اور انمین سے بہتون کو زندگی بھر اپنی نعمتون سے برخوردار کیا یہ انکے ڈہیل دینے کے لیے اور انکے گناہون کو بھاری کرنے کے واسطے تاکہ وہ اُس عذاب کے مستحق ہو جائین جو آخرت مین اُنکے لیے مہیا کیا گیا ہے۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہین ایسے کام سے جو اسکی ناخوشی سے قریب کردے اور ہم اُس سے اُن اعمال کی توفیق طلب کرتے ہین جو اسکی خوشنودی اور محبت سے قریب کردین

ابو جعفر نے کہا ہے مین اپنی اس کتاب مین ہر زمانے کے بادشاہون کا ذکر کرون گا شروع اُسوقت سے جب سے کہ ہمارے پروردگار جل جلالہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اس اپنے وقت تک جن لوگون کی خبر ہم تک پونہچی ہی اُن لوگون کو ذکر کرون گا جنپر ابتدا اللہ تعالی نے اپنی نعمتین اور بخششین اُتارین اور انہون نے اوس کی نعمتون کا شکر کیا یعنی اسکے بھیجے ہوے پیغمبر یا بادشاہ غالب یا خلیفہ مستخلف اور اللہ نے (بسبب انکی شکر گزاری کے) جو نعمتین انہین ابتدا دی تہین انپر اور نعمتین زیادہ کردین اور جو فضل انپر ابتدا کیا تھا اسپر اور فضل بڑہا دیا اور انمین سے بعض کے لیے وہ نعمتین پیچھے ہٹادین اور انکو اپنے یہان ذخیرہ کرلیا اور ان لوگون کو بھی ذکر کرون گا جنہون نے اسکی نعمتون کی ناشکری کی اور اللہ نے جو نعمت ابتدا انہین دی تھی وہ لے لی اور فورا انپر مصیبت نازل کی اور اُن لوگون کو بھی ذکر کرون گا جنہون نے اسکی نعمتون کی ناشکری کی اور اللہ نے انہین انکی موت تک اپنی نعمتون سے برخوردار کیا اور جن لوگون کو مین اس کتاب مین ذکر کرون گا انکی نعمتون کو بھی بیان کرون گا اور بالاختصار اُن وقایع کو بھی ذکر کرون گا جو انکے زمانے مین واقع ہوے اسلیے کہ بتفصیل بیان کرنیکے لیے میری عمر کافی نہین ہوسکتی اور کتاب بھی بڑہ جائیگی اور اسیکے ساتھہ اُنکی مقدار عمر اور وقت وفات کو بھی ذکر کرون گا اور سب سے پہلے اُن باتون کو بیان کرتا ہون جنکو پہلے بیان کرنا سزاوار ہی اور اُن سے

---

[۱] اور جبکہ تمھارے پروردگار نے اعلان کردیا کہ اگر تم شکر کروگے تو ضرور ضرور مین زیادہ دون گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب بہت سخت ہی ۱۲ [۲] سلف صالح کا دستور تھا کہ وہ اپنے لیے اکثر الفاظ غائب استعمال فرماتے اسی دستور کے موافق مصنف نے بھی اپنا نام لکھا ہی ۱۲

ابتدا کرنا مناسب ہی یعنی زمانہ کی بحث کہ وہ کیا چیز ہی اور اسکی بھی مقدار کا کیا اندازہ کیا گیا ہی اور اسکے اول کی ابتدا
اور آخر کی انتہا اور یہ کہ آیا قبل اسکے کہ اسنے زمانہ کو پیدا کیا کوئی اور چیز تھی یا نہین اور آیا زمانہ فانی ہی یا نہین اور
آیا بعد اسکے فنا ہوجانے کے کوئی چیز سوا اسکے خلاق تعالی ذکرہ کے باقی رہے گی یا نہین اور یہ کہ زمانے کی
خلقت سے پہلے کیا چیز تھی اور اسکے فنا ہوجانے کے بعد کیا چیز ہوگی اور یہ کہ اللہ تعالی نے زمانہ کو کسطرح پیدا کیا
ہے اور اسکی فنا کیونکر ہوگی اور اسبات پر (استدلالی) دلالت بھی ظاہر کرون گا کہ سواے واحد قہار کے کوئی
قدیم نہین ہی وہی ہمیشہ سے ہی اور تمام آسمانون کی اور زمین کی اور اُن چیزون کی جو آسمان و زمین کے
درمیان مین ہین اور جو تحت الثری مین ہین دلائل بہت مختصر بیان کرون گا طول نہ دون گا کیونکہ مجھے اپنی کتاب سے
اس امر کے دلائل بیان کرنا مقصود نہین ہین بلکہ (اشارۃً اور تصریحاً اسکو مین نے بیان کر دیا ہی) اسلیے کہ مین نے
بادشاہان گذشتہ کی تاریخ اور اُنکے مختصر حالات اور انبیا و رسل کے زمانے اور انکی عمرون کی مقدار اور اسکے
خلفا کے زمانے اور انکی بعض سیرتین اور اسکے حکومت کے حدود اور وہ دنیے واقعات جو انکے زمانے مین ہوکر
بیان کیے ہین پھر ان سب باتون کے بعد اگر خدا نے چاہا اور اپنی مدد اور طاقت سے میری تائید کی تو اسنے نبی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا ذکر کرون گا انکے نام اور انکی کنیتین اور انکے نسب کے انتہا اور انکی عمر کی
مقدار اور انمین سے ہر شخص کے وفات کا وقت اور وہ مقام جہان اسکی وفات ہوئی بیان کرون گا پھر انکے بعد
اُن لوگون کا ذکر کرون گا جو انکے بعد تابعین مین انکے تابع ہوے جس طرح کہ صحابہ کا ذکر کیا ہی پھر اسکے بعد تبع تابعین کا
ذکر کرون گا اور اُنکے حال مین بسط دون گا اسبات کے ظاہر کرنے کے لیے کہ انمین سے کون لوگ ہین جنکی
روایت پسندیدہ ہی اور انکی حدیثین منقول ہین اور وہ لوگ کون ہین جنکی روایت متروک ہی اور انکی حدیثین متروک
ہین اور اسکی نقل کمزور ہی اور اسکی خبر ضعیف ہی اور وہ کیا سبب ہی جسکی وجہ سے اسکی خبر ترک کر دی گئی اور وہ
کیا وجہ ہی جسکے سبب سے اسکی نقل کمزور ہوگئی اور مین جس چیز کا قصد رکھتا ہون اور اسکی نیت کر رہا ہون مین
مدد کے لیے اور جس چیز کی مین جستجو و تلاش کر رہا ہون اسکی توفیق کے لیے اللہ عزوجل کی طرف رغبت کرنیوالا
ہون کیونکہ وہی طاقت اور قدرت کا مالک ہی اور دعا کرتا ہون کہ اللہ اپنے نبی محمد اور اُنکی آل پر سلام بھیجے
جیسا کہ حق سلام بھیجنے کا ہی۔ ہماری اس کتاب کے دیکھنے والے کو معلوم ہو کہ مین نے اپنی شرط کے موافق
جو کچھہ اس کتاب مین ذکر کیا ہی اسمین میرا اعتماد صرف اُن خبرون پر ہی جنکو مین بیان کرون گا اور اُن روایات پر ہے
جنکی سند مین اُنکے راویون تک پہونچا دون گا اور سوا قدر قلیل کے وہ باتین مین نے نہین بیان کین جو عقلی دلائل سے
معلوم کی گئی ہین یا غور و فکر سے دریافت کی گئی ہین کیونکہ گذشتہ لوگون کی خبرین اور حوادث کے حالات اس شخص کو
جس نے اُن کا مشاہدہ نہ کیا ہو اور انکا زمانہ نہ پایا ہو صرف خبر دینے والون کی خبر اور نقل کرنے والون کی نقل سے

معلوم ہو سکتے ہیں استخراج عقل اور استنباط فکر سے نہیں معلوم ہو سکتے پس میری اس کتاب میں بعض گذشتہ لوگوں کے جو حالات مذکور ہیں اور انکو پڑھنے والا برا سمجھے یا سننے والا اسکو برا جانے بسبب اسکے کہ اسکو کوئی وجہ اسکے صحیح ہونے کی معلوم نہیں اور نہ اسکے اصل معنی معلوم ہیں تو وہ سمجھ لے کہ وہ بات میری طرف سے نہیں ہی بلکہ وہ بعض ناقلین کی طرف سے ہم تک پہونچی ہی اور ہمارے پاس جیسے پہونچی ہی ویسا ہم نے اسکو پہونچا دیا ہی۔

زمانہ کی بحث کہ وہ کیا چیز ہی

(ابو جعفر طبری نے) کہا ہی کہ زمانہ شب و روز کے حصوں کا نام ہی اور بڑی مدت اور چھوٹی مدت کو بھی زمانہ کہتے ہیں ۔ عرب لوگ (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ میں تمہارے پاس حجاج کے امیر ہونے کے زمانے میں آیا تھا مطلب یہ ہوتا ہی کہ میں اسوقت آیا تھا جب حجاج امیر تھا اور کہتے ہیں کہ میں صرام یعنی کھجور کے کٹنے کے وقت آیا تھا اور اسطرح بھی کہتے ہیں کہ میں حجاج کے امیر ہونے کے زمانوں میں آیا تھا پس زمانے کو جمع کر دیتے ہیں اس کی امارت کے اوقات میں سے ہر وقت کو ایک زمانہ قرار دیتے ہیں جیسا کہ ایک رجز کہنے والا کہتا ہے۔ جاء الشتاء[51] و قمیصی اخلاق ؁ شراذم یضحک منہ التواق ؁ پس اس شاعر نے قمیص کو پرانے کہا (پرانا نہ کہا) اسنے اسکے ہر حصے کو کہنگی کے ساتھ موصوف کیا جسطرح کہ کہتے ہیں ۔ ارض سباسب[54] وغیرہ ۔ اور زمانے کو زمن بھی کہتے ہیں جسطرح اعشی نے جو قیس ابن ثعلبہ کی اولاد سے تھا کہا ہے ۔

وکنت[52] امرا زمنا بالعراق ؁ عفیف المناخ طویل التغن ؁ زمن سے مراد اسکی زمانہ ہے (حاصل بحث یہ ہوا کہ) زمانہ نام ہی اسی چیز کا جسکو میں نے ذکر کیا یعنی رات اور دن کے حصوں کا جیسا کہ میں بیان کر چکا۔

بحث اسکی کہ زمانے کا مجموعہ ابتدا سے انتہا تک اور اول سے آخر تک کس قدر اندازہ کیا گیا ہی

ہم سے پہلے جو اہل علم تھے انہوں نے اس میں اختلاف کیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس کا مجموعہ سات[53] ہزار برس اندازہ کیا گیا ہے ۔

---

[51] ترجمہ جاڑے کی فصل آگئی اور میرا کرتہ پرانے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہی کہ اسے دیکھکر غربا بھی ہنستے ہیں ۔۱۲

[52] ترجمہ میں ایک زمانے تک عراق میں پاکیزہ اصطبل اور بڑے دسترخوان کا آدمی رہا ۔۱۲

[53] یہ قول اور نیز اس کے بعد کا قول چھ ہزار برس کا صحیح نہیں ہے چنانچہ میں اس کے متعلق اپنی فہم ناقص کے مطابق آئندہ لکھونگا

[54] سباسب جمع ہے سبسب کی جسکے معنی بیابان کے ہیں ارض سباسب کے معنی زمین ویران ۔۱۲

یہ کس کا قول ہی (بسندہ[51]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا دنیا آخرت کے ہفتون مین سے ایک ہفتہ ہی جسکی مقدار سات ہزار برس ہی چھہ ہزار اور کئی سو برس گذر چکے ہین اور کئی سو برس اور ہون کے کوئی اس دنیا کا مثل پھر نہوگا۔

اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ زمانے کا مجموعہ چھہ ہزار برس انداز کیا گیا ہے۔

یہ کس کا قول ہی (بسندہ[52]) کعب سے مروی ہی کہ انھون نے کہا دنیا چھہ ہزار برس ہی (نیز بسندہ[53]) وہب (ابن منبہ) سے مروی ہی وہ کہتے تھے دنیا کے پانچہزار چھہ سو برس گذر چکے ہین مین اسمین سے ہر زمانے کے بادشاہون اور نبیون کو جانتا ہون (راوی کہتا ہی) ہم نے وہب بن منبہ سے کہا کہ دنیا (کی پوری عمر) کس قدر ہی انھون نے کہا چھہ ہزار برس

ابو جعفر طبری کہتا ہی کہ اس بارے مین صحیح قول وہ ہی جسکے صحیح ہونے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث دلالت کرتی ہی وہ حدیث یہ ہی (بسندہ[54]) حضرت ابن عمر رض سے مروی ہی کہ انہون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ تم لوگون کی مدت کو اگلی امتون (کی مدت) کے ساتھہ ایسی نسبت ہی جیسے (نماز فجر سے نماز عصر تک کے وقت سے) نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک (کے وقت کو) (بسندہ[55]) حضرت ابن عمر رض سے مروی ہی کہ انھون نے کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ آگاہ رہو تمہاری مدت بمقابلہ اگلی امتون کے مدت کے ایسی ہی جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کے درمیان کا وقت بمقابلہ گذشتہ حصہ دن کے۔ نیز (بسندہ[55]) حضرت عبد اللہ ابن عمر رض سے مروی ہی کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لیے صرف اسی قدر زمانہ باقی ہی جس قدر آفتاب کے لیے بعد نماز عصر کے باقی رہجاتا ہی (نیز بسندہ[56]) حضرت ابن عمر سے مروی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوے تھے نماز عصر کے بعد کا وقت تھا آفتاب قعیقعان (نامی پہاڑ) کے اوپر تھا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون کی عمر بمقابلہ

---

[51] حدثنا ابن حمید قال ثنا یحیی بن واضح قال ثنا یحیی بن یعقوب عن حماد عن سعید بن جبیر عن بن عباس ۱۲

[52] حدثنا ابو ہشام قال ثنا معاویۃ بن ہشام عن سفیان عن الاعمش عن صالح قال قال کعب الخ ۱۲

[53] حدثنا محمد بن سہل بن عسکر قال ثنا اسماعیل بن عبد الکریم قال حدثنی عبد الصمد ابن معقل انہ سمع وہبا ۱۲

[54] حدثنا محمد بن بشار و علی بن سہل قال ثنا مومل قال ثنا سفیان عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ۱۲

[55] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال حدثنی محمد بن اسحاق عن نافع عن بن عمر ۱۲

[56] حدثنا الحسن بن عرفۃ قال حدثنی عمار بن محمد ابن اخت سفیان الثوری ابو الیقظان عن لیث بن ابی سلیم عن مغیرۃ بن حکیم عن عبد اللہ بن عمر ۱۲

اگلی امتون کے صرف اسی قدر ہی جس قدر حصہ اس دن کا بہ نسبت گذرے ہوے حصہ کے ہے۔
(نیز بسند[51]) حضرت انس بن مالک سے مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب کے سامنے خطبہ پڑھا اُسوقت آفتاب قریب غروب ہونے کے تھا ایک تھوڑا حصہ اُس کا باقی رہگیا تھا آپ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ تمھاری دنیا کا حصہ بہ نسبت اس کے گذشتہ حصہ کے صرف اسی قدر باقی ہی جسقدر تمھارا یہ دن بہ نسبت گذشتہ دن کے باقی رہگیا ہی اور تم دیکھتے ہو کہ آفتاب اب تھوڑا ہی سا باقی ہی (نیز بسند[52]) حضرت ابوسعید خدری) سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے وقت فرمایا کہ تمھاری دنیا کے باقی حصہ دن کو گذشتہ حصہ دن سے وہی نسبت ہی جو تمھارے اس دن کے باقی حصہ کو اسکے گذشتہ حصہ سے۔ (نیز بسند[53]) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہی کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور قیامت مثل ان دونون کے (قریب قریب) بھیجا گیا ہون اور آپ نے انگشت شہادت اور درمیان کی اُنگلی کی طرف اشارہ فرمایا (نیز بسند[54]) بواسطہ حضرت ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی قسم کی روایت منقول ہی (نیز بسند[55]) حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہی کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین اور قیامت مثل ان دونون کے (ملا ہوا) بھیجا گیا ہون۔ (نیز بسند[56]) حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ گویا مین (اس وقت بھی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون انگلیون کی طرف دیکھہ رہا ہون آپ نے انگشت شہادت اور اسکے قریب والی اُنگلی کی طرف اشارہ کیا اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ مین اور قیامت اسطرح (ایک دوسرے سے ملا ہوا) بھیجا گیا ہون جیسے یہ (اُنگلی) اس (انگلی) سے ملی ہوئی ہے
(نیز بسند[57]) حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہی کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین قیامت سے اسطرح (ملا ہوا) بھیجا گیا ہون جیسے یہ دونون (ملی ہوئی ہین) اور آپ نے اپنی

[51] حدثنا ابن بشار و محمد بن المثنی قال ابن بشار حدثنی خلف بن موسی وقال ابن المثنی حدثنا خلف بن موسی قال حدثنی ابی عن قتادہ عن انس بن مالک

[52] حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابن عیینۃ عن علی بن زید عن ابی نضرۃ عن ابی سعید ۱۲

[53] حدثنا ہناد بن السری و ابو ہشام الرفاعی قالا ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ ۱۲

[54] حدثنا ابو کریب قال ثنا یحیی ابن آدم عن ابی بکر عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ ۱۲

[55] حدثنا ہناد قال ثنا ابو الاحوص و ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی خالد الوالبی عن جابر بن سمرۃ ۱۲

[56] حدثنا ابو کریب قال ثنا عثام بن علی عن الاعمش عن ابی خالد الوالبی عن جابر بن سمرۃ ۱۲

[57] حدثنا ابن حمید قال حدثنی یحیی بن واضح قال ثنا فطر عن ابی خالد الوالبی عن جابر بن سمرۃ ۱۲

دو انگلیون یعنی انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی سے اشارہ فرمایا (نیز بسند[51]) حضرت انس بن مالک سے مروی ہی کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور قیامت مثل ان دونون کے ساتھہ ساتھہ بھیجا گیا ہون۔ شعبہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ قتادہ اس حدیث کے بیان کرنے وقت یہ بھی کہتے کہ (مین قیامت سے اسقدر آگے ہون) جسقدر ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑہی ہوئی ہی شعبہ کہتے تھے مین نہین جانتا کہ یہ آخری جملہ حضرت انس سے نقل کرتے تھے یا قتادہ ذکر کرتے تھے (نیز بسند[52]) حضرت انس بن مالک سے مروی ہی کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اور قیامت مثل ان دونون کے بہیجا گیا ہون (نیز بسند[53]) حضرت انس بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی مثل راوی ہین اسحدیث مین اسقدر زیادہ ہی کہ آپ نے درمیان کی انگلی اور انگشت شہادت کی طرف اشارہ فرمایا (نیز بسند[54]) اسماعیل بن عبید اللہ سے مروی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت انس بن مالک ولید بن عبد الملک (بادشاہ شام) کے پاس گئے تو انسے ولید نے کہا کہ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کا کیا ذکر سنا ہی انہون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ اور قیامت اسطرح ساتھہ ساتھہ) ہو جیسے یہ دونون اور آپنے اپنی دو انگلیون کی طرف اشارہ فرمایا (نیز بسند[55]) اسماعیل بن عبید اللہ کہتے ہین کہ انس بن مالک ولید بن عبد الملک (بادشاہ شام) کے پاس گئے تو انسے ولید نے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کا کیا ذکر سنا ہی حضرت انس نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہی کہ تم لوگ اور قیامت مثل ان دونون کے ہو (نیز بسند[56]) اسماعیل بن عبید اللہ سے انہون نے کہا حضرت انس بن مالک ولید بن عبد الملک کے پاس گئے پھر انہون نے اسی قسم کی روایت بیان کی۔ (نیز بسند[57]) حضرت انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا مین اور قیامت مثل ان دو (انگلیون) کے ساتھہ ساتھہ بھیجا گیا ہون اور آپ نے اپنی دونون انگلیون سے

---

[51] حدثنا ابن المثنی قال ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث قال ثنا انس بن مالک ۱۲

[52] حدثنا خلاد بن اسلم قال ثنا النضر بن شمیل قال ثنا شعبۃ عن قتادۃ ۱۲

[53] حدثنا مجاہد بن موسی قال ثنا یزید قال ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک ۱۲

[54] حدثنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم قال ثنا ایوب بن سوید عن الاوزاعی قال ثنا اسمعیل ابن عبد اللہ ۱۲

[55] حدثنی العباس بن الولید قال اخبرنی ابی قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی اسماعیل بن عبید اللہ ۱۲

[56] حدثنی ابن عبد الرحیم البرقی قال ثنا عمرو بن ابی سلمۃ عن الاوزاعی قال حدثنی اسمعیل بن عبید اللہ ۱۲

[57] حدثنی محمد بن عبد الاعلی قال ثنا المعتمر بن سلیمان عن ابیہ قال حدثنی معبد حدث انس ۱۲

مروی ہی کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مین اور قیامت اسطرح بہیجا گیا ہون اور آپ نے اپنی دونون انگلیون یعنی درمیان کی انگلی اور اس انگلی کو جو انگوٹھے کے قریب ہے ملا دیا (نیز بسند[51]) حضرت سہل بن سعد سے مروی ہی کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین اور قیامت مثل ان دونون کے (ملا ہوا) بہیجا گیا ہون اور آپ نے اپنی دو انگلیون کو ملا لیا۔ (نیز بسند[52]) حضرت بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ مین اور قیامت دونون ساتھ ساتھ بہیجا گیا ہون قریب تہا کہ وہ مجھسے پہلے ہوجاتی۔ (نیز بسند[53]) حضرت مستورد بن شداد فہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا کہ مین عین (ہنگامہ) قیامت مین مبعوث ہوا ہون مین قیامت سے اسقدر پہلے ہون جسقدر یہ انگلی یعنی درمیانی انگلی اس سے یعنی انگشت شہادت سے بڑھی ہوئی ہی ابو عبد اللہ نے ہمارے سامنے دونون انگلیون کو ملا کے بتلا دیا۔ (نیز بسند[54]) حضرت ابو جُبَیرہ سے مروی ہی کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین قیامت کے ساتھ مثل ان دونون کے بہیجا گیا ہون اور آپنے اپنی دو انگلیون یعنی درمیانی انگلی اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا یعنی جسطرح یہ اس سے بڑھی ہوئی ہی (اسیطرح) مین بھی قیامت سے مقدم ہون (نیز بسند[55]) انصار کے مشایخ سے مروی ہی وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ مین اور قیامت اسطرح (ساتھ ساتھ) آیا ہون (ابو جعفر) طبری کہتا ہی کہ تمیم نے ہمین انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا کے دکہائی اور کہا کہ ہمین یزید نے اپنی دونون انگلیان یعنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا کے دکہائی تہی اور حضرت نے فرمایا کہ مین قیامت سے اسقدر پہلے ہون جسقدر یہ انگلی اس انگلی سے آگے ہی مین عین قیامت مین (مبعوث ہوا ہون) پس[56] یہ معلوم ہی کہ دن کی ابتدا طلوع فجر سے ہوتی ہی اور اسکی انتہا غروب آفتاب پر ہوتی ہی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[51] حدثنی ابو عبد الرحیم البرقی قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا محمد بن جعفر قال حدثنی ابو حازم عن سہل بن سعد ۱۲ [52] حدثنا ابو کریب قال ثنا ابو نعیم عن بشیر بن المہاجر قال حدثنی عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ ۱۲ [53] حدثنی محمد بن عمر بن ہیاج قال ثنا یحیی بن عبد الرحمن قال حدثنی عبیدہ بن الاسود عن مجالد عن قیس بن ابی حازم عن المستورد بن شداد الفہری ۱۲ [54] حدثنی احمد بن محمد بن حبیب قال ثنا ابو نصر قال ثنا المسعودی عن اسماعیل بن ابی خالد عن الشعبی عن ابی جبیرۃ ۱۲ [55] حدثنا تمیم بن المنتصر قال انا یزید قال انا اسماعیل عن شبیل بن عوف عن ابی جبیرۃ عن اشیاخ من الانصار ۱۲ [56] یہان سے مصنف نے اپنی تحقیقات کا نتیجہ ظاہر کرنا شروع کیا ہی جسکا ماحصل یہ ہی کہ دنیا کی مجموعی مدت من اولہ الی آخرہ سات ہزار برس ہی جسمین سے تقریبا چہہ ہزار پانچسو برس گذر چکے ہین اور پانچسو برس باقی ہین۔ اس تحقیق کے غلط صریح ہونے کا اب تو ہر شخص بالبداہۃ یقین رکہتا ہی پانچسو کیا معنی تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ اب تک گذر چکا ہی اور دنیا ختم نہین ہوئی۔ تعجب ہی کہ علامہ ابن اثیر جزری نے تاریخ کامل مین اسپر کچہہ توجہ نہ کی۔ امام ابن جریر نے جو حدیثین اس مضمون کی لکھین کہ مین اور قیامت ساتھ ساتھ ہون اور مین قیامت سے اسیقدر پہلے ہون جسقدر درمیانی انگلی انگشت شہادت سے بڑھی ہوئی ہی یہ حدیثین بیشک صحیح ہین اور انسے یہ نتیجہ نکالا بھی درست ہی کہ دنیا کا بڑا حصہ گذر چکے ہین چہوٹا حصہ رہ گیا باقی ہی مگر جس صحت و اعتماد کے ساتھ یہ دونون باتین معلوم ہوئین اُس صحت کے ساتھ یہ بات نہین معلوم ہوئی کہ دنیا کے تیرہ حصے جو گذر چکے ہین انکی مقدار چہہ ہزار پانچسو برس تہی لہذا یہ نتیجہ نہین نکل سکتا کہ دنیا اب صرف پانچسو برس باقی ہے ۱۲

سے وہ روایت بھی صحیح ہی جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ آپنے نماز عصر پڑھ چکنے کے بعد فرمایا کہ باقی حصہ دنیا کی مقدار
بہ نسبت اسکے گذشتہ حصہ کے اسیقدر ہی جسقدر کہ یہ دن باقی ہی بہ نسبت گذشتہ دن کے اور نیز آپنے اپنے اصحاب
سے فرمایا کہ میں اور قیامت مثل ان دونون کے ملا ہوا بھیجا گیا ہون اور آپنے انگشت شہادت اور درمیانی
انگلی کو ملا لیا اور فرمایا کہ مین قیامت سے اتنا ہی پہلے ہون جسقدر کہ درمیانی انگلی انگشت شہادت سے آگے
ہی اور یہ بھی معلوم ہی کہ نماز عصر کا اوسط وقت یعنی جب ہر چیز کا سایہ اندازاً اس سے دوگنا ہو جائے بقدر چودہوین
حصہ دن کے ہوتا ہی کچھہ کم یا زیادہ اور اسیطرح درمیانی انگلی کی انگشت شہادت سے زیادتی بھی اسیکے قریب
ہوتی ہی اور نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی جو (بسندہ[۵۱]) حضرت ابو ثعلبہ خشنی صحابی سے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امت آدھے دن سے خدا کو عاجز
نہین کر سکتی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آدھے دن سے اُسدن کا آدھا مراد ہی جسکی مقدار ایکہزار برس ہی تو ہم نے
بیان کر دیا کہ زمانے کے مجموعہ کی مقدار مین جو دو قول ہم نے بیان کیے ہین یعنی ایک قول ابن عباس کا اور دوسرا
قول کعب کا ان دونوں مین صحیح قول از روی احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابن عباس کا قول ہی
جو انہون نے کہا کہ دنیا آخرت کے ہفتون مین سے ایک ہفتہ ہی جسکی مقدار سات ہزار برس ہوئی اور جب یہ
ثابت ہو گیا اور وہ حدیث بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہوئی کہ آپ نے اپنی زندگی مین یہ بیان فرمایا
کہ دنیا اب آدھا دن رہگئی ہی اور اس آدھے دن کی مقدار پانچسو برس ہی کیونکہ یہ آدھا دن اُسدن کا آدھا ہے
جسکی مقدار ایکہزار برس ہوتی ہی پس معلوم ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے وقت تک موافق
روایت ابو ثعلبہ خشنی کے بقدر چھہ ہزار پانچسو برس کے یا اسکے قریب قریب گذر چکے تھے اور اب (پانچسو
برس باقی ہین) پس دنیا کے زمانون کی مقدار کی بابت ابتدای دنیا سے لیکر انتہا تک جو کچھہ ہم نے بیان کیا
یہ ہمارے نزدیک تمام اُن اقوال سے صحیح ہی جو اسبارے مین کہے گئے ہین بوجہ اُن شواہد کے جو اسکی صحت
پر دلالت کرتے ہین جنکو ہم بیان کر چکے ہین - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ایسی بھی مروی
ہی جو اُن لوگون کے قول کی صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہی جو کہتے ہین کہ دنیا کل چھہ ہزار برس ہی - اگر اس حدیث
کی سند صحیح ہو تو اسکے سوا کوئی دوسرا قول ہم اختیار نکرین گے وہ حدیث یہ ہی (بسندہ[۵۲]) حضرت ابو ہریرہ سے
مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حقب اسی برس کا ہوتا ہی انمین سے ایکدن بقدر چھٹے حصہ دنیا
کے ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ دنیا کل چھہ ہزار برس ہی یہ اسلیے کہ آخرت کا دن دنیا کے برسون کے

[۵۱] حدثنی احمد بن عبدالرحمن بن وہب قال حدثنی عمی عبداللہ بن وہب قال حدثنی معاویۃ بن صالح عن عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر انہ سمع ابا ثعلبۃ الخشنی صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

[۵۲] حدثنی بہ محمد بن سنان القزاز قال ثنا عبدالصمد بن عبدالوارث ثنا زبان عن عاصم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ ۱۲

چونکہ حضرت نوح علیہ السلام کا فرمان بردار اور انکا خدمت گذار اور انسے محبت رکھنے والا تھا اسلیے انہون نے اللہ سے اسکے اور اسکی اولاد کے لیے طول عمر اور حکومت بلاد کی اور اسکے دشمنون پر فتح و نصرت کی اور اسکے اور اسکی اولاد کے لیے بادشاہت کے باقی رہنے کی دعا مانگی تھی حضرت نوح علیہ السلام کی یہ دعا اسکے حق مین مقبول ہوگئی اور یہ تمام نعمتین جیومرت اور اسکی اولاد کو ملین پس جیومرث تمام اہل فارس کا باپ ہی اور اسکی نسل مین برابر سلطنت رہی یہانتک کہ جب کسریٰ کے شہرون مین مسلمان داخل ہوے اور اہل اسلام انکی سلطنت پر غالب آمئے اسوقت جیومرث کے اولاد کی سلطنت زائل ہوئی ۔ اور بعض مورخین اسکے علاوہ اور کچھہ کہتے ہین جب ہم اپنی کتاب مین بادشاہون کی تاریخ اور انکی مدت قرار اور اسکے نسب اور ان کی سلطنت کے اسباب کا بیان کرینگے تو انشاءاللہ ان سب اقوال کو لکھین گے ۔

سلہ اوقات اور زمانے اور رات اور دن کے حادث[۵۲] ہونے کی دلیل

تمام اس سے پہلے ... کہ زمانہ نام ... [illegible] آسمان مین آفتاب اور ماہتاب ... [illegible] جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے وآیۃ[۵۳] لھم اللیل نسلخ منہ النہار فاذا ھم مظلمون والشمس تجری لمستقر لھا ذلک تقدیر العزیز العلیم والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النہار وکل فی فلک یسبحون ۔ پس جب زمانہ شب و روز کے حصون کا نام ہوا اور شب و روز کی حصے آفتاب و ماہتاب کے آسمان کے درجات کو طی کرنے کا نام ہوے تو بالیقین معلوم ہوگیا کہ زمانہ حادث ہی اور رات اور دن بھی حادث ہین اور ان کا پیدا کرنے والا وہی اللہ عزوجل ہی جو اپنی تمام مخلوق کے پیدا کرنے مین منفرد ہی جیسا کہ خود اللہ جل جلالہ فرماتا ہی ہو[۵۴] الذی خلق اللیل والنہار والشمس والقمر کل فی فلک یسبحون اور جو شخص اللہ کی مخلوق مین سے زمانے کے حدوث سے ناواقف ہو وہ رات اور دن کے اختلاف سے ناواقف نہین ہوسکتا کہ ان دونون مین سے ایک یعنی رات تاریکی اور سیاہی کے ساتھہ آتی ہی اور دوسرا یعنی دن نور اور روشنی کے ساتھہ اور رات کی تاریکی اور ظلمت کو مٹا کر آتا ہی پس جب ایسا ہوا تو یہ محال ہی کہ دونون باوجود ان

سلہ علامہ ابن اثیر جزری نے اس بیان کو ایسی ہی ... [illegible] سے بالکل حذف کردیا ہو اور کہا ہو کہ یہ فن علم تاریخ کے لیے مناسب نہین ہین بلکہ علم اصول کے لیے موزون ہین ۱۲

[۵۲] حادث اسکو کہتے ہین جو ہمیشہ سے نہو بلکہ ایک حالت ایسی بھی نکلتی ہو کہ اس حالت مین وہ معدوم تھا ... [illegible] قدیم ہی اہل اسلام کے نزدیک ... [illegible] حق سبحانہ کے سب حادث ہین وہی ایک قدیم ہی ۔

[۵۳] ترجمہ اور ایک نشانی انکے لیے رات ہی ... [illegible] سے نکالتے ہین پس یکایک وہ تاریکی مین رہ جاتے ہین اور ... سورج اپنی راہ پر چلتا ہی یہ غالب دانا کا اندازہ ہی اور ... نے ماہتاب کے لیے منازل مقرر کر ... [illegible] پھر ... مثل پرانی شاخ خرمہ کے ہوجاتا ہے نہ آفتاب کو زیبا ہے کہ وہ ماہتاب کو پالے ... [illegible] سب اپنے اپنے آسمان مین تیر رہے ہین ۱۲

[۵۴] ... وہی ہے جس نے رات کو ... [illegible] یہ سب اپنے اپنے آسمان مین ... [illegible]

اختلاف حالات کے ایک ہی وقت مین اور ایک ہی حصہ مین جمع ہوجائین تو یہ بات یقینا معلوم ہو گئی کہ ان مین سے ایک دوسرے کے پہلے ہوگا اور جب انمین سے ایک دوسرے سے پہلے ہوا تو دوسرا بلا شبہہ اسکے بعد ہوگا - یہی دلیل ہی اُن دونون کے حادث ہونے کی اور ایک دلیل یہ بھی ہی کہ ہر دن گذشتہ دن کے بعد اور آیندہ دن سے پہلے ہوتا ہی اور یہ بات معلوم ہی کہ جو چیز نہ تھی اور اب ہو جائے وہ حادث ہی اور مخلوق ہے اور اُسکا کوئی پیدا کرنے والا ضرور ہی - ایک اور دلیل یہ ہی کہ رات اور دن گنے ہوے ہین اور جسقدر چیزین گنی ہوئی ہوتی ہین انمین دو قسم کے عدد ہوتے ہین جفت یا طاق پس اگر وہ جفت ہون گے تو جفت کا سب سے پہلا مرتبہ دو ہی اس سے یہی ثابت ہو جائے گا کہ انکی کوئی ابتدا ہی اور انکا کوئی پہلا بھی ہی اور اگر طاق ہون گے تو طاق کا پہلا مرتبہ ایک ہی اور یہ بھی اس امر کی دلیل ہی کہ انکی ابتدا ہی اور شروع ہی اور جس چیز کے لیے ابتدا ہوگی اُسکا کوئی شروع کرنے والا ضروری ہی وہی اُس کا خالق ہے -

آیا اللہ عز وجل نے زمانے اور رات اور دن کے پیدا کرنے سے پہلے اپنی کسی مخلوق کو پیدا کیا تھا

ہم بیان کر چکے ہین کہ زمانہ نام ہی رات اور دن کے حصون کا اور رات دن کے حصے آفتاب و ماہتاب کی درجات فلک کو طی کرنے کا نام ہی پس جب یہ ایسا ہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث صحیح ہی جو (بسلسلہ سند) حضرت ابن عباس سے مروی ہی ہناد کہتے تھے کہ اس پوری حدیث مین یہ مضمون مین نے پڑھا تھا کہ یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور آپ سے آسمانون اور زمین کی پیدایش کی بابت پوچھا تو آپنے فرمایا کہ اللہ نے زمین کو یکشنبہ اور دوشنبہ کے دن پیدا کیا ہی اور اور پہاڑون کو اور اُن منافع کو جو پہاڑون مین ہین سہ شنبہ کے دن پیدا کیا ہی اور چارشنبے کے دن درختون کو اور پانی کو اور شہرون کو اور آبادی اور ویرانے کو پیدا کیا - پس یہ چار دن ہوے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین وتجعلون لہ اندادا ذلک رب العالمین وجعل فیہا رواسی من فوقہا وبارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام سواء للسائلین (یعنی) لمن سال اور حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے پنجشنبہ کیدن آسمان کو پیدا کیا اور جمعہ کیدن ستارون کو اور آفتاب اور ماہتاب کو اور فرشتون کو ایک چوتھائی حصہ دن مین پیدا کیا اور باقی تین حصون مین سے سب سے پہلے حصہ مین عمرون کو مقدر فرمایا کہ کون (کسقدر) زندہ رہے گا اور (کب) مریگا اور دوسرے حصہ مین ہر چیز پر الفت ڈالی جس سے لوگون کو نفع ہو اور

سلہ حدثنا ہناد بن السری قال ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعد البقال عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ سلہ ترجمہ کیا تم اُس ذات پاک کا انکار کرتے ہو جسنے زمین کو دو دنمین پیدا کیا اور اسکے شریک ٹھیراتے ہو وہی سارے جہان کا پروردگار ہی اور اُسی نے زمین مین تکیین نصب کین ہین اور اُسمین برکت دی ہی اور چار دنمین اسکی روزی اسمین مقدر فرمائی ہی تمام سوال کرنیوالون کیلئے برابر ہی ۱۲

تیسرے حصہ مین آدم کو پیدا کیا اور انہین جنت مین مقیم کیا اور ابلیس کو اُنکے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور تیسرے حصہ مین حضرت آدم کو جنت سے خارج فرمایا بعد اسکے یہود نے کہا کہ اے محمد پھر اسکے بعد (کیا ہوا) آپنے فرمایا کہ پھر اللہ تعالی عرش پر جلوہ افروز ہوا یہود نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہین کاش آپ پوری بات بیان کر دیتے یعنی یہ کہ اسکے بعد اللہ نے آرام کیا اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غصہ آیا اور یہ آیت نازل ہوئی ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب فاصبر علی ما یقولون - (بسندہ) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ اللہ نے خاک کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اوسمین یکشنبہ کے دن پہاڑ پیدا کیے اور دوشنبہ کیدن درختون کو پیدا کیا اور مکروہات کو سہ شنبہ کیدن پیدا کیا اور روشنی کو چہارشنبہ کیدن پیدا کیا اور پنجشنبہ کیدن جاندار اُسمین پھیلائے اور آدم کو عصر کے بعد جمعہ کیدن اپنی سب مخلوق کے بعد جمعہ کے آخری ساعت مین عصر اور مغرب کے درمیان مین پیدا کیا نیز (بسندہ) حضرت ابن سلام اور ابو ہریرہ سے مروی ہے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس ساعت کی بابت جو جمعہ کے دن مین ہے (جس مین دعا مقبول ہوتی ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت نے اسکو بیان کر دیا تھا عبد اللہ بن سلام نے کہا مین جانتا ہون کہ وہ کون ساعت ہے اللہ نے یکشنبہ کے دن زمین کی پیدایش شروع فرمائی تھی اور جمعہ کی اخیر ساعت مین اُس سے فراغت کی پس وہ ساعت جمعہ کے آخری دن مین ہے (نیز بسندہ) عکرمہ سے مروی ہے کہ یہود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یکشنبہ کے دن (اللہ نے کیا کام کیا) ہے حضرت نے فرمایا اللہ نے اس دن مین زمین کو پیدا کیا اور اسکو ہموار کیا اُن لوگون نے کہا پھر دوشنبہ کے دن آپنے فرمایا کہ اللہ نے اسدن مین آدم کو پیدا کیا اُن لوگون نے کہا پھر سہ شنبہ کے دن آپ نے فرمایا اللہ نے اسدن پہاڑون کو اور پانی کو اور فلان فلان چیزون کو اور جنکو اللہ نے چاہا پیدا کیا اُن لوگون نے کہا پھر چہارشنبہ کے دن آپ نے فرمایا روزیون کو اُن لوگون نے کہا پھر پنجشنبہ کے دن آپنے فرمایا اللہ نے آسمانونکو پیدا کیا اُن لوگون نے کہا پھر جمعہ کے دن آپ نے فرمایا اللہ نے (اسکی) دو ساعتون مین رات اور دن کو پیدا کیا پھر ان لوگون نے کہا ہفتہ کے دن اور (اسکے بعد) انہون نے (خود ہی اللہ کے) آرام کرنے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا سبحان اللہ (آرام تو وہ کرے جو تھک گیا ہو) پھر اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی

۵۱ حدثنی القاسم بن بشیر بن معروف والحسین بن علی الصدائی قالا ثنا حجاج قال ابن جریج اخبرنی اسماعیل بن امیۃ عن ایوب بن خالد عن عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمہ عن ابی ہریرۃ ۱۲ ۵۲ بہ تحقیق ہم نے آسمانون کو اور زمین کو چھہ دن مین پیدا کیا اور ہم تھکے نہین پس جو کچھہ یہ کہتے ہین اسپر صبر کرو ۵۳ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن بزیع قال ثنا الفضل بن سلیمان قال حدثنا محمد بن زید قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ابن عوف قال اخبرنی ابن سلام ۱۲ ۵۴ حدثنی المثنی قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد عن ابن السائب عن عکرمۃ ۱۲

ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب ۞ پس ان دونون حدیثون نے
جنکو ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی اسبات کو ظاہر کر دیا کہ بعد اسکے کہ اللہ نے اپنی
مخلوقات مین سے بہت سی چیزون کو پیدا کر دیا آفتاب اور ماہتاب پیدا کیے گئے اور یہ اسوجہ سے کہ حضرت
ابن عباس کی حدیث جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اسبات کو ظاہر کر رہی ہی کہ آفتاب اور ماہتاب
جمعہ کے دن پیدا کیے گئے پس اگر یہ ایسا ہی ہی تو زمین اور آسمان اور جو چیزین کہ انمین ہین سوا ملائکہ اور آدم کے
وہ قبل خلقت آفتاب و ماہتاب کے پیدا ہو چکے تھے اور یہ سب چیزین موجود تھین اور رات اور دن نہ تھا
کیونکہ رات اور دن تو انہین حصون کا نام ہی جن مین آفتاب و ماہتاب درجات فلک کو طی کرتے ہین اور
جب یہ صحیح ہوا تو آسمان اور زمین اور جو چیزین کہ انمین ہین سوا آفتاب اور ماہتاب کے پیدا ہو چکے تھے
اور آفتاب اور ماہتاب پس یہ بہی معلوم ہو گیا کہ یہ سب چیزین تہین اور نہ رات تہی نہ دن تہا۔ اسی طرح
حضرت ابوہریرہ کی حدیث جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی بیان کر رہی ہی کہ آ[illegible] نے فرمایا کہ
اللہ نے نور کو چارشنبہ کے دن پیدا کیا نور سے مراد انشاء اللہ آفتاب ہی ہے۔

اگر کوئی کہنے والا ہم سے کہے کہ تم کہہ چکے ہو کہ دن نام ہی اس وقت کا جو طلوع فجر اور غروب آفتاب کے درمیان
مین ہی پہر تم نے ابہی بیان کیا کہ اللہ نے آفتاب اور ماہتاب کو اپنی مخلوقات کی بہت سی چیزون کے بعد
پیدا کیا اور تم نے (ان اشیا کی خلقت کے) اوقات بہی بیان کیے ہین اور ان اوقات کا نام دن رکہا
ہی حالانکہ (اس وقت نہ آفتاب تہا اور نہ ماہتاب پس ان مضمون کے صحیح [illegible] اگر تم کوئی [illegible]
بیان کروگے تو یہ ایک ایسا کلام ہوگا جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو باطل کر رہا ہی تو جواب [illegible]
اللہ تعالی نے خود ان اوقات کا نام دن رکہا ہی لہذا جو نام اسکا اللہ نے رکہا ہی [illegible] بہی
رکہا ہی اور باوجود آفتاب و ماہتاب نہونے کے اسکو دن کہا [illegible] کے اس قول [illegible] ہے ولہم رزقہم
فیہا بکرۃ و عشیا۔ حالانکہ وہان صبح شام نہ ہوگی کیونکہ آخرت مین نہ رات ہوگی [illegible] نہ آفتاب ہوگا اور نہ ماہ
اور جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا ہی۔ ولا یزال الذین کفروا فی مریۃ منہ حتی تاتیہم الساعۃ بغتۃ او یاتیہم عذاب
یوم عقیم۔ پس اللہ تعالی نے قیامت کا نام یوم رکہا کیونکہ وہ ایسا دن ہوگا کہ اسکے بعد پہر رات نہوگی اور قبل خلقت
آفتاب و ماہتاب کے جو اس مقدار کا نام دن رکہا اور دنیا کے سالون کے اعتبار سے جن کا ایکسال بارہ مہینے

سلہ ترجمہ اور بہ تحقیق ہمنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اسکو جو انکے درمیان مین ہی اور ہمکو ماندگی نہین
ہوئی۔ ۱۲ سلہ ترجمہ اور اہل جنت کو جنت مین صبح شام روزی ملیگی ۱۲ سلہ ترجمہ کافر ہمیشہ قیامت کی طرف سے شک مین
رہینگے یہانتک کہ وہ ناگہان انپر آپہونچیگی یا ایک عقیم (بانجھ) دن کا عذاب انپر آجائیگا ۱۲

کا ہوتا ہی جسکے گھنٹے اور دن آفتاب اور ماہتاب کی رفتار سے شمار کیے جاتے ہین جیساکہ صبح شام فرمایا یہ محض اس سبب سے کہ اہل جنت کو روزی اُنھین اوقات مین ملیگی جنکو دنیا کے زمانے مین آفتاب اور ماہتاب کی رفتار سے جانتے ہونگے ورنہ وہان نہ آفتاب ہوگا اور نہ رات یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہو اگلے اہل علم نے بھی ایسا ہی کہا ہی۔

بعض اُن لوگون کا ذکر جو اسکے قائل ہین

بسند[۵۱] مجاہد سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ عزوجل ہر چیز کا کام ہزار برس مین ملائکہ کی طرف پورا کرتا ہو پھر اسی طرح سے یہانتک کہ ہزار برس گذر جاتے ہین بعد اسکے پھر اللہ ہر چیز کا کام ہزار برس مین پورا کرتا ہو اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہتا ہو انھون نے کہا (دیکھو اللہ فرماتا ہی) یوم کان مقدارہ الف سنۃ[۵۲] (اللہ نے ہزار برس رکی مقدار) کو ایک دن فرمایا جسمین ملائکہ کو حکم دیتا ہو کہ یہ چیز ہو جائے بس وہ ہو جاتی ہو اسکا نام ایک دن رکھا اُسنے جو نام چاہا رکھا۔ یہ سب مجاہد سے منقول ہے انھون نے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالی کا یہ قول وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون[۵۳] بھی ایسا ہی ہی اور یہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ اللہ جل جلالہ نے آفتاب اور ماہتاب کو بعد آسمان اور زمین وغیرہ کی خلقت کے پیدا کیا ایسا ہی سلف کی ایک جماعت سے منقول ہو کہ وہ بھی اسکے قائل تھے۔

سلف مین جن لوگون کا یہ قول ہو انکا ذکر

(بسندہ[۵۴]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا فقال لہا وللارض ائتیا طوعا او کرہا قالتا اتینا طائعین[۵۵] کی تفسیر یہ ہو) اللہ عزوجل نے آسمانون سے فرمایا کہ میری نہرون کو جاری کر اور میرے پھلون کو نکال ان دونون نے کہا کہ ہم بخوشی (تعمیل ارشاد کے لیے) حاضر ہین نیز (بسندہ[۵۶]) قتادہ سے مروی ہو کہ (آیہ کریمہ) فاوحی فی کل سماء امرہا کا مطلب یہ ہو کہ اللہ نے اسمین آفتاب اور ماہتاب اور ستارون کو پیدا کیا

---

[۵۱] حدثنی القاسم قال الحسین قال حدثنی حجاج عن ابن جریج عن مجاہد ۱۲ [۵۲] ترجمہ۔ اُس دن مین جسکی مقدار ہزار برس ہوگی ۱۲ [۵۳] ترجمہ۔ اور بہ تحقیق ایک دن تیرے پروردگار کے یہان مثل ہزار سال کے ہو اُن سالون کے حساب سے) جنکا تم شمار کرتے ہو ۱۲ [۵۴] حدثنا ابو ہشام الرفاعی ثنا ابن یمان ثنا سفیان عن ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن مجاہد عن ابن عباس ۱۲ [۵۵] ترجمہ۔ پس اللہ نے آسمانون سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونون (ہمارے تعمیل حکم کے لیے) حاضر ہو خوشی سے یا ناخوشی سے اُن دونون نے کہا ہم خوشی سے حاضر ہین ۱۲ [۵۶] حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادہ ۱۲

اور انکا انتظام پس ان حدیثون سے جو ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کین اور سلف کے جو اقوال لکھے اُنسے یہ بات ظاہر ہی کہ اللہ عز وجل نے آسمانون کو اور زمین کو قبل پیدایش زمانے اور دن اور رات کے اور قبل پیدایش آفتاب و ماہتاب کے پیدا فرمایا واللہ اعلم

زمانے اور دن رات کے فنا ہو جانیکا ذکر اور یہ کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی چیز باقی نرہیگی

اس بات کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہی کُلّ من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام[1] اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول لا الٰہ الا ہو کل شیٔ ہالک الا وجہہ[2] پس معلوم ہوا کہ ہر چیز سوا اسکی ذات پاک کے ہلاک ہونیوالی ہی جیسا کہ خود اُسنے فرمادیا ہی اور دن اور رات تاریکی یا روشنی ان سب کو اللہ نے اپنی مخلوق کی مصالح کے لیے پیدا کیا ہی پس بیشک یہ دونون فنا ہونیوالے ہین جیسا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہی اذا الشمس کورت[3] اس سے مراد یہ ہی کہ وہ تاریک کردیا جائیگا اور اسکی روشنی جاتی رہیگی اور یہ بات قیام قیامت کے وقت ہوگی یہ بات زیادہ بیان کی محتاج نہین ہی کیونکہ یہ بات ایسی ہی جسکا جمیع اہل توحید اقرار کرتے ہین کیا اہل اسلام اور کیا اہل توریت اور کیا اہل انجیل اور کیا مجوس اسکے منکر صرف وہ لوگ ہین جو اہل توحید نہین ہین ہمارا مقصود اس کتاب مین انکے قول کی غلطی کا ظاہر کرنا نہین ہی اور یہ تمام لوگ جنکی نسبت ہمنے بیان کیا کہ وہ جمیع عالم کے فنا ہو جانے کے قائل ہین اور کہتے ہین کہ سوا قدیم واحد کے کوئی باقی نرہیگا وہ لوگ اس بات کے بھی مقر ہین کہ اللہ عز وجل انھین بعد انکے فنا ہو جانیکے زندہ فرمائیگا صرف ایک قوم بت پرستون کی فنائے عالم کی تو مقر ہی مگر بعد فنا کے زندہ کیے جانیکی منکر ہی ۔

اس بات کا بیان کہ اللہ عز وجل قدیم اور اول ہی وہ ہر چیز کے پہلے سے ہی اور وہی اپنی قدرت سے ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے

اس بات کی ایک دلیل یہ ہی کہ عالم مین جتنی چیزین دیکھی جاتی ہین وہ یا تو جسم ہین یا جسم کیساتھ

[1] ترجمہ جتنی چیزین زمین پر ہین سب فنا ہونے والی ہین سوا تمھارے پروردگار بزرگی اور عزت والے کی ذات کے ۱۲ [2] ترجمہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہین ہر چیز سوا اسکی ذات کے فنا ہونیوالی ہی ۱۲ [3] ترجمہ جب آفتاب لپیٹ دیا جائیگا ۱۲

قائم ہین اور جو جسم ہی وہ یا مفترق ہوگا یا مجتمع اور جو مفترق ہی اسمین اجتماع کی اشکال متصور ہو سکتی ہین
اور جو مجتمع ہی اسمین افتراق متصور ہو سکتا ہی اور یہ بھی متوہم ہو سکتا ہی کہ جب ایک معدوم ہو تو دوسرا بھی
معدوم ہو جائے اور جب اسکے دو جز بعد افتراق کے جمع ہونگے تو یہ معلوم ہو جائیگا کہ انکا اجتماع ان مین
حادث ہی بعد اسکے کہ نہ تھا اور جب افتراق بعد اجتماع کے حادث ہوگا تو معلوم ہو جائیگا کہ افتراق انمین
حادث ہی بعد اسکے کہ نہ تھا اور جب عالم کی تمام اشیا کا یہ حال ہوا اور جن اشیا کو ہمنے مشاہدہ نہین کیا
اور جو چیزین کہ ہماری مشاہدہ کی ہوئی اشیا کی ہمجنس ہین جسم یا قائم بجسم کے حکم مین ہین - اور جو
چیز حدوث سے خالی نہوئی وہ اگر مجتمع ہی توکسی جمع کرنے والے کے جمع کرنے سے مجتمع ہوئی ہی
اور اگر وہ مفترق ہی توکسی متفرق کرنے والے کی تفریق سے مفترق ہوئی ہی اور یہ بھی اس سے
معلوم ہو گیا کہ اگر وہ مجتمع ہی تو اسکا جمع کرنے والا اور اگر وہ مفترق ہی تو اسکا تفریق کرنے والا وہی ہی
جو اسکے مشابہ نہوا اور جسپر اجتماع وافتراق طاری نہو سکے اور وہ وہی واحد قادر ہی جو مختلفات کے
درمیان مین اجتماع پیدا کر دیتا ہی اور کوئی چیز اسکے مشابہ نہین ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پس
اس ہمارے بیان سے ظاہر ہو گیا کہ اشیا کا بنانے والا اور انکا پیدا کرنے والا ہر چیز کے پہلے تھا
اور رات اور دن اور زمانہ اور ساعات یہ سب حادث ہین اور انکا حادث کرنے والا جو انکی بیر
و تصرف کرتا ہی انکے پہلے سے ہی - کیونکہ یہ بات محال ہی کہ کوئی کسی شی کو بنائے اور وہ بنانے والا
اس شی کے پہلے نہو اور اللہ تعالی کے اس قول مین افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء
کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت اس شخص کے لیے جو عقل سے غور
کرے اور سمجھ سے کام لے خالق عالم کے قدیم ہونے اور عالم کے حادث ہونے پر اور اس
بات پر کہ عالم کا کوئی خالق ہی جو عالم کے مشابہ نہین بہت بڑی حجت اور اعلی درجے کی دلیل ہی
اور یہ اسلیے کہ ہمارے پروردگار بزرگ برتر نے جن چیزون کا ذکر اس آیت مین کیا ہی یعنی
پہاڑ اور زمین اور اونٹ یہ ایسی چیزین ہین کہ ابن آدم انکی تربیت و پرداخت کرتا ہی بذریعہ حیل
و تصریف اور کھودنے اور چھیلنے اور گرانے کے ان باتون مین سے کوئی بات بھی ابن آدم پر
دشوار نہین ہی پھر باوجود اسکے ابن آدم انہین سے کسی چیز کے ایجاد کر لینے پر بغیر کسی اصل کے
قادر نہین ہی پس معلوم ہوا کہ جو چیز ان اشیا کے ایجاد سے عاجز ہی وہ اپنے آپکو پیدا نہین کر سکتی

۵۱ ترجمہ یعنی کیا یہ لوگ اونٹ کو نہین دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیا گیا ہی اور آسمان کو کہ وہ کس طرح بلند کیا گیا
ہی اور پہاڑون کو کہ وہ کس طرح نصب کیے گئے ہین اور زمین کو کہ وہ کس طرح بچھائی گئی ہی ۱۲

اور جب اِن اشیا کے ایجاد پر وہ شخص قادر نہوا جو اسمین تدبیر و تصرف کرسکتا ہو تو اُسکو اُس جیسی دوسری چیز نے ایجاد نہین کیا اور نہ اُسنے خود اپنے آپکو ایجاد کیا ہو اور جس نے اُسے پیدا کیا ہو اور اسکی ذات کو ایجاد کیا ہو وہ وہی ہو جو کسی بات مین عاجز نہین ہو جسکا وہ ارادہ کرے اور نہ اُسپر کسی چیز کا پیدا کرنا دشوار ہو جسکا پیدا کرنا چاہے اور وہی اللہ واحد قہار ہو۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ یہ کیون ممکن نہین ہو کہ جو چیزین تمنے ذکر کین دو قدیمون کے فعل سے (پیدا ہوئی) ہون تو جواب دیا جائیگا کہ ہم اِسکا انکار اسوجہ سے کرتے ہین کہ ہم تدبیر کو اور کمال خلقت کو یکسان پاتے ہین اور اگر مدبر (عالم) دو ہوتے تو یا انمین باہم اتفاق ہوتا یا اختلاف ہوتا اگر وہ دونون متفق ہوتے تو پھر مجموعہ اُن دونون کا ایک ہو جاتا اور اِس ایک مجموعہ کو دو وہی شخص کہے گا جو دو (خدا) کا قائل ہو (وہ اپنی سخن پروری کے لیے اس ایک مجموعہ کو دو کہدیگا) اور اگر دونون مختلف ہون تو خلق کا وجود یکسان اِس کمال اور تدبیر کیساتھ محال ہو کیونکہ دو مختلف چیزون مین ہر ایک کا فعل دوسرے کے فعل کے خلاف ہوگا مثلاً ایک نے زندہ کریگا تو دوسرا اُسے مار ڈالیگا اور ایک پیدا کریگا تو دوسرا اُسے فنا کردیگا پس مخلوقات مین کسی چیز کا یکسان اِس کمال خلقت کیساتھ پایا جانا محال ہو جائیگا۔

اور اللہ عز وجل کے اس قول مین لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا فسبحان اللہ رب العرش[1] عما یصفون اور اللہ عز وجل کے اس قول مین ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الہ اذا لذہب[2] کل الہ بما خلق ولعلا بعضہم علی بعض سبحان اللہ عما یصفون عالم الغیب والشہادۃ فتعالی عما یشرکون ایک بہت بڑی حجت اور مختصر بیان اور اعلی درجے کی دلیل ہو اُس قول کے باطل ہونے کی جو اہل شرک کہتے ہین اور یہ اسلیے کہ آسمانون مین اور زمین مین اگر کوئی معبود خدا کے سوا ہوتا تو جیسا کہ مینے بیان کیا ان دونون کے درمیان مین یا اتفاق ہوگا یا اختلاف اتفاق کی صورت مین پھر دو دو نہ رہینگے اور توحید کا اقرار ہو جائیگا اور پھر کلام اسمین شروع ہو جائیگا کہ اُسنے ایک کو دو کیون کہا اور درصورت اختلاف آسمان اور زمین کا فساد لازم آئیگا جیسا کہ ہمارے پروردگار جل و عز نے فرمایا ہو کہ لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا[3] کیونکہ انمین سے ایک جب کسی چیز کو پیدا

[1] ترجمہ اگر آسمانون مین اور زمین مین اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو انکا انتظام بگڑ جاتا پس پاک ہو اللہ مالک عرش اُن باتون سے جو یہ بیان کرتے ہین ۱۲ [2] ترجمہ اللہ کے کوئی بیٹا نہین ہو اور اُسکے ساتھ کوئی اور خدا ہو ورنہ ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرتے پاک ہو اللہ اُن باتون سے جو یہ بیان کرتے ہین وہ جاننے والا ہو حاضر اور غائب کا پس برتر ہو وہ اُنسے جنکو یہ لوگ شریک کہتے ہین ۱۲ [3] ترجمہ۔ اگر آسمان اور زمین مین اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو انکا انتظام بگڑ جاتا ۱۲

کریگا تو دوسرا اُسے بگاڑ دیگا اور یہ اسلیے کہ ہر دو مختلف چیزون کے افعال بھی مختلف ہونگے جس طرح سے کہ آگ گرمی پیدا کرتی ہی اور برف اُس چیز کو ٹھنڈا کردیتی ہی جسکو آگ گرم کرتی ہی اور دوسری بات یہ ہی کہ اگر ویسا ہی ہوتا جیسا مشرک کہتے ہین تو دو حال سے خالی نہین یا تو وہ دونون قدیم جنکو انھون نے ثابت کیا ہی قادر ہونگے یا عاجز اگر عاجز ہونگے تو عاجز مغلوب ہوتا ہی خدا نہین ہوسکتا اور اگر وہ دونون قادر ہونگے تو انمین سے ہر ایک دوسرے پر قابو نہ پانے کے سبب سے عاجز ہوگا اور عاجز خدا نہین ہوسکتا اور اگر ہر ایک انمین سے دوسرے پر قابو رکھیگا تو وہ دوسرا عاجز ہوگا وہ خدا پاک ہی اُنسے جنکو مشرک شریک کہتے ہین پس اس سے معلوم ہوگیا کہ وہ قدیم جو تمام اشیا کا پیدا کرنے والا اور بنانے والا ہی ایک ہی وہ ہر چیز کے پہلے سے ہی اور ہر چیز کے بعد رہیگا وہ ہر چیز سے اول ہی اور ہر چیز سے آخر ہی اور وہ تھا اور نہ وقت تھا اور نہ زمانہ تھا نہ رات تھی نہ دن تھا نہ تاریکی تھی نہ نور تھا سوا اُسکی ذات بزرگ کے نور کے اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ آفتاب تھا اور نہ ماہتاب اور نہ ستارے اور یہ کہ ہر چیز سوا اُسکے حادث اور مدبر ہی اور بنائی ہوئی ہی وہ اپنی تمام مخلوق کے پیدا کرنے مین منفرد ہی نہ اسکا کوئی شریک ہی اور نہ معین اور نہ مددگار وہ قادر قاہر (ہر عیب سے) پاک ہی (بسند[ا])

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد ہر قسم کی باتین پوچھوگے یہانتک کہ کہنے والا کہیگا یہ اللہ ہی جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اُسکو کسنے پیدا کیا۔ (نیز بسندہ[۲])

نجبہ بن صبیغ سے مروی ہی وہ کہتے تھے مین حضرت ابوہریرہ کے پاس تھا لوگون نے اُنسے یہی سوال کیا تو انھون نے کہا کہ مجھسے میرے خلیل (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو بات کہی اُسے مینے اپنی آنکھون سے دیکھ لیا اور بعض باتون کا مین منتظر ہون جعفر (راوی حدیث) کہتے تھے مجھے یہ خبر ملی کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا جب لوگ تم سے یہ سوال کرین تو تم کہدو کہ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہی وہ ہر چیز کے پہلے تھا اور وہ ہر چیز کے بعد رہیگا پس جب یہ معلوم ہوگیا کہ تمام چیزون کا پیدا کرنے والا اور اُنکا بنانے والا تھا اور کوئی چیز سوا اُسکے نہ تھی اور یہ کہ اسی نے تمام اشیا کو حادث کیا اور انکی تدبیر کی اور یہ کہ اُسی نے اپنی کئی قسم کی مخلوقات کو قبل خلقت زمانے اور اوقات کے اور قبل خلقت آفتاب اور ماہتاب کے پیدا

[ا] حدثنی علی بن سہل الرملی قال ثنا زید بن ابی الزرقاء عن جعفر عن یزید بن الاصم عن ابی ہریرۃ ۱۲

[۲] حدثنا علی ثنا زید عن جعفر قال قال یزید بن الاصم حدثنی نجبہ بن صبیغ ۱۲

کر دیا تھا وہ آفتاب اور ماہتاب جنکو وہ انکے افلاک مین روان کرتا ہی اور انھین کی وجہ سے اوقات اور زمانے پہچانے جاتے ہین اور تاریخین لکھی جاتی ہین اور رات اور دن کے درمیان مین فصل ہوتا ہی پس اب ہمین مناسب ہی کہ ہم اس بات کو بیان کرین کہ وہ کیا چیز تھی جسکو اللہ تعالی نے قبل اسکے پیدا کیا تھا اور سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا تھا۔

ابتداے خلقت کی بحث کہ کون چیز سب سے پہلے پیدا ہوئی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر صحیح ہی جو (بسندہ[۱]) حضرت عبادہ بن صامت سے بواسطہ اُنکے فرزند کے مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا کہ (جو کچھ آیندہ ہونیوالا ہی) لکھ چنانچہ وہ اسی وقت سے لکھنے لگا جو کچھ کہ آیندہ ہونے والا ہی۔ (نیز بسندہ[۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی وہ بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا کیا وہ قلم ہی اور اُسے اللہ نے حکم دیا کہ ہر چیز کو لکھدے (نیز بسندہ[۳]) ابن عباس سے مروی ہی انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہی (نیز بسندہ[۴]) عطا سے مروی ہی کہ انھون نے کہا مینے ولید بن عبادہ بن صامت سے پوچھا کہ جب تمھارے والد کی وفات ہونے لگی تو انھون نے کیا وصیت کی تھی ولید نے کہا انھون نے مجھے بلایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے اللہ سے ڈرتا رہ اور یہ جان لے کہ تو اللہ سے نہ ملیگا اور علم کو نہ پہونچیگا تا وقتیکہ خداے واحد پر اور اسکے خیر و شر کے مقدر کرنے پر ایمان نہ لائے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہی کہ سب سے پہلے اللہ عز وجل نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا کہ لکھ اُسنے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مین کیا لکھون اللہ نے فرمایا مقدرات کو لکھ وہ کہتے تھے کہ قلم اسی وقت لکھنے لگا اُن باتون کو جو ہو چکین اور جو ابد تک ہونے والی ہین۔

[۱] حدثنی یونس بن عبد الاعلی قال نا ابن وہب قال حدثنی معاویہ بن صالح حدثنی عبید بن آدم بن ابی ایاس العسقلانی قال نا ابی قال نا اللیث بن سعد عن معاویہ بن صالح عن ایوب بن زیاد قال حدثنی عبادہ بن الولید بن عبادہ بن الصامت قال اخبرنی قال قال ابی عبادہ بن الصامت ۱۲

[۲] حدثنی احمد بن محمد بن حبیب قال نا علی بن الحسن بن شقیق قال نا عبد اللہ بن المبارک قال نا رباح بن زید عن عمر بن حبیب عن القاسم بن ابی بزۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲

[۳] حدثنی موسی بن سہل الرملی نا نعیم بن حماد نا ابن المبارک قال نا رباح بن زید عن عمر بن حبیب عن القاسم ابن بزۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲

[۴] حدثنی محمد بن معاویہ الانماطی نا عباد بن العوام نا عبد الواحد بن سلیم قال سمعت عطاء ۱۲

ہم سے پہلے سلف نے اس بارے مین اختلاف کیا ہی چنانچہ ہم اُنکے اقوال لکھتے ہین اور بعد اسکے انشاء اللہ تعالی اسکی توضیح کرینگے۔ پس بعض لوگون نے تو ایسا ہی کہا ہے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے مین مروی ہی۔

ان لوگون کا ذکر جو اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۱]) ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا کہ لکھ اُسنے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مین کیا لکھون اللہ نے فرمایا مقدرات کو لکھ حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ قلم لکھنے لگا اُن چیزون کو جو قیام قیامت تک ہونیوالی ہین بعد اسکے پانی سے بخارات اُٹھے اور اُس سے آسمان پیدا ہوے (نیز بسندہ[۵۲]) ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے ایسا ہی کہا (نیز بسندہ[۵۳]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا پس اُسنے لکھا جو کچھ کہ ہونیوالا ہی۔ (نیز بسندہ[۵۴]) ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہی (نیز بسندہ[۵۵]) حضرت ابن عباس نے کہا کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا (نیز بسندہ[۵۶]) حضرت ابن عباس نے کہا کہ سب سے پہلے میرے پروردگار عزوجل نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا کہ لکھ چنانچہ اُسنے لکھا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی (سب سے پہلے قلم نہین پیدا ہوا) بلکہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے اپنی مخلوقات مین نور اور ظلمت کو پیدا کیا۔

ان لوگون کا ذکر جو اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۷]) ابن اسحاق نے کہا ہی کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے نور اور ظلمت کو پیدا کیا پھر اُن دونون کے درمیان مین فرق کیا اور ظلمت کو شب تاریک (کالقب عنایت) کیا اور نور کو روز روشن (کالقب عنایت) کیا۔

ابو جعفر (طبری) کہتا ہی[۵۸] کہ میرے نزدیک ابن عباس کا قول زیادہ صحیح ہی بسبب اُس

[۵۱] حدثنی واصل بن عبدالاعلی الاسدی قال ثنا محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی ظبیان عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا واصل بن عبدالاعلی قال ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی ظبیان عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا محمد بن المثنی قال ثنا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن سلیمان عن ابی ظبیان عن ابن عباس ۱۲ [۵۴] حدثنا تمیم بن المنتصر نا اسحاق عن شریک عن الاعمش عن ابی ظبیان و مجاہد عن ابن عباس ۱۲ [۵۵] حدثنا محمد عبدالاعلی قال ثنا ابن ثور قال ثنا معمر قال ثنا الاعمش ابن عباس ۱۲ [۵۶] حدثنا ابن حمید ثنا جریر عن عطاء عن ابی الضحی مسلم بن صبیح عن ابن عباس ۱۲ [۵۷] ابن حمید قال ثنا سلمۃ بن الفضل قال ابن اسحق ۱۲ [۵۸] علامہ ابن اثیر جزری نے بھی تاریخ کامل مین مصنف کی راے سے اتفاق کیا ہی اور عقل بھی اسکی تائید کرتی ہی کیونکہ تمام مخلوقات سے وہ چیز پہلے ہونی چاہیے جس سے سب انتظام منضبط ہو اور انتظام کا انضباط حکمت الٰہیہ نے کتابت کے ذریعے قرار دیا ہی اور

آلہ کتابت قلم ہی واللہ اعلم ۱۲

حدیث کے جو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو کہ آپ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا۔

پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ تم کہتے ہو کہ ان دونون قولون مین یعنے ایک تو یہ کہ اللہ نے اپنی تمام مخلوقات مین سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور دوسرا یہ کہ نور او ظلمت کو پیدا کیا صحیح اس شخص کا قول ہو جسنے کہا ہو کہ اللہ نے اپنی مخلوقات مین سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا تو پیر کیا سبب ہو اُس روایت کا جو ابن عباس سے مروی ہو (بسندہ[۱]) مجاہد کہتے ہین سینے ابن عباس سے کہا کہ کچھ لوگ (خیر و شر کے) مقدر ہونے کا انکار کرتے ہین ابن عباس نے کہا وہ لوگ کتاب اللہ کا انکار کرتے ہین مین انکے سر کے بال پکڑ کر کھینچونگا (اور انھین خوب سزا دونگا) اللہ تعالیٰ عرش پر تھا قبل اسکے کہ کسی چیز کو پیدا کرے پس سب سے پہلے جس چیز کو اُسنے پیدا کیا وہ قلم ہو چنانچہ قلم نے لکھا جو کچھ کہ قیامت تک ہونے والا ہو پس اب سب لوگ اسی حال مین ہین جو لکھدیا گیا اور ابن اسحاق سے مروی ہو (بسندہ[۲]) کہ انھون نے کہا اللہ عز وجل فرماتا ہو وہو الذی خلق السمٰوات والارض فی ستة ایام وکان عرشہ علی الماء[۳] پس یہ ایسا ہی تھا جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا اُسوقت سوا پانی کے کچھ نہ تھا پس سب سے پہلے اللہ نے نور اور ظلمت کو پیدا کیا تو اُسکا جواب یہ دیا جائیگا کہ ابن عباس کا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا قبل اسکے کہ کسی چیز کو پیدا کرے اگر یہ صحیح ہو کہ انھون نے کہا ہو تو یہ انکا (ذاتی) قول ہو (حدیث رسول نہین ہو) کہ اللہ نے قلم کو بعد خلقت عرش کے پیدا کیا اور اسی حدیث کو شعبہ نے ابو ہاشم سے روایت کیا ہو اور انھون نے اسمین یہ نہین کہا جو سفیان نے کہا ہو کہ اللہ عز وجل کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا بلکہ انھون نے اس روایت کو ویسا ہی بیان کیا ہو جیسا باقی راویون نے بیان کیا ہو جنکی روایت ہمنے ابن عباس سے نقل کی کہ انھون نے کہا سب سے پہلے اللہ عز وجل نے قلم کو پیدا کیا

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۴]) مجاہد کہتے ہین مینے عبد اللہ سے سنا

---

[۱] حدثنی ابن بشار قال ثنا عبد الرحمن ثنا سفیان عن ابی ہاشم عن مجاہد ۱۲ [۲] حدثنی ابن حمید قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق ۱۲
[۳] ترجمہ اور وہی ہو جس نے آسمانون کو اور زمین کو چھ دن مین پیدا کیا اور اسکا عرش پانی پر تھا ۱۲ [۴] حدثنا ابن المثنی قال حدثنا عبد الصمد قال ثنا شعبة قال ثنا ابو ہاشم سمع مجاہدا ۱۲

[یہ نہیں معلوم کہ عبداللہ بن عمر سے سنا یا عبداللہ بن عباس سے] کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور اُس سے فرمایا کہ لکھ چنانچہ وہ لکھنے لگا اُن امور کو جو ہونے والے ہین اور (اسنے اُن سب کو لکھ ڈالا) اب جو کچھ لوگ کر رہے ہین وہ اُسی کے موافق ہی جو لکھ دیا گیا۔

اسی طرح ابن اسحاق کا وہ قول جو ہمنے اُنسے روایت کیا اُسکا مطلب یہ ہی کہ اللہ نے نور اور ظلمت کو بعد خلقت عرش کے اور قبل خلقت پانی کے جسپر عرش تھا پیدا کیا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول جو ہمنے آپ سے روایت کیا اس بارے مین سب سے زیادہ صحیح ہی کیونکہ آپ اس بارے مین تمام گفتگو کرنے والون سے زیادہ اس بات کی حقیقت اور صحت کو جانتے تھے اور ہمنے آنحضرت علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ آپنے فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہی کسی چیز کو آپنے مستثنیٰ نہین کیا کہ اسکی خلقت قلم سے پہلے ہوئی ہو بلکہ آپنے یہ کہکر کہ سب سے پہلا مخلوق قلم ہی سبکو لے لیا نہ عرش کو اس سے مستثنیٰ کیا نہ پانی کو نہ اور کسی چیز کو۔ پس وہ روایت جو ہمنے بواسطہ ابوظبیان اور ابوالضحیٰ کے ابن عباس سے روایت ہی زیادہ صحیح ہی بہ نسبت اُس روایت کے جو مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی ہی جسکو ابو ہاشم نے مجاہد سے روایت کیا ہی کیونکہ ابو ہاشم سے شعبہ اور سفیان نے مختلف روایتین کی ہین جیسا کہ ہمنے ان دونون کا اختلاف اس روایت مین ذکر کیا۔ باقی رہے ابن اسحاق تو انھون نے اپنا قول جسکے وہ قائل مع اسند نہین بیان کیا حالانکہ یہ اُن باتون مین سے ہی جنکا علم یا تو اللہ عزوجل کے خبر دینے سے ہو سکتا ہی یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر دینے سے۔ اور اس بارے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت ہی اُسکو مین ذکر کر چکا۔

اسکی بحث کہ قلم کے بعد کیا چیز پیدا کی گئی

پھر اللہ عزوجل بعد خلقت قلم کے اور بعد اسکے کہ اُسے لکھنے کا حکم دیا اور وہ لکھ چکا جو کچھ کہ قیام قیامت تک ہونے والا ہی ایک رقیق سحاب (ابر) پیدا کیا اور اسی کا نام غمام ہی جسکو اللہ عزوجل نے اپنی مضبوط کتاب مین ذکر کیا ہی فرمایا ہی کہ [۵۱] هل ینظرون الا ان یاتیهم الله فی ظلل من الغمام اور اس رقیق سحاب کی خلقت قبل خلقت عرش کے ہوئی ہی اور اسی کے موافق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی۔ ([۵۲] بندہ) حضرت ابو رزین سے منقول ہی انھون نے کہا ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

[۵۱] ترجمہ وہ صرف اس بات کے منتظر ہین کہ اللہ اُنکے پاس ابر کے سائبانون مین تشریف لائے ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن وکیع ومحمد بن ہارون القطان قالا ثنا یزید بن ہارون عن حماد بن سلمۃ عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن حُدُس عن عمہ ابی رزین ۱۲

ہمارا پروردگار قبل اسکے کہ اپنی مخلوق کو پیدا کرے کہان تھا حضرت نے فرمایا ایک ابر مین تھا جسکے نیچے ہوا تھی اور اوپر ہوا تھی پھر اسنے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا (بسندہ[۱]) ابو رزین عقیلی کہتے ہین مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارا پروردگار عز وجل قبل خلقت آسمان اور زمین کے کہان تھا فرمایا کہ ایک ابر مین تھا جسکے اوپر ہوا تھی اور نیچے ہوا تھی بعد اسکے اُسنے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا (بسندہ[۲]) ابن حصین سے جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے مروی ہو کہ انھون نے کہا کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے جب وہ آپکے پاس پہونچے تو آپ اُنکو بشارت دینے لگے اور وہ کہنے لگے کہ ہمین دیجیے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گذری بعد اسکے وہ لوگ آپکے پاس سے چلے گئے اور کچھ اور لوگ آئے اور انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے آئے ہین اور دین مین سمجھ حاصل کرنے اور اس کام کی ابتدا کا حال پوچھنے آئے ہین آپنے فرمایا تم لوگ میری بشارتون کو قبول کرو کیونکہ اُن لوگون نے قبول نہین کیا جو ابھی گئے ہین اُن لوگون نے کہا کہ ہمنے قبول کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عز وجل تھا اور اسکے سوا کچھ نہ تھا۔ اسکا عرش پانی پر تھا اور اُسنے ہر چیز سے پہلے ذکر (یعنے لوح محفوظ) مین لکھدیا تھا بعد اسکے اُسنے سات آسمان پیدا کیے (ابو حصین کہتے ہین یہین تک مین سننے پایا تھا کہ) ایک آنیوالا میرے پاس آیا اور اُسنے مجھسے کہا کہ دیکھو تمھاری اونٹنی چلی گئی اور سراب سے اُس پار نکل گئی رہنا ہے مین اونٹنی کی تلاش مین چلا گیا مجھے اس حدیث کے پورا نہ سننے کا افسوس ہو) کاش مینے اُس اونٹنی کو چلا جانے دیا ہوتا۔ (بسندہ[۳]) عمران ابن حصین سے مروی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اے بنی تمیم بشارت کو قبول کرو اُن لوگون نے کہا کہ آپنے ہمین بشارت تو دی اب ہمین (کچھ مال بھی) دیجیے (حضرت ناخوش ہوے اور اُنسے التفات ترک کرکے) فرمایا کہ اے اہل یمن تم بشارت کو قبول کرو انھون نے کہا ہمنے قبول کرلیا اب ہمین اس کام (یعنے دنیا) کی ابتدا بتائیے کہ کیونکر ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عز وجل عرش پر تھا اور وہ ہر چیز کے پہلے سے ہو اُسنے لوح (محفوظ) مین ہر چیز جو ہوگی لکھدی تھی (عمران بن حصین

---

[۱] حدثنی المثنی بن ابراہیم قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن حُدُس عن عمہ ابی رزین العقیلی ۱۲

[۲] حدثنا خلاد بن اسلم ثنا النضر بن شمیل قال ثنا المسعودی ثنا جامع بن شداد عن صفوان بن محرز عن بن حصین وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

[۳] حدثنی ابو کریب ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن جامع بن شداد عن صفوان بن محرز عن عمران الحصین ۱۲

کہتے تھے (استنے مین) ایک شخص میرے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ اے عمران تمھاری اونٹنی کھل گئی چنانچہ مین (اُسکی تلاش مین) اُٹھ کھڑا ہوا تو دیکھا سراب کے اُس پار نکل گئی ہی اب مین نہین جانتا کہ اسکے بعد کیا ہوا (حضرت نے کیا بیان فرمایا) **پھر اسمین اختلاف ہی** کہ بعد سحاب رقیق کے اللہ تعالی نے کس چیز کو پیدا کیا بعض لوگون کا قول ہی کہ اسکے بعد عرش کو پیدا کیا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین (بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے عرش کو پیدا کیا اور اُسپر جلوہ افروز ہوا۔

اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اللہ عزوجل نے عرش سے پہلے پانی کو پیدا کیا بعد اُسکے عرش کو پیدا کیا اور اُسکو پانی پر رکھدیا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین (بسندہ[۵۲]) حضرت عبداللہ بن مسعود اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اصحاب سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ عزوجل کا عرش پانی پر تھا اور اُسوقت اُسنے سوا اُن چیزون کے جنکو پانی سے پہلے پیدا کردیا تھا اور کسی چیز کو پیدا نہ کیا تھا (بسندہ[۵۳]) حضرت وہب ابن منبہ کہتے تھے کہ قبل خلقت آسمان اور زمین کے عرش پانی پر تھا پھر جب اللہ نے آسمانون کو اور زمین پیدا کرنا چاہا تو اُسنے صاف پانی ایک مٹھی مین لیا بعد اسکے مٹھی کو کھولا تو ایک دھوان اُس سے اُٹھا (اُس دھوین سے) اللہ نے سات آسمان دو دن مین بنائے اور ساتوین دن تمام مخلوقات کی خلقت تمام کردی۔

اور بعض لوگ کہتے ہین کہ قلم کے بعد ہمارے پروردگار عزوجل نے کرسی کو پیدا کیا اور بعد کرسی کے عرش کو پیدا کیا اسکے بعد ہوا اور ظلمتون کو پیدا کیا بعد اسکے پانی کو پیدا کیا اور اُسپر اپنا عرش رکھا **ابو جعفر** کہتا ہی میرے نزدیک صحیح اُسی شخص کا قول ہی جسنے کہا ہی کہ اللہ بزرگ و برتر نے پانی کو عرش سے پہلے پیدا کیا کیونکہ وہ حدیث رہبت صحیح ہی جو مینے بواسطہ ابو رزین عقیلی کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ انھون نے کہا جب آنحضرت علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ہمارا پروردگار عزوجل نے قبل اپنی خلقت کے پیدا کرنے کے کہان تھا آپنے فرمایا کہ سحاب رقیق مین تھا جسکے نیچے اور اوپر ہوا ہی اسکے بعد اُسنے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا پس آنحضرت

[۵۱] حدثنی محمد بن سنان ثنا ابو سلمۃ قال ثنا حیان عن عبید اللہ عن الضحاک بن مزاحم قال قال ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا موسی بن ہارون الہمدانی قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط بن نصر عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن عبد اللہ بن مسعود وعن ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [۵۳] حدثنی محمد بن سہل بن عسکر قال ثنا اسماعیل بن عبد الکریم قال حدثنی عبد الصمد بن معقل قال سمعت وہب بن منبہ ۱۲

علیہ السلام نے خبر دی ہو کہ اللہ نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا اور جبکہ عرش کی خلقت پانی پر ہوئی تو یہ محال ہو کہ اسکی خلقت پانی پر ہو جائے اور پانی موجود نہو (ضرور پانی کو وجود ہونا چاہیے) خواہ عرش سے پہلے یا عرش کے ساتھ ہی۔ پس جب ایسا ہوا تو دو حال سے خالی نہیں یا تو عرش بعد خلقت پانی کے پیدا کیا گیا یا عرش اور پانی ساتھ ساتھ پیدا کیا گیا مگر یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا (عرش پانی سے پہلے پیدا کیا گیا یہ سب اس روایت کی بنا پر ہو جو بواسطہ ابو رزین کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو

اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ پانی ہوا کی پشت پر تھا جبکہ اللہ سبحٰنہ نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا پس اگر یہ قول صحیح ہو تو پانی اور ہوا دونون عرش سے پہلے پیدا کیے گئے۔

اُن لوگونکا ذکر جو کہتے ہین کہ پانی ہوا کی پشت پر تھا

(بسندہ[51]) حضرت ابن عباس سے اللہ عز و جل کے اس قول وکان عرشہ علی الماء کے متعلق پوچھا گیا کہ پانی کس چیز پر تھا ابن عباس نے کہا ہوا کی پشت پر

(بسندہ[52]) ابن عباس سے اسی قسم کی روایت مروی ہو

ابو جعفر کہتا ہو کہ آسمانوں کو اور زمین کو اور جتنی چیزین کہ انمین ہین اُن سب کو دریا گھیرے ہوے ہو اور ان سبکو ہیکل گھیرے ہوے ہو۔

اُن لوگونکا ذکر جو اسکے قائل ہین

(بسندہ[53]) حضرت وہب سے مروی ہو کہ وہ کہتے تھے (راوی نے حضرت وہب کی عظمت بھی بیان کی) کہ آسمان اور زمین اور دریا سب ہیکل مین ہین اور ہیکل کرسی مین ہو اور اللہ عز و جل کے قدم کرسی پر ہین اور وہی (پاک ذات) کرسی کو اُٹھائے ہوے ہو کرسی کی حالت اللہ کے قدموں مین مثل جوتی کے ہو اور حضرت وہب سے پوچھا گیا کہ ہیکل کیا چیز ہو حضرت وہب نے کہا کہ آسمانون کے کنارے ایک چیز ہو جو زمینون کو گھیرے ہوے ہو جسطرح خیمہ کی طنابین اور حضرت وہب سے زمینون کی بابت پوچھا گیا کہ وہ کیسی ہین انھون نے کہا سات زمینین بچھی ہوئی ہین یعنے سات طبقے ہین ہر دو طبقون کے درمیان مین دریا ہو اور دریا ان سب کو محیط ہو اور دریا کے اوپر ہیکل ہو۔

---

[51] حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابی عن سفیان عن الاعمش عن المنہال بن عمرو عن سعید بن جبیر قال سئل ابن عباس ۱۲

[52] حدثنا محمد بن عبد الاعلی ثنا محمد بن ثور عن معمر عن الاعمش عن سعید بن جبیر قال سئل ابن عباس ۱۲

[53] حدثنی محمد بن سہل بن عسکر ثنا اسماعیل بن عبد الکریم قال حدثنی عبد الصمد انہ سمع وہباً یقول وذکر عظمتہ ۱۲

بعض لوگون کا بیان ہو کہ خلقت قلم اور خلقت باقی مخلوقات کے درمیان مین ہزار برس کا فصل تھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین (بسندہ[1]) ارطاۃ بن منذر کہتے ہین ہمنے ضمرہ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ اللہ نے قلم کو پیدا کیا پھر اُس سے لکھا اُن چیزون کو جنکو وہ پیدا کرنے والا ہو اور وہ مخلوقات جو ہونیوالی ہین۔ پھر یہ تحریر ہزار برس تک اللہ کی تسبیح وتحمید کیا کی قبل اسکے کہ اللہ اپنی مخلوق مین کسی چیز کو پیدا کرے۔ پھر جب اللہ جل جلالہ نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا تو جیسا کہ بیان کیا گیا ہو انکو چھہ دن مین پیدا کیا اور اُن مین سے ہر دن کا نام علیحدہ علیحدہ رکھا۔

اور بعض لوگون کا قول ہو کہ ان دنون مین سے ایک دن کا نام ابجد ہو اور دوسرے کا نام ہوز اور تیسرے کا نام حطی اور چوتھے کا نام کلمن اور پانچوین کا نام سعفص اور چھٹے کا نام قرشت۔

کون لوگ اسکے قائل ہین (بسندہ[2]) ضحاک بن مزاحم سے مروی ہو وہ کہتے تھے کہ اللہ نے آسمانون کو اور زمین کو چھہ دن مین پیدا کیا انمین سے ہر دن کا ایک ایک نام رکھا (وہ نام یہ ہین) ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت۔ (بسندہ[3]) زید بن ارقم سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ تعالی نے آسمانون کو اور زمین کو چھہ دن مین پیدا کیا ہر دن کا نام رکھا (وہ نام یہ ہین) ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت۔

اور دوسرے لوگون نے کہا ہو (یہ نام نہین رکھے) بلکہ جب اللہ نے ایک دن کو پیدا کیا تو اسکا نام احد رکھا اور دوسرے کو پیدا کیا اور اُسکا نام اثنین رکھا اور تیسرے کو پیدا کیا اور اسکا نام ثلثاء رکھا اور چوتھے کو پیدا کیا اور اُسکا نام اربعاء رکھا اور پانچوین کو پیدا کیا اور اُسکا نام خمیس رکھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین (بسندہ[4]) ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ نے ایک دن کو پیدا کیا اور اُسکا نام احد رکھا بعد اُسکے دوسرا دن پیدا کیا اور اُسکا نام اثنین رکھا بعد اُسکے تیسرا دن پیدا کیا اور اُسکا نام ثلثاء رکھا پھر چوتھا دن پیدا کیا اور اُسکا نام اربعاء رکھا پھر پانچوان دن پیدا کیا اور اُسکا نام خمیس رکھا۔ اِن دونون قولون مین باہم کچھ اختلاف نہین ہو کیونکہ یہ ممکن ہو کہ احد اثنین وغیرہ نام زبان عرب کے موافق ہون جیسا کہ عطاء نے کہا ہو

[1] حدثنا القاسم بن الحسن قال ثنا الحسین بن داؤد قال ثنا مبشر الحلبی عن ارطاۃ بن المنذر ۱۲ [2] حدثنا الحضرمی قال ثنا مصرف بن عمرو الایامی ثنا حفص بن غیاث عن العلاء ابن المسیب عن رجل من کندۃ قال سمعت الضحاک ۱۲ [3] حدثت بہ عن حفص غیر مصرف وقال عنہ عن العلاء بن المسیب قال حدثنی شیخ من کندۃ قال لقیت الضحاک بن مزاحم فحدثنی قال سمعت زید بن ارقم ۱۲ [4] حدثنا تمیم بن المنتصر قال ثنا اسحاق عن شریک عن غالب بن غلاب عن عطاء ابن ابی رباح عن ابن عباس ۱۲

اور دوسری زبان مین وہ نام ہون جو ضحاک بن مزاحم نے بیان کیے ہین۔

اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ دن سات ہین نہ چھ۔

کون لوگ اسکے قائل ہین (بسندہ[۵۲]) وہب بن منبہ کہتے تھے کہ دن سات ہین۔

یہ دونون قول جو ہمنے روایت کیے ایک ضحاک اور عطار سے کہ اللہ نے چھ دن پیدا کیے اور دوسرا وہب بن منبہ سے کہ دن سات ہین۔ یہ دونون قول ایک دوسرے کے موافق ہین انمین باہم اختلاف نہین ہی اسلیے کہ عطا اور ضحاک کے قول کا یہ مطلب ہی کہ جن دنون مین کہ اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ابتداے خلقت آسمان اور زمین سے اور اُن چیزون سے جو کہ انمین ہین اُسوقت کہ اللہ نے تمام مخلوقات کو پیدا کر لیا چھ دن تھے جیسا کہ اللہ جل شناءہ نے فرمایا ہی وہو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام اور وہب بن منبہ کے قول کا مطلب یہ ہی کہ عدد ایام کے یعنے پورے ہفتہ کے دن سات ہین نہ کہ چھ۔

سلف نے اُسدن کی بابت اختلاف کیا ہی جسمین کہ اللہ عزوجل نے آسمانون کی خلقت کو شروع فرمایا۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یکشنبہ کے دن شروع فرمایا۔

کون لوگ اِسکے قائل ہین (بسندہ[۵۳]) حضرت عبداللہ بن سلام کہتے تھے کہ اللہ بزرگ برتر نے خلقت کی ابتدا فرمائی اور زمین کو یکشنبہ اور دوشنبہ کے دن مین پیدا کیا (بسندہ[۵۴]) حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ عزوجل نے خلقت کی ابتدا یکشنبہ کے دن فرمائی چنانچہ زمینون کو یکشنبہ اور دوشنبہ کے دن پیدا کیا (بسندہ[۵۵]) کعب سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ نے آسمانون کو اور زمین کی خلقت یکشنبہ اور دوشنبہ کے دن مین شروع فرمائی۔ (بسندہ[۵۶]) ضحاک سے اللہ تعالی کے اِس قول وہو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام کی تفسیر مین مروی ہی کہ انھون نے کہا آخرت کا ایک دن ہزار برس کے برابر ہوتا ہی اللہ نے خلقت کو

سلسلہ ۵۲ حدثنی محمد بن سہل بن عسکر ثنا اسماعیل بن عبدالکریم حدثنی عبدالصمد بن معقل قال سمعت وہب بن منبہ ۱۲ سلسلہ ۵۲ ترجمہ وہی ہی جسنے آسمانون اور زمین کو چھ دن مین پیدا کیا ۱۲ سلسلہ ۵۳ حدثنی اسحاق بن شاہین ثنا خالد بن عبداللہ عن شیبانی عن عون بن عبداللہ بن عتبۃ عن اخیہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ قال قال عبداللہ بن سلام ۱۲ سلسلہ ۵۴ حدثنی المثنی بن ابراہیم حدثنی عبداللہ بن صالح حدثنی ابو معشر عن سعید بن ابی سعید عن عبداللہ بن سلام ۱۲ سلسلہ ۵۵ حدثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن کعب ۱۲ سلسلہ ۵۶ حدثنا محمد بن ابی منصور الآملی ثنا علی بن الہیثم عن المسیب بن شریک عن ابی روق عن الضحاک ۱۲

یکشنبہ کے دن شروع فرمایا تھا۔ (بسندہ[51]) حضرت مجاہد سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ نے یکشنبہ کے دن خلقت کی ابتدا فرمائی۔

اور اور لوگون نے کہا ہو کہ وہ دن جسمین اللہ نے خلقت کی ابتدا فرمائی شنبہ کا دن تھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین (بسندہ[52]) ابن اسحاق سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اہل تورات کہتے ہین کہ اللہ نے خلقت کی ابتدا یکشنبہ کے دن فرمائی۔ اور اہل انجیل کہتے ہین کہ اللہ نے خلقت کی ابتدا دوشنبہ کے دن فرمائی۔ اور ہم مسلمان موافق اسکے جو ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر پہونچی اس امر کے قائل ہین کہ اللہ نے خلقت کی ابتدا شنبہ کے دن فرمائی۔ اور بہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دونون فریق کے موافق مروی ہو یعنی جو لوگ کہتے ہین کہ خلقت کی ابتدا اللہ نے یکشنبہ کے دن فرمائی اور جو کہتے ہین کہ ہفتہ کے دن فرمائی ہم ان دونون حدیثون کو ذکر کر چکے ہین اب ہم اس مقام مین صرف بعض وہ باتین بیان کرتے ہین جو ہر فریق کے قول کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہین پس اُن لوگون کے قول کے موافق جو کہتے ہین کہ ابتداے خلقت یکشنبہ کے دن ہوئی یہ حدیث ہو جو (بسندہ[53]) ابن عباس سے مروی ہو ہناد کہتے تھے مینے پوری حدیث مین یہ مضمون پڑھا کہ یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے آپسے آسمانون کی اور زمین کی خلقت کی بابت پوچھا آپنے فرمایا کہ زمین کو اللہ نے یکشنبہ اور دوشنبہ کے دن پیدا فرمایا۔ اور اُن لوگون کے قول کے موافق جو کہتے ہین کہ خلقت کی ابتدا شنبہ کے دن ہوئی وہ حدیث ہو جو (بسندہ[54]) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ اللہ نے خاک کو شنبہ کے دن اور پہاڑون کو یکشنبہ کے دن پیدا فرمایا۔

میرے نزدیک ان دونون قولون مین زیادہ صحیح اُس شخص کا قول ہو جسنے کہا ہو کہ اللہ تعالے آسمانون کی اور زمین کی خلقت یکشنبہ کے دن شروع فرمائی کیونکہ اگلے اہل علم کا اسپر اجماع ہو۔ باقی رہا ابن اسحاق کا قول جو انھون نے کہا ہو (کہ ہم مسلمان اس امر کے قائل ہین کہ اللہ نے

[51] حدثنی المثنی نا الحجاج نا ابوعوانۃ عن ابی بشر عن مجاہد ۱۲ [52] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ بن الفضل قال حدثنا محمد بن اسحاق ۱۲ [53] حدثنا بہ ہناد بن السری قال نا ابوبکر بن عیاش عن ابی سعد البقال عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ [54] حدثنی القاسم بن بشر بن معروف والحسین بن علی الصدائی قالا نا حجاج قال ابن جریج ما اسمعیل بن امیۃ عن ایوب بن خالد عن عبداللہ بن رافع مولی ام سلمۃ عن ابی ہریرۃ ۱۲

شنبہ کے دن خلقت کی ابتدا فرمائی انھون نے اپنے گمان مین اس بات کی دلیل یہ پیش کی ہو کہ اللہ عزوجل نے اپنی تمام مخلوقات کی خلقت سے جمعہ کے دن فراغت فرمائی تھی اور وہ ساتوان دن ہو اسی دن وہ عرش پر جلوہ فرما ہوا اور اُس دن کو تمام مسلمانون کے لیے عید قرار دیا مگر جس بات کو انھون نے اپنے قول کے صحیح ہونیکی دلیل سمجھا ہو وہ انکے غلطی کی دلیل ہو اسلیے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کئی جگہ خبر دی ہو کہ اُسنے آسمانون کو اور زمین کو اور اُنکے درمیان مین جو چیزین ہین اُنکو چھہ دن مین پیدا کیا چنانچہ اسنے فرمایا ہو اللہ الذی خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش مالکم من دونہ من ولی ولا شفیع افلا تتذکرون[۱] اور نیز اللہ تعالی نے فرمایا ہو قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین وتجعلون لہ اندادا ذلک رب العالمین وجعل فیہا رواسی من فوقہا وبارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام سواء للسائلین ثم استوی الی السماء وہی دخان فقال لہا وللارض ائتیا طوعا او کرہا قالتا اتینا طائعین فقضاہن سبع سموات فی یومین واوحی الایۃ[۲] تمام اہل علم متفق ہین کہ وہ دو دن جنکا ذکر اللہ بزرگ برتر نے اپنے اس قول مین فرمایا ہو فقضاہن سبع سموات فی یومین یہ اُن چھہ دنون مین داخل ہین جنکا ذکر اس سے پہلے فرمایا ہو پس معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے آسمانون کو اور زمین کو اور اُنکے درمیان کی چیزون کو چھہ دن مین پیدا فرمایا اور اُسکے ساتھ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے مین حدیثین متفق اللسان ہین کہ اپنی تمام مخلوقات کے آخر مین جس چیز کو اللہ تعالی نے پیدا فرمایا وہ آدم علیہ السلام ہین اور یہ کہ انکی خلقت جمعہ کے دن ہوئی اور یہ کہ جمعہ کا دن جسمین اللہ نے اپنی مخلوقات کی خلقت سے فراغت فرمائی وہ اُن چھہ دنون مین داخل ہو جنکی نسبت اللہ تعالی نے خبر دی ہو کہ انمین اُسنے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا کیونکہ اگر جمعہ کا دن اُن چھہ دنون مین داخل نہو تو لازم آئیگا کہ اللہ نے اپنی مخلوقات کو سات دن مین پیدا کیا ہو حالانکہ یہ خلاف قرآن ہو۔ پس معلوم ہوا کہ جب بات ایسی ہو جیسی کہ ہمنے بیان کی تو سب سے پہلا دن جسمین اللہ نے اپنی مخلوقات کی خلقت کی ابتدا فرمائی یکشنبہ کا دن تھا کیونکہ آخری دن جمعہ کا

[۱] وہ اللہ جسنے آسمانون کو اور زمین کو اور اُن چیزون کو جو انکے درمیان مین ہین چھہ دن مین پیدا کیا پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا اسکے سوا کوئی تمھارا کارساز اور سفارشی نہین ہو پس کیا تم نصیحت نہین حاصل کرتے ۱۲

[۲] ترجمہ اے نبی کہدو کہ کیا تم لوگ اُس ذات پاک کا انکار کرتے ہو جسنے زمین کو دو دن مین پیدا کیا اور اُسکے لیے شریک ٹھیراتے ہو وہی سارے جہان کا پروردگار ہو اور اُسی نے زمین مین پہاڑ بنائے اور اسمین برکت دی اور اُسکی روزی چار دن مین مقدر کی سب پوچھنے والون کے لیے (ٹھیک) یکسان ہو پھر آسمان کیطرف تشریف لیگیا اور وہ دھوان تھا پس اُسنے زمین سے اور آسمان سے فرمایا کہ تم دونون بخوشی یا ناخوشی آؤ دونون نے کہا ہم بخوشی حاضر ہین پھر اُسنے دو دن مین سات آسمان بنائے اور وحی بھیجی ۱۲

تھا اور کل چھ دن تھے جیسا کہ ہمارے پروردگار جل جلالہ نے فرمایا ہی باقی رہین وہ حدیثین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپکے اصحاب سے اِس مضمون کی مروی ہین کہ خلقت سے فراغت جمعہ کے دن ہوئی تو عنقریب ہم ان حدیثون (کے صحیح مطالب) کو اُنکے مقامات مین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے

اس بات کی بحث کہ اللہ نے اُن چھ دنون مین سے ہر دن مین کیا پیدا کیا جنکی نسبت اُسنے اپنی کتاب مین فرمایا ہی کہ اُسنے اُنھین مین آسمانون کو اور زمین کو اور اِن دونون کی درمیانی چیزون کو پیدا کیا

اگلے اہل علم کا اسمین اختلاف ہی بعض کا تو یہی قول ہی جو (بسندہ[۵۱]) عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے کہ انھون نے کہا اللہ نے یکشنبہ کے دن پیدائش کی ابتدا فرمائی یکشنبہ اور دوشنبہ کے دن زمینون کو پیدا کیا اور روزیون کو اور پہاڑون کو سہ شنبہ اور بدھ کے دن پیدا کیا اور آسمانون کو پنجشنبہ اور جمعہ کے دن پیدا کیا اور جمعہ کے دن آخری ساعت مین اُسنے فراغت کر دی اُسی (آخری ساعت) مین آدم کو عجلت کے ساتھ پیدا کیا پس یہی وہ ساعت ہی جسمین قیامت قائم ہوگی۔ نیز (بسندہ[۵۲]) بواسطہ ابن عباس و مرۂ ہمدانی کے عبد اللہ بن مسعود اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی ایک اصحاب سے مروی ہی کہ انھون نے کہا [ہمارے پروردگار تبارک و تعالی نے] سات زمینین دو دن مین بنائین یکشنبہ مین اور دوشنبہ مین اور انمین لنگر بنائے تاکہ زمین جنبش نکرے اور اُسمین پہاڑون کو پیدا کیا اور زمین کے رہنے والون کی روزیان اور اسکے درخت اور جو کچھ اُسمین چاہیے تھا دو دن مین پیدا کیا سہ شنبہ اور چہارشنبہ مین بعد اُسکے وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ ایک دھوان تھا اُس دھوین کو اُسنے ایک آسمان بنایا بعد اُسکے اُسکو پھاڑا اور دو دن مین اسکے سات آسمان بنائے پنجشنبہ اور جمعہ مین نیز (بسندہ[۵۳]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ نے زمین کو دو دن مین پیدا کیا یکشنبہ اور دوشنبہ مین پس اِن لوگون کے قول کے موافق آسمان زمین سے پہلے پیدا کیے گئے کیونکہ اِن لوگون کے نزدیک زمین یکشنبہ اور دوشنبہ کے دن پیدا ہو چکی تھی۔

اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ اللہ عز وجل نے زمین کو معہ اُسکی روزیون کے آسمانون سے پہلے پیدا کیا

[۵۱] حدثنی المثنی بن ابراہیم قال نا عبد اللہ بن صالح حدثنی ابو معشر عن سعید بن ابی سعید عن عبد اللہ بن سلام ۱۲

[۵۲] حدثنی موسی بن ہارون نا عمرو بن حماد نا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک و عن ابی صالح عن ابن عباس و عن مرۃ الہمدانی ۱۲

[۵۳] حدثنا تمیم بن المنتصر قال نا اسحاق عن شریک عن غالب عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس ۱۲

بغیر اسکے کہ اُسکو ہموار کرے پھر وہ آسمانون کی طرف متوجہ ہوا اور اُسنے سات آسمان بنانے بعد اسکے زمین کو ہموار کیا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین (بسندہ[51]) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے ایک جگہ ذکر فرمایا ہے کہ اُسنے زمین کو آسمان سے پہلے پیدا فرمایا پھر اُسنے (دوسری جگہ) آسمانون کو زمین سے پہلے ذکر فرمایا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے زمین کو معہ اسکی روزیون کے آسمانون سے پہلے پیدا کر دیا تھا بغیر اسکے کہ اسکو ہموار کرے پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اُسنے سات آسمان بنانے بعد اسکے زمین کو ہموار کیا یہی مطلب اللہ تعالیٰ کے اِس قول کا ہے والارض بعد ذلک دحاہا نیز (بسندہ[52]) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ والارض بعد ذلک دحاہا اخرج منہا ماءہا ومرعاہا والجبال ارسا ہا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا جب آسمانون کے پیدا کرنے سے فارغ ہوا قبل اسکے کہ زمین کی روزیان پیدا کرے تو اُسنے زمین کو روزیان بعد آسمانون کی خلقت کے پیدا کین اور پہاڑون کا لنگر ڈالنے سے مطلب یہ ہے کہ اُسنے زمین کو ہموار کیا زمین مین روزیون کے اور نباتات کے پیدا کرنیکی صلاحیت صرف رات اور دن کی وجہ سے ہے (اور رات اور دن آسمانون کے سبب سے ہین لہذا زمین کی روزیان آسمان کی پیدایش کے بعد پیدا کی گئین) یہی مطلب اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ہے والارض بعد ذلک دحاہا کیا تمنے نہین سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اخرج منہا ماءہا ومرعاہا

ابو جعفر (طبری) کہتا ہے کہ میرے نزدیک صحیح انھین لوگون کا قول ہے جو کہتے ہین کہ اللہ نے زمین کو یکشنبہ کے دن اور آسمانون کو پنجشنبہ کے دن پیدا کیا اور ستارون کو اور آفتاب اور ماہتاب کو جمعہ کے دن پیدا کیا بوجہ اسکے کہ وہ حدیث صحیح ہے جو ہمنے بواسطہ ابن عباس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے مین روایت کی ہے اور وہ بھی بعید نہین ہے جو ہمنے ابن عباس سے اس بارے مین روایت کیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالے نے زمین کو پیدا کیا ہو اور اُسے ہموار نہ کیا ہو بعد اُسکے آسمانون کو پیدا کیا ہو اور انکو درست کیا ہو بعد اسکے زمین کو ہموار کیا ہو اور اُس مین سے پانی اور چراگاہ نکالے ہون اور پہاڑون کو جمایا ہو بلکہ یہی قول میرے نزدیک صحیح ہے کیونکہ ہموار کرنا اور چیز ہے اور پیدا کرنا اور چیز ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے

---

[51] حدثنی علی بن داؤد قال ساابو صالح قال حدثنی معاویہ عن علی بن ابی طلحہ عن بن عباس ۱۲ [52] حدثنی محمد بن سعد قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن بن عباس ۱۲ [53] ترجمہ اور زمین کو بعد اُسکے ہموار کیا اُس سے اسکا پانی اور اسکے چراگاہ نکالے اور پہاڑون سے اُسکو مضبوط کیا ۱۲

ءَاَنتُم اَشَدُّ خَلقًا اَمِ السَّمَاءُ بَنٰہَا رَفَعَ سَمکَہَا فَسَوّٰہَا وَاَغطَشَ لَیلَہَا وَاَخرَجَ ضُحٰہَا وَالاَرضَ بَعدَ ذٰلِکَ دَحٰہَا اَخرَجَ مِنہَا مَاءَہَا وَمَرعٰہَا وَالجِبَالَ اَرسٰہَا[۵۱]۔

اگر کوئی شخص ہم سے یہ کہے کہ تم جانتے ہو کہ اہل تاویل کی ایک جماعت نے اللہ کے قول والارض بعد ذلک دحاہا کی یہ توجیہ کی ہو کہ (بعد بمعنی مع ہو یعنے) زمین کو اسکے ساتھ ہی ہموار کردیا پس جو تم نے یہ بیان کیا ہو کہ یہان بعد مقابل قبل کا ہو اسکی کیا دلیل ہو۔ تو جواب دیا جائیگا کہ بعد کا لفظ کلام عرب مین اسی معنی مین زیادہ مشہور ہو یعنے قبل کا مقابل نہ بمعنی مع اور کلام کے وہی معانی بیان کیے جاتے ہین جو اہل زبان کے نزدیک زیادہ مشہور و معروف ہون۔

بعض لوگون کا قول ہو کہ اللہ نے بیت عتیق (یعنے کعبہ) کو دنیا کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے چار رکن کے اوپر پانی پر پیدا کیا تھا پھر اسکے نیچے زمین بچھائی گئی۔

کون لوگ اسکے قائل ہین (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا کعبہ چار رکن کے اوپر دنیا کی خلقت سے دو ہزار برس پہلے پانی پر بنایا گیا تھا بعد اسکے کعبہ سے نیچے زمین بچھائی گئی نیز (بسندہ[۵۳]) حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ اللہ نے کعبے کو زمین سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور اسی (کعبے کے نیچے) سے زمین بچھائی گئی۔ جب ایسا ہو تو معلوم ہوا کہ زمین کی پیدائش آسمانون کے پہلے ہوئی اور زمین کا بچھانا اور اسکی روزیان اور چراگاہ اور نباتات کی خلقت آسمانون کی پیدائش کے بعد ہوئی جیسا کہ ہم ابن عباس سے نقل کرچکے ہین۔ (بسندہ[۵۴]) حضرت ابوبکر سے مروی ہو وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمین بتائیے ان چھ دنون مین اللہ نے کون کون سی مخلوق پیدا کی آپنے فرمایا کہ زمین کو یکشنبہ اور دوشنبہ کے دن پیدا کیا اور پہاڑون کو سہ شنبہ کے دن پیدا کیا اور شہرون کو اور روزیون کو اور نہرون کو اور زمین کی آبادی اور ویرانون کو چارشنبہ کے دن پیدا کیا اور آسمانون کو اور فرشتونکو پنجشنبہ کے دن اور جمعہ کے دن پیدا کیا جمعہ کی تین گھڑی باقی رہگئی تھین سو پہلی گھڑی مین اللہ نے

---

[۵۱] ترجمہ کیا تمھاری خلقت زیادہ دشوار ہو یا آسمان کی اللہ نے آسمان کو بنایا اسکی چھت بلند کی پھر اسکو ٹھیک کیا اور اسکی رات کو تاریک کیا اور اسکے دن کو نکالا اور زمین کو اسکے بعد بچھایا اس سے اسکا پانی اور اسکے چراگاہ نکالے اور پہاڑون کے لنگر اسپر ڈالے ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا یعقوب القمی عن جعفر عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن حمید قال ثنا مہران عن سفیان عن الاعمش عن بکیر بن الاخنس عن مجاہد عن عبد اللہ بن عمر ۱۲ [۵۴] حدثنا ابن حمید قال حدثنی مہران عن ابی سنان عن ابی بکر ۱۲

موتون کو پیدا کیا اور دوسری گھڑی مین آفت (اور مصیبت) کو پیدا کیا اور تیسری گھڑی مین آدم کو پیدا کیا یہودیون نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہین کاش آپ پوری بات کہدیتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ وہ کیا (کہلانا) چاہتے ہین تو آپکو سخت غصہ آیا اسی پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وما مسنا[۵۱] من لغوب فاصبر علی ما یقولون۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اگر بات یہی ہے جو تمنے بیان کی کہ اللہ تعالی نے زمین کو آسمان سے پہلے پیدا کیا تو پھر ابن عباس کے اُس قول کا کیا مطلب ہے جو تمسے واصل بن عبدالاعلی اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن فضیل نے اعمش سے انھون نے ابوظبیان سے انھون نے ابن عباس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا اور اُس سے فرمایا کہ لکھ اُسنے پوچھا کہ اے میرے پروردگار کیا لکھون فرمایا کہ مقدرات کو لکھ وہ کہتے تھے پھر قلم لکھنے لگا اُن باتون کو جو قیامت تک ہونیوالی تھین پھر پانی سے بخار اُٹھا اور اُس سے آسمان پیدا کیے گئے بعد اسکے مچھلی پیدا کی گئی پھر اُس مچھلی کی پشت پر زمین بچھائی گئی پھر مچھلی تڑپی اور اُسنے زمین کو ہلادیا پس وہ پہاڑون سے مضبوط کردی گئی پس وہ مچھلی زمین سے بھی بڑی ہے (بندہ[۵۲]) ابن عباس سے مروی ہے کہ انھون نے ایسا ہی بیان کیا نیز (بندہ[۵۳]) ابن عباس سے مروی ہے کہ انھون نے کہا سب سے پہلے اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا چنانچہ وہ قلم لکھنے لگا اُن باتون کو جو ہونیوالی ہین بعد اسکے پانی سے بخار اُٹھا اور اُس سے آسمان پیدا کیے گئے پھر مچھلی پیدا کی گئی اور اسکی پشت پر زمین بچھادی گئی پھر مچھلی نے حرکت کی اور زمین کو ہلادیا تو وہ پہاڑون سے مضبوط کردی گئی پس بتحقیق پہاڑ زمین پر گڑے ہوے ہین راوی کہتا تھا ابن عباس نے یہ آیت بھی پڑھی نون[۵۴] والقلم وما یسطرون (بندہ) ابن عباس سے اسی قسم کی روایت مروی ہے صرف فرق اسقدر ہے کہ اس روایت مین (بجاے فخلقت منہ السموات کے) ففتقت منہ السموات ہے (بندہ[۵۵]) ابن عباس سے مروی ہے کہ انھون نے کہا سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالی نے پیدا کی وہ قلم ہے پھر (اللہ نے اُس سے) فرمایا کہ لکھ اُسنے عرض کیا کہ کیا لکھون فرمایا کہ قدرت کو

---

[۵۱] یہود یہ کہلوانا چاہتے تھے کہ ان چیزون کے پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالی تھک گیا تھا اُسنے آرام کیا اسی کی تردید اس آیت مین ہے کہ ہم ہرگز نہین تھکے ۱۲ [۵۲] حدثنی واصل قال نا وکیع عن الاعمش عن ابی ظبیان عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن شعبۃ عن سلیمان عن ابی ظبیان عن بن عباس ۱۲ [۵۴] یہ نون مصحف عثمانی مین حروف مقطعات کے رسم خط مین ہے حضرت ابن عباس نے اسکو حروف مقطعات سے نکالکر اسکے معنے مچھلی کے لیے ۱۲ [۵۵] حدثنی تمیم بن المنتصر قال نا اسحاق عن شریک عن الاعمش عن ابی ظبیان عن مجاہد عن بن عباس ۱۲

لکھ چنانچہ وہ لکھنے لگا اُن باتون کو جو اُسوقت سے قیامت تک ہونیوالی ہین بعد اسکے اللہ تعالی نے مچھلی کو پیدا کیا اور پانی سے بخار اُٹھایا اُس سے آسمان پیدا کیے گئے اور زمین مچھلی کی پشت پر بچھائی گئی مچھلی تڑپی اور اُسنے زمین کو ہلادیا لہذا پہاڑون سے مضبوط کردی گئی ابن عباس کہتے تھے کہ کہ پہاڑ زمین کو دبائے ہوے ہین (بسندہ[۹۱]) ابن عباس سے مروی ہے کہ انھون نے کہا سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالی نے پیدا کی وہ قلم ہے پھر اللہ نے اُس سے فرمایا کہ لکھ چنانچہ اُسنے لکھا اُن باتون کو جو قیامت تک ہونیوالی ہین پھر اللہ نے مچھلی کو پانی پر پیدا کیا بعد اسکے زمین اُسکے اوپر بچھائی۔

تو جواب دیا جائے کہ یہ صحیح ہے جیسا کہ ابن عباس سے اور انکے علاوہ اور لوگون سے اسکے قریب قریب بشرح وبسط منقول ہے جو کچھ ہمنے ابن عباس سے روایت کیا ہے اُسکے کوئی بات مخالف نہین

اگر کوئی پوچھے کہ حضرت ابن عباس وغیرہ کی وہ روایتین کون ہین جو اسکی شرح کررہی ہین اور اُس شرح سے تمھارے اُن مضامین کی صحت معلوم ہوتی ہے جو تمنے اس بارے مین ابن عباس سے روایت کیے ہین۔

(تو) اس سے کہدیا جاے کہ (وہ روایتین یہ ہین بسندہ[۹۲]) حضرت ابن عباس اور مُرّہ ہمدانی سے مروی وہ عبداللہ بن مسعود سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے روایت کرتے ہین کہ ہو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوی الی السماء فسواھن سبع سموات[۹۳] (کی تفسیر مین) انھون نے بیان کیا کہ اللہ تعالی کا عرش پانی پر تھا (اُسوقت تک) اُسنے کسی چیز کو پیدا نہین کیا سوا اُن چیزون کے جنکو پانی کے پہلے پیدا کیا تھا پھر جب اللہ تعالی نے چاہا کہ مخلوقات کو پیدا کرے تو پانی سے بخارات اُٹھائے وہ بخارات پانی کے اوپر ہوگئے لہذا اللہ تعالی نے اُنکا نام آسمان رکھدیا پھر پانی خشک ہوگیا تو اللہ نے اُسکو ایک زمین کردیا پھر اُسے پھاڑا اور دو دن مین یعنی یکشنبہ اور دوشنبہ کے دن اُسکے سات طبقہ کردیے پس زمین کو مچھلی کے اوپر پیدا کیا مچھلی وہی نون ہے جسکا ذکر اللہ عزوجل نے قرآن مین فرمایا ہے نون والقلم اور مچھلی پانی مین ہے اور پانی ایک روشن پتھر پر ہے اور وہ پتھر ایک فرشتہ کی پشت پر ہے اور وہ فرشتہ ایک بڑے پتھر پر اور وہ بڑا پتھر ہوا مین ہے یہ وہی پتھر ہے جسکی نسبت لقمان نے بیان کیا تھا کہ وہ نہ آسمان مین ہے اور نہ زمین مین ہے پتھر

---

۹۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن عطاء بن السائب عن ابی الضحی مسلم بن صبیح عن ابن عباس ۱۲ ۹۲ حدثنی موسی بن هارون الهمدانی وغیرہ قالوا ثنا عمرو بن حماد ثنا اسباط بن نصر عن السدی عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مُرّة الهمدانی ۱۲ ۹۳ ترجمہ وہی ہے جسنے تمھارے لیے پیدا کیا اُن تمام چیزون کو جو زمین مین ہین پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اُنھین سات آسمان بنائے ۱۲

مچھلی نے حرکت کی اور وہ تڑپی تو زمین ہلگئی اُسوقت اللہ نے اُسپر پہاڑون کو گاڑ دیا زمین ٹھیر گئی پس پہاڑ زمین پر گڑے ہوے ہین یہی مطلب ہی اللہ تعالی کے اس قول کا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ اَن تَمِيدَ بِكُم[۱]

ابو جعفر کہتا ہی کہ ان لوگون کے قول سے جنھون نے یہ بیان کیا ہی کہ اللہ تعالی نے جب آسمانون کو اور زمین کو پیدا کرنا چاہا تو پانی سے بخار اُٹھایا وہ بخار پانی پر بلند ہوا اور جو چیز کسی چیز پر بلند ہوتی ہی وہ اُسکے لیے آسمان دکھی جاتی ہی بعد اسکے اللہ نے پانی کو خشک کیا اور اُسکو زمین بنا دیا یہ بات معلوم ہوگئی کہ اللہ تعالی نے آسمان کو زمین سے پہلے غیر ہموار پیدا فرمایا تھا بعد اسکے زمین کو پیدا یعنی ہموار کیا پس اگر انھین لوگون کا قول صحیح ہی تو یہ بات ناممکن نہین ہی کہ اللہ تعالی نے پانی سے بخار اُٹھایا ہو اور اُس بخار کو پانی پر بلند کیا ہو اور وہی اسکا آسمان ہو بعد اسکے پانی کو خشک کر دیا ہو اور وہ اُن بخارات کی زمین ہو اور زمین کو اللہ تعالی نے ہموار نہین کیا اور نہ اُسمین اُسکی روزیان مقدر کین اور نہ اُس سے اسکا پانی اور اسکے چشمے نکالے یہانتک کہ وہ آسمان کی طرف یعنی ان بخارات پراگندہ کی طرف جو پانی سے اُٹھے تھے متوجہ ہوا اور انکو سات آسمان بنائے پھر زمین کو بچھا دیا جو پیشتر پانی تھی اور اُسکو اللہ نے خشک کر دیا تھا پس اُسکو اللہ نے پھاڑ کر اسکے سات طبقے بنائے اور اسکی روزیان مقدر کین اور اس سے اسکا پانی اور اسکے چشمے نکالے اور پہاڑون کو اُنپر نصب کیا جیسا کہ اللہ عز و جل نے فرمایا ہی پس تمام وہ حدیثین جو ابن عباس سے اس بارے مین مروی ہین جو ہمنے روایت کین اُنکا مطلب صحیح ہوگیا۔ باقی رہا دوشنبہ کا دن تو ہم اسکی بابت علما کا اختلاف ذکر کر چکے ہین کہ اُسمین اللہ نے کیا چیز پیدا کی اور یہ کہ اس بارے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مروی ہی۔

باقی رہا سہ شنبہ اور دوشنبہ کا دن کہ انمین اللہ نے کیا پیدا کیا تو اسکے متعلق بعض روایتین ہم ذکر کر چکے ہین اور اس مقام مین بھی ہم بعض وہ روایتین جو اوپر بیان کر چکے ہین لکھتے ہین پس جو ہمارے نزدیک صحیح ہی وہ یہ ہی کہ ان دونون دنون مین اللہ نے وہی چیزین پیدا کین جو (بسندہ[۲]) عبداللہ بن مسعود سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے مروی ہی کہ اللہ نے ان دونون دنون مین زمین پر پہاڑون کو پیدا کیا اور زمین کے رہنے والون کی روزیان اور اسکے درخت اور جو چیزین اُسمین چاہیے تھین سہ شنبہ اور چہار شنبہ کے دن پیدا کین اور یہ (قرآن مجید مین

---

[۱] پھر اوس نے زمین پر لنگر ڈالے تاکہ وہ تمہارے ساتھ جنبش نہ کرے ۱۲

[۲] حدثنی بہ موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن عبداللہ بن مسعود وعن ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

مذکور ہی) جہان اللہ عز وجل فرماتا ہی ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین وتجعلون لہ اندادا ذلک رب العالمین وجعل فیہا رواسی من فوقہا وبارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام سواء للسائلین

اللہ فرماتا ہی کہ جو شخص پوچھے تو (اُس سے کہدینا چاہیے کہ) معاملہ اسی طرح ہی ثم استوی الی السماء وہی دخان) یہ دخان پانی کے تنفس سے پیدا ہوا تھا جبکہ اُسنے سانس لی پس اُس دخان کو اللہ نے ایک آسمان بنایا بعد اُسکے اُسکو پھاڑا اور دو دن یعنی پنجشنبہ اور جمعہ کے دن مین اُسکے سات طبقے کر دیے۔ (بسندہ ۵۳) حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ تعالی نے روزیون کو اور پہاڑون کو سہ شنبہ اور چار شنبہ کے دن پیدا کیا (بسندہ ۵۴) ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ تعالی نے پہاڑون کو سہ شنبہ کے دن پیدا کیا اسی وجہ سے لوگ اُسدن کو بھاری (یعنے نامسعود) سمجھتے ہین۔

ابو جعفر کہتا ہی میرے نزدیک صحیح قول اس بارے مین وہی ہی جو ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ اللہ تعالی نے پہاڑون کو اور اُن منافع کو جو پہاڑون مین ہین سہ شنبہ کے دن پیدا کیا اور چار شنبہ کے دن درختون کو اور پانی کو اور شہرون کو اور آبادی اور ویرانے کو پیدا کیا۔ (بسندہ ۵۵) بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی مروی ہی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہی کہ اللہ نے پہاڑون کو یکشنبہ کے دن اور درختون کو دوشنبہ کے دن اور بُری چیزون کو سہ شنبہ کے دن اور روشنی کو چار شنبہ کے دن پیدا کیا۔ یہ حدیث (بسندہ ۵۶) بواسطہ حضرت ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی مگر پہلی حدیث باعتبار مخرج کے زیادہ صحیح ہی اور وہی حق ہی کیونکہ وہ اکثر سلف کا قول ہی۔

باقی رہا پنجشنبہ کا دن تو اُسمین اللہ تعالی نے آسمانون کو پیدا کیا اور وہ پہلے بستہ تھے اُنکو پھاڑا

۵۱ کیا تم اُس پاک ذات کا انکار کرتے ہو جسنے زمین کو دو دن مین پیدا کیا اور تم اُسکے لیے شریک ٹھیراتے ہو وہی پروردگار ہی سارے جہان کا اُسنے زمین مین یعنی اسکے اوپر لنگر ڈالے اور اُسمین برکت دی اور اُسمین اُسکی روزیان چار دن مین مقرر کین سب سوال کرنیوالون کے لیے یکسان ہی ۱۲ ۵۲ پھر اللہ تعالی آسمان کیطرف متوجہ ہوا اور وہ دھوان تھا ۱۲ ۵۳ حدثنی المثنی قال ثنا ابو صالح قال حدثنی ابو معشر عن سعید ابی سعید عن عبداللہ بن سلام ۱۲ ۵۴ حدثنی تمیم بن المنتصر قال نا اسحاق عن شریک عن غالب بن غلاب عن عطاء بن ابی رباح عن بن رباح عن بن عباس ۱۲ ۵۵ حدثنا بذلک بناد قال ثنا ابوبکر ابن عیاش عن ابی سعید البقال عن عکرمۃ عن بن عباس ۱۲ ۵۶ حدثنی بہ القاسم بن بشر بن معروف والحسین ابن علی الصدائی قالا ثنا حجاج قال ابن جریج اخبرنی اسماعیل بن امیۃ عن ایوب بن خالد عن عبداللہ ابن رافع مولی ام سلمۃ عن ابی ہریرۃ ۱۲

(اور انکے سات طبقے جدا جدا بنائے) جیساکہ (بسندہ[۵۱]) عبداللہ بن مسعود سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی ایک صحابہ سے مروی ہو کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ ایک دھوان (سا) تھا اور یہ دھوان پانی کے تنفس سے پیدا ہوا تھا جبکہ پانی نے سانس لی تھی اُسی دھوین کو اللہ تعالیٰ نے ایک آسمان بنادیا تھا بعد اسکے اُس ایک آسمان کو پھاڑ کر دو دن مین یعنے پنجشنبہ اور جمعہ مین اُسکے سات[۵۲] آسمان بنائے جمعہ کا نام جمعہ اس سبب سے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن مین آسمانون کی اور زمین کی خلقت کو یکجا کر دیا تھا اور ہر آسمان مین اپنا حکم نازل فرمایا تھا عبداللہ بن مسعود کہتے ہین کہ ہر آسمان مین اُسکی مخلوقات از قسم ملائکہ اور اُن مخلوقات کے جو انمین ہین یعنے دریا اور برف کے پہاڑ اور بہت سی وہ چیزین جو معلوم نہین (اسی دن مین) پیدا کین پھر آسمان دنیا کو ستارون سے زینت دی اور ستارون کو باعث زینت اور آلہ حفاظت بنایا کہ وہ شیاطین سے حفاظت کرتے ہین پھر جب وہ اُن چیزون کے خلقت سے فارغ ہوا جنکو وہ چاہتا تھا تو عرش پر جلوہ فرما ہوا یہ (قرآن مجید مین مذکور ہو) جہان اللہ تعالیٰ فرماتا ہو خلق[۵۳] السموات والارض فی ستۃ ایام اور فرماتا ہو کانتا رتقا ففتقنا ہما[۵۴] (بسندہ[۵۵]) عبداللہ بن سلام سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ تعالیٰ نے پنجشنبہ اور جمعہ کے دن آسمانون کو پیدا کیا اور جمعہ کی آخری ساعت مین انکی پیدایش سے فارغ ہوا اِس آخری ساعت مین اُسنے عجلت کے ساتھ آدم کو پیدا کیا پس یہ وہی وقت ہو کہ جسمین قیامت قائم ہوگی۔ (بسندہ[۵۵]) ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ تعالیٰ نے نہرون کے مقامات اور درختون کو چارشنبہ کے دن پیدا کیا اور پرندون اور وحشی جانورون کو اور خزندہ جانورون کو اور درندہ جانورون کو پنجشنبہ کے دن اور انسان کو جمعہ کے دن پیدا کیا پس جمعہ کے دن وہ ہر چیز کی خلقت سے فارغ ہوا اور یہی مطلب ہو اُس شخص کے قول کا جسکو ہمنے بیان کیا کہ اللہ عزوجل نے آسمانون کو اور فرشتون کو اور آدم کو پنجشنبہ اور جمعہ کے دن پیدا کیا اور یہی ہمارے نزدیک صحیح ہو بوجہ اس حدیث کے جو (بسندہ[۵۶]) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو ہناد (راوی) کہتے تھے ہمنے

---

[۵۱] حدثنی موسی بن ہارون قال ساعمرو بن حماد قال سنا اسباط عن السدسی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مُرّۃ الہمدانی عن عبداللہ بن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

[۵۲] ترجمہ اُسنے آسمانون کو اور زمین کو چھ دن مین پیدا کیا ۱۲ [۵۳] ترجمہ (آسمان اور زمین) دونون بستہ تھے ہمنے انکو پھاڑا ۱۲ [۵۴] حدثنی المثنی سا ابوصالح قال حدثنی ابومعشر عن سعید بن ابی سعید عن عبداللہ بن سلام ۱۲

[۵۵] حدثنی تمیم قال سا اسحاق عن شریک عن غالب بن غلاب عن عطاء بن ابی رباح عن بن عباس ۱۲

[۵۶] حدثنا بہ ہناد قال سا ابوبکر ابن عیاش عن ابی سعید البقال عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

پوری حدیث مین یہ جملہ بھی پڑھا کہ آپ نے فرمایا پنجشنبہ کے دن اللہ نے آسمان کو پیدا کیا اور جمعہ کے دن ستارون کو اور آفتاب اور ماہتاب کو اور فرشتون کو پیدا کیا جمعہ کی تین ساعتین باقی رہگئی تھین (جب ان چیزون کی خلقت سے فراغت ہوئی) پس ان ساعتون مین اللہ نے عمرون کو پیدا کیا کہ کون (کسقدر) زندہ رہیگا اور کون (کب) مریگا اور دوسری ساعت مین ہر چیز پر آفت ڈالی جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہین اور تیسری ساعت مین آدم کو پیدا کیا اور انھین جنت مین مقیم کیا اور ابلیس کو (انکی طرف) سجدہ کرنیکا حکم دیا اور اسی ساعت کے اخیر مین آدم کو جنت سے خارج فرمایا (بندہ) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے[۵۱] میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ زمین مین جاندار اشیا کو اللہ نے پنجشنبہ کے دن پیدا فرمایا اور آدم کو عصر کے بعد جمعہ کی آخری ساعت مین سب مخلوقات کے بعد مابین وقت عصر اور شب کے پیدا کیا

پس جب (معلوم) ہوا کہ اللہ تعالی نے مخلوقات کو ابتدائے خلقت آسمان اور زمین سے لیکر تمام مخلوقات کی خلقت تک چھ دن مین پیدا کیا اور ان چھ دنون مین سے ہر دن کی مقدار دنیا کے دنون کے حساب سے ہزار برس کے برابر ہے اور (یہ بھی معلوم ہوا کہ) ان چیزون کی ابتدائے خلقت اور خلقت قلم کے درمیان جسکو اللہ نے حکم دیا تھا کہ قیام قیامت تک جو کچھ ہونیوالا ہے اسکو لکھے ہزار برس کا فصل تھا اور یہ ہزار برس آخرت کے دنون مین سے ایک دن تھے کیونکہ آخرت کا ایک دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ہے تو **واضح** ہوگیا کہ جس زمانے مین ہمارے پروردگار عزوجل نے مخلوقات کی خلقت فرمائی اسکی ابتدا اور انتہا کے درمیان مین کم وبیش سات ہزار برس کا فصل تھا موافق اُن آثار واحادیث کے جنکو ہمنے بیان کیا اور بخوف طول کتاب اکثر حصہ انکا ہمنے چھوڑ دیا ہے **اور جب** یہ ایسا ہوا اور یہ بھی صحیح ہوا کہ ہمارے پروردگار بزرگ برتر نے جس زمانے مین اپنی مخلوقات کی پیدایش سے فراغت فرمائی اُس زمانے اور زمانۂ فنائے مخلوقات کے درمیان مین موافق اُن دلائل کے جو ہم پہلے لکھ چکے ہین اور مطابق اُن شواہد کے جو ہم پیش کرچکے ہین اور آیندہ بھی بیان کرینگے کم وبیش سات ہزار برس کا فصل ہے تو اس سے معلوم ہوگیا کہ ابتدائے آفرینش سے قیام قیامت اور فنائے جمیع مخلوقات تک دنیا کے سالون کے حساب سے چودہ سال ہونگے اور وہ آخرت کے اعتبار سے

[۵۱] حدثنی القاسم بن بشر والحسین بن علی الصدائی قالا ساحجاج قال ابن جریج اخبرنی اسمعیل بن امیۃ عن ایوب بن خالد عن عبداللہ بن رافع مولی ام سلمۃ عن ابی ہریرۃ ۱۲

چودہ دن ہین سات دن تو وہ جو اول مخلوقات کے پیدا کرنے اور آخر مخلوقات یعنے آدم ابوالبشر صلوات اللہ علیہ کے پیدا کرنے کے درمیان مین ہین جو دنیا کے اعتبار سے سات ہزار برس ہین اور سات دن وہ جو آخر مخلوقات یعنے آدم کے پیدا کرنے کے بعد سے تمام مخلوقات کے فنا ہو جانے اور قیام قیامت تک ہونگے جبکہ عالم پھر ویسا ہی ہو جائیگا[1] جیسا کہ قبل اسکے تھا جبکہ کوئی چیز سوا قدیم یعنے باری تعالیٰ کے نہ تھی جسکے اختیار مین پیدایش اور انتظام ہو وہ ہر چیز کے پہلے تھا اور کوئی چیز اُس سے پہلے نہ تھی اور وہ ہر چیز کے بعد رہیگا پس کوئی چیز سوا اُسکی ذات بزرگ کے باقی نہ رہیگی اگر کوئی کہنے والا کہے کہ تمھارے پاس اسکی کیا دلیل ہو کہ وہ چھ دن جنمین اللہ نے اپنی مخلوقات کو پیدا کیا انمین سے ہر ایک دن کی مقدار دنیا کے اعتبار سے ہزار برس تھی یہ (کیون ممکن نہین کہ وہ دن مثل دنیا کے دنون کے ہون جنکو لوگ جانتے ہین اور اللہ عزوجل نے تو اپنی کتاب مین صرف اسی قدر فرمایا ہو کہ الذی[2] خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام اللہ تعالیٰ نے ہمین یہ نہین بتایا کہ یہ دن ویسے ہی تھے جیسے تمنے بیان کیے (یعنے ہر دن ہزار برس کی برابر تھا) بلکہ ہمین اللہ نے یہ خبر دی ہو کہ اُسنے ان چیزون کو چھ دن مین پیدا کیا اور جن لوگون سے اس آیت مین خطاب ہو وہ دن سے وہی دن سمجھتے ہین جو اُنکے یہان ہوتا ہو جسکی ابتدا طلوع فجر سے ہوتی ہے (اور وہ) غروب آفتاب تک رہتا ہو۔ اور تمھارا قول یہ بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تنزیل مین جو باتین اپنے بندون کے مخاطبہ مین فرمائی ہین اُنکے وہی معنی لیے جائینگے جو زیادہ مشہور اور کثیر الاستعمال ہون اور (باوجود اسکے) تمنے آسمان اور زمین اور انکے درمیانی چیزون کے چھ دنمین پیدا کرنیکی خبر کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین دی ہو غیر مشہور معنی کی طرف پھیر دیا اور نیز اللہ تعالیٰ کا حکم جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہو بہت جلد جاری اور نافذ ہو جاتا ہو لہذا یہ بہت بعید ہو کہ بیان کیا جائے کہ اُسنے آسمان کو اور زمین کو اور اُنکی درمیانی اشیا کو ایسے چھ دنون مین پیدا کیا جنکی مقدار دنیا کے اعتبار سے چھ ہزار سال تھی اللہ کے حکم کی تو کیفیت یہ ہو کہ وہ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہو تو اُس سے کہدیتا ہو کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہو اور یہ ایسا ہی ہو جیسا ہمارے پروردگار بزرگ برتر نے فرمایا ہو وما[3] امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر۔

---

[1] یعنی قیامت کے قائم ہونے سے پہلے تمام عالم فنا ہو جائیگا جیسا کہ پہلے کتم عدم مین تھا ۱۲

[2] ترجمہ وہ اللہ جسنے آسمانون کو اور زمین کو اور اُنکی درمیانی چیزون کو چھ دن مین پیدا کیا ہو ۱۲

[3] ترجمہ اور ہمارا حکم تو ایک (آن واحد) مین (تعمیل) ہو جاتا ہو جیسے چشم زدن ۱۲

تو اس (کہنے والے) سے کہدیا جاے کہ ہمنے اپنی اس کتاب کے گذشتہ صفحون میں جو کچھ بیان کیا اُسمین اور نیز جو کچھ (آیندہ) ہم اس کتاب مین لکھینگے اُسمین اکثر و بیشتہ ہمارا اعتماد اُن آثار و اخبار پر ہی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین سے منقول ہین عقل اور فکر سے ستنبط نہین کیونکہ اس کتاب مین اکثر گذشتہ امور کی یا آیندہ ہونے والے واقعات کی خبرین ہین اور ان امور کا علم عقل کے استنباط اور استخراج سے نہین حاصل ہو سکتا۔

پھر اگر کوئی کہنے والا کہے کہ (اچھا) حدیث سے (تمھارے) اس قول کے صحت کی کیا سند ہی تو اُس سے کہدیا جاے کہ یہ بات جو ہمنے بیان کی ایسی ہی کہ ہمارے علم مین ائمہ دین مین کوئی اسکے خلاف کا قائل نہین ہی۔

پھر اگر کہے کہ کیا اُن ائمہ مین سے کسی سے یہ مضمون مروی ہی تو کہدیا جائے کہ سلف سے اس مضمون کے مروی ہونیکا علم علما کے نزدیک اسقدر مشہور ہی کہ وہ کسی ایسی روایت کا محتاج نہین جو کسی خاص شخص کی طرف منسوب ہو مگر تاہم سلف کی ایک جماعت سے جنمین خاص خاص اشخاص کا نام لیا گیا ہی یہ مضمون مروی ہی پھر اگر وہ کہے کہ اُن روایتون کو ہمسے بیان کرو تو کہدیا جاے۔

(بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ نے آسمانون کو اور زمین کو چھ دن مین پیدا کیا اور ہر دن اِن دنون مین سے مثل ہزار برس کے تھا اُن دنون کے اعتبار سے جنکا تم شمار کرتے ہو۔ نیز (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون کی تفسیر مین مروی ہی کہ انھون نے کہا وہ[۵۳] چھ دن جنمین اللہ تعالی نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا (وہ بھی اسی قسم کے دن تھے) نیز (بسندہ[۵۴]) ضحاک سے مروی ہی کہ وہ اللہ تعالی کے قول فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون کی تفسیر مین بیان کرتے تھے کہ یہ دن بھی اُنھین چھ دنون مین سے ایک دن تھا جنمین کہ اللہ تعالی نے آسمانون کو اور زمین کو اور انکی درمیانی چیزون کو پیدا کیا نیز (بسندہ[۵۵]) ضحاک سے وھو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام کی تفسیر مین مروی ہی کہ انھون نے کہا یہ دن آخرت کے دنون سے تھے جنمین سے ہر ایک دن کی مقدار ہزار برس ہی

[۵۱] حدثنا ابن حمید قال ساحکام عن عنبسۃ عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن وکیع قال سا ابی عن اسرائیل عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا عبدۃ حدثنی الحسین بن الفرج قال سمعت ابا معاذ یقول سا عبید قال سمعت الضحاک ۱۲ [۵۴] حدثنا المثنی سا علی عن المسیب بن شریک عن ابی روق عن الضحاک ۱۲

اللہ تعالیٰ نے یکشنبہ کے دن آفرینش کی ابتدا کی تھی اور جمعہ کے دن تمام اشیا کی خلقت سے فراغت کی۔ نیز (بسندہ[1]) کعب (احبار) سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ نے آسمانون کی اور زمین کی آفرینش یکشنبہ اور دوشنبہ اور سہ شنبہ اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کے دن شروع کی تھی اور جمعہ کے دن اس سے فراغت کی کعب کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دن کے بجاے ہزار برس (کا لفظ استعمال) فرمایا ہو۔ نیز (بسندہ[2]) مجاہد سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ان چھ دنون مین سے ہر ایک دن بقدر ہزار برس کے تھا جنکا تم شمار کرتے ہو پس یہ اقوال ہین سلف کے اب اُس کہنے والے کا یہ قول بالکل بے وجہ ہو کہ یہ بیان کرنا بہت بعید ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانونکو اور زمین کو اور انکے درمیانی چیزون کو ایسے چھ دنون مین پیدا کیا جنکی مقدار دنیا کے دنون کے اعتبار سے چھ ہزار برس ہو اُسکے حکم کی تو یہ کیفیت ہو کہ جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہو تو اُس سے کہدیتا ہو کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہو کیونکہ وہ شبہات اس وہمی نے ہمارے قول مین (کہ ان دنون کی مقدار چھ ہزار برس تھی) پیدا کیے ہین وہی شبہات جو اُس قول مین بھی ہو سکتے ہین کہ ان چھ دنون کی مقدار دنیا کے چھ دن کے برابر تھی کیونکہ (چھ دن کی مدت بھی بہت ہو اور) اللہ جل جلالہ کے حکم کی تو یہ کیفیت ہو کہ جب وہ کسی چیز کا پیدا کرنا چاہتا ہو تو اُس سے کہدیتا ہو کہ ہو جا اور وہ (فوراً) ہو جاتی ہو۔

رات اور دن کی بحث کہ انمین سے کون پہلے پیدا کیا گیا اور آفتاب و ماہتاب کے ابتداے آفرینش کی بحث اور اُن دونون کی کیفیت کیونکہ زمانے کا علم انھین دونون سے ہوتا ہو

ہم اللہ عزوجل کے پیدا کرنے کی بحث مین لکھ چکے ہین کہ زمانے اور اوقات کی خلقت سے پہلے اُسنے کیا چیز پیدا کی اور یہ بھی بیان کر چکے ہین کہ اوقات اور زمانے رات اور دن کے ساعات کا نام ہین اور رات اور دن کے ساعات شمس و قمر کے درجات فلک کو طی کرنیکا نام ہو پس اب ہم بیان کرتے ہین کہ پہلے کون پیدا کیا گیا رات یا دن کیونکہ اسکی بابت اہل نظر کا اختلاف ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ اللہ نے رات کو دن سے پہلے پیدا کیا اور اُسکی دلیل یہ بیان کی ہو

[1] حدثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن کعب ۱۲ [2] حدثنی المثنی قال ثنا الحجاج ثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن مجاہد ۱۲

کہ جب آفتاب غائب ہو جاتا ہی اور اُسکی روشنی چلی جاتی ہی اُسوقت رات اپنی تاریکیون کے ساتھ ہجوم کرتی ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ روشنی رات کے اوپر آتی ہی اور رات کو دن باطل نہین کرتا بلکہ وہ قائم رہتی ہی اس سے معلوم ہوا کہ رات کی پیدایش پہلے ہوئی ہی اور آفتاب اخیر مین پیدا کیا گیا ہی اور یہی قول حضرت ابن عباس سے مروی ہی (بسندہ[۵۱]) ابن عباس سے مروی ہی کہ انسے پوچھا گیا تھا کیا رات دن سے پہلے پیدا کی گئی تھی ابن عباس نے کہا (ہان) بتاؤ جب آسمان اور زمین کتم عدم مین تھے تو اُنکے درمیان مین سوا ظلمت کے اور کیا تھا اِس سے معلوم ہوا کہ رات دن سے پہلے تھی۔

نیز (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا رات دن سے پہلے مخلوق ہوئی ہی اسکے بعد انھون نے یہ آیت پڑھی کانتا رتقا ففتقنا ہما نیز (بسندہ[۵۳]) مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ عقبہ بن عامر جب رمضان کا چاند دیکھتے تو اُس شب کو (رات بھر یا اکثر حصہ رات کا) عبادت مین گزارتے اور صبح کو روزہ رکھتے پھر شب کو عبادت کرتے یہانتک کہ یہ کیفیت ابن حجیرہ سے بیان کی تو انھون نے کہا کہ رات دن سے پہلے ہوتی ہی یا دن رات سے پہلے ہی۔

اور **بعض لوگون نے** کہا ہی کہ دن رات سے پہلے مخلوق ہوا اور انھون نے اپنے اس قول کی صحت پر یہ دلیل پیش کی ہی کہ اللہ عزوجل کی ذات تھی اور (اُسوقت) نہ دن تھا نہ رات تھی اور نہ کوئی اور چیز اُسکے سوا تھی اُسی ذات پاک کی روشنی سے ہر چیز منور ہوئی ہی جو اُس نے پیدا کی یہانتک کہ پھر اُسنے رات کو پیدا کیا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۴]) حضرت ابن مسعود نے فرمایا ہی کہ تمھارے پروردگار کے یہان نہ رات تھی اور نہ دن تھا آسمانون کی روشنی اُسی کے منھ کی روشنی سے تھی اور وہان کے ہر دن کی مقدار تمھارے اِن دنون کے حساب سے بارہ گھنٹے کی ہی۔

ابو جعفر (طبری) کہتا ہی کہ میرے نزدیک اِن دونون قولون مین صحیح قول اُنھین لوگون کا ہی جو کہتے ہین

---

۵۱ حدثنا ابن بشار نا عبدالرحمن عن سفیان عن ابیہ عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ ۵۲ حدثنا الحسن بن یحیی قال نا عبدالرزاق نا الثوری عن ابیہ عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ ۵۳ حدثنا محمد بن بشار قال نا وہب بن جریر نا ابی قال سمعت یحیی بن ایوب یحدث عن یزید بن ابی حبیب عن مرثد بن عبداللہ الیزنی ۱۲ ۵۴ حدثنا علی بن سہل نا الحسن بن بلال قال نا حماد بن سلمۃ عن الزبیر بن عبدالسلام عن ایوب بن عبداللہ الفہری ان ابن مسعود قال ۱۲

کہ رات دن سے پہلے مخلوق ہوئی ہو کیونکہ دن تو جیسا ہمنے بیان کیا آفتاب کی روشنی کا نام ہو اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو آسمان مین پیدا فرمایا اور جاری کیا بعد اسکے کہ زمین کو پیدا کر لیا تھا اور اسکو ہموار کر دیا تھا جیسا کہ خود اللہ عز وجل نے فرمایا ہو ءانتم اشد خلقا ام السماء بناہا رفع سمکہا فسواہا واغطش لیلہا واخرج ضحاہا پس جبکہ آفتاب بعد اسکے پیدا کیا گیا کہ آسمان بلند کر دیا گیا تھا اور اُسکی رات تاریک کر دی گئی تھی تو معلوم ہو گیا کہ آفتاب کی پیدایش سے پہلے اور اس سے پہلے آسمان سے اللہ تعالیٰ اُسکی روشنی نکالے زمین بے نور تھی روشن نہ تھی (اور اسی بے نوری کا نام رات ہو لہذا ثابت ہو گیا کہ دن سے پہلے رات مخلوق ہوئی ہی) اور ان سب کے بعد (بڑی بات یہ ہی) ہم جو رات دن کی کیفیت دیکھا کرتے ہین ہمارے اسی مشاہدے مین ایک واضح دلیل اس بات کی ہو کہ دن ہی رات کے اوپر غالب آجاتا ہو کیونکہ آفتاب جب غائب ہو جاتا ہو اور رات مین اسکی روشنی جاتی رہتی ہو اُسوقت تمام فضا تاریک ہو جاتی ہو پس اس سے معلوم ہو گیا کہ دن رات کے اوپر اپنی روشنی اور نور کی وجہ سے غالب آجاتا ہو (ورنہ رات اُس سے پہلے سے موجود رہتی ہی) واللہ اعلم

باقی رہی بحث آفتاب اور ماہتاب کی ابتداے پیدایش کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین آفتاب و ماہتاب وغیرہ کی خلاقت کے وقت مین مختلف ہین پس ایک حدیث ابن عباس نے (بسندہ[51]) آپ سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا اللہ نے جمعہ کے دن آفتاب کو اور ماہتاب کو اور ستارون کو اور فرشتون کو پیدا کیا (جسوقت یہ پیدا ہو چکے) تین گھڑی دن باقی رہگیا تھا اور (بسندہ[52]) حضرت ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ اللہ نے روشنی کو چارشنبہ کے دن پیدا کیا۔ اِن دونون حدیثون مین سے جو حدیث بھی صحیح ہو (اس سے ہمکو اس مقام پر بحث نہین ہو ہمارا مقصود) تو (یہ ہو اور وہ ثابت ہو گیا کہ) انکے پیدایش سے پہلے اللہ عز وجل نے اپنی بہت سی مخلوقات پیدا فرمادی تھی جنکے مصالح کو وہی خوب جانتا ہو پھر آفتاب اور ماہتاب کو دائم الحرکۃ بنایا پھر اُن دونون کے درمیان مین فصل قائم کیا ایک کو تو رات کی علامت بنایا اور دوسرے کو دن کی علامت بنایا اور رات کی علامت کو تاریک کر دیا اور دن کی علامت کو روشن کر دیا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی علامت اور دن کی علامت مین باہمی اختلاف کے اسباب مین بہت سی حدیثین مروی ہین جنمین سے چند حدیثین جو (اسوقت) میرے ذہن مین ہین اور بعض اقوال

[51] حدثنا ہناد بن السری قال ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعد البقال عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲

[52] حدثنی القاسم ابن بشر والحسین بن علی قالا ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج عن اسمعیل بن امیۃ عن ایوب بن خالد عن عبد اللہ بن رافع عن ابی ہریرۃ ۱۲

سلف صالح کے بھی مین ذکر کرتا ہون۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اس بارے مین
مروی ہو (وہ یہ ہو بسندہ) حضرت ابوذر غفاری کہتے ہین (اپاب مترجم) مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے ہوے تھا ہم اور آپ دونون اُسوقت مشی کر رہے تھے غرب کی طرف (ہمارا
رخ تھا) اور آفتاب قریب غروب تھا ہم لوگون کی نظر اُسوقت آفتاب ہی کی طرف تھی یہانتک کہ وہ
غروب ہوگیا ابوذر کہتے ہین مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ غروب ہوکے کہان جاتا ہو آپنے فرمایا
کہ یہ آسمان مین غروب ہوتا ہو بعد اسکے درجہ بدرجہ آسمانون کو طی کرتا ہوا ساتوین آسمان تک پہونچتا ہو
جو سب سے اوپر ہو وہان سے عرش کے نیچے جاتا ہو اور سجدے مین گر پڑتا ہو اور اسکے ساتھ وہ فرشتے
بھی سجدے مین گر پڑتے ہین جو (اُسکے انتظام رفتار وغیرہ کے لیے) اُسپر متعین ہین پھر آفتاب عرض کرتا ہو
کہ اے میرے پروردگار مجھے کہان سے طلوع کرنیکا حکم ملتا ہو آیا مین) اپنی مغرب کی طرف سے
(طلوع کرون) یا اپنی مشرق کی جانب سے حضرت نے فرمایا اللہ عزوجل کے قول والشمس تجری لمستقر لہا
حیث تحبس تحت العرش ذلک تقدیر العزیز العلیم کا یہی مطلب ہو عزیز سے مراد اپنی سلطنت مین
غالب علیم سے مراد اپنی مخلوقات سے باخبر۔ حضرت فرماتے تھے پھر جبریل علیہ السلام ایک
حُلہ لاتے ہین جو نور عرش کی روشنی سے بنا ہوا ہوتا ہو وہ حلہ درازی اور کوتاہی مین موافق مقدار دراز
اور کوتاہ ہونے دن کے ہوتا ہو گرمیون مین دن بڑا ہوتا ہو (تو ویسا ہی بڑا حلہ اُسکے پاس لاتے ہین)
اور جاڑون مین دن چھوٹا ہوتا ہو (تو ویسا ہی چھوٹا حلہ اُسکے پاس لاتے ہین) اور خریف اور ربیع
مین دن معتدل ہوتا ہو (تو ویسا ہی حلہ اُسکے پاس لاتے ہین) حضرت فرماتے تھے تو وہ اس حلہ کو
پہن لیتا ہو جس طرح کوئی شخص تم مین سے اپنے لباس کو پہنے بعد اُسکے وہ آسمان کی فضا مین چلتا ہو
یہانتک کہ وہ اپنی مشرق سے طلوع کرتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ زمانہ قریب ہو کہ
آفتاب (سجدہ کے لیے جائیگا اور وہان) بقدر تین شب کے روک لیا جائیگا اور اُسے روشنی کا
لباس نہ ملیگا اور اُسے حکم دیا جائیگا کہ اپنی مغرب سے طلوع کر یہی مطلب ہو اللہ تعالی کے اس قول کا

۵۱ حدثنی محمد بن ابی منصور الآملی ثنا خلف بن واصل قال ثنا عمر بن صبیح ابو نعیم البلخی عن مقاتل بن حیان عن عبدالرحمن بن ابزی عن ابی ذر الغفاری ۱۲ ۵۲ آفتاب کے متعلق یہ حدیث بہت صحیح ہو کہ وہ ہر شب کو سجدہ کرنے کے لیے عرش کے نیچے جاتا ہو اور بغیر اجازت کے طلوع نہین کرتا ہو بعض نافہم شبہ کرتے ہین کہ رات و دن تو اضافی چیز ہو آفتاب تو ہمیشہ گردش کرتا رہتا ہو جہان سے غائب ہو گیا وہان رات ہو گئی جہان ظاہر ہوا وہان دن ہو گیا تمام دنیا مین رات کبھی نہین ہوتی اور آفتاب اگر کسی وقت بالکل غائب ہو جائے اور عرش کے نیچے چلا جائے تو لازم آئیگا کہ اُسوقت تمام دنیا مین رات ہو جائے حالانکہ یہ خلاف مشاہدہ کے ہو اس شبہ کا جواب یہ ہو کہ آفتاب کے جانے اور سجدہ کرنے مین کیونکر معلوم ہوا کہ بہت زمانہ خرچ ہوتا ہو ایک آن واحد مین یہ سب کام ہو جاتے ہین اور اس ع

اذا الشمس کورت[۱] حضرت فرماتے تھے کہ ماہتاب بھی اسی طرح اپنے طلوع کرنے مین اور اپنی رفتار مین افق آسمان پر اور اپنے غروب ہونے مین اور ساتوین آسمان تک جانے مین اور عرش کے نیچے ٹھیرنے مین اور سجدہ کرنے مین اور اجازت مانگنے مین (آفتاب کے مثل ہی) مگر جبریل علیہ السلام اسکے پاس حلہ (نور عرش کا نہین بلکہ) نور کرسی کا لاتے ہین حضرت فرماتے تھے کہ اللہ عز وجل کے اس قول کا یہی مطلب ہی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا[۲] حضرت ابوذر کہتے تھے اس گفتگو کے بعد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوٹ آیا پھر ہم سب نے مغرب کی نماز پڑھی پس یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آفتاب اور ماہتاب کی حالت کے مختلف ہونے کے سبب کو ظاہر کر رہی ہی کہ وہ سبب یہ ہی کہ آفتاب کی روشنی اُس لباس کے سبب سے ہی جو اُسے عرش کی روشنی سے پہنایا گیا ہی اور ماہتاب کی روشنی اُس لباس کے سبب سے ہی جو اُسے کرسی کی روشنی سے پہنایا گیا ہی لہذا جو اختلاف عرش اور کرسی کی روشنی مین ہی وہی اختلاف ان دونون کی روشنی مین ظاہر ہوتا ہی) باقی رہی ایک اور حدیث جو اسکے خلاف معنی پر دلالت کرتی ہی کہ (بسندہ[۳]) عکرمہ سے روایت ہی کہ انھون نے کہا ایک دن حضرت ابن عباس بیٹھے ہوے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُسنے کہا کہ اے ابن عباس کعب حبر سے مینے ایک حدیث سنی جو وہ آفتاب اور ماہتاب کے متعلق بیان کر رہے تھے عکرمہ کہتے تھے کہ ابن عباس تکیہ لگائے ہوے بیٹھے تھے یہ سنکے وہ سیدھے ہو کے بیٹھ گئے اور انھون نے پوچھا کہ وہ حدیث کیا ہی اُس شخص نے بیان کیا کہ وہ حدیث یہ ہی کہ آفتاب اور ماہتاب قیامت کے دن (اس شکل مین) لائے جائینگے کہ گویا وہ دونون زخمی بیل ہین پھر وہ دونون جہنم مین ڈالدیے جائینگے اس حدیث کو سنکر مارے غصہ کے حضرت ابن عباس (کے ہونٹ کانپنے لگے اور) اُنکا ایک ہونٹ اوپر اُٹھ گیا اور دوسرا ہونٹ نیچے جھک گیا بعد اُسکے اُنھون نے تین مرتبہ کہا کہ کعب جھوٹ بولتے ہین کعب جھوٹ بولتے ہین کعب جھوٹ بولتے ہین یہ یہودیون کی باتین ہین وہ چاہتے ہین کہ ان باتون کو اسلام مین داخل کردین اللہ اس سے زیادہ بزرگ و برتر ہی کہ اپنی کسی مخلوق کو باوجود اسکے مطیع ہونے کے عذاب کرے کیا انھون نے اللہ بزرگ برتر کا یہ قول نہین سنا وسخر لکم الشمس والقمر دائبین اُنکے دائب ہونے سے یہ مراد ہی کہ وہ دونون مطیع ہین پھر اُنپر عذاب کیون کرتے یہ دونون تو خدا کے بندے ہین جنکی اللہ تعالی

---

[۱] ترجمہ جب آفتاب لپیٹ دیا جائیگا ۱۲ [۲] اسی (اللہ) نے آفتاب کو ضیا اور قمر کو نور بنایا ۱۲ [۳] حدثنی محمد بن ابی منصور قال ثنا خلف بن واصل قال ابو نعیم عن مقاتل بن حیان عن عکرمۃ ۱۲

تعریف کرتا ہو کہ وہ اسکی اطاعت مین گرم رو ہین اللہ اس[۱] جبر کو غارت کرے اور اسکی جبریت مٹادے وہ خدا کے اوپر (جھوٹ بولنے مین) کسقدر جری ہوگیا ہو اور اسکا بہتان خدا کے ان دونون فرمان بردار بندون (یعنے آفتاب و ماہتاب) پر کسقدر بڑہ گیا ہو عکرمہ کہتے تھے پھر حضرت ابن عباس نے کئی مرتبہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور زمین سے ایک تنکا اٹھا کر اسکو زمین مین چونکتے رہے یہی حالت انکی رہی جب تک کہ اللہ نے چاہا بعد اسکے انھون نے اپنا سر اٹھایا اور وہ تنکا پھینکدیا اور کہا کہ کیا مین تمسے وہ بات نہ بیان کرون جو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو آپ آفتاب و ماہتاب اور انکی ابتدائے پیدایش اور انکے انجام کار کے متعلق فرماتے تھے۔ ہملوگون نے عرض کیا کہ ہان (ضرور بیان کیجیے) اللہ آپ پر رحمت نازل کرے حضرت ابن عباس نے کہا (اچھا سنو وہ حدیث یہ ہو) جب اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات کو خوب عمدگی کے ساتھ پیدا فرمایا اور اسکی مخلوقات مین سوا آدم کے (اورکسیکا پیدا کرنا) باقی نرہا تو اسنے دو آفتاب اپنے عرش کے نور سے پیدا کیے ان دونون مین سے جسکے متعلق اللہ کے علم مین پہلے سے یہ بات تھی کہ اسکو آفتاب ہی رکھیگا اسکو دنیا کے مثل مشرق و مغرب کے درمیان مین پیدا کیا اور جسکی نسبت اسکے علم مین پہلے سے یہ تھا کہ وہ اسکو بے نور کردیگا اور اسکو قمر بنادیگا اسکو اس سے چھوٹا پیدا فرمایا (یہ دونون بہت بڑے بڑے کرہ ہین) مگر بباعث (ان کے آسمان کی بلندی کے اور بوجہ اسکے کہ یہ زمین سے بہت دور ہین) چھوٹے معلوم ہوتے ہین حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالی ان دونون کو ویسا ہی رکھتا جیسا ابتدائے آفرینش مین انکو بنایا تھا تو نہ رات دن سے علیحدہ معلوم ہوتی اور نہ دن رات سے الگ معلوم ہوتا اور مزدور یہ نہ سمجھ سکتا کہ اسکو کس وقت تک کام کرنا چاہیے اور کب اسکو اپنی اجرت لینی چاہیے اور روزہ دار یہ نہ معلوم کرسکتا کہ اسکو کب روزہ رکھنا چاہیے اور عورت یہ نہ معلوم کرسکتی کہ اسکو کسقدر عدت مین بیٹھنا چاہیے اور مسلمانون کو یہ علم نہو سکتا کہ وقت حج کا کب آتا ہو اور قرضدارون کو یہ پتہ نہ لگتا کہ انکے قرض کی میعاد کب پوری ہوتی ہو اور لوگون کو یہ بات نہ معلوم ہوتی کہ وہ اپنی فکر معاش مین کس وقت مصروف ہون اور کس وقت اپنے بدن کو آرام پہونچانے کے لیے سکون اختیار کرین مگر پروردگار عزوجل اپنے بندون کی طرف بہت نظر (عنایت) رکھتا ہو اور انپر بہت مہربان ہو لہذا اسنے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور انھون نے (خدا کے حکم سے) اپنا ایک بازو قمر کے چہرہ پر پھیر دیا اس وقت اس

[۱] یکیسے صحابی کو خلاف حق بات سنکر کس قدر غصہ آتا تھا حضرت ابن عباس جو یہ سخت کلمات بصورت بد دعا کے انکو ایسا ہی سمجھا جاتا ہے جسطرح عصیان ان پر دیر یہم بلوغدار

(روشنی ہین) آفتاب سے نکلتا تھا پس اللہ نے اُسکی چمک مٹا دی اور اُسمین روشنی باقی رہگئی یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہو وجعلنا اللیل والنہار آیتین فمحونا آیۃ اللیل وجعلنا آیۃ النہار مبصرۃ[1] حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ چاند مین یہ سیاہی جو خطوط کے مشابہ تم دیکھتے ہو یہ اُسی (روشنی کے) مٹانیکا نشان ہو پھر اللہ نے آفتاب کے لیے روشنی کی ایک سواری نور عرش سے پیدا کی اُسمین تین سو ساٹھ رسیان ہین اور اللہ نے آفتاب پر اور اُسکی سواری پر آسمان دنیا کے فرشتون مین سے تین سو ساٹھ فرشتون کو متعین فرمایا ہر فرشتہ اُسکی رسیون مین سے ایک ایک رسی کو پکڑے ہوے ہو اور چاند پر اور اُسکی سواری پر بھی اللہ نے تین سو ساٹھ فرشتے آسمان کے متعین فرمائے ہین ہر فرشتہ انمین سے اسکی بھی ایک ایک رسی کو پکڑے ہوے ہو پھر انھون نے بیان کیا کہ اللہ نے ان دونون کے لیے زمین کے دونون قطرون اور آسمان کے دونون کنارون مین مشرق اور مغرب بنائے مغرب مین ایکسو اسی[1] چشمے ہین جنکی مٹی سیاہ ہو یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہو وجدہا تغرب فی عین حمئۃ[2] وہ چشمہ (فی نفسہ سیاہ نہین ہین بلکہ) مٹی کی وجہ سے سیاہ ہو گئے ہین اور مشرق مین بھی اسی طرح ایک سو اسی[180] چشمے ہین انکی مٹی بھی سیاہ ہو وہ چشمے (حرارت کی وجہ سے) اس طرح کھولتے ہین جس طرح بہت تیزی کے ساتھ دیگ کھولتی ہو۔ وہ کہتے تھے کہ ہر شب و روز آفتاب کے لیے ایک جدید مشرق اور جدید مغرب ہو سب سے پہلی مشرق اور سب سے آخری مغرب کے درمیان مین یعنے گرمی کے زمانے مین دن بہت بڑا ہو جاتا ہو اور سب سے آخری مشرق اور سب سے ابتدائی مغرب کے درمیان مین یعنے جاڑون کے زمانے مین دن بہت چھوٹا ہو جاتا ہو یہی مطلب اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ہو رب المشرقین ورب المغربین یعنے اللہ تعالیٰ نے ایک آخری مشرق اور ایک آخری مغرب لے لی اور اُنکے درمیان کی مشارق و مغارب کا ذکر چھوڑ دیا اور کہین ان سب کو ذکر کیا ہو چنانچہ فرمایا ہو رب المشارق والمغارب پھر انھون نے ان تمام چشمون کے شمار بتلائے حضرت فرماتے تھے کہ اللہ نے ایک دریا آسمان کے نیچے پیدا کیا ہو جسکا طول بقدر تین فرسخ کے ہو وہ دریا (مثل) ایک موج (کے) ہو جو ہوا مین اللہ عزوجل کے حکم سے رُکی ہوئی ہو اُس سے ایک قطرہ بھی نہین ٹپکتا اور تمام (آسمانی) دریا ساکن ہین مگر یہ دریا تیر کی طرح تیز رفتار ہو پھر ہوا مین وہ اس طرح چلتا ہو (کہ دیکھنے والے کو معلوم ہو) گویا ایک لمبا پہاڑ مشرق اور مغرب کے درمیان مین ہے پس آفتاب اور ماہتاب اور خُنّس اسی دریا کے

---

[1] ترجمہ اور ہم نے رات کو اور دن کو دو نشان (اپنی قدرت کا) بنایا ہو پھر ہم نے رات کے نشان کو تاریک کردیا اور دن کے نشان کو (روشن) دکھانے والا بنایا ۱۲

[2] ترجمہ (ذوالقرنین نے) آفتاب کو دیکھا کہ ایک سیاہ چشمہ مین غرق ہو رہا ہے ۱۲

گہرے پانی مین تیرتے رہتے ہین یہی مطلب ہو اللہ تعالی کے اس قول کا کل فی فلک یسبحون فلک کے (معنے) گاڑی کا گہرے پانی مین چکر کھانا۔ یہ دریا بہت عظیم الشان ہی قسم اُسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہو کہ اگر آفتاب اس دریا کے باہر آجائے تو دنیا کی ہر چیز کو (جلا کے خاکستر کر) دے یہانتک کہ سنگ خارا اور پتھرون کو بھی اور اگر ماہتاب اس دریا سے باہر آجائے تو تمام دنیا والے فتنہ مین پڑجائین یہانتک کہ اللہ کو چھوڑ کے اُسکی عبادت کرنے لگین سوا اُن اللہ کے دوستون کے جنکو وہ بچانا چاہے۔ ابن عباس کہتے تھے کہ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہو جائین آپنے آفتاب اور ماہتاب کے ساتھ خنس کی رفتار کا بھی ذکر کیا ہو اور اللہ نے قرآن مین خنس کی قسم کھائی ہو اور اسکے بعد[۵۱] آپکا ذکر کیا ہو تو خنس کیا چیز ہو آپنے فرمایا اے علی ان پانچ ستارون کو خنس کہتے ہین۔ برجیس (مشتری) زحل عطارد بہرام (مریخ) زہرہ یہ پانچ ستارے بھی آفتاب اور ماہتاب کی طرح طلوع کرتے ہین اور گردش کرتے ہین اور انھین دونون کے ساتھ لوٹتے ہین اور باقی ستارے آسمان مین اس طرح لٹکے ہوے ہین جس طرح مسجدون مین قندیلین لٹکائی جاتی ہین اور وہ آسمان کے ساتھ تسبیح اور تقدیس اور خدا کی نماز ادا کرتے ہوے گھوما کرتے ہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اسکی توضیح چاہتے ہو تو گراری کے چکر لگانے کی کیفیت دیکھلو کہ کبھی یہان ہو اور کبھی یہان یہی کیفیت آسمان کے گھومنے اور اُسکے ہمراہ پانچ ستارون کے گھومنے کی ہو اور وہ اب بھی گھوم رہے ہین جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور یہ نماز انکی اور یہ گھومنا انکا قیامت تک رہیگا اور قیامت کے دن اُسکے دہشتون اور اُسکے زلزلون سے تو اور بھی زیادہ تیز مثل تیز چلنے والی چکی کے گھومین گے یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہو یوم[۵۲] تمور السماء مورا وتسیر الجبال سیرا فویل یومئذ للمکذبین حضرت فرماتے تھے کہ جب آفتاب طلوع کرتا ہو تو انھین چشمون سے اپنی سواری کے اوپر طلوع کرتا ہو اور اُسکے ساتھ تین سو ساٹھ فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوے تسبیح اور تقدیس کے ساتھ خدا کی نماز پڑھتے ہوے بقدر ساعات شب و روز کے اُسکو آسمان مین دوڑاتے رات ہو یا دن پھر جب اللہ کو منظور ہوتا ہو کہ آفتاب و ماہتاب پر مصیبت ڈالے اور بندون کو ایک نشانی (اپنی نشانیون مین سے دکھائے اور انپر اپنا غصہ ظاہر کرے تاکہ وہ معصیت سے رجوع کرین اور عبادت کی طرف راغب ہون تو آفتاب اپنی سواری سے گرجاتا ہو اور اُسی دریا کی گہرائی مین جسکا نام فلک ہے

[۵۱] اللہ تعالی نے سورہ اذا الشمس کورت مین خنس وغیرہ کی قسم کہا کر فرمایا ہو کہ یہ ایک برگزیدہ رسول کا قول ہو اکثر مفسرین اسطرف ہین کہ رسول سے مراد اس آیت مین جبریل ہین ابن عباس کا قول یہ معلوم ہوتا ہو کہ رسول سے مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین ۱۲ [۵۲] ترجمہ جس دن آسمان خوب چکر کھائیگا اور پہاڑ چلنے لگین گے اُس دن جھٹلانے والون کیلئے خرابی ہے ۱۲

ڈوب جاتا ہے (لہذا گرہن کی صورت نمودار ہو جاتی ہے) جب اللہ کو منظور ہوتا ہے کہ بڑی نشانی دکھائے اور بندون کو زیادہ خوف دلائے تو پورا آفتاب گر جاتا ہے کوئی حصہ اسکا سواری پر نہین رہتا پس اُسوقت دن تاریک ہو جاتا ہے اور ستارے نکل آتے ہین اور یہ اسکا انتہائی درجہ کا گرہن ہے اور جسوقت اللہ کو منظور ہوتا ہے کہ اس سے کم درجہ کی نشانی دکھائے تو آفتاب کا آدھا حصہ یا ایک تہائی یا دو تہائی پانی مین گر جاتا ہے اور بقیہ حصہ اُسکا اسی سواری پر رہتا ہے پس یہ کسوف اُس کسوف سے کم درجے کا ہوتا ہے - یہ گرہن آفتاب اور ماہتاب کے لیے آزمایش ہے اور بندون کو اسکے ذریعہ سے پروردگار عزوجل کی طرف سے خوف اور غصہ کا اظہار کیا جاتا ہے پس جب کبھی ایسا واقعہ (یعنی گرہن) ہوتا ہے تو وہ فرشتے اُسکی سواری پر متعین ہین وہ دو حصہ ہو جاتے ہین کچھ فرشتے آفتاب کی طرف رہتے ہین اور اُسکو سواری کی طرف کھینچتے ہین اور کچھ فرشتے اُسکی سواری کی طرف رہتے ہین اور اُسکو آفتاب کی طرف کھینچتے ہین اور فرشتے اس حالت مین بھی تسبیح اور تقدیس کے ساتھ اللہ کی نماز پڑھتے ہوے موافق عادت روز و شب کے آفتاب کو اُس دریا مین چلاتے رہتے ہین رات ہو یا دن گرمی ہو یا جاڑا یا انکے درمیان مین خریف ہو یا ربیع (اور رات اور دن کے موافق حرکت) اسواسطے (دیتے ہین) کہ رات اور دن کے طول مین کچھ زیادتی نہ ہونے پائے اور اللہ نے اُنھین اسکا علم (کامل طور پر) دیا ہے اور انھین ایسی قوت رکھدی ہے (کہ وہ اس بات کو خوب سمجھتے ہین) اور جو تم دیکھتے ہو کہ گرہن کے بعد آفتاب و ماہتاب تھوڑے تھوڑے صاف ہوتے جاتے ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ اس دریا کی گہرائی سے جو اُنکے اوپر ہے بتدریج اُبھرتے ہین جب آفتاب اور ماہتاب کو فرشتے پوری طور پر (اُس دریا کی گہرائی سے) نکال چکتے ہین تو پھر سب فرشتے جو دو حصہ ہو گئے تھے یکجا ہو جاتے ہین اور اُسکو اُٹھا کر سواری پر رکھدیتے ہین اور اس بات پر اللہ کا شکر کرتے ہین کہ اُسنے انھین اس بات کی قدرت دی اور پھر وہ اُس گاڑی کی رسیون کو پکڑ لیتے ہین اور تسبیح و تقدیس کے ساتھ اللہ کی نماز پڑھتے ہوے اُسکو اُس دریا مین چلاتے ہین یہانتک کہ اُسکو مغرب مین پہونچا دیتے ہین جب مغرب تک اُسکو پہونچاتے ہین تو اُسے پھر اُسی چشمہ مین ڈالدیتے ہین پس آفتاب آسمان کے کنارے سے اُس چشمہ مین گر جاتا ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی مخلوق عجیب عجیب قسم کی ہے اور اس سے بھی زیادہ تعجب اسکی قدرت کا اُن چیزوان مین ہے جنکو اُسنے پیدا نہین کیا چنانچہ جبریل علیہ السلام نے سارہ (زوجہ ابراہیم پیغمبر علیہ السلام) سے کہا تھا کہ کیا خدا کی قدرت مین تم تعجب کرتی ہو منجملہ انھین تعجب انگیز باتون کے ایک یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے

دو شہر پیدا کیے ہین ایک مشرق مین اور دوسرا مغرب مین مشرق والے شہر کے لوگ قوم کے باقی ماندہ
آدمیون مین سے ہین یعنے انکے مومنین کی نسل سے اور مغرب والے شہر کے لوگ قوم ثمود عاد باقی ماندہ
لوگون مین سے ہین یعنے اِن لوگون کی نسل سے جو صالح (پیغمبر علیہ السلام) پر ایمان لائے تھے
مشرق والے شہر کا نام سریانی مین مرقیسیا ہو اور عربی مین جابلق ہو اور مغرب والے شہر کا نام سریانی
مین برجیسیا اور عربی مین جابرس ہو انمین سے ہر شہر مین دس ہزار دروازے ہین ہر دو دروازون
کے درمیان مین ایک فرسخ کی مسافت ہو ان دونون شہرون کے دروازون مین سے ہر دروازہ پر
دس لاکھ آدمی ہتھیار بند پہرہ والے رہتے ہین اور انکو دوبارہ پہرہ دینے کی نوبت نہین آتی (یعنے
دوسرے دن دوسرے دس لاکھ آدمی پہرہ کے لیے آتے ہین اور اسی طرح ہر روز نئے آدمی پہرہ
دیتے رہینگے یہانتک کہ (قیامت کا) صور پھونکا جائیگا پس قسم ہو اسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے
کہ اگر ان لوگون کی کثرت اور انکے آوازون کا شور نہوتا تو تمام دنیا کے لوگ آفتاب کے گرنے کا دھما کا سنتے
جب وہ طلوع کرتا ہو اور جب غروب ہوتا ہو ان لوگون کے اُس پار تین قومین اور ہین منسک تافیل تاریس
اور اُنکے پیچھے یاجوج ماجوج ہین جبریل علیہ السلام شب معراج مین جب مجھے مسجد حرام سے مسجد بیت المقدس
تک لے گئے تو مینے یاجوج ماجوج کو اللہ عزوجل کی عبادت کے لیے بلایا مگر انھون نے میری بات کے
قبول کرنے سے انکار کیا پھر جبریل مجھے ان دونون شہرون کے رہنے والون کے پاس لے گئے
مینے انھین اللہ عزوجل کی اطاعت اور اُسکی عبادت کی طرف بلایا انھون نے مان لیا اور توبہ کی
پس وہ لوگ دین مین آگئے جو کوئی اُنمین سے نیکی کریگا وہ ہمارے نیک لوگون کے ہمراہ ہوگا اور
جو کوئی برائی کریگا وہ ہمارے بُرون کے ساتھ ہوگا پھر جبریل مجھے ان تینون قومون کے پاس
لے گئے مینے اُنھین بھی اللہ کی اطاعت اور اُسکی عبادت کی طرف بلایا مگر انھون نے اُس بات کو
بُرا سمجھا جسکی طرف مینے اُنھین بلایا اور اللہ عزوجل کا انھون نے انکار کیا اور اُسکے پیغمبرون کی
تکذیب کی پس وہ یاجوج ماجوج اور تمام اُن لوگون کے ساتھ جنھون نے اللہ کی نافرمانی کی دوزخ میں
جائینگے۔ (رجوع بہ قصہ سابق) پھر جب آفتاب غروب جاتا ہو تو بہت تیزی کے ساتھ فرشتون کی رفتار
کے موافق درجہ بدرجہ آسمانون کو طے کرتا ہوا ساتوین آسمان پر اُٹھا لیا جاتا ہو یہانتک کہ جب وہ عرش کے
نیچے پہونچ جاتا ہو تو سجدے مین گر پڑتا ہو اور اسکے ساتھ وہ فرشتے بھی سجدے مین گر جاتے ہین جو اُسپر
متعین ہین پھر وہ درجہ بدرجہ آسمانون کو طے کرتا ہوا اس آسمان پر اُتار دیا جاتا ہو یہی وقت ہو جب صبح ہوتی ہو
پھر جس وقت وہ (اپنی رفتار سے) اُن چشمون کے بعض حصون کو طے کر لیتا ہو تو صبح مین روشنی آجاتی ہو

اور جب آسمان کے ظاہری حصہ پر پہونچ جاتا ہے تو دن روشن ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے مشرق کے پاس ساتوین دریا پر ایک ظلمت کا پردہ لٹکا دیا ہے (اُسکا طول عرض) موافق شمار اُن راتون کے ہے جو دنیا کی پیدایش کے دن سے لیکر غروب آفتاب تک ہونگی چنانچہ آفتاب جب قریب غروب ہوتا ہے تو وہ فرشتہ جو رات کے اوپر متعین ہے اس پردہ کی ظلمت مین سے ایک مٹھی لیتا ہے پھر مغرب کی طرف متوجہ ہو کر اُس ظلمت کو تھوڑا تھوڑا اپنی انگلیون کے درمیان سے گراتا ہے اور شفق کی بھی رعایت کرتا ہے جب شفق غائب ہو جاتی ہے تو پوری ظلمت (جو اسکے ہاتھ مین ہوتی ہے) ڈال دیتا ہے پھر اپنے پرون کو پھیلا دیتا ہے اسکے پر زمین کے دو کنارون اور آسمان کے دونون کنارون پر پہونچ جاتے ہین اور فضا مین بھی جہانتک اللہ چاہتا ہے پہونچ جاتے ہین پھر وہ تسبیح و تقدیس کے ساتھ اللہ کی نماز پڑھتا ہوا رات کی ظلمت کو اپنے دونون پرون سے ہانکتا ہے یہانتک کہ وہ (سمٹ کر) مغرب مین پہونچ جاتی ہے جب وہ مغرب مین پہونچ جاتی ہے تو صبح مشرق سے ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ فرشتہ اپنے پرون کو سمیٹ لیتا ہے اور (بچی کچھی) ظلمت کو وہ اپنے دونون ہاتھون سے سمیٹ کر اُسی طرح ایک مٹھی مین لے لیتا ہے جس طرح اُسنے مشرق والے حجاب سے لیا تھا پھر اُسکو مغرب کے پاس ساتوین دریا پر رکھدیتا ہے رات کی تاریکی کا یہی سبب ہے پھر جس وقت (اسی طرح ہوتے ہوتے) وہ پردہ مشرق سے مغرب کی طرف منتقل ہو جائیگا اُسوقت صور پھونک دیا جائیگا اور دنیا ختم ہو جائیگی پس دن کی روشنی تو مغرب کی طرف سے آتی ہے اور رات کی تاریکی اُس پردہ کے باعث سے ہوتی ہے الغرض آفتاب و ماہتاب اسی طرح اپنے مطالع سے طلوع کرکے اپنی مغارب کی طرف حرکت کرتے رہینگے اور ساتوین آسمان پر اسی طرح پہونچکر عرش کے نیچے رکین گے یہانتک کہ وہ وقت آجائیگا جو اللہ نے بندون کی توبہ کے لیے مقرر کیا ہے پس دنیا مین گناہون کی کثرت ہو جائیگی اور اچھی باتین اُٹھ جائینگی کوئی انکی تعلیم نہ کریگا اور بُری باتین شائع ہو جائینگی کوئی انسے منع نکریگا جسوقت ایسا ہو جائیگا اُسوقت آفتاب بقدر ایک شب کے عرش کے نیچے روک لیا جائیگا جب سجدہ کریگا اور اجازت طلب کریگا کہ کہان سے طلوع کرے اُسکو جواب نہ ملیگا یہانتک کہ ماہتاب بھی اُسکے پاس پہونچ جائیگا اور وہ بھی اُسکے ساتھ سجدہ کریگا اور اجازت طلب کریگا کہ کہان سے طلوع کرے اُسکو بھی کچھ جواب نہ ملیگا یہانتک کہ آفتاب بقدر تین شب کے اور ماہتاب بقدر دو شب کے رُکا رہیگا - اس شب کی درازی کا حال سوا تہجد گزار لوگون کے دنیا مین اور کسی کو معلوم نہوگا مگر تہجد گزار لوگ اُسوقت مسلمانون کے ہر شہر مین بہت تھوڑے اور لوگون کی نظر مین خوار اور خود اپنے نزدیک بھی ذلیل ہونگے اُنمین سے ہر شخص اُس شب کو اُسی قدر سوئیگا جس قدر کہ

اُس سے پہلے کی راتون مین سوتا تھا پھر اُٹھیگا اور وضو کر کے اپنے مُصلّا مین جائیگا اور اپنے معمول کے موافق نماز پڑھیگا جیسا کہ اس سے پہلے پڑھتا تھا پھر باہر آئیگا تو دیکھیگا کہ صبح نہین ہوئی اُسکو تعجب ہوگا اور طرح طرح کے بُرے بُرے خیالات پیدا ہونگے (اپنے دل مین) کہیگا کہ شاید مینے قرات کم کی یا نماز مین کمی کردی یا اپنے وقت سے پہلے اُٹھ بیٹھا حضرت فرماتے تھے کہ پھر وہ دوبارہ جاکر نماز پڑھیگا جس طرح کہ اور راتون مین پڑھتا تھا پھر باہر آئیگا تو دیکھے گا کہ صبح نہین ہوئی پس اُسکو بہت زیادہ تعجب ہوگا اور تعجب کے ساتھ خوف بھی ہوگا اور طرح طرح کے بُرے خیالات اُسکے دل مین آئینگے اور (اپنے دل مین) کہیگا کہ شاید مینے قرارت کم کی یا نماز مین کچھ کمی کردی یا سویرے سے اُٹھ بیٹھا اسکے بعد سہ بارہ پھر نماز پڑھیگا اور اُس رات کے خوف سے جسکا حال اُسکو پہلے سے معلوم تھا ڈرتا رہیگا پھر اور راتون کے مثل نماز پڑھکے باہر آئیگا تو دیکھیگا کہ رات اُسی طرح باقی ہے اور ستارے گھوم گھوم کر پھر اپنی جگہہ پر آگئے ہین جہان کہ شروع رات مین تھے پس اب وہ اس رات کے خوف سے جس کا کھٹکا اُسے تھا بہت ڈر جائیگا جس طرح کہ ایک باخبر ڈرنے والے کو ڈرنا چاہیے اور بسبب خوف کے اُسپر لرزہ پڑجائیگا اور گریہ وزاری اُسپر طاری ہو جائیگی بعد اُسکے جتنے تہجد گزار ہونگے سب ایک دوسرے کو پکارینگے اور اس سے پہلے وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہونگے اور باہم محبت رکھتے ہونگے چنانچہ ایک شہر کے جتنے تہجد گزار ہونگے سب اُس شہر کی کسی مسجد مین جمع ہو جائینگے اور اللہ عزوجل کے حضور مین چلا چلا کے روئینگے اور غافل لوگ اپنی غفلت مین پڑے رہینگے یہانتک کہ جب آفتاب کے لیے تین شب کی مقدار اور ماہتاب کے لیے دو شب کی مقدار پوری ہو جائیگی تو ان دونون کے پاس جبریل آئینگے اور کہینگے کہ پروردگار عزوجل تم دونون کو حکم دیتا ہے کہ تم دونون اپنی مغرب کی طرف لوٹ جاؤ اور وہین سے طلوع کرو اب تمھارے (دینے کے) لیے ہمارے پاس نہ چمک ہے اور نہ روشنی حضرت فرماتے تھے کہ اسکو سنکر وہ دونون ایسی آواز سے روئینگے کہ ساتون آسمان والے انکے نیچے سے اور پردہ داران عرش اور حاملان عرش انکے اوپر سے اُنکے رونے کی آواز سنین گے اور وہ بھی انکے رونے کے سبب سے روئینگے اُنکو بھی موت کا خوف اور قیامت کا خوف طاری ہو جائیگا حضرت فرماتے تھے کہ لوگ تو آفتاب و ماہتاب کے مشرق سے طلوع کرنے کے منتظر ہونگے اور یکایک دونون انکے پشت کی طرف سے یعنے مغرب سے طلوع کرینگے رنگ انکا سیاہ اور تاریک ہوگا مثل دو کونون کے ہونگے نہ آفتاب مین چمک ہوگی اور نہ ماہتاب مین روشنی ہوگی ان دونون کی وہ کیفیت ہوگی جو اس سے پہلے گرہن کے وقت ہوتی تھی پس تمام دنیا کے لوگ چیخ اُٹھین گے اور مائین اپنے بچون کو

اور دوست اپنے دوستون کو بھول جائینگے اور ہر شخص اپنی حالت مین مبتلا ہوگا حضرت فرماتے تھے
کہ نیک اور برگزیدہ لوگون کو تو اُنکا رونا اُسدن نفع دیگا اور وہ اُنکے لیے عبادت سمجھا جائیگا مگر فاسق
اور بدکار لوگون کو انکا رونا اُسدن کچھ نفع ندیگا اور یہ اُنکے لیے باعث خسارہ کا ہوگا حضرت فرماتے
تھے پھر آفتاب اور ماہتاب مثل دو اونٹون کے ساتھ ساتھ اور پر چڑھین گے ہر ایک دوسرے سے
آگے جانا چاہیگا یہانتک کہ جب وہ دونون وسط آسمان پر پہونچ جائینگے تو جبرئیل اُنکے پاس آئینگے
اور اُنکی پیشانی پکڑکر انھین مغرب کی طرف واپس کر دینگے اور انکو اُنکے مغرب کی طرف سے ان ہیون
مین تغروب ہونے دینگے بلکہ انکو توبہ کے دروازے مین غروب کرائینگے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین اور میرے گھر والے آپ پر فدا ہوجائین توبہ کا دروازہ کیا چیز ہے
حضرت نے فرمایا کہ اے عمر اللہ عزوجل نے مغرب مین ایک دروازہ توبہ کے لیے پیدا فرمایا ہے اسکے
دونون کیواڑے سونے کے ہین اور موتی اور جواہرت جڑے ہوے ہین ایک کیواڑے سے دوسرے
کیواڑے تک تیز رو سوار کے لیے چالیس سال کی مسافت ہے یہ دروازہ جب سے کہ اللہ تعالی نے اُسکو
پیدا کیا ہے اُس رات کی صبح تک کھلا ہوا رہیگا جبکہ آفتاب و ماہتاب اپنی مغرب سے طلوع کرینگے
آدم کے وقت سے اسوقت تک جب کسی خدا کے بندہ نے توبہ نصوح کی ہے وہ توبہ اسی دروازے
سے ہوکے اللہ عزوجل کے پاس پہونچتی ہے۔ معاذ بن جبل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے مان
باپ آپ پر فدا ہوجائین توبہ نصوح کیا چیز ہے آپنے فرمایا یہ کہ گنہگار اُس گناہ پر جو اس سے صادر ہوا
توبہ کرے اور اللہ کے سامنے عذر خواہی کرے پھر اُس گناہ کی طرف کبھی نہ جائے جس طرح
دودھ پھر تھن مین نہین جاتا حضرت نے فرمایا پس جبرئیل ان دونون کیواڑون کو بند کر دینگے
اور اُن دونون کو اس طرح ملا دینگے کہ گویا اُن دونون کے درمیان مین کبھی دراڑ بھی نہ تھی پس
جسوقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا تو اُسکے بعد کسی کی توبہ قبول نہوگی اور نہ اُسکے بعد کسیکی نیکی
گو وہ بحالت اسلام ہو اُسکو نفع دیگی سوا اُس شخص کے جو اُسکے پہلے سے نیکو کار تھا اُنکے لیے البتہ
اُس نیکی کا ثواب ہوگا اور اُنکے واسطے اسکے بعد بھی وہی بات رہیگی جو اس سے پہلے تھی حضرت نے
فرمایا اللہ عزوجل کے اس قول کا یہی مطلب ہے یوم یاتی بعض آیات ربک لاینفع نفسا ایمانہا لم تکن
آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا۔ اُبی بن کعب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے مان
باپ آپ پر فدا ہوجائین پھر اسکے بعد آفتاب و ماہتاب کا کیا حال ہوگا اور لوگون کا اور دنیا کا

۱؎ ترجمہ جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیان آجائینگی اسدن ایسے شخص کو اسکا ایمان لانا فائدہ نہ دیگا جو پہلے سے مومن نہ تھا یا بحالت ایمان اُس نے نیک کام نہ کیے تھے ۱۲

کیا حال ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اے اُبی آفتاب اور ماہتاب کو اُسکے بعد روشنی اور چمک دیگی اور پھر (بدستور) لوگون کے سامنے طلوع غروب کیا کرینگے جس طرح کہ اس سے پہلے کرتے تھے اور لوگون کی یہ حالت ہوگی کہ باوجودیکہ وہ ایسی خوفناک نشانی دیکھ چکین گے پھر بھی دنیا مین سخت منہمک ہونگے نہرین جاری کرینگے اور باغ لگائینگے اور عمارتین بنائینگے اور دنیا کی یہ حالت ہوگی کہ اگر کسی شخص کے یہان گھوڑی کا بچہ پیدا ہوگا تو آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے کے بعد نفخ صور تک اُسپر سوار نہونے پائیگا۔ یعنے اس واقعہ کے بعد قیامت اسقدر جلد آجائیگی کہ گھوڑی کا بچہ سواری کے قابل بھی نہونے پائیگا) حذیفہ بن یمان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین اور میرا گھر بھر آپکے فدا ہوجائے نفخ صور کے وقت لوگون کی کیا حالت ہوگی آپنے فرمایا کہ اے حذیفہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہو کہ قیامت قائم ہوجائیگی اور صور پھونک دیا جائیگا اور حالت یہ ہوگی کہ کوئی شخص اپنے حوض مین مٹی لگائیگا مگر اُس سے پانی نہ پلانے پائیگا اور قیامت قائم ہوجائیگی اور حالت یہ ہوگی کہ کپڑا دو آدمیون کے درمیان مین رکھا ہوگا وہ دونون اُسکو لپیٹنے نہ پائینگے اور خرید و فروخت نہ کرسکین گے اور قیامت قائم ہوجائیگی اس حال مین کہ آدمی نے لقمہ اپنے منھ کی طرف اُٹھایا ہوگا اُسکو کھانے نہ پائیگا اور قیامت قائم ہوجائیگی اس حال مین کہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کے اُسکے نیچے سے اُٹھیگا مگر اُس دودھ کو پینے نہ پائیگا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ولتاتینہم بغتۃ وہم لایشعرون[۵] پھر جس وقت صور پھونکدیا جائیگا اور قیامت قائم ہوجائیگی اور اللہ اہل جنت اور اہل دوزخ کو علحدہ علحدہ کریگا اور وہ ابھی تک جنت یا دوزخ مین داخل نہوے ہونگے کہ اللہ عزوجل آفتاب اور ماہتاب کو بلائیگا یہ دونون لائے جائینگے انکا رنگ سیاہ ہوگا بے نور ہونگے انکے جسم پر لرزہ پڑا ہوگا اُسدن کے خوف سے اور رحمٰن کے ڈر سے کانپ رہے ہونگے یہانتک کہ جب وہ عرش کے سامنے پہونچینگے تو اللہ کے آگے سجدہ مین گر جائینگے اور کہینگے کہ اے ہمارے معبود تو ہماری اطاعت اور اپنی عبادت مین سرگرمی اور دنیا مین تیرے احکام مین ہماری تیزروی سے واقف ہی ہے اب تو ہمین مشرکون کے پرستش کرنے کے باعث سے عذاب نکر کیونکہ ان لوگون کو ہمنے اپنی پرستش کی ترغیب نہین دی اور نہ ہم تیری عبادت سے غافل ہوے حضرت فرماتے تھے پس پروردگار بزرگ برتر فرمائیگا کہ تم سچ کہتے ہو مینے اپنے لیے یہ بات مقرر کرلی ہو کہ مین ابتدائے خلقت کے بعد ہر چیز کو دوبارہ پیدا کرونگا لہذا اب مین تمکو بھی پھر اُسی حالت مین لے آؤنگا جس حالت مین مینے تمکو

[۵] ترجمہ اور بیشک یقیناً وہ اُنپر ناگہان آجائیگی اور وہ بے خبر ہونگے ۱۲

پیدا کیا تھا لہذا اب تم اُسی چیز کی طرف لوٹ جاؤ جس سے تم پیدا کیے گئے تھے یہ دونون عرض کرینگے کہ اے ہمارے معبود ہم کس چیز سے پیدا کیے گئے تھے اللہ فرمائیگا کہ مینے تمکو اپنے عرش کے نور سے پیدا کیا تھا لہذا اب تم پھر اُسی کی طرف لوٹ جاؤ پس (یکا یک) ہر ایک سے ایک ایسی روشنی نکلے گی جس سے آنکھین جھپک جائینگی پھر یہ دونون عرش کی روشنی سے مل جائینگے یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہو یبدئ ویعید **عکرمہ** کہتے تھے (یہ حدیث سنکر) مین اُن لوگون کے ساتھ جنسے یہ حدیث بیان کی گئی تھی اُٹھا اور ہم سب لوگ کعب کے پاس گئے اور انکی حدیث پر حضرت ابن عباس کو جو غصہ آیا اور حضرت ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث روایت کی تھی بیان کیا کعب ہم لوگون کے ساتھ حضرت ابن عباس کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ میری بات پر آپکو غصہ آیا مین اللہ سے استغفار کرتا ہون اور اُسی کے طرف توبہ کرتا ہون مینے دارس کی کتاب سے یہ حدیث بیان کی تھی وہ کتاب لوگون کے پاس ہی مین نہین جانتا کہ اُسمین یہود نے کیا تبدیل و تحریف کردی ہو اور آپنے جو کچھ بیان کیا وہ ایسی کتاب سے نقل کرکے بیان کیا جو نئی ہو اور رحمن عزوجل اور سید الانبیاء و خیر النبیین کے پاس سے ابھی آئی ہو بس مین چاہتا ہون کہ آپ مجھسے پھر اُس حدیث کو بیان کیجیے تاکہ مین اسکو یاد کرلون جب آپ اُس حدیث کو بیان کردینگے تو وہ میری پہلی حدیث کے قائم مقام ہوگی عکرمہ کہتے تھے کہ حضرت ابن عباس نے دوبارہ وہ حدیث انسے بیان کی اور مین اپنے دل مین اسکے تمام مضامین کو یاد کرتا جاتا تھا جسقدر پہلے انھون نے بیان کیا تھا اُس سے نہ زیادہ بیان کیا اور نہ کم بیان کیا اور نہ کسی چیز کو مقدم کیا اور کسی کو موخر کیا اسوجہ سے مجھے حضرت ابن عباس کی طرف سے اعتقاد اور حدیث کے یاد کرنیکا شوق زیادہ ہوگیا۔

سلف سے اس بارے مین کیا مروی ہے

(بسندہ[۵۱]) ابو الطفیل سے روایت ہو کہ ابن الکوّا نے علی علیہ السلام سے پوچھا کہ اے امیر المومنین چاند مین یہ دھبہ کیسا ہو انھون نے کہا تیری خرابی ہوگیا تو قرآن (مین) نہیں پڑھتا فمحونا آیۃ اللیل محو کا یہی مطلب ہو۔ (بسندہ[۵۲]) علی بن ربیعہ سے روایت ہو وہ کہتے تھے کہ ابن الکوا نے علی علیہ السلام سے پوچھا کہ ماہتاب مین یہ سیاہی کیسی ہو تو علی نے کہا کہ فمحونا آیۃ اللیل وجعلنا آیۃ النہار مبصرۃ مین محو کا یہی مطلب ہو۔ (بسندہ[۵۳]) عبید بن عمیر سے روایت ہو کہ انھون نے کہا

---

[۵۱] حدثناہ ابن حمید قال ثنا جریر عن عبد العزیز بن رفیع عن ابی الطفیل ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن کریب قال ثنا طلق عن زائدۃ عن عاصم عن علی بن ربیعۃ ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن بشار قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن عبید بن عمیر ۱۲

مین علی علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابن کوا نے انسے ماہتاب کی سیاہی کا سبب پوچھا انھون نے فرمایا کہ ماہتاب رات کی نشانی ہو وہ تاریک کر دی گئی ہو (بسندہ[۵۱]) رفیع بن ابی کثیرہ سے روایت ہو کہ انھون نے کہا کہ (ایک مرتبہ) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ چاہو مجھسے پوچھو ابن کوا کھڑے ہوگئے اور انھون نے پوچھا کہ ماہتاب مین یہ داغ کیسا ہو حضرت علی نے فرمایا خدا تجھے غارت کرے کوئی دین کی یا آخرت کی بات تونے کیون نہ پوچھی بعد اُسکے فرمایا کہ یہ رات (کی علامت) کے تاریک کر دینے کا مطلب ہو۔ (بسندہ[۵۲]) عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے

کہا کہ اللہ فرماتا ہو وجعلنا[۵۳] اللیل والنہار آیتین فمحونا آیۃ اللیل وجعلنا آیۃ النہار مبصرہ (بسندہ[۵۴]) ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ تعالی کے قول وجعلنا اللیل والنہار آیتین فمحونا آیۃ اللیل مین رات کی سیاہی مراد ہو۔ (بسندہ[۵۵]) ابن جریج سے مروی ہو کہ حضرت ابن عباس کہتے تھے ماہتاب مین اُسی قدر روشنی تھی جسقدر روشنی آفتاب مین ہو ماہتاب علامت رات کی ہو اور آفتاب علامت دن کی ہو فمحونا آیۃ اللیل مین (محو سے مراد) وہ دہبہ ہو جو ماہتاب مین ہو۔ (بسندہ[۵۶]) مجاہد سے اللہ تعالی کے قول وجعلنا اللیل والنہار آیتین کی تفسیر مین منقول ہو کہ انھون نے کہا آفتاب علامت دن کی ہو اور ماہتاب علامت رات کی ہو فمحونا آیۃ اللیل مین محو سے مراد وہ دہبہ ہو جو ماہتاب مین ہو اللہ نے اسکو ایسا ہی پیدا کیا ہو۔ (بسندہ[۵۷]) مجاہد سے مروی ہو کہ وجعلنا اللیل والنہار آیتین (کی تفسیر یہ ہو کہ) اللہ عز وجل نے دن اور رات کو اسی طرح پیدا کیا تھا۔ ابن جریج کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ فمحونا آیۃ اللیل وجعلنا آیۃ النہار مبصرۃ (مین محو سے مراد) رات کی تاریکی اور دن کی روشنی ہو۔ (بسندہ[۵۸]) قتادہ سے مروی ہو کہ اللہ عز وجل کے قول وجعلنا اللیل والنہار آیتین فمحونا آیۃ اللیل کے متعلق ہمسے یہ بیان کیا جاتا تھا کہ رات کی

---

[۵۱] حدثنا ابن ابی الشوارب قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا عمران بن حدیر عن رفیع بن ابی کثیرۃ ۱۲ [۵۲] حدثنا زکریا بن یحیی بن ابان المصری قال ثنا ابن عفیر ثنا ابن لہیعۃ عن حیی بن عبد اللہ عن ابی عبد الرحمن عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ۱۲ [۵۳] ترجمہ ہمنے رات کو اور دن کو دو نشانیان (اپنی قدرت کی) بنایا پھر ہمنے رات کی نشانی کو تاریک کر دیا اور دن کی نشانی کو دکھانیوالا بنایا ۱۲ [۵۴] حدثنی محمد بن سعد قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن بن عباس ۱۲ [۵۵] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال ثنا حجاج عن بن جریج قال قال ابن عباس ۱۲ [۵۶] حدثنا ابو کریب قال ثنا ابن ابی زائدۃ قال ذکر ابن جریج عن مجاہد ۱۲ [۵۷] حدثنا القاسم قال حدثنی الحسین قال حدثنی حجاج عن ابن جریج عن مجاہد ۱۲ [۵۸] حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا سعید عن قتادۃ ۱۲

علامت کے محو کرنے سے مراد ماہتاب کا وہ دھبہ ہے جو اسمین ہے وجعلنا آیۃ النہار مبصرۃ (یعنی مبصرۃ سے مراد) روشن اللہ نے آفتاب کو ماہتاب سے زیادہ روشن اور زیادہ بڑا پیدا فرمایا تھا۔ (بسند[۱]) مجاہد سے مروی ہے کہ وجعلنا اللیل والنہار آیتین کے متعلق انھون نے بیان کیا کہ رات اور دن کو اللہ عزوجل نے اسی طرح پیدا فرمایا ہے۔

ابوجعفر (طبری) کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دن کے آفتاب کو اور رات کے ماہتاب کو دو علامتین بنایا اور دن کی علامت یعنے آفتاب کو روشن بنایا کہ اسکے ذریعہ سے چیزین دیکھی جاتی ہین اور رات کی علامت یعنے ماہتاب کو ایک داغ سے جو اسمین ہے تاریک کر دیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونون کو اپنے نور عرش سے دو آفتاب بنایا جو پھر رات کی وجہ سے ماہتاب کی روشنی کم کر دی ہو جیسا کہ بعض لوگون نے بیان کیا جنکا ہم ذکر کر چکے یہی سبب ان دونون کی حالتون مین اختلاف کا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آفتاب کی زیادہ روشنی اُس لباس کے سبب سے ہو جو اُسے عرش کی روشنی سے ملتا ہے اور ماہتاب کی روشنی اُس لباس کے سبب سے ہو جو اُسے کرسی کی روشنی سے ملتا ہے اگر ان دونون حدیثون مین سے کسیکی سند صحیح ہو تو ہم اُسی کے قائل ہونگے مگر انکی سندون مین کلام ہے لہذا ہم جائز نہین سمجھتے کہ جو سبب اختلاف حالت شمس و قمر کا ان حدیثون مین بیان کیا گیا اُسی کو بالیقین کہدین۔ ہان ہم یہ یقیناً جانتے ہین کہ اللہ عزوجل نے اُن دونون کی حالتون مین روشنی کا اختلاف رکھا ہے وہ اس مصلحت کو خوب جانتا ہے کہ ان دونون کی حالت کے اختلاف سے اسکی مخلوق کا کیا فائدہ ہوگا لہذا اُسنے اُن دونون کے درمیان مین اختلاف رکھا ایک کو زیادہ روشن اور دکھانے والا بنایا اور دوسرے کی روشنی تاریک کر دی۔ ہمنے اپنی اس کتاب مین آفتاب اور ماہتاب کے صرف اسی قدر حالات بیان کر دیے اور بہت سے حالات اور قصص ہمنے چھوڑ دیے اور اُسکے ساتھ ہی ابتداے پیدائش آسمان و زمین اور اسکے حالات اور اسکے علاوہ اور بہت سی باتین ہمنے اس کتاب مین چھوڑ دی ہین کیونکہ ہمارا مقصود اس کتاب مین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین صرف بادشاہون اور پیغمبرون کی تاریخ اور زمانے کا بیان کرنا ہے جیسا کہ ہم شروع کتاب مین ظاہر کر چکے ہین اور تاریخون اور زمانون کی تعیین چونکہ رات اور دن کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور رات اور دن رفتار شمس و قمر کا نام ہے جیسا کہ اُن حدیثون مین بیان کیا گیا ہے جو

[۱] حدثنا محمد بن عمرو قال نا الحسن قال نا ورقاء جمیعا عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہین اور رات دن سے پہلے جو مخلوقات اللہ عزوجل نے پیدا کی تھی وہ وقت مین نہین پیدا کی اسوقت نہ رات تھا اور نہ دن۔ اور ہم یہ بھی بیان کر چکے کہ ابتدا پیدایش سے لیکر تمام اشیا کی خلقت سے فراغت تک دنیا کے برسون اور دنیا کے زمانے کے اعتبار سے کس قدر مدت ہوئی اور اسپر ہم آثار اور اخبار سے شہادت بھی پیش کر چکے اور یہ بھی بیان کر چکے کہ تمام اشیا کی خلقت کے بعد سے تمام اشیا کی فنا تک کس قدر زمانہ ہے اور اسکی صحت پر ہمنے ان احادیث سے دلیل قائم کی ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور دوسرے علماے امت سے مروی ہین اور ہماری اس کتاب مین ان باتون کے بیان کرنے سے صرف غرض یہ ہے کہ ہم ان سرکش بادشاہون کی تاریخ بیان کرین جنھون نے اپنے پروردگار عزوجل کی نافرمانی کی اور نیز انکی جنھون نے اسکی اطاعت کی اور انبیا و رسل کی تاریخ اور ہم یہ بھی بیان کر چکے کہ تاریخین کسکی وجہ سے قایم ہوتی ہین اور اوقات و ساعات سکے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہین اور وہ آفتاب و ماہتاب ہین ایک کے ذریعہ سے رات کے ساعات اور اوقات معلوم ہوتے ہین اور دوسرے کے ذریعہ سے دن کے ساعات اور اوقات معلوم ہوتے ہین پس اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ سب سے پہلے اللہ نے کسکو بادشاہت دی اور اسپر انعام کیا اور اُسنے اُسکی نعمت کی ناشکری کی اور اُسکی ربوبیت کا انکار کیا اور اپنے پروردگار کی نافرمانی اور سرکشی کی پس اللہ نے اُس سے اپنی نعمت لے لی اور اُسے رسوا اور ذلیل کیا پھر اُسکے بعد ہم اُن لوگون کا ذکر کرینگے جو اُسکے طریقے پر چلے اور اُسکی پیروی کی اور اللہ نے انپر اپنا عذاب نازل کیا اور انھین اسی سرکش کے گروہ سے کر دیا اور ذلت اور رسوائی مین اسی کے ساتھ ملحق کر دیا پھر اُسی کے مقابل مین انشاء اللہ ہم اُن بادشاہون کا ذکر کرینگے جو اسکے زمانے مین یا اُسکے بعد ہوے جنھون نے اپنے پروردگار کی اطاعت کی جنکے حالات عمدہ ہین اور انبیا و رسل (کا بھی ذکر کرینگے)۔

پس ان سرکش بادشاہون مین سب سے پہلا اور اس بات مین سب کا امام اور رئیس اور پیشوا ابلیس ہے لعنہ اللہ

اللہ عزوجل نے ابلیس کی خلقت بہت عمدہ کی تھی اور اُسے شرف اور بزرگی عنایت فرمائی تھی اور اُسے آسمان دنیا پر اور زمین پر بادشاہ بنایا تھا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور اُسکے ساتھ ہی اللہ نے اُسے جنت کا داروغہ بھی بنا دیا تھا پس اُسنے اپنے پروردگار سے سرکشی کی اور خود دعویٰ ربوبیت کا کیا

اور اپنے ماتحتون کو اپنی پرستش کی ترغیب دی جیسا کہ بیان کیا گیا ہو پس اللہ تعالی نے اُسے مسخ کرکے شیطان مردود بنادیا اور اسکی صورت بُری کردی اور جسقدر نعمتین اُسے دی تھین لے لین اور اُسے فی الفور اپنے آسمانون سے نکال دیا اور اسکا اُسکا اور اُسکے پیروون کا مسکن آخرت مین نار جہنم کو قرار دیا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہین اُسکے غضب سے اور ایسے کام سے جو اُسکے غضب سے قریب کردے اور ہم فقر سے بعد دولتمند ہونے کے پناہ مانگتے ہین۔

اب ہم کچھ وہ اخبار بیان کرتے ہین جو سلف سے اس بارے مین منقول ہین کہ اللہ تعالی نے قبل اسکی سرکشی کے اُسکو کیا کیا نعمتین دی تھین اور اُسنے ایسی بات کا دعوی کیا جو اسکو زیبا نہ تھی اسکے بعد ہم وہ حوادث بیان کرینگے جو اسکی سلطنت اور بادشاہت کے زمانے مین ہوے یہانتک کہ اسکی سلطنت زائل ہوگئی اور وہ سبب بھی بیان کرینگے جسکی وجہ سے اللہ کی نعمتین جو اُسپر تھین زائل ہوگئین اور اسکے سوا اور حالات بھی مختصر طور پر انشاء اللہ بیان کرینگے۔

وہ حدیثین جو اس بارے مین وارد ہوئی ہین کہ ابلیس کو آسمان دنیا اور زمین اور اُسکے درمیانی اشیا کی سلطنت ملی تھی

(بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا کہ ابلیس ملائکہ کے اعلی اور اشرف قبیلہ سے ہو جنت کا داروغہ تھا اور آسمان دنیا کی اور زمین کی بادشاہت اُسے حاصل تھی۔ (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ملائکہ مین ایک قبیلہ جن ہو ابلیس اُسی قبیلہ سے ہو اور وہ آسمان اور زمین کی تمام درمیانی اشیا کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ (بسندہ[۵۳]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ ابلیس کو آسمان دنیا کی سلطنت دی گئی تھی اور وہ ملائکہ کے ایک قبیلہ سے ہو جسکا نام جن ہو اس قبیلہ کا نام جن اس سبب سے رکھا گیا کہ اس قبیلہ کے لوگ جنت کے داروغہ تھے ابلیس باوجود بادشاہ ہونے کے داروغہ جنت بھی تھا۔ (بسندہ[۵۴]) ضحاک بن مزاحم سے مروی ہو کہ وہ اللہ عزوجل کے قول فسجدوا الا ابلیس کان من الجن کی تفسیر مین بیان

[۵۱] حدثنا القاسم بن الحسن قال ثنا الحسین بن داود قال حدثنی حجاج عن ابن جریج قال قال ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج عن ابن جریج عن صالح مولی التوءمة وشریک بن ابی نمر احدہما او کلاہما عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا موسی بن ہارون الہمدانی قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن ابن عباس وعن مرة الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلعم ۱۲ [۵۴] حدثنا عبدان المروزی حدثنی الحسین بن الفرج قال سمعت ابا معاذ الفضل بن خالد قال ثنا عبید بن سلیمان قال سمعت الضحاک بن مزاحم ۱۲

کرتے تھے کہ ابن عباس کا قول ہے کہ ابلیس ملائکہ کے اشرف واعلیٰ قبیلہ سے تھا اور جنت کا داروغہ تھا اور اُسے آسمان دنیا کی بادشاہت حاصل تھی اور زمین کی بادشاہت بھی اُسے حاصل تھی (بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ فرشتون مین ایک قبیلہ ہے جسکا نام جن ہے ابلیس اسی قبیلہ سے ہے وہ آسمان اور زمین کی درمیانی چیزون کی حفاظت کیا کرتا تھا مگر جب اُسنے نافرمانی کی تو اللہ نے اُسے مسخ کرکے شیطان مردود بنا دیا۔

خدا کے دشمن (ابلیس) کا اپنے پروردگار کی نعمتون کو حقیر سمجھنا اور اُسکی سرکشی اور ربوبیت کا دعوے کرنا

(بسندہ[۵۲]) ابن جریج سے مروی ہے کہ وہ ومن یقل منہم انی الٰہ من دونہ کی تفسیر مین کہتے تھے (کہ مطلب اسکا یہ ہے) کہ فرشتون مین سے جو کوئی خدا کے سوا اپنے کو معبود کہے گا مگر سوا ابلیس کے اور کسی نے ایسا نہین کہا اُسنے اپنی عبادت کی طرف لوگون کو بلایا تھا لہٰذا یہ آیت ابلیس کے حق مین نازل ہوئی (بسندہ[۵۳]) قتادہ سے مروی ہے کہ ومن یقل منہم انی الٰہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظالمین کی تفسیر مین کہتے تھے کہ یہ آیت خدا کے دشمن ابلیس کے ساتھ خاص ہے جب اُسنے وہ بیہودہ گفتگو کی تو خدا نے اُسے لعنت کی اور اُسے مردود کر دیا اور فرمایا کہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظالمین۔ (بسندہ[۵۵]) قتادہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ومن یقل منہم انی الٰہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم ابلیس کے لیے خاص ہے۔

ان حوادث کا بیان جو ابلیس کی سلطنت کے زمانے مین ہوے خدا اُسپر لعنت کرے اور اس سبب کا بیان جس سے وہ ہلاک ہوا اور اُسنے دعوی ربوبیت کا کیا

منجملہ اُن واقعات کے جو دشمن خدا (ابلیس) کی بادشاہت مین ہوسے جب وہ خدا کا مطیع تھا

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال ثنا المبارک بن مجاہد ابو الازہر عن شریک بن عبداللہ بن ابی نمر عن صالح مولی التوأمۃ عن ابن عباس ۱۲ ۵۲ حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنا حجاج عن ابن جریج ۱۲ ۵۳ حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادہ ۱۲ ۵۴ ترجمہ۔ اور جو کوئی انمین خدا کے سوا اپنے کو معبود کہے گا اُسے ہم جہنم کی سزا دینگے ہم ظالمون کو ایسی ہی سزا دیتے ہین ۱۲ ۵۵ حدثنا محمد بن عبدالاعلی قال ثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادہ ۱۲

موافق اسکے جو ابن عباس سے (بسندہ[۱]) منقول ہی کہ انھون نے کہا ابلیس فرشتون کے اس قبیلہ سے تھا جسکا نام جن ہی یہ لوگ آگ سے پیدا کیے گئے تھے ابن عباس کہتے تھے کہ ابلیس کا نام حارث تھا اور وہ جنت کے دارو غون مین سے تھا اور اس قبیلہ کے علاوہ باقی فرشتے نور سے پیدا ہوے تھے ابن عباس کہتے تھے کہ وہ جن جنکا ذکر قرآن مین ہی آگ کے شعلہ سے پیدا کیے گئے تھے اور انسان مٹی سے پیدا کیا گیا تھا سب سے پہلے زمین مین جن رہتے تھے مگر انھون نے زمین مین فساد کیا اور خونریزیان کین اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے پس اللہ نے ابلیس کو فرشتون کے ایک لشکر کے ساتھ انکے پاس بھیجا اُسی گروہ کا نام جن ہی ابلیس اور اُسکے ہمراہیون نے اُسکے ساتھ جنگ کی یہانتک کہ انکو جزائر اور پہاڑون مین پہونچا دیا جب ابلیس نے یہ کار نمایان کیا تو اُسے اپنے اوپر ایک غرہ ہوگیا اور اُسنے (اپنے دل مین) کہا کہ مینے ایسا کام کیا جو کسی نے نہین کیا اللہ اُسکے دل کی اس بات پر مطلع ہوا اور جسقدر فرشتے اُسکے ہمراہ تھے انمین سے کسی کو یہ بات معلوم نہوئی۔ (بسندہ[۲]) ربیع بن انس سے روایت ہی کہ انھون نے کہا اللہ نے ملائکہ کو چارشنبہ کے دن پیدا کیا تھا اور جن کو پنجشنبہ کے دن اور آدم کو جمعہ کے دن وہ کہتے تھے کہ پھر جن کی ایک قوم نے کفر کیا پس فرشتے زمین مین اُنکے پاس آتے تھے اور انسے لڑتے تھے بہت خونریزی ہوتی تھی اور بہت فساد ہوتا تھا۔

اُس سبب کا بیان جس سے خدا کا دشمن (ابلیس) ہلاک ہوا اور اسکی وجہ سے اُسکے نفس نے اپنے پروردگار عزوجل پر سرکشی کرنے کی اسکو تعلیم دی

سلف کا یعنے صحابہ و تابعین کا اس بارے مین اختلاف ہی چنانچہ کچھ اقوال جو حضرت ابن عباس سے اس بارے مین منقول ہین ہم بیان کرچکے ہین اور وہ اقوال یہ ہین جو ضحاک نے اُنسے روایت کیے ہین کہ جب ابلیس نے اُن جنون سے جو اللہ کے نافرمان تھے اور زمین مین فساد کرتے تھے قتال کیا اور انھین ہلاک کر دیا تو اسے غرور پیدا ہوگیا اور اُسنے اپنے دل مین سمجھا کہ اس بات کی وجہ سے اُسے ایسی فضیلت حاصل ہوئی جو کسی اور کو نہین ہی۔ **اور دوسرا قول** حضرت ابن عباس سے یہ مروی ہی کہ ابلیس آسمان دنیا کا بادشاہ اور محافظ تھا اور آسمان و زمین کے درمیانی اشیا کا بھی

[۱] حدثنا ابو کریب قال ثنا عثمان بن سعید قال۔ ثنا بشر بن عمارۃ عن ابی روق عن الضحاک عن ابن عباس ۱۲

[۲] حدثنی المثنی قال ثنا اسحاق بن الحجاج قال ثنا عبداللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع بن انس ۱۲

محافظ تھا اور جنت کا داروغہ تھا اور اسکے ساتھ ہی عبادت مین بھی کوشش کیا کرتا تھا پس اُسکے دل مین غرور پیدا ہوگیا اور اُسنے سمجھا کہ اس بات سے مجھے فضیلت حاصل ہی لہذا اُسنے اپنے پروردگار عزوجل سے سرکشی کی۔

حضرت ابن عباس سے اسکی روایت

(بسندہ[۵۱]) بواسطہ حضرت ابن عباس اور مرہ ہمدانی کے حضرت ابن مسعود سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے مروی ہو کہ جب اللہ عزوجل اُن اشیا کی خلقت سے فارغ ہوا جنکو وہ چاہتا تھا تو اُسنے عرش پر جلوہ فرمایا اور ابلیس کو آسمان دنیا کا بادشاہ بنایا وہ فرشتون کے اُس قبیلے سے تھا جنکا نام جن ہی اس قبیلہ کا نام جن صرف اِسوجہ سے رکھا گیا کہ یہ لوگ جنت کے داروغہ تھے ابلیس بھی باوجود بادشاہت کے داروغہ جنت تھا اُسکے دل مین غرور پیدا ہوا اور اُسنے (اپنے دل مین) کہا کہ یہ مرتبہ جو خدا نے مجکو دیا تو کسی فضیلت ہی کی وجہسے دیا ہی موسیٰ بن ہارون نے مجھسے ایسا ہی بیان کیا ہی اور احمد بن ابی خیثمہ نے عمرو بن حماد سے نقل کرکے بیان کیا کہ ابلیس نے کہا (یہ مرتبہ مجھے اِسوجہ سے ملا) کہ مین تمام ملائکہ سے افضل ہون جب یہ غرور اُسکے دل مین پیدا ہوا تو اللہ عزوجل اسپر مطلع ہوا اور اللہ نے فرشتون سے فرمایا کہ مین زمین مین ایک خلیفہ بنانیوالا ہون۔ (نیز بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ابلیس قبل اسکے کہ گناہ کرے ملائکہ مین سے تھا نام اسکا عزازیل تھا زمین کے رہنے والون مین سے تھا اور تمام ملائکہ سے زیادہ عبادت کرتا تھا اور سب سے علم رکھتا تھا اسی وجہ سے اسکو غرور پیدا ہوا وہ فرشتون کے اُس قبیلہ سے تھا جنکا نام جن ہی۔ (نیز بسندہ[۵۳]) حضرت ابن عباس وغیرہ سے ایسا ہی مروی ہی صرف یہ (بات اس روایت مین زیادہ ہی) کہ انھون نے کہا وہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ تھا اُسکا نام عزازیل تھا زمین کے رہنے والون مین سے تھا زمین کے رہنے والے فرشتون کا نام جن تھا (نیز بسندہ[۵۴]) سعید بن مسیب سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ابلیس آسمان دنیا کے فرشتون کا سردار تھا۔ **اور تیسرا قول** حضرت ابن عباس سے یہ مروی ہو کہ وہ کہتے تھے اسکا سبب یہ تھا کہ ابلیس اُن مخلوقات مین سے تھا جنکو اللہ نے پیدا فرمایا تھا اور انھین

---

[۵۱] حدثنی موسی بن ہارون الہمدانی قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق عن خلاد بن عطاء عن طاوس عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا بہ ابن حمید مرۃ اخری قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق عن خلاد عن عطاء عن طاوس او عن مجاہد ابی الحجاج عن ابن عباس وغیرہ ۱۲ [۵۴] حدثنا ابن المثنی قال ثنا شیبان قال ثنا سلام بن مسکین عن قتادۃ عن سعید بن المسیب ۱۲

ایک بات کا حکم دیا تھا جسکو انھون نے نہین مانا۔

حضرت ابن عباس سے اسکی روایت

(بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ نے ایک مخلوق پیدا کی اور اُسے حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو انھون نے کہا ہم ایسا نہ کرینگے وہ کہتے تھے پھر اللہ نے ایک آگ انپر بھیجی جسنے انکو جلادیا بعد اسکے اللہ نے دوسری مخلوق پیدا کی اور فرمایا کہ مین مٹی سے ایک بشر پیدا کرنا چاہتا ہون پس تم لوگ آدم کو سجدہ کرنا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ انھون نے بھی نہ مانا تو اللہ نے انپر بھی آگ بھیجی جسنے انکو جلادیا اسکے بعد اور لوگون کو پیدا کیا اور فرمایا کہ کیا تم آدم کو سجدہ نکروگے اُن لوگون نے کہا ہان (ہم کرینگے) ابلیس انھین لوگون مین سے تھا جنھون نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کردیا تھا۔ اور دوسرے لوگون نے کہا ہو کہ سبب اسکا یہ ہو کہ ابلیس اُن جنون مین تھا جو زمین میں رہتے تھے اور انھون نے زمین مین خونریزی اور فساد کیا تھا اور انھون نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تھی اور فرشتون نے انسے قتال کیا تھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین۔

(بسندہ[۵۲]) شہر بن حوشب سے اللہ تعالی کے قول کان من الجن کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے کہا ابلیس اُن جنون مین سے تھا جنھین فرشتون نے مارا تھا ابلیس کو بعض فرشتے پکڑکے آسمان پر لے گئے تھے۔ (نیز بسندہ[۵۳]) سعد بن مسعود سے مروی ہو کہ وہ کہتے تھے ملائکہ نے جب جن سے قتال کیا تو ابلیس پکڑ لیا گیا یہ کمسن تھا فرشتون کے ہمراہ رہنے لگا اور انکے ساتھ عبادت کیا کرتا تھا پھر جب فرشتون کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرین تو انھون نے سجدہ کیا اور ابلیس نے انکار کردیا اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے فرمایا الا ابلیس کان من الجن۔ (ابو جعفر طبری) کہتا ہو کہ میرے نزدیک اِن تمام اقوال مین بہتر یہ ہو کہ وہی کہا جائے جو اللہ عزوجل نے فرمایا ہو واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربہ[۵۴]۔ یہ ممکن ہو کہ اُسکی نافرمانی بسبب اُس غرور کے ہوئی ہو جو اُسکو اپنی کثرت

---

[۵۱] حدثنا محمد بن سنان القزاز قال ثنا ابو عاصم عن شبیب عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا یحیی بن واضح قال ثنا ابو سعید الیحمدی اسمعیل بن ابراہیم قال حدثنی سوار بن الجعد الیحمدی عن شہر بن حوشب ۱۲ [۵۳] حدثنا علی ابن الحسن قال حدثنی ابو نصر احمد بن محمد الخلال قال حدثنی سنید بن داؤد قال ثنا ہشیم قال ثنا عبد الرحمن بن یحیی عن موسی بن نمیر و عثمان بن سعید بن کامل عن سعد بن مسعود ۱۲ [۵۴] ترجمہ جب ہمنے فرشتون سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے وہ از قسم جن تھا اُسنے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی ۱۲

عبادت اور زیادتی علم اور آسمان دنیا اور زمین کی بادشاہت اور جنت کی داروغائی ملنے کے سبب سے پیدا ہو گیا تھا اور یہ بھی ممکن ہی کہ یہ نافرمانی کسی اور سبب سے رہی ہو اس سبب کا علم بغیر ایسی حدیث کے جو قابل سند ہو حاصل نہین ہو سکتا اور ایسی کوئی حدیث (اس بارے مین) ہمارے پاس نہین ہی اس معاملہ مین اختلافات ہین جیسے کہ ہمنے بیان کیے - اور بعض لوگون کا قول ہی کہ ابلیس کے ہلاک ہونیکا باعث یہ ہوا کہ زمین مین آدم سے پہلے جن رہتے تھے اللہ نے ابلیس کو قاضی بناکے بھیجا تاکہ انمین فیصلہ کیا کرے چنانچہ حق کے موافق ہزار برس تک انمین فیصلے کرتا رہا یہانتک کہ اسکا نام حکم رکھا گیا اللہ نے اسکو اس نام سے نامزد کیا اور اسکو اس سے اطلاع دی پس اسوقت اسکے غرور پیدا ہو گیا اور اپنے کو بڑا سمجھنے لگا اور جن لوگون کی طرف وہ قاضی بناکے بھیجا گیا تھا انکے درمیان مین رنجش اور عداوت ڈالدی کہ وہ لوگ باہم زمین مین دو ہزار برس تک لڑتے رہے جیسا کہ لوگون نے بیان کیا ہی یہانتک کہ انکے گھوڑے خون مین چلتے تھے لوگون نے

کہا ہی کہ اللہ بزرگ برتر کے اس قول کا یہی مطلب ہی افعیینا بالخلق الاول بل ہم فی لبس من خلق جدید [51] اور فرشتون نے اسی وجہ سے کہا تھا کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء [52] پس اسوقت اللہ تعالی نے ایک آگ بھیجی جسنے انکو جلادیا لوگون نے بیان کیا ہی کہ جب ابلیس نے یہ عذاب دیکھا جو اسکی قوم پر نازل ہوا تو وہ آسمان پر چڑھ گیا اور فرشتون کے پاس رہنے لگا اور نہایت کوشش کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنے لگا کہ ایسی عبادت اسکی مخلوقات مین سے کسی نے نہین کی اور برابر عبادت مین کوشش کرتا رہا یہانتک کہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اسکو وہ حکم ملا اور اسنے نہ مانا -

منجملہ اُن امور کے جو ابلیس کی سلطنت کے زمانے مین ہوے ابوالبشر آدم کی خلقت بھی تھی

یہ اس طرح پر ہوا کہ جب اللہ جل جلالہ نے چاہا کہ اپنے ملائکہ کو ابلیس کے مخفی غرور پر مطلع کرے جسپر وہ مطلع نہ تھے اور اسکی حالت کا انپر اظہار کرنا منظور ہوا جبکہ اسکا معاملہ قریب تباہی کے آگیا اور اسکی سلطنت قریب بزوال آگئی تو اللہ عزوجل نے فرشتون سے فرمایا کہ انی جاعل فی الارض خلیفہ اور فرشتون نے یہ جواب دیا کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء حضرت ابن عباس سے

[51] ترجمہ کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے مین تھک گئے (یہ بات نہین) بلکہ یہ لوگ نئی پیدائش کی طرف سے شک مین ہین ۱۲

[52] ترجمہ کیا تو زمین مین ایسے شخص کو پیدا کریگا جو زمین مین فساد اور خونریزی کریگا ۱۲

مروی ہو کہ فرشتون نے یہ اسوجہ سے کہا کہ وہ قوم جن کا معاملہ دیکھ چکے تھے جو اس سے پہلے زمین مین رہتے تھے لہذا جب اللہ نے انسے فرمایا کہ مین زمین مین ایک خلیفہ بنانیوالا ہون تو انھون نے اپنے پروردگار سے کہا کہ کیا تو زمین مین ایسے شخص کو پیدا کریگا جو مثل اس قوم جن کے ہوگا جو پہلے زمین مین تھے اور انمین خونریزی اور فساد کرتے تھے اور تیری نافرمانی کرتے تھے اور ہم تو تیری حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہین اور تیری تقدیس کرتے ہین پس پروردگار بزرگ برتر نے انسے فرمایا کہ مین جانتا ہون اُن باتون کو جنکو تم نہین جانتے کیونکہ تم اُسیقدر علم رکھتے ہو جس قدر تمکو دیا گیا ہے یعنے ابلیس کا مخفی تکبر اور اسکا ارادہ میری نافرمانی کے متعلق اور اسکا اپنے دل مین بداندیشی کرنا اور مغرور رہونا اور مین اسکی ان باتون کو تمپر ظاہر کرونگا تاکہ تم یہ باتین اسکی دیکھلو۔

اسکے علاوہ اور بھی بہت سے اقوال ہین جنکو ہمنے اپنی کتاب جامع البیان عن تاویل آی القرآن مین لکھا ہو ہم اس مقام پر انکے ذکر سے طول دینا نہین چاہتے۔

پس جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ السّلام کو پیدا کرنا چاہا تو حکم دیا کہ انکی مٹی زمین سے لائی جائے (بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا پھر اللہ بزرگ برتر نے آدم کی مٹی لائے جانیکا حکم دیا چنانچہ وہ لائی گئی پھر اللہ نے آدم کو لس دار مٹی سے پیدا کیا جو سڑائی گئی تھی آدم کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن مسعود سے اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ فرشتون نے کہا کیا تو زمین مین ایسے شخص کو پیدا کریگا جو اُمین فساد کرے اور خونریزی کرے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہین اور تیری تقدیس کرتے ہین اللہ نے فرمایا مین خوب جانتا ہون اُن باتون کو جو تم نہین جانتے یعنے ابلیس کا حال۔ پس اللہ نے جبریل علیہ السّلام کو زمین کی طرف بھیجا تاکہ اس سے مٹی لے آئین زمین نے کہا مین تمسے اللہ کی پناہ مانگتی ہون تم مجھسے کمی نکرو اور مجھے بدنما نکرو وہ لوٹ گئے اور انھون نے مٹی نہ لی اور کہا کہ اے میرے پروردگار زمین نے تیری پناہ مانگی لہذا مین نے اُسے پناہ دیدی پھر اللہ نے میکائیل کو بھیجا زمین نے انسے بھی پناہ مانگی تو وہ لوٹ آئے اور انھون نے بھی ویسا ہی کہا جیسا جبریل نے کہا تھا پھر اللہ نے ملک الموت کو بھیجا زمین نے انسے بھی پناہ مانگی انھون نے کہا مین بھی خدا کی پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ بغیر اُسکے حکم کی تعمیل کے واپس چلا جاؤن پھر

[۵۱] حدثنا ابوکریب قال ثنا عثمان بن سعید قال ثنا بشر بن عمارۃ عن ابی روق عن الضحاک عن ابن عباس ۱۲

[۵۲] حدثنی موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

انھون نے زمین سے مٹی لی اور ہر قسم کی مٹی لی ایک مقام سے مٹی نہین لی سرخ مٹی بھی لی سفید بھی لی اسی وجہ سے اولاد آدم کے رنگ مختلف ہوے۔ پھر اللہ نے اس مٹی کو لے لیا اور اُسکو بھگو دیا یہانتک کہ وہ لس دار ہو گئی پھر اُسے چھوڑ دیا یہانتک کہ بو دار ہو گئی اسی کی نسبت اللہ نے فرمایا حمٔ من حماء مسنون (بسند ۵۱) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا پروردگار بزرگ و برتر نے ابلیس کو (مٹی لینے) کے لیے بھیجا اور اُسنے ادیم زمین سے مٹی لی میٹھی مٹی بھی لی اور شور بھی پس اللہ نے آدم کو اس سے پیدا کیا اسی وجہ سے انکا نام آدم رکھا گیا کیونکہ وہ ادیم زمین سے پیدا کیے گئے تھے اور اسیوجہ سے ابلیس نے کہا تھا کہ کیا مین اُس شخص کو سجدہ کرون جسکو تو نے مٹی سے پیدا کیا تھا یعنے یہ مٹی تو مین ہی لایا تھا۔ (بسند ۵۲) سعید بن جبیر سے مروی ہو کہ انھون نے کہا آدم کا نام آدم اسوجہ سے کہا گیا کہ وہ ادیم زمین سے پیدا کیے گئے تھے نیز (بسند ۵۳) سعید بن جبیر سے مروی ہو کہ انھون نے کہا آدم ادیم زمین سے پیدا کیے گئے تھے اسی وجہ سے انکا نام آدم رکھا گیا (بسند ۵۴) علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ انھون نے کہا آدم ادیم زمین سے پیدا کیے گئے تھے اسمین اچھی مٹی بھی تھی اور خراب مٹی بھی تھی اسی وجہ سے تم اولاد آدم مین یہ باتین دیکھتے ہو کوئی اچھا کوئی برا (بسند ۵۵) ابو موسی اشعری سے مروی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے آدم کو ایک مٹھی بھر مٹی سے پیدا کیا جو اُسنے تمام زمین سے لی تھی اسی وجہ سے بنی آدم (اپنی اپنی) مٹی کے موافق پیدا ہوے کوئی انمین سے سرخ کوئی سیاہ کوئی سپید کوئی اسکے درمیان مین کوئی خندہ پیشانی کوئی رنجیدہ کوئی خبیث کوئی پاکیزہ پھر آدم کی مٹی تر کی گئی یہانتک کہ وہ لس دار ہو گئی بعد اسکے چھوڑ دی گئی یہانتک کہ بو دار ہو گئی پھر چھوڑ دی گئی یہانتک کہ خشک ہو کر ٹھیکری بن گئی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ۵۶ ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حماء مسنون (بسند ۵۷) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے

---

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا یعقوب القمی عن جعفر بن ابی المغیرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن المثنی قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبۃ عن ابی حصین عن سعید بن جبیر ۱۲ ۵۳ حدثنی احمد بن اسحاق الاہوازی قال ثنا ابو احمد قال ثنا مسعر عن ابی حصین عن سعید بن جبیر ۱۲ ۵۴ حدثنی احمد بن اسحاق قال ثنا ابو احمد قال ثنا عمرو بن ثابت عن ابیہ عن جدہ عن علی رضی اللہ عنہ ۱۲ ۵۵ حدثنا یعقوب بن ابراہیم قال ثنا ابن علیۃ عن عوف وحدثنا محمد بن بشار وعمرو بن شبۃ قالا ثنا یحیی بن سعید قال ثنا عوف وحدثنا ابن بشار قال ثنا ابن ابی عدی ومحمد بن جعفر وعبد الوہاب الثقفی قالوا ثنا عوف وحدثنی محمد بن عمارۃ الاسدی قال ثنا اسمعیل بن ابان قال ثنا عنبسۃ عن عوف الاعرابی عن قسامۃ بن زہیر عن ابی موسی الاشعری ۱۲ ۵۶ ترجمہ بیشک ہمنے انسان سیاہ خمیر کی ہوئی مٹی کھنکھناتی ہوئی سے پیدا کیا ۱۲ ۵۷ حدثنا ابن بشار قال ثنا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مہدی قالا ثنا سفیان عن الاعمش عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲

آدم تین قسم کی مٹی سے پیدا کیے گئے صلصال سے اور حما سے اور طین لازب سے۔ طین لازب کے معنے عمدہ مٹی حما کے معنی سیاہ مٹی صلصال کے معنی باریک پسی ہوئی مٹی اور اللہ تعالی نے جو فرمایا ہو کہ من صلصال اس سے مراد خشک مٹی ہو جسمین کھنکھناہٹ ہو۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ اللہ تعالی نے جب آدم کی مٹی کا خمیر بنایا تو اسکو چالیس دن تک (ویسا ہی) چھوڑ دیا اور بعض لوگ کہتے ہین چالیس برس تک۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ)[۵۱] حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ بزرگ و برتر نے حکم دیا کہ آدم کی مٹی لائی جائے پھر آدم کو اُسنے طین لازب اور حما مسنون سے پیدا کیا وہ کہتے تھے کہ مٹی کو اللہ نے خمیر کر لیا تھا پھر اُسی سے آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ چالیس دن تک آدم کا جسم (بے روح) پڑا رہا ابلیس اُس جسم کے پاس آتا تھا اور اُسے ٹھوکر مارتا تھا تو اس سے کھنکھناہٹ کی آواز نکلتی تھی یہی مطلب اللہ تعالی کے اس قول کا ہے من صلصال کالفخار مطلب یہ ہو کہ وہ جسم جوف دار شی تھا ٹھونس نہ تھا۔ وہ کہتے تھے کہ پھر ابلیس انکی منھ کی طرف سے داخل ہوتا تھا اور پیچھے سے نکلتا تھا اور پیچھے سے داخل ہوتا تھا اور منھ کیطرف سے نکلتا تھا پھر کہتا تھا کہ تو کچھ چیز نہین ہو تو کسی کام کا نہین پیدا کیا گیا اگر مین تیرے اوپر مسلط کیا گیا تو تجھے برباد کر دونگا اور اگر تو میرے اوپر مسلط کیا گیا تو مین تیری بات نہ مانونگا (بسندہ)[۵۲] حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ نے ملائکہ سے فرمایا کہ انی خالق بشرا من طین فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین[۵۳] پھر اللہ نے آدم کو اپنے دونون ہاتھون سے پیدا کیا تاکہ ابلیس اسنے غرور نکر سکے اور جب غرور کرے تو اللہ پاک اُسکو جواب دے کہ تو اُس سے تکبر کرتا ہو حالانکہ مینے اسکو اپنے ہاتھون سے بنایا اور مینے اُس سے تکبر نہین کیا۔ پھر اللہ نے اُنکو بشر بنایا چالیس برس تک جو ایک حصہ جمعہ کے دن سے تھے وہ مٹی کا جسم رہا فرشتے اُس طرف سے گذرتے تھے اور اُسکو دیکھکر ڈرتے تھے سب سے زیادہ اُسسے خائف ابلیس تھا جب وہ اسطرف سے گذرتا تھا تو اُس جسم کو ٹھکراتا تھا اُس سے آواز نکلتی تھی جیسی آواز

---

[۵۱] حدثنا ابو کریب قال ثنا عثمان بن سعید قال ثنا بشر بن عمارۃ عن ابی روق عن الضحاک عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک و عن ابی صالح عن ابن عباس و عن مرۃ الہمدانی عن ابن مسعود عن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [۵۳] ترجمہ مین مٹی سے ایک بشر پیدا کرنیوالا ہون جب مین اسکو درست کر چکون اور اُسمین اپنی روح پھونکدون تو تم اُسکے سامنے سجدہ مین گر جانا ۱۲

ٹھیکری سے نکلتی ہی یہی مطلب اللہ کے اس قول کا ہی من صلصال کالفخار اور ابلیس کہتا تھا کہ تو کس کام کے لیے پیدا کیا گیا ہی اور انکی منہ کی طرف سے گھستا تھا اور پیچھے سے نکلتا تھا بعد اسکے ابلیس نے فرشتون سے کہا کہ تم اس سے نہ ڈرو تمھارا پروردگار ٹھونس ہی اور یہ تو اجوف ہی اگر مین اسپر مسلط کیا گیا تو مین اسے ہلاک کر دونگا۔

(بسندہ)[۵۱] سلمان فارسی سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ تعالے نے آدم کی مٹی کو چالیس دن مین خمیر کیا پھر اُسکو اپنے ہاتھ سے یکجا کیا عمدہ مٹی اپنے داہنے ہاتھ سے نکالی اور بری مٹی بائین ہاتھ سے پھر وہ مٹی باہم مخلوط کی اسی وجہ سے (کبھی) اچھے آدمی کی اولاد بُری اور برے آدمی کی اولاد اچھی ہوتی ہی (بسندہ)[۵۲] ابن اسحاق سے مروی ہی کہ وہ کہتے تھے یہ بیان کیا جاتا ہی واللہ اعلم کہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا پھر قبل روح ڈالنے کے چالیس دن تک انکو ویسا رکھا یہانتک کہ جسم آدم خشک ہو کر مثل ٹھیکری کے ہو گیا وہ ٹھیکری جو آگ مین پکائی نہ گئی ہو وہ کہتے تھے کہ پھر جب کچھ مدت گذر گئی اور وہ مثل ٹھیکری کے رہا اور اللہ عزوجل نے انمین جان ڈالنے کا ارادہ کیا تو پہلے فرشتون سے فرمایا کہ جب مین انمین اپنی جان ڈالون تو تم سجدہ کرنا چنانچہ سبسے پہلے سر کیطرف سے انمین جان آئی جیسا کہ سلف سے منقول ہے

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ جب وہ وقت آیا جسمین اللہ عزوجل نے آدم مین روح ڈالنے کا ارادہ کیا تھا تو اللہ نے فرشتون سے فرمایا کہ جب مین انمین اپنی روح ڈالدون تو تم انھین سجدہ کرنا چنانچہ اللہ نے اُنمین روح پھونکی تو روح انکے سر مین داخل ہوئی اور اُنھین چھینک آئی فرشتون نے کہا کہ کہو الحمد للہ انھون نے کہا الحمد للہ اللہ عزوجل نے فرمایا یرحمک ربک پھر جب روح انکی آنکھون مین داخل ہوئی تو انھون نے جنت کے میوون کی طرف نظر کی پھر جب روح انکے پیٹ مین پہونچی تو انھین کھانیکی خواہش ہوئی اور وہ اُٹھے قبل اسکے کہ روح پیرون مین داخل ہو اور جنت کے میوون کی طرف جلدی سے جانا چاہا یہی مطلب اللہ کے اس قول کا ہے خلق الانسان من عجل پس تمام فرشتون نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے اُسنے سجدہ کرنیوالون کی شرکت سے

---

۵۱ حدثنا عن الحسن بن ہلال ساحماد بن سلمۃ عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان النہدی عن سلیمان الفارسی ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن حمید قال سا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ ۵۳ حدثنا موسی بن ہارون قال سا عمرو بن حماد قال سا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

انکار کیا اور غرور کیا اور کافرون مین سے ہوگیا اللہ نے اُس سے پوچھا کہ تجھے اسکے سجدہ کرنے
سے جسے مینے اپنے ہاتھون سے پیدا کیا کسنے روکا جبکہ مینے تجھے حکم دیا ابلیس نے کہا مین اُس سے
بہتر ہوں مین ایک بشر کو سجدہ نہین کرسکتا جسے تونے مٹی سے پیدا کیا اللہ نے فرمایا تو تو جنت سے
نکل جا تجھے یہ سزاوار نہین ہو کہ تو یہان غرور کرے تو نکل جا تو ذلیل لوگون مین ہو۔ (بسندہ[۱]) حضرت
ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا جب اللہ عزوجل نے آدم مین روح پھونکی تو روح انکے
سر کی طرف سے داخل ہوئی اُنکے بدن کے جس مقام پر روح پہونچتی تھی وہ مقام گوشت اور خون
بنجاتا تھا پھر جب روح اُنکے ناف تک پہونچی تو انھون نے اپنے جسم کو دیکھا اور انکو اپنے جسم کا حسن
اچھا معلوم ہوا چاہا کہ اٹھین مگر اُٹھ نہ سکے اسی سے اللہ تعالی نے فرمایا خلق الانسان من عجل یعنی انسان
جلد باز پیدا کیا گیا ہو اُسے آرام اور تکلیف پر صبر نہین ہوتا پھر جب پورے جسم مین روح آگئی تو انھین
چھینک آئی انھون نے اللہ کے الہام سے کہا الحمد للہ رب العالمین اللہ نے فرمایا یرحمک اللہ یا آدم
پھر اللہ نے خاصکر اُن فرشتون سے جو ابلیس کے ساتھ رہتے تھے نہ اور آسمان والے فرشتون سے
فرمایا کہ تم آدم کو سجدہ کرو چنانچہ سب نے سجدہ کیا۔ سوا ابلیس کے اُسنے انکار کیا اور سرکشی کی کیونکہ
اسکے دل مین غرور پیدا ہوگیا تھا اُسنے کہا کہ مین آدم کو سجدہ نکرونگا مین آدم سے بہتر ہون عمر مین انسے
بڑا ہون اور خلقت میری انسے قوی ہو تونے مجھے آگ سے پیدا کیا ہو اور انھین مٹی سے پیدا کیا ہو
اسکا مطلب یہ تھا کہ آگ بہ نسبت مٹی کے قوت ور ہو حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ جب ابلیس نے
سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالی نے اُسے بھلائی سے ناامید کردیا اور اُسکی نافرمانی کے سبب سے
اُسے شیطان مردود بنادیا (بسندہ[۲]) محمد بن اسحاق سے مروی ہو کہ انھون نے کہا۔ یہ بھی بیان
کیا جاتا ہو واللہ اعلم کہ جب روح آدم کے سر مین پہنچی تو انھین چھینک آئی انھون نے کہا الحمد للہ
انکے پروردگار نے انسے فرمایا یرحمک ربک۔ اور جسوقت انکی خلقت پوری ہوچکی تو فرشتے اُنکے
لیے سجدہ مین گرگئے انھین اللہ کا حکم یاد تھا جو پہلے سے اُنھین مل چکا تھا انھون نے اُس حکم کی تعمیل
کی اور خدا کا دشمن ابلیس کھڑا رہا اُسنے غرور اور سرکشی اور حسد کی وجہ سے سجدہ نہ کیا اللہ نے اُس سے
فرمایا کہ اے ابلیس تجھے اس چیز کے لیے سجدہ کرنے سے کسنے روکا جسے مینے اپنے ہاتھون سے
پیدا کیا مین جہنم کو تجھسے اور تیری پیروی کرنے والون سے پُر کردونگا پھر جب اللہ تعالی ابلیس پر

[۱] حدثنا ابو کریب قال ثنا عثمان بن سعید قال ثنا بشر بن عمارة عن ابی روق عن الضحاک عن ابن عباس ۱۲

[۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة عن محمد بن اسحاق ۱۲

غصہ کرنے سے فارغ ہوا اور ابلیس نے نافرمانی کی تو اللہ تعالی نے اُسپر لعنت نازل کی اور اُسے جنت سے نکالدیا۔ (بسندہ[۱]) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اللہ عزوجل نے آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور انمین اپنی روح پھونکی اور فرشتون کی جماعت کو حکم دیا انھون نے آدم کو سجدہ کیا پھر آدم اُٹھ کے بیٹھے تو انھین چھینک آئی انھون نے کہا الحمد للہ اللہ نے انسے فرمایا یرحمک ربک ان فرشتون کے پاس جاؤ اور اُنسے کہو السلام علیکم چنانچہ آدم اُنکے پاس گئے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر وہ اپنے پروردگار بزرگ برتر کے پاس لوٹ کے آئے اللہ نے انسے فرمایا کہ یہی تمھاری تعظیم اور تمھارے اور اولاد کی باہمی تعظیم ہے پھر جب ابلیس نے اپنے دل کی وہ بات ظاہر کردی جسکو وہ چھپاتا تھا یعنے غرور اور اپنے پروردگار کی نافرمانی۔ اور فرشتون نے اپنے پروردگار عزوجل سے کہا تھا جب اُسنے انسے فرمایا تھا کہ مین زمین مین ایک خلیفہ بنانیوالا ہون کہ کیا تو اُس شخص کو خلیفہ بنائیگا جو وہان فساد کرے اور خونریزی کرے اور ہم تو تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہین اور تیری پاکی بیان کرتے ہین انکے پروردگار نے انسے فرمایا کہ مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے اب اسوقت اُن فرشتون کو معلوم ہوا کہ انمین ایسے شخص بھی ہین جنسے اللہ عزوجل کی نافرمانی اور اسکے حکم کی مخالفت صادر ہوتی ہے۔ پھر اللہ عزوجل نے آدم کو تمام نام تعلیم کیے۔ علمائے سلف نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ وہ نام کیا تھے جو آدم کو اللہ نے تعلیم کیے تھے آیا کچھ خاص نام تھے یا تمام نام تھے بعض لوگون کا قول ہے کہ ہر چیز کا نام انھین تعلیم کردیا گیا تھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ انھون نے کہا اللہ تعالی نے آدم کو تمام نام تعلیم کردیے تھے اور یہ وہی نام ہین جنکو لوگ جانتے ہین مثلاً انسان کا نام جانور کا نام زمین کا نام خشکی کا نام تری کا نام پہاڑ کا نام گدھے کا نام اور اسی کے مثل دوسری چیزون کا نام (نیز بسندہ[۳]) حضرت ابن عباس سے

---

[۱] حدثنی محمد بن خلف قال سا آدم ابن ابی ایاس قال سا ابو خالد سلیمان بن حیان قال حدثنی محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو خالد وحدثنی داؤد بن ابی ہند عن الشعبی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو خالد وحدثنی ابن ابی ذباب الدوسی قال حدثنی سعید المقبری و یزید بن ہرمز عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [۲] حدثنا ابو کریب قال سا عثمان بن سعید قال سا بشر بن عمارۃ عن ابی روق عن الضحاک عن ابن عباس ۱۲ [۳] حدثنا احمد ابن اسحاق الاہوازی قال سا ابو احمد سا شریک عن عاصم بن کلیب عن الحسن بن سعد عن ابن عباس ۱۲

اللہ تعالی کے قول وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر مین منقول ہی کہ اللہ نے آدم کو ہر چیز کا نام بتادیا تھا یہانتک کہ شرمگاہ کا نام بھی (بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس سے اللہ عز وجل کے قول وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر مین مروی ہی کہ اللہ نے آدم کو ہر چیز کا نام بتادیا تھا یہانتک کہ شرمگاہ اور ریاح فاسدہ کا نام بھی۔ (بسندہ[۵۲]) مجاہد سے اللہ تعالی کے قول وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر مین مروی ہی کہ جسقدر چیزین اللہ نے پیدا کی ہین سب کے نام انکو بتادیے تھے (بسندہ[۵۳]) سعید بن جبیر سے مروی ہی کہ اللہ نے آدم کو ہر چیز کا نام بتادیا تھا یہانتک کہ اونٹ اور گاے اور بکری کا بھی (بسندہ[۵۴]) قتادہ سے اللہ تعالی کے قول وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر مین مروی ہی کہ اللہ نے آدم کو ہر چیز کا نام بتادیا تھا کہ یہ پہاڑ ہی یہ دریا ہی یہ فلان چیز ہی غرض ہر چیز کا نام اُنھین بتادیا بعد اسکے اُن چیزون کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا اور پوچھا کہ مجھے ان چیزون کے نام بتادو اگر تم سچے ہو۔ (نیز بسندہ[۵۵]) قتادہ سے اللہ عز وجل کے قول وعلم آدم الاسماء کلہا الی قولہ انک انت العلیم الحکیم کی تفسیر مین مروی ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم تم ان فرشتون کو ان چیزون کے نام بتادو چنانچہ انھون نے ہر قسم کی مخلوقات کے نام بتادیے اور اسکی قسم وغیرہ بھی بتادی (نیز بسندہ[۵۶]) حسن (بصری) اور قتادہ سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ نے آدم کو ہر چیز کا نام بتادیا تھا کہ یہ گھوڑا ہی یہ خچر ہی یہ اونٹ ہی یہ جن ہی یہ وحش ہی غرض اسی طرح ہر چیز کا نام بتادیا تھا۔

اور دوسرون نے کہا ہی (کہ عام طور پر ہر چیز کا نام آدم کو نہین بتایا گیا) بلکہ کوئی خاص نام بتایا گیا تھا اُن لوگون نے کہا ہی کہ وہ خاص نام فرشتون کا نام تھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۷]) ربیع سے اللہ تعالی کے قول وعلم آدم الاسماء کلہا کی تفسیر مین مروی ہی کہ انھون نے کہا فرشتون کے نام (آدم کو تعلیم کیے تھے)

اور بعض لوگون نے جو اسی قول کے موافق ہین کہ آدم کو خاص خاص نام

---

۵۱ حدثنی علی بن الحسن و سا مسلم الجرمی قال سا محمد بن مصعب عن قیس بن الربیع عن عاصم بن کلیب عن سعید بن معبد عن ابن عباس ۱۲ ۵۲ حدثنا محمد بن عمرو قال سا ابو عاصم قال سا عیسی بن میمون عن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ ۵۳ حدثنا سفیان قال سا ابی عن شریک عن سالم الافطس عن سعید بن جبیر ۱۲ ۵۴ حدثنا الحسن بن یحیی قال سا عبد الرزاق قال سا معمر عن قتادۃ ۱۲ ۵۵ حدثنا بشر بن معاذ سا یزید بن زریع عن سعید عن قتادۃ ۱۲ ۵۶ حدثنا القاسم بن الحسن قال سا الحسین قال سا حجاج عن جریر بن حازم و مبارک عن الحسن و قتادۃ ۱۲ ۵۷ حدثنا عبدۃ المروزی قال سا عمار بن الحسن قال سا عبد اللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع ۱۲

تعلیم کیے گئے تھے کہا ہو کہ آدم کو اُنکی اولاد کے نام تعلیم کیے گئے تھے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسند[۵۱]) ابن زید نے اللہ عزوجل کے قوم وعلم آدم الاسماء کلھا کی تفسیر مین بیان کیا ہو کہ انکی اولاد کے نام انکو بتادیے تھے۔ الغرض جب اللہ نے آدم کو تمام نام بتادیے تو اللہ عزوجل نے اُن نامون کی چیزون کو فرشتون کے سامنے پیش کیا اور انسے فرمایا کہ مجھے اِن چیزون کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو یہ انسے اسلیے فرمایا کہ جب اللہ نے انسے فرمایا تھا کہ مین زمین مین ایک خلیفہ بنانے والا ہون تو انھون نے کہا تھا کہ کیا تو زمین مین اُس شخص کو خلیفہ بنائیگا جو وہان فساد کرے اور خونریزی کرے اور ہم تو تیری حمد کے ساتھ تسبیح وتقدیس کرتے ہین پس اللہ تعالی نے بعد اسکے کہ آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا او اُنمین جان ڈالی اور انھین تمام مخلوقات کا نام بتادیا اِن چیزون کو فرشتون کے سامنے پیش کیا اور انسے فرمایا کہ مجھے ان چیزون کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو ین اگر تم مین سے کسی کو زمین مین اپنا خلیفہ بناتا تو تم میری اطاعت کرتے اور میری تسبیح وتقدیس کرتے اور میری نافرمانی نہ کرتے اور اگر کسی اور کو مین خلیفہ بناؤن تو وہ خونریزی اور فساد کریگا پس جب تم یہ نہین جانتے کہ انکے نام کیا ہین حالانکہ تم انکو دیکھ رہے ہو تو تم یہ کیونکر جان سکتے ہو کہ انکا انجام کار کیا ہوگا خواہ وہ خلیفہ تم مین سے ہو یا اور کسی قوم مین سے کیونکہ وہ تمھاری نظر سے غائب ہین انکو تم دیکھتے بھی نہین ہو نہ تمھین انکی خبر دی گئی ہو۔ یہ قول سلف کی ایک جماعت سے مروی ہو۔

بعض اُن لوگون کا ذکر جنسے یہ قول مروی ہو

(بسند[۵۲]) حضرت عبداللہ بن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اِس آیت کی تفسیر مین مروی ہو) کہ اگر تم اس بات مین سچے ہو کہ بنی آدم زمین مین فساد اور خونریزیان کرینگے (نیز بسند[۵۳])

حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ (اس آیت کا مطلب یہ ہو کہ) اگر تم اس بات ہو سچے ہو اور تم اسبات کو جانتے ہو کہ مین زمین مین خلیفہ کیون بناتا ہون۔

بعض لوگون کا یہ بھی قول ہو کہ اللہ جل جلالہ نے فرشتون سے یہ اسلیے فرمایا کہ جب اللہ نے آدم کی

---

۵۱ حدثنی یونس قال انا ابن وہب قال قال ابن زید ۱۲ ۵۲ حدثنا موسی بن ہارون قال حدثنی عمرو بن حماد قال انا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن عبداللہ بن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ۵۳ حدثنا ابو کریب قال انا عثمان بن سعید قال انا بشر بن عمارۃ عن ابی روق عن الضحاک عن ابن عباس ۱۲

پیدایش شروع کی تو فرشتون نے باہم یہ کہا کہ ہمارا پروردگار جو چاہے پیدا کرے مگر جو مخلوق وہ پیدا کریگا ہم اس سے زیادہ علم رکھنے والے اور بزرگ تر ہونگے چنانچہ جب اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا اور انھین ہر چیز کا نام بتا دیا تو ان چیزون کو فرشتون کے سامنے پیش کیا جنکے نام آدم کو بتا دیے تھے اور انسے فرمایا کہ مجھے ان چیزون کے نام بتاؤ اگر تم اپنی اس گفتگو مین سچے ہو کہ اللہ جو مخلوق پیدا کریگا تم اس سے زیادہ علم رکھنے والے اور بزرگ تر ہوگے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ)[1] قتادہ سے مروی ہو کہ واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ کا مطلب یہ ہو کہ اللہ تعالی نے فرشتون سے آدم کی آفرینش مین مشورہ لیا فرشتون نے کہا کہ تو زمین مین ایسے شخص کو پیدا کریگا جو اسمین فساد اور خونریزی کریگا فرشتے خدا کی تعلیم سے اس بات کو جانتے تھے کہ اللہ عزوجل کو خونریزی اور فساد سے زیادہ کوئی چیز ناپسند نہین ہو اور (انھون نے یہ بھی کہا کہ) ہم تو تیری حمد کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے ہین اللہ نے فرمایا مین جانتا ہون جو کچھ تم نہین جانتے۔ اللہ عزوجل کو یہ بات معلوم تھی کہ اس خلیفہ کی نسل سے انبیا و رسل اور نیک لوگ جنت کے رہنے والے پیدا ہونگے۔ بشر کہتے تھے ہمسے یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ ابن عباس کہتے تھے اللہ تعالی نے جب آدم کی خلقت شروع کی تو فرشتون نے کہا کہ اللہ تعالی کوئی مخلوق ایسی پیدا نکریگا جو اسکے نزدیک ہمسے زیادہ بزرگ اور ہمسے زیادہ علم رکھنے والی ہو لہذا آدم علیہ السلام کو پیدا کرکے اللہ نے انکی آزمایش کی اور اسی طرح ہر مخلوق کی آزمایش کی گئی ہو جیسے آسمانون کی اور زمین کی آزمایش کی گئی اللہ تعالی نے انسے فرمایا کہ خوشی سے یا ناخوشی سے آؤ انھون نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حاضر ہین (نیز بسندہ)[2] حسن (بصری) اور قتادہ سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ عزوجل نے فرشتون سے فرمایا کہ مین زمین مین ایک خلیفہ بنانے والا ہون فرشتون نے اپنی راے (اسکے خلاف) بیان کی اللہ نے انکو ایک علم دیا اور ایک علم انسے پوشیدہ رکھا جو علم انکو دیا گیا تھا اسی کے موافق انھون نے کہا کہ کیا تو زمین مین ایسے شخص کو پیدا کریگا جو اسمین فساد اور خونریزی کرے فرشتے اللہ کی تعلیم سے اس بات کو جانتے تھے کہ اللہ تعالی کے نزدیک خونریزی سے بدتر کوئی گناہ نہین ہو اور (فرشتون نے یہ بھی کہا کہ) ہم تو تیری حمد

---

[1] حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا سعید عن قتادہ ۱۲ [2] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین بن داؤد قال حدثنی حجاج عن جریر بن حازم و مبارک عن الحسن و ابی بکر عن الحسن و قتادہ ۱۲

کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے ہین اللہ نے فرمایا مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے پھر جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی خلقت شروع فرمائی تو فرشتون نے باہم یہ چرچہ کیا کہ ہمارا پروردگار جو چاہے پیدا کرے مگر جو مخلوق وہ پیدا کریگا ہم اُس سے زیادہ علم رکھنے والے اور اس سے زیادہ بزرگ ہونگے چنانچہ جب اللہ نے آدم کو پیدا کر دیا اور اپنی روح انمین ڈالی تو فرشتون کو حکم دیا کہ انکو سجدہ کرین چونکہ اُن لوگون نے وہ بات کہی تھی اسلیے اللہ نے آدم کو انپر فضیلت دیدی انھون نے سمجھ لیا کہ ہم آدم سے بہتر نہین ہین پس انھون نے کہا کہ اگرچہ ہم آدم سے بہتر نہین ہین مگر ہم علم مین اُنسے زیادہ ہین کیونکہ ہم انکے پہلے سے ہین اور اُنسے پہلے ہوا اور بہت سی چیزین پیدا ہو چکی تھین پس جب انکو اپنے علم پر ناز ہوا تو انکی آزمایش کی گئی اللہ نے آدم کو تمام چیزون کے نام بتادیے پھر اُن چیزون کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ مجھے تم ان چیزون کے نام بتاؤ اگر تم اس بات مین سچے ہو کہ مینے جو مخلوق پیدا کی اس سے تم زیادہ علم والے ہو پس اب مجھے اِن چیزون کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو راوی کہتا تھا یہ سنکر فرشتے ڈر گئے اور توبہ کرنے لگے اور ہر مومن ڈر کے توبہ کرنے لگتا ہی پس فرشتے بولے سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم[۵۱] اللہ نے فرمایا کہ یا آدم انبئہم باسمائہم فلما انباہم باسمائہم قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات والارض[۵۲] واعلم ماتبدون وما کنتم تکتمون یہ اللہ جل جلالہ نے فرشتون سے اس لیے فرمایا کہ فرشتون نے کہا تھا ہمارا پروردگار جو چاہے پیدا کرے مگر کوئی مخلوق ایسی نہ پیدا کریگا جو ہمسے زیادہ اسکے نزدیک بزرگ ہو اور ہمسے زیادہ علم والی ہو۔ راوی کہتا تھا کہ اللہ نے آدم کو ہر چیز کا نام بتادیا تھا کہ یہ گھوڑا ہی یہ خچر ہی یہ اونٹ ہی یہ جن ہی یہ وحش ہی غرض اسی طرح ہر چیز کا نام انھین بتلادیا گیا تھا اور ہر چیز انکے سامنے پیش کردی گئی تھی اسی وجہ سے اللہ نے فرمایا کہ کیا مینے تمسے نہ کہا تھا کہ مین آسمانون کی اور زمین کی پوشیدہ چیزین جانتا ہون اور مین جانتا ہون جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ظاہر تو وہ اس بات کو کرتے تھے کہ کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بنائیگا جو وہان فساد کرے اور خونریزی کرے اور چھپاتے اس بات کو تھے جو وہ باہم کہتے تھے کہ ہم آدم سے بہتر اور انسے زیادہ علم والے ہین (نیز بسند[۵۳]) ربیع بن انس سے مروی ہی کہ پھر اللہ نے

---

[۵۱] ترجمہ۔ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہین ہمکو کچھ علم نہین سوا اسکے جو تونے ہمین دیا تو دانا با حکمت ہے ۱۲ [۵۲] اے آدم انکو ان چیزون کے نام بتاؤ چنانچہ جب آدم نے انکو اُن چیزون کے نام بتادیے تو اللہ نے فرمایا کہ کیا مینے تمسے نہ کہا تھا کہ مین آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزین جانتا ہون اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو اسکو بھی جانتا ہون ۱۲ [۵۳] حدثنا عن عمار بن الحسن قال نا عبد اللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع بن انس ۱۲

ان چیزون کو فرشتون کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ مجھے ان چیزون کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو اور یہ
اسوجہ سے فرمایا کہ انھون نے کہا تھا کیا تو زمین مین ایسے شخص کو خلیفہ بنائیگا جو وہان فساد اور خونریزی
کرے۔ جب فرشتون کو یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالی زمین مین ایک خلیفہ بنانے والا ہی تو انھون نے باہم
یہ گفتگو کی کہ اللہ تعالی جو مخلوق بھی پیدا کرے ہم اس سے زیادہ علم والے اور اس سے زیادہ بزرگ
ہونگے۔ پس اللہ تعالی نے چاہا کہ فرشتون کو آگاہ کرے اس بات سے کہ آدم کو انپر فضیلت دی ہی
اور آدم کو اللہ نے تمام نام تعلیم کردیے اور فرشتون سے فرمایا کہ تم مجھے ان چیزون کے نام بتاؤ اگر
سچے ہو یہانتک کہ فرمایا مین جانتا ہون جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ظاہر بات انکی یہ تھی کہ
انھون نے کہا تھا کیا تو زمین مین ایسے شخص کو خلیفہ بنائیگا جو وہان فساد اور خونریزی کرے اور
پوشیدہ بات انکی یہ تھی کہ انھون نے آپسمین کہا تھا کہ ہمارا پروردگار ہرگز کسی ایسی مخلوق کو پیدا
نکریگا جس سے ہم زیادہ علم والے اور بزرگ نہون اب انھین معلوم ہوگیا کہ اللہ عز وجل نے آدم کو
علم اور کرم مین انپر بھی فضیلت دی ہی اور فرشتون کو یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ابلیس نے غرور کیا اور
اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا یہ بات انکو معلوم نہ تھی اور اللہ نے ابلیس پر عتاب کیا آدم کو
سجدہ نکرنیکے باعث سے اور اسنے اپنی معصیت پر اصرار کیا اور اپنی گمراہی اور طغیان پر قائم رہا
اللہ اسے لعنت کرے پس اللہ نے اُسے جنت سے نکالدیا اور اُسے مردود کردیا اور جو کچھ اُسے
بادشاہت آسمان دنیا اور زمین کی دی تھی اُس سے لے لی اور اسے جنت کی داروغائی سے معزول
کردیا اور اس سے اللہ جل جلالہ نے فرمایا اخرج[1] منہا فانک رجیم وان علیک اللعنۃ الی یوم الدین
مگر ابھی تک وہ آسمان مین رہتا تھا زمین پر نہین آیا تھا پھر اللہ عز وجل نے آدم کو جنت مین مقیم
فرمایا (بسندہ[2]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ جب ابلیس
ملعون ہوا تو اللہ نے اُسکو جنت سے نکالدیا اور آدم کو جنت مین مقیم کیا اور آدم اُسمین رہنے لگے مگر
پریشان خاطری کے ساتھ انکی بی بی نہ تھین جنکے ساتھ وہ رہین ایک مرتبہ سوئے پھر بیدار ہوے تو
دیکھا کہ انکے سر کے پاس ایک عورت کھڑی ہوئی ہی انکو اللہ نے انکے پسلی سے پیدا کیا تھا حضرت آدم
نے پوچھا کہ تم کیون پیدا کی گئی ہو انھون نے جواب دیا کہ اسواسطے تاکہ تم میرے ساتھ رہو ملائکہ نے
آدم کے علم کا امتحان لینے کے لیے پوچھا کہ انکا نام کیا ہی آدم نے کہا حوّا فرشتون نے کہا حوا نام

[1] ترجمہ تو جنت سے نکلجا تو مردود ہی اور قیامت تک تجھپر لعنت ہی ۱۲ [2] حدثنا موسی بن ہارون قال نا عمرو بن حماد قال نا اسباط عن السدی
فی خبر ذکرہ عن ابی مالک عن ابی صالح عن ابن عباس عن مرۃ الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

کیون رکھا گیا آدم نے جواب دیا کہ اس لیے کہ وہ شئی حی یعنی زندہ چیز سے پیدا کی گئی ہین پھر اللہ تعالی نے فرمایا یا آدم[ا] اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہار غدا حیث شئتما (بسند[۲]) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ جب اللہ تعالی ابلیس پر عتاب کرنے سے فارغ ہوا تو آدم علیہ السّلام کی طرف متوجہ ہوا اور انھین اللہ نے تمام نام تعلیم کر دیے تھے پھر فرمایا کہ اے آدم فرشتون کو ان چیزون کے نام بتادو وہ کہتے تھے پھر اللہ نے آدم پر غنودگی طاری کر دی جیسا کہ ہمین اہل کتاب یعنے اہل تورات وغیرہ اہل علم نے عبداللہ ابن عباس وغیرہ سے نقل کر کے خبر دی ہی پھر اللہ نے آدم کی بائین پسلی نکال لی اور اسکو گوشت سے پر کر دیا اور آدم علیہ السّلام سو رہے تھے وہ بیدار نہین ہونے پائے کہ اللہ تعالی نے انکی اُس پسلی سے انکی بی بی حوا کو پیدا کر دیا پھر انکو عورت بنایا تاکہ آدم انکے ساتھ رہین پس جب اللہ نے وہ غنودگی آدم سے دور کی اور وہ بیدار ہوے تو انھون نے حوا کو اپنے پہلو مین دیکھا تو انسے کہا کہ تم میرا گوشت میرا خون اور میری بی بی ہو اور وہ انکے پاس رہنے لگے پس جب اللہ نے آدم کے لیے جوڑا پیدا کیا اور اُنکے لیے ایک ہمنشین انھین کے جنس سے بنا دیا تو انسے فرمایا کہ اے آدم تم اور تمھاری بی بی دونون جنت مین رہو اور وہان سے کھاؤ جہان سے چاہو مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالمون مین سے ہو جاؤ گے (نیز بسندہ[۳]) مجاہد سے اللہ تعالی کے قول وخلق منہا زوجہا کی تفسیر مین مروی ہی کہ اللہ نے آدم کی پسلی سے حوا کو پیدا کیا وہ اسوقت سو رہے تھے جب بیدار ہوے تو انھون نے کہا یہ عورت ہی (نیز بسندہ[۴]) مجاہد سے ایسا مروی ہی۔ (نیز بسندہ[۵]) قتادہ سے مروی ہی کہ خلق منہا زوجہا کی تفسیر یہ ہی کہ حوا آدم کی پسلی سے پیدا کی گئین۔

اللہ تعالی کا ہمارے باپ آدم علیہ السّلام کا امتحان لینا

اور انکو اپنی اطاعت سے آزمانا اور آدم علیہ السّلام کی معصیت کا ذکر بعد اسکے کہ اللہ نے انکو بڑا مرتبہ اور عمدہ منزلت دی تھی اور انھین جنت کے خوشگوار عیش مین مقیم کیا تھا اور اللہ نے انسے اس عیش کو دور نہین کیا بلکہ وہ خود ہی اس لذیذ عیش کو چھوڑ کے زمین والون کے مکدر زندگی مین مبتلا ہو کے اور اسمین کاشتکاری اور پیمایش وغیرہ کرنے لگے۔

[۱] ترجمہ۔ اے آدم اور تمھاری بی بی جنت مین رہو اور وہان سے خوب کھاؤ جہان سے چاہو ۱۲ [۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ [۳] حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عیسی عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ [۴] حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا عن قتادۃ ۱۲

جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام اور انکی بی بی کو جنت مین مقیم کیا تو انھین اجازت دی کہ جو چاہین کھائین اور سوا ایک درخت کے پھل کے جو میوہ چاہین استعمال مین لائین اسی سے اللہ نے انکی آزمایش کی اور یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ نے جو کچھ اور انکے اولاد کے لیے مقدر کر دیا ہو وہ پورا ہو جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہو ویا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین مگر شیطان نے انھین بہکایا اور جس درخت کا پھل کھانے سے انکے پروردگار نے انھین منع کیا تھا اسکی انھین ترغیب دی اور اس بارے مین اللہ کی نافرمانی کرنیکو انکی نظر مین اچھا کرکے دکھایا یہانتک کہ انھون نے اس درخت کا پھل کھا لیا پس انکی شرمگاہین کھل گئین جو ابھی تک پوشیدہ تھین اور دشمن خدا ابلیس کے وہان تک پہونچنے کا سبب یہ ہو (بسندہ[۱]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ انھون نے کہا جب اللہ عزوجل نے آدم سے فرمایا کہ تم اور تمھاری بی بی جنت مین رہو اور وہان کھاؤ جہان سے چاہو مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالمون مین سے ہو جاؤ گے تو ابلیس نے چاہا کہ جنت مین انکے پاس جائے مگر جنت کے داروغہ نے منع کیا پس وہ سانپ کے پاس گیا وہ ایک جانور تھا جسکے چار پیر تھے اونٹ کے مثل تھا سب چوپایون مین خوبصورت تھا اس سے کہا کہ تو اپنے منہ مین مجھے داخل کرلے اور مجھے آدم تک پہونچا دے چنانچہ اُسنے ابلیس کو اپنے منہ مین داخل کر لیا پس سانپ جنت کے داروغون کے پاس سے ہو کے گذرا وہ خدا کی مقدر کی ہوئی بات کو جانتے نہ تھے پھر ابلیس نے سانپ کے منہ سے آدم سے گفتگو کی آدم نہ سمجھے تو وہ باہر نکلا اور کہا کہ اے آدم کیا مین تمھین ہمیشہ رہنے کا درخت بتاؤن اور ایسی بادشاہت کا پتہ دون جو کبھی پرانی نہو گی مطلب یہ تھا کہ مین تمکو ایسا درخت بتا دون کہ اگر تم اسکا پھل کھاؤ تو مثل اللہ بزرگ برتر کے بادشاہ ہو جاؤ گے یا ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور انکے سامنے اللہ کی قسم کھائی کہ مین تمھارا خیر خواہ ہون۔ ابلیس یہ چاہتا تھا کہ انکی شرمگاہین جو پوشیدہ ہین کھل جائین اور انکا لباس اُتر جائے اسکو یہ معلوم تھا کہ ان دونون کے جسم مین شرمگاہ بھی ہو کیونکہ وہ اسکو فرشتون کی کتاب مین پڑھ چکا تھا آدم اس سے بیخبر تھے انکا لباس ناخون (کے مثل) تھا آدم نے اُس درخت کے کھانے سے انکار کیا مگر حوا نے پیشقدمی کی اور کھا لیا بعد اسکے کہا کہ اے آدم تم بھی کھا لو دیکھو مینے کھا لیا مجھے کچھ نقصان نہین کیا چنانچہ

[۱] حدثنی موسی بن ہارون الہمدانی قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

آدم نے کھا لیا پس انکی شرمگاہین کھل گئین اور وہ دونون نے جنت کے پتون سے اپنی شرمگاہون کو
چھپانا شروع کیا (بسندہ[1]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا خدا کے دشمن ابلیس نے
جنگلی جانورون کے سامنے اپنے کو پیش کیا کہ مجھے کون اُٹھا لیجائیگا تاکہ جنت مین پہونچا آ[illegible] آدم اور انکی
بی بی سے کلام کرے سب جانورون نے انکار کر دیا یہانتک کہ اسنے سانپ سے [illegible]
کہا کہ مین بنی آدم سے تیری محافظت کرونگا تو میری پناہ مین رہیگا اگر مجھے جنت مین پہونچا دیگا چنانچہ
اسنے اپنے دونون دانتون کے درمیان مین ابلیس کو رکھ لیا پھر جنت مین لے گیا۔ ابلیس نے آدم
وحوا سے گفتگو کی سانپ پہلے لباس پہنے ہوے تھا اور چار پیرون کے بل چلتا تھا اسوقت سے
اللہ تعالی نے اسکو برہنہ کر دیا اور وہ اپنے پیٹ کے بل چلنے لگا راوی کہتا تھا کہ ابن عباس کہتے تھے
سانپ کو جہان پاؤ مار ڈالو اور خدا کے دشمن ابلیس کی ذمہ داری کو توڑ دو۔ (نیز بسندہ[2]) وہب
ابن منبہ سے مروی ہو وہ کہتے تھے کہ جب اللہ تعالی نے آدم کو اور انکی بی بی کو جنت مین [illegible]
کیا اور انھین اس درخت کے کھانے سے منع کیا وہ ایک درخت تھا کہ شاخین [illegible]
اُسمین پھل تھے فرشتے انکو کھاتے تھے وہ پھل انکو ہمیشگی بخشتا تھا اسی پھل سے اللہ نے آدم اور
انکی بی بی کو منع فرمایا تھا جب ابلیس نے چاہا کہ آدم کو ڈگا دے تو وہ سانپ کے جوف مین داخل ہوا
سانپ کے چار پیر تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اونٹنی ہو اللہ نے اسکو بہت خوبصورت جانور بنایا تھا
جب وہ جنت مین پہونچا تو ابلیس اسکے پیٹ سے نکلا اور اس درخت کے پھل توڑے جس سے اللہ نے
آدم اور انکی بی بی کو منع کیا تھا اور ان پھلون کو حوا کے پاس لے گیا اور کہا اس درخت کو دیکھو کیسی
پاکیزہ اسکی خوشبو ہو اور کیسا عمدہ اسکا مزہ ہو اور کیسا اچھا اسکا رنگ ہو حوا نے اُسے لیا اور اُسے کھا لیا
پھر وہ آدم کے پاس گئین اور انسے کہا کہ دیکھو اس درخت کی خوشبو کیسی پاکیزہ ہو اور اسکا مزا کیسا عمدہ ہو
اور رنگ کیسا اچھا ہو آدم نے بھی اُسے کھا لیا پس اُن دونون کی شرمگاہین کھل گئین پھر آدم ایک
درخت کی جوف مین داخل ہوے انکے پروردگار نے انھین پکارا کہ اے آدم تم کہان ہو انھون نے
عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مین تجھسے شرم کرتا ہون اللہ نے فرمایا وہ زمین ملعون ہے
جس سے تم پیدا کیے گئے لعنت ہی کا سبب ہوا اسکے پھل کا نتیجہ خار ہوا انھون نے یہ بھی کہا کہ جنت
مین اور نیز زمین مین طلح اور بیر سے بہتر کوئی درخت نہ تھا پھر اللہ نے فرمایا کہ اے حوا تمھین نے

---

[1] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق عن لیث بن ابی سلیم عن طاؤس الیمانی عن ابن عباس ۱۲

[2] حدثنا الحسن بن یحیی قال ثنا عبد الرزاق قال ثنا معمر عن عبد الرحمن بن مہران قال سمعت وہب بن منبہ ۱۲

میرے بندے کو دھوکا دیا (اچھا تمھاری سزا یہ ہو کہ) تم جب حاملہ ہوگی تو تکلیف اُٹھاؤگی اور جب وضع حمل کروگی تو موت کی تلخی کا مزہ چکھوگی اور سانپ سے فرمایا کہ تو ہی ہو جسکے پیٹ مین وہ ملعون داخل ہوا اور میرے بندے کو دھوکہ دیا تو ملعون ہو لعنت کی وجہ سے تیرے پیر تیرے پیٹ مین چلے جائینگے اور تیرا رزق سوا مٹی کے اور کچھ نہو گا تو بنی آدم کا دشمن ہو اور وہ تیرے دشمن ہین جب تو انمین سے کسی کو پائیگا تو اسکو کاٹ لیگا اور جب وہ تجھکو پائینگے تو تیرا سر کچل دینگے وہب سے پوچھا گیا کہ فرشتے کیا کھاتے تھے انھون نے کہا (وہ کچھ نہین کھاتے) اللہ جو چاہتا ہو کرتا ہو (نیز بسندہ[۵۱]) محمد بن قیس سے مروی ہو وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے آدم و حوا کو جنت کے ایک درخت کے کھانے سے منع فرمایا تھا اور انھین اجازت دی تھی کہ اور جس درخت کو چاہین کھائین شیطان آیا اور سانپ کے جوف مین داخل ہوا اور اسنے حوا سے گفتگو کی اور آدم کو وسوسہ دلایا اور کہا کہ تمھارے پروردگار نے جو تمکو اس درخت کے کھانے سے منع فرمایا ہو تو صرف اسلیے کہ تم کہین فرشتے نہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے نہو جاؤ شیطان نے انسے قسم کھائی کہ مین تمھارا خیرخواہ ہون وہ کہتے تھے کہ پھر حوا نے اُس درخت کو کاٹا تو اس سے خون نکلا اور آدم و حوا کا وہ لباس جو انپر تھا اتر گیا اور وہ اپنی شرمگاہون پر جنت کے پتے چپکانے لگے اور انھین انکے پروردگار نے آواز دی کہ کیا مینے تمھین اس درخت کے کھانے سے منع نکیا تھا اور تم سے نہ کہا تھا کہ شیطان تم دونون کا صریح دشمن ہو پھر تمنے اس درخت کو کیون کھایا حالانکہ مین تمکو اس سے منع کرچکا تھا آدم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار حوا نے مجھے کھلایا اللہ نے حوا سے فرمایا کہ تمنے کیون آدم کو کھلایا حوا نے عرض کیا کہ مجھے سانپ نے سکھایا تھا اللہ نے سانپ سے فرمایا کہ تو نے کیون حوا کو سکھایا اُسنے عرض کیا کہ مجھے ابلیس نے حکم دیا تھا اللہ نے فرمایا کہ وہ ملعون اور راندہ ہو اے حوا تمنے جس طرح اس درخت کو خون آلود کیا ہو اسی طرح تم بھی ہر مہینے مین خون آلود ہوجایا کروگی اور اے سانپ مین تیرے پیر کاٹ دونگا تو منھ کے بل چلا کریگا اور جو شخص تجھے پائیگا تیرا سر پتھر سے کچل دیگا (اے آدم و حوا) تم سب آسمان سے اُتر جاؤ تم مین سے ایک دوسرے کا دشمن ہوگا (نیز بسندہ[۵۲]) ربیع سے مروی ہو کہ مجھے ایک شخص نے بیان کیا کہ شیطان جنت مین ایک پیروالے جانور کی صورت مین داخل ہوا وہ جانور اونٹ کے مثل معلوم ہوتا تھا وہ کہتے تھے پھر وہ جانور ملعون ہوگیا اور اسکے پیر گرگئے وہ یہی سانپ ہو (نیز بسندہ[۵۳]) ابوالعالیہ سے

---

[۵۱] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین بن داؤد قال حدثنا حجاج عن ابی معشر عن محمد بن قیس ۱۲ [۵۲] حدثت عن عمار بن الحسن قال ثنا عبد اللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع قال حدثنا محدث ۱۲ [۵۳] حدثت عن عمار قال ثنا عبد اللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع قال وحدثنی ابوالعالیہ ۱۲

مروی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ اونٹ مین بعضے وہ ہین جو پہلے جن تھے وہ کہتے تھے کہ آدم کے لیے تمام جنت مباح کر دی گئی سوا ایک درخت کے اور انھین حکم دیا گیا کہ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالمون مین سے ہو جاؤگے وہ کہتے تھے پھر شیطان پہلے حوا کے پاس گیا اور کہا کہ تمھین کسی چیز کی ممانعت کی گئی ہی انھون نے کہا ہان اس درخت کی ممانعت کی گئی ہی شیطان نے کہا اس درخت سے تمھارے پروردگار نے صرف اسلیے ممانعت کی ہے کہ کہین تم دونون دو فرشتے نہ بنجاؤ یا ہمیشہ رہنے والے نہو جاؤ ابو العالیہ کہتے تھے کہ پہلے حوا نے اس درخت کو کھایا پھر انھون نے آدم سے کہا آدم نے بھی اُسکو کھایا وہ درخت ایسا تھا کہ جو اُسکو کھائے اُسکو حدث ہو اور جنت مین حدث ہونا سزاوار نہین (اسی مطلب کو) اللہ عزوجل نے فرمایا ہی فازلهما الشيطن عنها فاخرجهما مما كانا فيه یعنے آدم کو جنت سے نکالدیا (نیز بسندہ[۵۲]) بعض اہل علم سے مروی ہی کہ آدم علیہ السلام جب جنت مین داخل ہوے اور وہان کی بزرگی اور عیش و عشرت اور جو کچھ اللہ نے انھین وہان دیا تھا دیکھا تو کہا کہ کاش ہم یہان ہمیشہ رہتے انکی اس بات کو شیطان نے سن لیا لہذا اُسنے انھین ہمیشگی کا لالچ دیا (نیز بسندہ[۵۳]) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ انھون نے کہا مجھسے بیان کیا گیا ہی کہ سب سے پہلا فریب جو شیطان نے آدم و حوا کے ساتھ کیا یہ تھا کہ انکے سامنے اس طرح رویا کہ اسکے رونے کو سنکر اُن دونون کو درد آیا اور انھون نے اس سے کہا کہ تو کیون روتا ہی شیطان نے کہا مین تم دونون پر رو رہا ہون کہ تم دونون مر جاؤگے اور جس نعمت اور بزرگی مین تم ہو اُس سے جدا ہو جاؤگے یہ بات اُن دونون کے دل مین گڑ گئی بعد اسکے پھر اُنکے پاس گیا اور کہا کہ اے آدم کو کیا مین تمکو ہمیشہ رہنے کا درخت اور ایسی بادشاہت بتادون جو کبھی پرانی نہو اور کہا کہ اس درخت سے جو تمھارے پروردگار نے تمھین منع کیا ہی تو صرف اسلیے کہ کہین تم فرشتے نہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے نہو جاؤ اور اسنے قسم کھائی کہ مین تمھارا خیر خواہ ہون یعنی مین چاہتا ہون کہ تم دونون فرشتے بنجاؤ یا ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ یعنے اگر تم فرشتے نہو تو تمھین موت نہ آئے اسی مضمون کو اللہ عزوجل نے فرمایا ہی فدلاهما بغرور[۵۴] (نیز بسندہ[۵۵]) ابن زید سے اللہ عزوجل کے قول فوسوس کی تفسیر مین مروی ہی کہ شیطان نے حوا کو اُس درخت کے بارے مین وسوسہ دلایا یہانتک کہ حوا کو اُس درخت کے پاس لے گیا بعد اسکے آدم کو حوا نے ترغیب دی وہ کہتے تھے پھر آدم اپنے

---

۵۱ ترجمہ پس شیطان نے انھین جنت سے ڈگادیا اور جس نعمت مین وہ تھے اُس سے اُسکو نکالدیا ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن حمید قال ہا سلمۃ قال سا محمد بن اسحاق عن بعض اہل العلم ۱۲ ۵۳ حدثنا ابن حمید قال ہا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ ۵۴ ترجمہ پس شیطان نے اُن دونون سے ایک دھوکہ کی بات کہی ۱۲ ۵۵ حدثنا یونس قال نا ابن وہب قال قال ابن زید ۱۲

کام سے حوا کو بلایا حوا نے کہا مین نہ مانونگی تا وقتیکہ تم یہان نہ آؤ جب آدم وہان گئے تو حوا نے کہا
مین اب بھی نہ مانونگی تا وقتیکہ تم اس درخت کو نہ کھالو چنانچہ دونون نے اُس درخت کو کھایا پس انکی
شرمگاہین کھل گئین اور آدم جنت مین بھاگے انکے پروردگار نے انھین آواز دی کہ اے آدم
کیا تم مجھسے بھاگتے ہو آدم نے عرض کیا نہین اے میرے پروردگار بلکہ مجھے شرم معلوم ہوتی ہے
اللہ نے فرمایا کہ اے آدم یہ فریب تمھین کس طرح سے دیا گیا انھون نے کہا حوا کی وجہ سے اللہ
عزوجل نے فرمایا کہ اچھا حوا کے لیے یہ سزا ضروری ہے کہ مین اُسے ہر مہینے مین ایکبار خون آلود کردون
جیسے اُسنے اس درخت کو خون آلود کیا اور مین اُسے کم عقل کردونگا حالانکہ مینے اُسے حلیم پیدا کیا
تھا اور وہ ناگواری کی حالت مین زمانہ حمل گزارے گی اور ناگواری کی حالت مین وضع حمل کریگی
حالانکہ مینے اسے ایسا پیدا کیا تھا کہ نہایت آسانی سے زمانہ حمل کو گزارتی اور نہایت آسانی سے
وضع حمل کرتی - ابن زید کہتے تھے کہ اگر وہ بلا نہوتی جسمین حوا مبتلا ہوئین تو دنیا کی عورتین حائضہ نہوتین
اور حلیم ہوتین اور بہت آسانی سے حمل کا زمانہ گذارتین اور بہت آسانی سے وضع حمل کرتین (نیز بسندہ [۵۱])
سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ وہ خدا کی قسم کھاتے تھے کہ آدم نے اُس درخت کو ہوش حواس کی
حالت مین نہین کھایا بلکہ حوا نے انھین شراب پلائی یہانتک کہ جب انکو نشہ پیدا ہوا تو حوا انکو اُس
درخت کے پاس لے گئین اور انھون نے اُس درخت کو کھالیا پس جب آدم و حوا سے یہ خطا صادر
ہوئی تو اللہ تعالی نے انکو جنت سے خارج کردیا اور جو کچھ نعمت اور بزرگی انکو وہان حاصل تھی
انسے لے لی اور انکو اور انکے دونون دشمن ابلیس اور سانپ کو زمین پر اُتار دیا اور انسے فرمایا
کہ اُتر جاؤ تم مین سے ایک دوسرے کا دشمن ہے -
یہ جو کچھ ہمنے بیان کیا اسکے اہل علم بھی اسی کے مثل کہہ گئے ہین (نیز بسندہ [۵۲]) ابن عباس سے مروی ہے
وہ کہتے تھے اهبطوا بعضكم لبعض عدو اللہ تعالی نے آدم اور حوا اور ابلیس اور سانپ سے فرمایا تھا
(نیز بسندہ [۵۳]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اهبطوا بعضكم لبعض عدو
کی تفسیر مین مروی ہے کہ سانپ بھی ملعون ہوا اُسکے پیر کاٹ ڈالے گئے اور اللہ نے اُسکو اس حال مین

---

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة عن محمد بن اسحاق عن یزید بن عبداللہ بن قسیط عن سعید بن المسیب ۱۲ ۵۲ حدثنی یونس قال انا ابن وہب قال ثنا عبدالرحمن بن [illegible] ابراہیم عن اسمعیل السدی قال حدثنی من سمع ابن عباس ۱۲ ۵۳ حدثنا سفیان بن وکیع و موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد عن اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرة الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

کر دیا کہ وہ اپنے پیٹ کے بل چلتا ہو اور اسکی غذا مٹی بنائی اور آدم اور حوا اور ابلیس اور سانپ زمین پر اُتار دیے گئے (نیز بسندہ[1]) مجاہد سے اللہ عزوجل کے قول اہبطوا بعضکم لبعض عدو کی تفسیر مین مروی ہو کہ یہ خطاب آدم اور حوا اور ابلیس اور سانپ سے ہے۔

آدم جنت مین کس قدر رہے اور اللہ عزوجل نے انکو کس وقت پیدا کیا اور کس وقت وہ آسمان سے زمین پر اُتارے گئے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مضمون کی بہت حدیثین مروی ہین کہ اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا اور اُسی دن انکو جنت سے نکالا اور اُسی دن زمین پر اُتارا اور اُسی دن انکی توبہ قبول ہوئی اور اُسی دن انکی روح قبض کی گئی۔

اس بارے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین

(بسندہ[2]) سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جمعہ مین پانچ باتین ہین اسی مین آدم پیدا کیے گئے اور اسی مین وہ زمین پر اُتارے گئے اور اسی مین اللہ نے آدم کو موت دی اور اسمین ایک ساعت ایسی ہو کہ اسمین جو بندہ اپنے پروردگار سے کچھ مانگے اللہ اسکو ضرور دیگا بشرطیکہ کوئی گناہ کی بات یا قطع رحم کی درخواست نکرے اور اُسی دن قیامت قائم ہوگی اور ہر مقرب فرشتہ اور آسمان اور پہاڑ اور زمین اور ہوا (غرض ہر چیز) جمعہ کے دن سے خائف رہتی ہو (نیز بسندہ[3]) ابولبابہ بن عبدالمنذر سے روایت ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنون کا سردار جمعہ کا دن ہو اور اللہ کے نزدیک اسکی بزرگی یوم فطر اور یوم اضحی سے بھی زیادہ ہو اور اسمین پانچ باتین ہین اسی مین اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اسیمین انکو زمین پر اُتارا اور اُسی مین اللہ تعالی نے آدم کو موت دی اور اسمین ایک ساعت ایسی ہو کہ اُسوقت جو بندہ اللہ سے کوئی چیز مانگے اللہ اسکو ضرور دیتا ہو بشرطیکہ وہ چیز حرام نہو اور اُسی دن قیامت قائم ہوگی ہر مقرب فرشتہ اور آسمان اور زمین اور پہاڑ اور ہوا اور دریا جمعہ کے دن سے خائف رہتے ہین کہ اسی دن قیامت قائم ہوگی (نیز بسندہ[4]) سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ

---

[1] حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عیسی بن میمون عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ [2] حدثنا عبدالرحمن بن عبد الحکم قال ثنا علی بن معبد قال ثنا عبیداللہ بن عمرو عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ عن سعد ابن عبادہ ۱۲ [3] حدثنا محمد بن بشار و محمد بن معمر قالا ثنا ابو عامر ثنا زہیر بن محمد عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن عبدالرحمن بن یزید الانصاری عن ابی لبابہ بن عبدالمنذر ۱۲ [4] حدثنا محمد بن معمر قال ثنا ابو عامر قال ثنا زہیر بن محمد عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم لوگون کو جمعہ کے دنکا حال بتائیے کہ اسمین کیا بزرگی ہی حضرت نے فرمایا کہ اسی مین آدم پیدا کیے گئے اور اسی مین آدم زمین پر اُتارے گئے اور اسی مین اللہ نے آدم کو موت دی اور اسی مین ایک ساعت ہی کہ اس ساعت مین جو بندہ اللہ سے کوئی چیز مانگتا ہی اللہ اُسکو ضرور دیتا ہی بشرطیکہ کسی گناہ یا قطع رحم کی درخواست نکرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ ہر مقرب فرشتہ اور آسمان اور زمین اور پہاڑ اور ہوا غرض سب چیزین) جمعہ کے دن سے ڈرتی رہتی ہین۔ (نیز بسندہ[۵۱]) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنون سے بہتر جمعہ کا دن ہی اسی مین آدم پیدا کیے گئے اور اسی دن وہ جنت مین داخل کیے گئے اور اسی دن وہ جنت سے نکالے گئے۔

(نیز بسندہ[۵۲]) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنون کا سردار جمعہ کا دن ہی اسی دن آدم پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت مین داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے خارج کیے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی (نیز بسندہ[۵۳]) حضرت ابو ہریرہ مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے مثل کوئی دن نہین ہی اسی دن آدم پیدا کیے گئے اُسی دن وہ جنت سے نکالے گئے اور اُسی دن وہ پھر (بعد وفات کے) جنت مین داخل کیے گئے (نیز بسندہ[۵۴]) حضرت سلمان سے مروی ہی کہ انھون نے کہا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلمان تم جانتے ہو کہ جمعہ کے دن کا کیا مرتبہ ہی مینے عرض کیا کہ اللہ اور رسول کو خوب علم ہے یہی آپنے تین بار فرمایا (بعد اسکے فرمایا) اسی دن اللہ نے تمھارے باپ (آدم) کو پیدا کیا (نیز بسندہ[۵۵]) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ وہ کہتے تھے سب دنون سے بہتر جمعہ کا دن ہی اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اُسیدن وہ جنت مین داخل کیے گئے اور اُسیدن وہ جنت سے خارج کیے گئے اور اُسیدن قیامت قائم ہوگی (نیز بسندہ[۵۶]) عبید بن عمیر سے روایت ہی کہ انھون نے کہا سب

[۵۱] حدثنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الحکم قال ثنا ابو زرعۃ قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن عبد الرحمن الاعرج انہ سمع ابا ہریرۃ ۱۲ [۵۲] حدثنا بحر بن نصر قال ثنا ابن وہب قال اخبرنی ابن ابی الزناد عن ابیہ عن موسی بن ابی عثمان عن ابی ہریرۃ ۱۲ [۵۳] حدثنا الربیع بن سلیمان قال ثنا شعیب بن اللیث بن سعد عن جعفر بن ربیعۃ عن عبد الرحمن ہرمز انہ قال سمعت ابا ہریرۃ ۱۲ [۵۴] حدثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن منصور ومغیرۃ عن زیاد بن کلیب ابی معشر عن ابراہیم عن القرثع الضبی وکان القرثع من القراء الاولین قال قال سلمان ۱۲ [۵۵] حدثنا محمد بن عمارۃ الاسدی قال ثنا عبید اللہ بن موسی قال ثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ انہ سمع ابا ہریرۃ یحدث انہ سمع ابا ہریرۃ یقول ۱۲ [۵۶] حدثنا الحسین بن یزید الادمی قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا زکریا بن اسحاق عن عمرو بن دینار عن عبید بن عمیر ۱۲

پہلے آفتاب نے جس دن طلوع کیا وہ جمعہ کا دن تھا اور وہ سب دنون سے افضل ہو اسی مین اللہ تعالیٰ
نے آدم کو پیدا کیا تھا آدم کو اللہ نے اپنی صورت کے موافق پیدا کیا تھا پھر جب اللہ انکی خلقت سے
فارغ ہوا تو آدم کو چھینک آئی اللہ تعالی نے اُنھین الہام کیا کہ الحمد للہ کہین (چنانچہ انھون نے کہا)
پھر اللہ نے فرمایا یرحمک ربک۔ (نیز بسند ۵۱) حضرت سلمان سے روایت ہو کہ انھون نے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ تم جانتے ہو جمعہ کا دن کون دن ہو اسی دن مین تمھارے
باپ آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے۔ (نیز بسند ۵۲) حضرت سلمان سے روایت ہو وہ کہتے تھے
مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلمان تم جانتے ہو کہ جمعہ کے دن کا کیا مرتبہ
ہو آپنے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہی فرمایا بعد اسکے فرمایا یہ وہ دن ہو جسمین اللہ نے تمھارے باپ آدم کو
پیدا کیا (نیز بسند ۵۳) حضرت سلمان سے مروی ہو وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جانتے ہو کہ جمعہ کے دن کا کیا مرتبہ ہو اسی مین اللہ تعالی نے تمھارے باپ آدم کو پیدا کیا تھا
(نیز بسند ۵۴) حضرت سلمان سے روایت ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے
فرمایا کہ تم جانتے ہو جمعہ کے دن کا کیا مرتبہ ہو مینے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا اُسی دن تمھارے
باپ (آدم) پیدا کیے گئے تھے۔

آدم علیہ السلام جمعہ کے دن کسوقت پیدا کیے گئے اور کسوقت زمین پر اُتارے گئے۔

اسمین اختلاف ہو عبد اللہ بن سلام وغیرہ سے اس بارے مین روایت آئی ہو۔ (بسند ۵۵) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنون سے بہتر جمعہ کا دن ہو اُسی دن آدم پیدا
کیے گئے اور اسی دن وہ جنت مین مقیم کیے گئے اور اسی دن وہ زمین پر اُتارے گئے اور اسی دن
قیامت قائم ہوگی اور اسمین ایک ساعت ہو کہ اس ساعت مین جب کوئی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے
کوئی بھلائی مانگتا ہو تو اللہ ضرور اُسکو دیتا ہو عبد اللہ بن سلام کہتے تھے مین جانتا ہون کہ وہ کون ساعت
ہو وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہو اللہ عز وجل نے فرمایا ہو خلق الانسان من عجل ساریکم آیاتی

۵۱ حدثنا ابو کریب قال ثنا اسحاق بن منصور عن ابی کدینة عن مغیرة عن زیاد عن ابراهیم عن علقمة عن القرثع
عن سلمان ۱۲ ۵۲ حدثنا ابو کریب قال ثنا عثمان بن سعید عن ابی الاحوص عن مغیرة عن ابراهیم عن علقمة قال قال سلمان ۱۲
۵۳ حدثنا ابو کریب قال ثنا حسن بن عطیة قال ثنا قیس عن الاعمش عن ابراهیم عن القرثع عن سلمان ۱۲ ۵۴ حدثنا محمد بن
علی بن الحسن بن شقیق قال سمعت ابی یقول نا ابو حمزة عن منصور عن ابراهیم عن القرثع عن سلمان ۱۲ ۵۵ حدثنا ابو کریب قال ثنا ابن ادریس قال نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة

فلا یستعجلون (نیز بسندہ[۵۱]) بواسطہ حضرت ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی مروی ہے اور امین عبداللہ بن سلام کا قول بھی اسی طرح مذکور ہے (نیز بسندہ[۵۲]) مجاہد سے اللہ عزوجل کے قول خلق الانسان من عجل کی تفسیر مین مروی ہے کہ یہ آدم علیہ السلام کے قول کے موافق ہے جب وہ ہر چیز کے بعد آخر دن مین پیدا کیے گئے جب تمام مخلوقات پیدا ہو چکی تھین جب اللہ نے انکی آنکھون مین اور زبان مین اور سر مین جان ڈالی ابھی انکے نیچے کے جسم مین روح نہ پہنچی تھی تو انھون نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میری خلقت کو جلدی سے غروب آفتاب سے پہلے تمام کردے (بسندہ[۵۳]) مجاہد سے ایسا ہی مروی ہے (نیز بسندہ[۵۴]) مجاہد سے خلق الانسان من عجل کی تفسیر مین مروی ہے کہ یہ آدم نے عرض کیا تھا جبکہ وہ ہر چیز کے بعد پیدا کیے گئے پھر انھون نے ویسی ہی حدیث بیان کی سوا اسکے کہ انھون نے اپنی حدیث مین یہ بھی کہا کہ میری آفرینش مین جلدی کر آفتاب غروب ہونے چاہتا ہے (نیز بسندہ[۵۵]) ابن زید نے اللہ تعالی کے قول خلق الانسان من عجل کی تفسیر مین بیان کیا کہ عجلت کے ساتھ پیدا کرنیکا یہ مطلب ہے کہ آدم علیہ السلام ان دونون دنون کے آخر یعنی جمعہ کے دن پیدا کیے گئے اور اللہ نے انکو عجلت کے ساتھ پیدا کیا اور انکو جلد باز بنایا۔

اور بعض لوگون کا یہ بیان ہے کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو (جمعہ کے دن کی) نوین گھڑی مین جنت سے خارج فرمایا تھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۶]) انس ابو العالیہ سے روایت کرتے ہین کہ پہلے کہا آدم جنت سے نوین گھڑی مین خارج کیے گئے یا دسوین گھڑی مین تو انھون نے کہا ان نیسان[۵۷] کے پانچ دن گذر چلے تھے۔ اس قول کے قائل نے اگر یہ مطلب لیا ہے کہ اللہ بزرگ و برتر نے آدم اور انکی زوجہ کو جمعہ کے دن دو گھڑی گذرنے کے بعد جنت مین مقیم فرمایا اور دن اسنے دنیا کے دنون کے موافق رکھے ہین تو بیشک اسکا قول صحت سے بعید نہین ہے کیونکہ اگلے اہل علم سے یہ بات مروی ہے کہ آدم علیہ السلام چھٹے دن کی اخیری گھڑی مین

[۵۱] حدثنا ابو کریب قال ثنا المحاربی و عبدۃ بن سلیمان و اسد بن عمرو عن محمد بن عمرو قال ثنا ابو سلمۃ عن ابی ہریرۃ ۱۲ [۵۲] حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عیسی عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ [۵۳] حدثنا الحارث قال ثنا الحسن قال ثنا ورقاء عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ [۵۴] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال ثنا حجاج عن ابن جریج قال قال مجاہد ۱۲ [۵۵] حدثنا یونس قال ثنا ابن وہب قال قال ابن زید ۱۲ [۵۶] قال ابو جعفر قرأت علی عبدان بن محمد المروزی قال ثنا عمار بن الحسن قال ثنا عبداللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع عن انس ۱۲ [۵۷] نیسان رومی مہینے کا نام ہے انکا چھٹا مہینہ ہے ۱۲

پیدا کیے گئے تھے اور ان دنون مین سے ہر دن کی مقدار ہمارے سال کے حساب سے ہزار
سال کے برابر تھی پس معلوم ہوا کہ ان دنون کی ایک گھڑی ہمارے اعتبار سے تین سو اسی
برس کے برابر ہو گی اور ہم یہ بھی بیان کر چکے ہین کہ آدم علیہ السلام بعد اسکے کہ اللہ نے انکی
مٹی کو خمیر کیا نفخ روح سے پہلے چالیس برس پڑے رہے اور یہان بلاشک ہماری دنیا کے
سال مراد ہین پھر بعد نفخ روح کے تمامی خلقت اور قیام جنت اور زمین پر اترنے کے درمیان
مین کچھ بعید نہین کہ ہمارے سال کے حساب سے بقدر پینتیس برس کے زمانہ گذرا ہو۔ اور اگر
اس قائل نے یہ مراد لیا ہی کہ جمعہ کے دن دو گھڑی گذرنے کے بعد آدم کو فردوس مین مقیم کیا اور اس
دن کی مقدار ہمارے حساب سے ہزار برس کی تھی تو بیشک اسکا قول خلاف حق ہی کیونکہ تمام
وہ اہل علم جنکے اقوال اس بارے مین محفوظ ہین اس امر کے قائل ہین کہ جمعہ کے دن آخری ساعت
مین غروب آفتاب سے پہلے آدم علیہ السلام مین روح ڈالی گئی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے بھی اس بارے مین روایتین بہت ہین کہ اللہ بزرگ و برتر نے آدم علیہ السلام کو جنت مین
اسی دن مقیم کیا اور اسی دن انکو زمین پر اتارا پس اگر یہ صحیح ہو تو معلوم ہوا کہ (آدم علیہ السلام
کی پیدایش جو جمعہ کے دن کی آخری ساعت مین ہوئی اس) آخری ساعت سے آخرت کے
دنون کی ساعت مراد ہی جسکا ایک دن ہمارے حساب سے ہزار برس کے برابر ہوتا ہی وہ اس دن
کی بارہوین ساعت تھی جو ہمارے حساب سے تراسی برس چار مہینے کی ہوئی پس جب
یہ بات اس طرح ہوئی تو معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام جمعہ کے دن کی گیارہ ساعت گذرجانیکے
بعد پیدا کیے گئے اور وہ دن ہزار برس کے برابر تھا پھر انکا جسم ہمارے حساب سے چالیس
برس تک بغیر روح کے پڑا رہا پھر اسمین روح پھونکی گئی اور انکا قیام آسمان پر اور جنت مین
اسوقت تک جبکہ انسے یہ خطا صادر ہوئی اور زمین پر اتار دیے گئے تیتالیس برس چار
مہینے رہا اور یہ کل مدت ایک ساعت تھی ان چھ دنون مین جنمین اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو
پیدا فرمایا تھا۔ (بسندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا آدم علیہ السلام
جنت سے ظہر اور عصر کے درمیان مین نکلے تھے پھر وہ زمین پر اتار دیے گئے انکا قیام
جنت مین آخرت کے دنون سے بقدر نصف دن کے رہا جسکی مقدار پانچسو برس کی تھی اور
پورے دن کی مقدار ایک ہزار برس ہی۔ یہ قول ان احادیث کے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۵ قد حدثنی الحارث بن محمد قال ثنا محمد بن سعد قال ثنا ہشام بن محمد قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

مروی ہین اور نیز ان اقوال کے جو علماے سلف سے منقول ہین خلاف ہو۔

حضرت آدم و حوا جب زمین پر اُتارے گئے تو کس جگہ اُتارے گئے

پھر اللہ عز و جل نے اُسی دن جس دن کہ انکو پیدا کیا تھا قبل غروب آفتاب کے آدم مع اُنکی زوجہ کے آسمان سے زمین پر اُتار دیا وہ جمعہ کا دن تھا اور موافق قول علماے سلف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت آدم ہند مین اُتارے گئے تھے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین۔

(بسند[۵۱]) قتادہ سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ عز وجل نے آدم کو زمین پر اُتارا اور انکو سرزمین ہند مین اُتارا (نیز بسند[۵۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ سب سے پہلے اللہ تعالی نے آدم کو دہنا (نامی مقام ہین جو) سرزمین ہند مین (ہی) اُتارا تھا (نیز بسند[۵۳]) ابو العالیہ سے مروی ہو کہ انھون نے کہا آدم ہند مین اُتارے گئے تھے (نیز بسند[۵۴]) حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا کہ سب سے زیادہ خوشبودار ملک ہند ہو آدم علیہ السلام وہین اُتارے گئے تھے لہذا وہین کے درختون مین جنت کی خوشبو آگئی ہو (نیز بسند[۵۵]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا آدم ہند مین اُتارے گئے اور حوا جدہ مین اُتاری گئی تھین آدم علیہ السلام انکی تلاش مین چلے یہانتک کہ دونون مل گئے جس مقام مین حوا اُنکے قریب آگئی تھین اُسی مقام کا نام مزدلفہ ہو اور مقام عرفات مین جا کے ایک نے دوسرے کو پہچانا اسی وجہ سے اُس مقام کا نام عرفات ہو اور جس جگہ وہ دونون یکجا ہوے وہ مقام جمع ہو وہ کہتے تھے کہ آدم علیہ السلام ہند کے ایک پہاڑ پر اُتارے گئے تھے جسکا نام بوذ ہو (نیز بسند[۵۶]) حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہو کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر اُتارے گئے تو ہند کے ایک پہاڑ پر اُتارے گئے تھے۔ (نیز بسند[۵۷]) ابن اسحاق سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اہل تورات کا قول ہو کہ آدم ہند کے ایک پہاڑ پر اُتارے گئے تھے جسکا نام واسم ہو وادی بھیل کے پاس ہو یہ مقام دہنج

[۵۱] حدثنا الحسن بن یحیی قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن قتادة ۱۲ [۵۲] حدثنا عمرو بن علی قال نا عمران بن عیینة قال انا عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن بن عباس ۱۲ [۵۳] حدثت عن عمار قال نا عبد اللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع بن انس عن ابی العالیة ۱۲ [۵۴] حدثنا ابن سنان قال نا الحجاج قال نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن یوسف بن مہران عن ابن عباس قال قال علی بن ابیطالب ۱۲ [۵۵] حدثنی الحارث قال نا ابن سعد قال نا ہشام بن محمد عن ابیہ عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ [۵۶] حدثنا ابو ہمام قال حدثنی ابی قال نا زیاد بن خیثمة عن ابی یحیی بائع القت قال قال لی مجاہد ۱۲ [۵۷] حدثنا ابن حمید قال نا سلمة عن ابن اسحاق ۱۲

اور مندل نامی ہند کے دو شہرون کے درمیان مین ہی اور وہ لوگ کہتے ہین کہ حوا مقام جدہ مین اتاری گئین تھین جو سرزمین مکہ مین ہی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آدم سرندیپ مین ایک پہاڑ پر اتارے گئے تھے جسکا نام بوذ ہی اور حوا جدہ مین اتاری گئی تھین جو مکہ کے قریب ہی اور ابلیس میسان مین اتارا گیا تھا اور سانپ اصفہان مین۔ اور بعض لوگون کا قول ہی کہ سانپ (مقام) بریہ مین اتارا گیا تھا اور ابلیس دریاے اُبلہ کے کنارے یہ باتین وہ ہین جنکی صحت کا علم بغیر ایسی خبر کے نہین ہوسکتا جو حجت ہوسکے اور اس بارے مین کوئی خبر ایسی نہین ہی سوا اس خبر کے کہ آدم سرزمین ہند مین اتارے گئے تھے کیونکہ یہ بات ایسی ہی کہ اسکی صحت کا نہ علماے اسلام انکار کرسکتے ہین اور نہ اہل توراۃ وانجیل اور انھین مین سے بعض لوگون کا قول حجت ہی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ وہ پہاڑ جسپر آدم علیہ السّلام اُتارے گئے تھے اُسکی چوٹی بہ نسبت دنیا کے اور پہاڑون کے آسمان سے قریب تھی اور آدم علیہ السّلام جب اُس پہاڑ پر اُتارے گئے تو انکا قد اتنا تھا کہ انکے پیر تو اُس پہاڑ پر تھے اور انکا سر آسمان مین تھا وہ فرشتون کی دعا اور تسبیح کی آواز سنتے تھے اور انکو اس سے تسکین ہوتی تھی مگر فرشتون کو اس سے وحشت ہوتی تھی لہذا آدم علیہ السّلام کا طول کم کردیا گیا

کون لوگ اسکے قائل ہین۔

(بسندہ[1]) عطاء بن ابی رباح سے روایت ہی کہ انھون نے کہا جب اللہ عزوجل نے آدم کو جنت سے خارج فرمایا تو اُنکے دونون پیر زمین پر تھے اور انکا سر آسمان مین تھا وہ آسمان والون کا کلام اور انکی دعا سنتے تھے اور اس سے انکو تسکین ہوتی تھی مگر فرشتے اس سے متوحش ہوتے تھے یہانتک کہ انھون نے اپنی دعا اور اپنی نمازمین اللہ تعالی سے اسکی شکایت کی پس اللہ نے آدم کا قد کم کردیا جب وہ آوازین انھون نے نہ سنین جو سنتے تھے تو انکو پریشانی ہوئی یہانتک کہ انھون نے اپنی دعا اور اپنی نماز مین اللہ عزوجل سے اسکی شکایت کی پھر اللہ نے انکو مکہ کی طرف بھیجا پس جس جس مقام پر انکا قدم پڑتا تھا وہ مقام آبادی قرار پایا اور جسقدر مقامات اُنکے قدم کے درمیان مین آئے وہ جنگل قرار پائے یہانتک کہ وہ مکہ پہونچے اور اللہ تعالی نے جنت سے ایک یاقوت بھیجا وہ یاقوت اُسی مقام پر آیا جہان اب کعبہ ہی پس آدم علیہ السّلام برابر اسکا طواف کرتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالی نے طوفان بھیجا تو وہ یاقوت اُٹھا لیا گیا پھر جب اللہ تعالی نے ابراہیم خلیل علیہ السّلام کو مبعوث فرمایا تو انھون نے اُسی مقام پر کعبہ بنایا

[1] حدثنا الحسن بن یحیی قال نا عبد الرزاق قال نا ہشام بن حسان عن سوار ختن عطاء عن عطاء بن ابی رباح ۱۲

یہی مطلب اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ہی واذ بوانا لابراہیم مکان البیت (نیز بندہ) قتادہ سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو بھی آدم علیہ السّلام کے ساتھ ہی پیدا فرما دیا تھا چنانچہ (جب وہ زمین پر اُتارے گئے تو انکا قد اتنا لمبا تھا کہ) انکا سر آسمان مین (لگ جاتا) تھا اور پیر انکے زمین مین تھے فرشتے انسے متوحش ہوتے تھے لہذا انکا قد ساٹھ گز کا کردیا گیا جب آدم علیہ السّلام نے ملائکہ کی آواز اور انکی تسبیح سنی تو انھین رنج ہوا اور انھون نے اللہ تعالیٰ سے اسکی شکایت کی اللہ نے فرمایا کہ اے آدم مینے تمھارے لیے ایک گھر اتار دیا ہی تم اسکا طواف کیا کرو جس طرح میرے عرش کا طواف کیا جاتا ہی اور تم اسکے پاس نماز پڑھا کرو جس طرح میرے عرش کے پاس نماز پڑھی جاتی ہی پس آدم علیہ السّلام اس گھر کی طرف چلے اور بہت تیز قدم اُٹھاکے چلے ہر دو قدم کے درمیان مین جسقدر مقام آیا وہ جنگل قرار پایا اور وہ اسکے بعد ہمیشہ جنگل رہا پھر آدم علیہ السّلام کعبے کے پاس آئے اور انھون نے اسکا طواف کیا اور انکے بعد تمام نبیون نے کیا (نیز بندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جب آدم علیہ السّلام کا قد کم ہوکر ساٹھ گز کا رہگیا تو وہ کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مین تیرے گھر مین تیرا پڑوسی تھا میرا کوئی پروردگار تیرے سوا نہین ہی اور نہین کوئی محافظ تیرے سوا ہی مین وہان خوب کھاتا تھا اور جہان چاہتا تھا رہتا تھا پھر تونے مجھے اس مقدس پہاڑ پر اُتار دیا مگر مین فرشتون کی آواز سنتا تھا اور انکو دیکھتا تھا کہ وہ کس طرح تیرے عرش کے گرد گھومتے ہین اور مین جنت کی خوشبو اور اُسکی پاکیزگی حاصل کرتا تھا پھر تونے مجھے پست قامت کردیا میرا قد ساٹھ گز کا ہوگیا اب وہ آواز اور نظر بھی مجھسے جاتی رہی اور جنت کی خوشبو بھی مجھسے دور ہوگئی پس اللہ عز وجل نے انھین جواب دیا کہ اسے آدم تمھاری معصیت کے سبب سے مینے تمھارے ساتھ ایسا کیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا کی برہنگی ملاحظہ فرمائی تو آدم کو حکم دیا کہ ایک بھیڑ اُن آٹھ قسم کے جانورون مین سے جو جنت سے اتارے گئے تھے لیکر ذبح کرین چنانچہ انھون نے ایک بھیڑ پکڑکے ذبح کی اور اُسکے بال لیے حوا نے انکو کاتا اور آدم و حوا دونون نے انکو بُنا آدم نے اپنے لیے ایک جبہ بنایا اور حوا کے لیے ایک کرتہ اور ایک چادر بنا دی دونون نے اُس لباس کو پہنا پھر اللہ تعالیٰ نے آدم کی طرف وحی بھیجی کہ میرا ایک حرم ہی میرے عرش کی

سلہ ترجمہ جب ہمنے ابراہیم کو کعبہ کی جگہہ بتائی ۱۲ سلہ حدثنا الحسن بن یحیی قال ثنا عبد الرزاق قال ثنا معمر عن قتادہ ۱۲
سلہ حدثنی الحارث قال ثنا ابن سعد قال ثنا ہشام بن محمد قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

محاذات مین تم جاؤ اور وہان میرے لیے ایک گھر بناؤ پھر تم اُس گھر کا طواف کرو جس طرح
تمنے میرے فرشتون کو دیکھا ہو کہ وہ میرے عرش کا طواف کرتے ہین وہین مین تمھاری اور تمھارے
اولاد کی دعا قبول کرونگا یعنے اُن لوگون کی جو میرے فرمانبردار ہونگے۔ آدم نے عرض کیا کہ
اے میرے پروردگار مین یہ کام کس طرح کر سکونگا مین اس کام کی طاقت نہین رکھتا نہ وہان تک
پہونچ سکتا ہون پس اللہ نے ایک فرشتہ اُنکے لیے مقرر کردیا وہ فرشتہ انکو مکہ کی طرف لیچلا۔ آدم کا گذر
جب کسی باغ یا ایسے مقام پر ہوتا جو انکو اچھا معلوم ہوتا تو وہ اُس فرشتے سے کہتے کہ ہمین اس مقام پر
اُتار دو فرشتہ انسے کہتا تھا کہ اچھا اس مقام پر اُتر پڑو یہانتک کہ وہ مکہ پہونچ گئے پس جس جس
مقام پر آدم اُترے تھے وہ مقام آباد ہوا اور جس جس مقام مین وہ نہین اُترے وہ مقام جنگل
اور ویرانہ رہا بعد اسکے انھون نے کعبہ کی بنا ڈالی پانچ پہاڑون سے اسکو بنایا طور سینا سے اور
طور زیتون سے اور لبنان سے اور جودی سے اور اسکی بنیاد حرا سے بنائی پھر جب آدم اُسکی
تعمیر سے فارغ ہوے تو فرشتہ انھین عرفات مین لے گیا اور انکو تمام مناسک جو لوگ آجکل
کرتے ہین بتائے پھر انکو مکہ مین لایا اور انھون نے سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا اسکے بعد پھر وہ
سرزمین ہند مین لوٹ آئے اور بوذ نامی پہاڑ پر انھون نے وفات پائی۔ (نیز بسندہ[ﷺ])
حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ آدم علیہ السلام جب (جنت سے) اُترے تو سرزمین ہند مین
اُترے اور انھون نے وہین سے چالیس حج پیادہ پا کیے (راوی کہتا ہو) مینے کہا کہ اے
ابو الحجاج وہ سوار کیون نہوتے تھے انھون نے کہا کون چیز اُنکو اُٹھا سکتی تھی خدا کی قسم انکا ایک
قدم تین دن کی مسافت پر پڑتا تھا اور انکا سر آسمان مین پہونچ جاتا تھا فرشتون نے اُنکے سانس
لینے کی شکایت پروردگار سے کی تو رحمن نے اُنکو ایک کونچہ دیا جس سے انکا قد بقدر چالیس
برس کی مسافت کے جھک گیا (نیز بسندہ[ﷺ]) حضرت ابن عمر سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے
آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اور وہ اسوقت ہند کے شہرون مین تھے کہ کعبہ کا طواف کرو
چنانچہ آدم نے ہند سے حج کیا جس جس مقام پر اُنکا قدم پڑا وہ مقام آباد ہوا اور جس قدر مقامات
انکے قدمون کے درمیان مین آگئے وہ ویران رہے یہانتک کہ وہ کعبہ پہونچے اور انھون نے
کعبہ کا طواف کیا اور تمام مناسک ادا کیے پھر سرزمین ہند کی طرف لوٹنے کا ارادہ کیا چنانچہ چلے

ﷺ حدثنا ابو ہمام قال حدثنی ابی قال حدثنی زیاد بن خیثمۃ عن ابی یحیی بائع القت قال قال لی مجاہد لقد حدثنی عبد اللہ بن عباس ۱۲
ﷺ حدثنا صالح بن حرب ابو معمر مولی بنی ہاشم قال سا ثمامۃ بن عبیدۃ السلمی قال سا ابو الزبیر قال قال نافع سمعت ابن عمر ۱۲

یہانتک کہ جب مقام عرفات مین پہونچے تو فرشتے انھین سلے اور انھون نے کہا کہ اے آدم تمھارا حج بہت اچھا ہوا اس بات سے آدم کو خوشی پیدا ہوئی فرشتون نے جب انکی یہ بات دیکھی تو کہا کہ اے آدم ہم تمھاری خلقت سے دو ہزار برس پہلے اس گھر کا طواف کیا کرتے تھے پس آدم نے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لین - یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر اُتارے گئے تو انکے سر پر جنت کے درخت کا ایک تاج تھا جب وہ زمین پر آئے اور وہ تاج خشک ہوگیا اور اُسکے پتے گرے تو اس سے تمام خوشبودار چیزین پیدا ہوئین - اور بعض لوگون کا بیان ہو (کہ تاج سر پر نہ تھا) بلکہ یہ بات وہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہو کہ اُن دونون نے اپنی شرمگاہون پر جنت کے پتے چپکائے تھے جب وہ پتے خشک ہو کے گرے تو اُن پتون سے ہر قسم کی خوشبودار چیزین پیدا ہوئین واللہ اعلم - اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ جب آدم علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ انھین زمین پر اُتارنے والا ہو تو جنت کے جس درخت پر انکا گذر ہوتا تھا اس درخت سے وہ ایک شاخ توڑ لیتے تھے پھر جب وہ زمین پر اُتارے گئے تو وہ شاخین انکے پاس تھین جب وہ شاخین خشک ہوئین تو اُنکے پتے زمین پر گرے یہی پتے تمام خوشبوؤن کے اصل تھے

کون لوگ اسکے قائل ہین -

(بسندہ[۱]) عبداللہ ابن عباس سے مروی ہو کہ آدم جب جنت سے نکلے تو جس درخت پر انکا گذر ہوتا تھا اسکی پتی وہ توڑ لیتے تھے ملائکہ کو حکم ملچکا تھا کہ انکو چھوڑ دو تاکہ یہ جو چیز چاہین اپنے ہمراہ لیجائین پس جب وہ اُتارے گئے تو ہند مین اُترے اور یہ خوشبو جو ہند سے لائی جاتی ہو وہی ہو جو آدم جنت سے لیکے آئے تھے -

اس بات کے کون لوگ قائل ہین کہ آدم کے سر پر جنت کے درختون کا تاج تھا

(بسندہ[۲]) ابو العالیہ سے مروی ہو وہ کہتے تھے کہ جب آدم جنت سے نکلے تو اُنکے پاس جنت کے درخت کی ایک لاٹھی تھی اور اُنکے سر پر جنت کے درختون کا ایک تاج تھا پھر وہ ہند مین اُتارے گئے اسی وجہ سے تمام قسم کی خوشبوئین ہند مین پیدا ہوتی ہین - (نیز بسندہ[۳]) ابن اسحاق سے مروی ہو کہ انھون نے کہا جب آدم

[۱] حدثنا ابو ہمام قال ثنا ابی قال ثنا زیاد بن خیثمۃ عن ابی یحیی بائع القت قال قال مجاہد ۱۲ [۲] حدثت عن عمار بن الحسن قال ثنا عبد اللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع بن انس عن ابی العالیۃ ۱۲ [۳] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

اُس پہاڑ پر اُترے جسپر وہ اُتارے گئے تھے تو انکے پاس جنت کے پتون مین سے کچھ پتیان تھین وہ پتیان تمام خوشبوؤن کی) اور ہر قسم کے میوون کی اصل ہین جو سرزمین ہند کے سوا اور کہین نہین پائے جاتے اور بعض لوگون کا بیان ہی (کہ یہ بات نہ تھی) بلکہ اللہ نے جنت کے کچھ پھل اُنکے ساتھ کردیے تھے اور ہمارے یہ پھل انھین پھلون سے پیدا ہوے تھے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین۔

(بسندہ[۱]) اشعری سے روایت ہی کہ انھون نے کہا اللہ بزرگ برتر نے جب آدم کو جنت سے نکالا تو جنت کے کچھ پھل اُنکے ہمراہ کردیے تھے اور انھین ہر چیز کا بنانا سکھا دیا تھا پس تمھارے یہ پھل جنت کے انھین پھلون سے پیدا ہوے ہین صرف یہ فرق ہی کہ تمھارے پھل سڑ جاتے ہین اور جنت کے پھل سڑتے نہین

اُن لوگون کا ذکر جو اس بات کے قائل ہین کہ ہند مین خوشبوئین اسوجہ سے پیدا ہوئین کہ آدم جب وہان اُتارے گئے تو اُنکے بدن کی خوشبو وہان کے درختون مین اثر کر گئی

(بسندہ[۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا آدم علیہ السّلام جب اُترے تو اُنکے پاس جنت کی خوشبو تھی بس اس مقام کے درختون اور جنگلون مین انکی خوشبو اثر کر گئی اور اس مقام کی تمام چیزین خوشبودار ہوگئین اسی وجہ سے خوشبو کو ہواے جنت سے نسبت دیتے ہین اور لوگون نے کہا ہی آدم کے ساتھ جنت سے خوشبوئیں تھی اُتاری گئی تھی اور انھین کے ساتھ حجر اسود بھی اُتارا گیا وہ پہلے برف سے بھی زیادہ سپید تھا اور عصاے موسی بھی انھین کیساتھ اُتارا گیا تھا وہ جنت کے درخت آس سے بنایا گیا تھا اسکا طول دس گز تھا حضرت موسی کے قد کے موافق اور انھین کے ساتھ مر اور لوبان بھی جنت سے اُتارا گیا تھا اسکے بعد پھر نہائی اور ہتوڑی بھی اُتاری گئی اور دو کلتیان بھی پس جب آدم اُس پہاڑ پر اُتارے گئے تو انھون نے دیکھا کہ ایک لوہے کی لاٹھی پہاڑ پر نکلی ہوئی ہی پھر انھون نے ہتوڑی سے کچھ پرانے سوکھے ہوے درختون کو توڑا بعد اسکے اس لاٹھی پر انھون نے آگ جلائی یہانتک کہ وہ پگھل گئی پس سب سے پہلے

---

[۱] حدثنا ابن بشار قال ثنا ابن ابی عدی وعبدالوہاب ومحمد بن جعفر عن عوف عن قسامۃ بن زہیر عن الاشعری ۱۲

[۲] حدثنا الحارث بن محمد قال ثنا ابن سعد قال ثنا ہشام بن محمد قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۱

جو چیز آدم نے بنائی وہ چھری تھی اُس سے کام کیا کرتے تھے بعد اسکے انھون نے تنور بنایا یہی تنور بطور میراث کے نوح علیہ السلام کو ملا اور یہی تنور جب عذاب آیا تو زمین جوش کرنے لگا تھا اور آدم علیہ السلام جب اُتارے گئے اُسوقت انکا قد اتنا تھا کہ انکا سر آسمان سے لگتا تھا اسی سبب سے انکے سر کے بال گر گئے تھے اور یہ بات انکی اولاد مین بھی بطور میراث کے ابتک چلی آتی ہے آدم علیہ السلام کی درازی قد سے جنگل کے جانور متنفر رہتے تھے اُسی وقت سے انکا نام وحش رکھا گیا آدم علیہ السلام جب اس پہاڑ پر کھڑے ہوتے تھے تو فرشتون کی آواز سُنتے تھے اور جنت کی خوشبو انھین ملتی تھی پھر انکا قد کم کرکے ساٹھ گز کا کردیا گیا اور انکا قد پھر یہی رہا یہانتک کہ انکی وفات ہوگئی آدم علیہ السلام کا سا حسن سوا یوسف علیہ السلام کے اور کسی کو نہین ملا۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ وہ میوے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے ساتھ کردئے تھے جبکہ وہ زمین پر اُترے تیس قسم کے تھے۔ دس اُنمین سے وہ ہین جنمین چھلکا ہوتا ہے اور دس اُنمین سے وہ ہین جنمین گُٹھلی ہوتی ہے اور دس وہ ہین جنمین نہ گٹھلی ہوتی ہے نہ چھلکا۔ چھلکے والے دس یہ ہین۔ جوز۔ بادام۔ پستہ۔ بندق۔ خشخاش۔ بلوط۔ شاہ بلوط۔ رانج۔ انار۔ کیلا۔ اور وہ دس جنمین گٹھلی ہوتی ہے یہ ہین۔ شفتالو۔ مشمش۔ آلو۔ بخارا۔ رطب۔ غبیرا۔ نبق۔ زعرور۔ عناب۔ مقل۔ شاہ لوج۔ اور وہ دس جنمین نہ چھلکا ہوتا ہے نہ گٹھلی یہ ہین۔ سیب۔ بہی۔ امرود۔ انگور۔ شہتوت۔ انجیر۔ لیمون۔ خرنوب۔ کھیرا۔ خربوزہ۔ بعض لوگونکا بیان ہے کہ آدم علیہ السلام جنت سے ایک تھیلی گیہون بھی لانے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ گیہون جبریل علیہ السلام لائے تھے جبکہ آدم بھوکے ہوے اور انھون نے اپنے پروردگار سے کھانا مانگا تو اللہ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے سات دانہ گیہون کے بھیجے انھون نے وہ دانہ آدم علیہ السلام کے ہاتھ مین رکھدیے آدم نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے جبریل نے کہا یہ وہی ہے جس نے تمکو جنت سے نکالا ایک دانہ کا وزن ایک ہزار آٹھ سو درہم کے برابر تھا آدم علیہ السلام نے کہا مین اسکو کیا کرون جبریل نے کہا اسکو زمین مین پھیلادو چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت اُس سے درخت اُگادیے پس اُسی وقت سے کاشتکاری کا طریقہ انکی اولاد مین جاری ہوا پھر اللہ نے انکو حکم دیا کہ اُس کھیتی کو کاٹین پھر حکم دیا کہ اسکو یکجا کرکے اپنے ہاتھ سے ملین اور اُسکو پھٹک کر صاف کرلین پھر دو پتھر انکو دیے کہ ایک پتھر دوسرے پر رکھکر اسکو پیسین بعد اسکے انکو حکم دیا کہ اسکو خمیر کرین پھر حکم دیا کہ اسکی روٹی پکائین پتھر اور لوہا جبریل علیہ السلام نے انکو لادیا انھون نے پتھر پر لوہا مارا تو اُس سے آگ نکلی پس یہ سب سے پہلی روٹی تھی جو پکائی گئی۔

یہ قول جو ہمنے نقل کیا خلاف اُن روایات کے ہی جو علماے سلف امت محمدیہ سے مروی ہین
وہ روایات یہ ہین (بسندہ)[۵۱] حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا وہ درخت جس سے
اللہ تعالی نے آدم اور اُنکی زوجہ کو منع فرمایا تھا بالی دار درخت تھا جب ان دونون نے اُسکو کھایا تو
اُنکی شرمگاہین کھل گئین اور ایک لباس مثل ناخون کے تھا وہ اُنکی شرمگاہون کو چھپائے ہوے تھا
پھر ان دونون نے جنت کے یعنے درخت انجیر کے پتے ایک دوسرے مین جوڑ کر اپنی شرمگاہون پر
رکھنا شروع کیے پھر لوٹ کر آدم جنت مین بھاگنے لگے تو جنت کے ایک درخت نے اُنکے بال پکڑ لیے
اور اللہ نے انہین آواز دی کہ اے آدم کیا تم مجھسے بھاگتے ہو آدم نے عرض کیا کہ نہین بلکہ اے
پروردگار مین تجھسے شرم کرتا ہون اللہ نے فرمایا کہ اے آدم جو چیزین مینے تمھین جنت مین
دی تھین اور تمھارے لیے مباح کی تھین وہ بہ نسبت اُسکے جو مینے تمپر حرام کی تھین وسیع اور کافی
نہ تھین آدم نے عرض کیا کہ ہان اے پروردگار مگر قسم تیری عزت کی مین یہ نہ جانتا تھا کہ کوئی شخص تیری
قسم جھوٹی کھائیگا اور کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وقاسمھما انی لکما لمن الناصحین اللہ نے فرمایا کہ مجھے
اپنی عزت کی قسم مین تمھین زمین پر اتارونگا تم وہان بجز محنت کی زندگی پاؤ گے حضرت ابن عباس
کہتے تھے کہ پھر وہ جنت سے اتارے گئے جنت مین وہ دونون خوب اچھی طرح کھاتے
پیتے تھے زمین پر جو اُتارے گئے تو وہان کھانے پینے کی چیزین نہ تھین پھر انکو لوہے کی صنعت سکھائی
گئی اور زراعت کا حکم دیا گیا چنانچہ انھون نے زراعت کی پھر اُسکو سینچا یہانتک کہ جب وہ تیار
ہو گئی تو اُسکو انھون نے کاٹا پھر اُسکو صاف کیا بعد اُسکے پیسا پھر اُسکا خمیر کیا اور اُسکی روٹی پکائی بعد اُسکے
اُسکو کھایا پس جب اسقدر محنت اُنھون نے کر لی اُسی وقت اُنکے پیٹ مین غذا پہونچی - نیز (بسندہ)[۵۲]
سعید (بن مسیب) نے بیان کیا ہی کہ اللہ نے آدم کے پاس ایک سرخ رنگ کا بیل بھیجدیا تھا
اُسی سے وہ جوتتے تھے اور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے جاتے تھے پس اُسی حال کی طرف اللہ
عزوجل نے اشارہ فرمایا تھا فلا یخرجنکما من الجنۃ فتشقی یہی اُنکی تکلیف تھی پس یہ اُن لوگون کا قول ہی
اور یہی صحت کے ساتھ زیادہ سزاوار ہی اور ہمارے پروردگار عزوجل کی کتاب کے مدلول سے
زیادہ قریب ہی کیونکہ اللہ عزوجل نے جب آدم اور اُنکی بی بی حوا کو اُنکے دشمن (ابلیس) کی اطاعت

---

[۵۱] حدثنا ابن المثنی بن ابراہیم حدثنی ابن اسحاق حدثنا قال عبد الرزاق قال نا سفیان بن عیینۃ وابن المبارک عن الحسن
ابن عمارۃ عن المنھال بن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] ترجمہ اور ابلیس نے اُن دونون سے قسم کھائی
کہ مین تمھارا خیر خواہ ہون ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن حمید قال نا یعقوب عن جعفر عن سعید ۱۲

نع فرمایا تھا تو فہ ان ہذا عدو لک ولزوجک فلا یخرجنکما من الجنۃ فتشقیٰ ان لک الا تجوع فیہا ولا تعریٰ وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحیٰ پس معلوم ہوا کہ وہ مشقت جسکی اطلاع اُنھین اللہ نے دی تھی کہ اگر وہ اپنے دشمن ابلیس کی اطاعت کرینگے تو اس مشقت مین مبتلا ہو جائینگے یہ مشقت اُسی چیز کے حاصل کرنے مین تھی جو بھوک اور برہنگی کو اُنسے زائل کر دے اور یہ وہی ذرائع ہین جنکی وجہ سے انکی اولاد غذا حاصل کرتی ہے جیسے جوتنا بونا اور اسکا تردد کرنا و سینچنا اور اُسکے علاوہ بہت سے امور جو مشقت مین ڈالنے والے اور موجب تکلیف ہوتے ہین اور اگر جبرئیل آدم کے پاس کوئی ایسی غذا لے آتے جو بذریعہ تخم کے حاصل ہو جاتی اور اور کچھ مشقتین نلاتے تو انکو وہ مشقتین نہوتین جنسے اُنکے پروردگار نے درصورت اطاعت شیطان اور معصیت رحمان کے ڈرایا تھا لیکن بات تو یہی ہونے والی تھی یہ اُس بنا پر ہے جو ہمنے ابن عباس وغیرہ سے روایت کیا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آدم علیہ السلام کے ساتھ نہائی اور بھٹی اور زنبور اور ہتوڑی بھی اُتری تھی۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آدم علیہ السلام کے ساتھ تین چیزین اُتری تھین نہائی بھٹی ہتوڑی۔

پھر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اللہ عزوجل نے آدم کو اُس پہاڑ سے جسپر اُنکو اُتارا تھا زمین پر پہنچایا اور انکو تمام روے زمین کا اور اُن چیزون کا جو زمین پر تھین از قسم جن وبہائم وچوپائے اور وحش وطیر وغیرہ کا مالک کر دیا اور آدم علیہ السلام جب اُس پہاڑ سے اُترے اور انکو آسمان والون کا کلام اور فرشتون کی آواز نہ سنائی دی اور انھون نے زمین کی وسعت اور کشادگی کو دیکھا اور وہان سوا اپنے کسی کو نپایا تو انھین وحشت ہوئی اور انھون نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کیا تیری زمین کا میرے سوا اور کوئی آباد کرنے والا نہین ہے جو تیری تسبیح پڑھے تو انکو (موافق اس روایت کے) جواب ملا (بسندہ) حضرت وہب سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ جب آدم زمین پر اُتارے گئے اور انھون نے زمین کی وسعت دیکھی اور وہان اپنے سوا کسی کو نہ پایا تو انھون نے کہا کہ اے میرے پروردگار کیا میرے سوا تیری زمین کا اور کوئی

لہ ترجمہ بیشک یہ (ابلیس) تمھارا اور تمھاری بی بی کا دشمن ہے ایسا نہو کہ تمھین جنت سے نکالدے پھر تم مشقت مین پڑو تمھارے لیے جنت مین یہ فائدہ ہے کہ تم اُسمین بھوکے نہین ہوتے اور برہنہ نہین ہوتے اور تم اُسمین پیاسے نہین ہوتے اور دھوپ نہین اُٹھاتے ۱۲ سلہ حدثنا ابن حمید قال ثنا یحییٰ بن واضح قال ثنا الحسین عن علباء بن احمر عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ سلہ حدثنا المثنی بن ابرٰہیم قال ثنا اسحاق بن الحجاج قال ثنا اسمعیل بن عبد الکریم قال حدثنا عبد الصمد بن معقل انہ سمع وہبا ۱۲

آباد کرنے والا نہین ہے جو تیری تسبیح وتقدیس کرے اللہ نے فرمایا کہ مین عنقریب اُسمین تمھاری
اولاد کو پیدا کرونگا وہ میری حمد کے ساتھ تسبیح وتقدیس کرینگے اور عنقریب مین اُسمین ایسے مکانات
ظاہر کرونگا جو میرے ذکر کے لیے بنائے جائینگے اور وہان میری مخلوق تسبیح پڑھیگی اور وہان
میرا نام لیا جائیگا اور ان گھرون مین سے ایک گھر کو مین اپنی بزرگی کے ساتھ خاص کرونگا اور
اسکو اپنے نام سے عزت دونگا اُسکو مین اپنا گھر کہونگا اپنی عظمت اور اپنا جلال اُسمین رکھونگا
اور مین باوجود اسکے ہر چیز مین ہون اور ہر چیز کے ساتھ ہون مین اُس گھر کو امن دینے والا
حرم بناؤنگا اُسکی عزت سے اُسکے آس پاس اور اُسکے نیچے اور اُسکے اوپر کے مقامات با عزت
ہو جائینگے جو شخص میری عزت کے خیال سے اُس گھر کی تعظیم کریگا وہ میری بخشش کا مستحق ہوگا
اور جو شخص وہان کے رہنے والون کو ڈرائیگا وہ میری ذمہ داری کی توہین کریگا اور میری
عزت کو رائگان کریگا مین اُسکو سب سے پہلا با برکت گھر بناؤنگا جو مکہ مین بنایا جائیگا لوگ
دور دراز راہون سے اونٹون پر سوار ہو کر غبار آلودہ اُس گھر مین آئینگے اور بلند آواز سے
لبیک کہینگے اور چلا چلا کر روئینگے اور بلند آواز سے تکبیر کہینگے جو شخص خاص اُسی گھر کی زیارت
کے لیے آئیگا وہ یقیناً میرے پاس آیا اور اُسنے میری زیارت کی اور وہ میرا مہمان ہے اور کریم پر
یہ لازم ہے کہ وہ اپنے مہمانون کی عزت کرے اور اُنکی حاجتین پوری کرے اے آدم جب تک
تم زندہ رہوگے اُس گھر کو آباد رکھوگے۔ پھر تمام امتین اور انبیا تمھاری اولاد مین سے قرناً بعد
قرن اُسکو آباد رکھینگے۔

پھر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے آدم علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ اُس با عزت گھر کے پاس جائین جو
اُنکے لیے زمین پر اُتارا گیا ہے اور اسکا طواف کرین جس طرح کہ وہ ملائکہ کو عرش الٰہی کے گرد
طواف کرتے ہوے دیکھتے تھے۔ وہ گھر ایک یاقوت کا یا ایک موتی کا تھا جیسا کہ (بسند ۵) ابان سے
مروی ہے کہ کعبہ مکرمہ ایک یاقوت کا یا ایک موتی کا اُتارا گیا تھا یہانتک کہ جب اللہ نے قوم
نوح کو غرق فرمایا تو اللہ نے کعبہ کو اُٹھا لیا اُسکی بنیاد کا نشان باقی رہ گیا تھا وہی نشان اللہ
عزوجل نے ابراہیم علیہ السلام کو بتایا اور وہان انھون نے کعبہ بنایا اسکے متعلق بہت سی حدیثین
اس سے پہلے گذر چکی ہین۔

پھر بیان کیا گیا ہے کہ آدم علیہ السلام اپنی خطا پر روئے اور بہت روئے اور اپنی دعاءین

ے ۵ حدثنی الحسن بن یحیی قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ابان ۱۲

انھون نے یہ بھی کہا تھا (جو اس حدیث مین مروی ہو(نیز بسند[۵۱]) حضرت ابن عباس سے فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ کی تفسیر مین مروی ہو کہ آدم نے کہا اے میرے پروردگار کیا تونے مجھے اپنے ہاتھ سے نہین پیدا کیا اللہ نے فرمایا ہان آدم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کیا تونے مجھے اپنی جنت مین مقیم نہ کیا تھا اللہ نے فرمایا ہان آدم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کیا تیری رحمت تیرے غضب سے بڑھی ہوئی نہین ہو اللہ نے فرمایا ہان آدم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کیا اگر مین توبہ کرون اور اچھے کام کرنے لگون تو تو پھر مجھے جنت مین بھیجدیگا اللہ نے فرمایا ہان حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ یہی مطلب ہو اللہ تعالی کے اس قول کا فتلقی آدم من ربہ کلمات (نیز بسندہ[۵۲]) قتادہ سے اللہ تعالی کے قول فتلقی آدم من ربہ کلمات کی تفسیر مین مروی ہو کہ آدم نے عرض کیا اے میرے پروردگار اگر مین توبہ کرون اور اچھے کام کرنے لگون تو اللہ نے فرمایا کہ مین تمکو پھر جنت مین بھیجدونگا اور حسن (بصری) نے کہا ہو کہ وہ کلمات یہ تھے جو ان دونون نے کہے تھے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین (نیز بسندہ[۵۳]) مجاہد سے اللہ عز وجل کے قول فتلقی آدم من ربہ کلمات کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ کلمات یہ تھے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین (نیز بسندہ[۵۴]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ آدم علیہ السلام جب جنت سے اُتارے گئے تو حجر اسود بھی اُنکے ساتھ اُتار اگیا تھا وہ برف سے بھی زیادہ سفید تھا آدم اور حوا دونون اپنے گذشتہ عیش یعنے نعماے جنت کے لیے دوسو برس تک رویا کیے اور چالیس دن تک نہ کچھ کھایا نہ پیا بعد اُسکے ان دونون نے کھایا پیا اُسوقت وہ دونون بوذ نامی پہاڑ پر تھے جسپر آدم اُتارے گئے تھے سو برس تک آدم حوا کے قریب نہین گئے (نیز بسندہ[۵۵]) ابویحیی بائع القت سے مروی ہو کہ انھون نے کہا مجاہد نے ہمسے کہا ہم لوگ مسجد مین بیٹھے ہوے تھے کہ ہم اسکو دیکھتے ہوئے کہا کہ اے ابو الحجاج یہ پتھر ہو انھون نے کہا تم ایسا کہتے ہو مینے کہا کیا یہ پتھر نہین ہو مجاہد نے کہا خدا کی قسم مجھسے عبداللہ بن عباس نے بیان کیا کہ وہ ایک سپید رنگ کا یاقوت تھا آدم اُسکو

---

۵۱ حدثنا ابو کریب قال ثنا ابن عطیۃ عن قیس عن ابن ابی لیلی عن المنہال عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲
۵۲ حدثنی بشر بن معاذ قال ثنا یزید بن زریع عن سعید عن قتادۃ ۱۲ ۵۳ حدثنی احمد بن اسحاق الاہوازی قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفیان وقیس عن خصیف عن مجاہد ۱۲ ۵۴ حدثنی الحارث قال ثنا ابن سعد قال ثنا ہشام بن محمد قال ثنا ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ ۵۵ حدثنا ابو ہمام قال حدثنا ابی قال حدثنی زیاد بن خیثمۃ عن ابی یحیی بائع القت ۱۲

جنت سے لائے تھے اُس سے وہ اپنے آنسوؤن کو پونچھا کرتے تھے آدم جس وقت سے جنت سے
نکلے اُنکے آنسو نہین رکے یہانتک کہ وہ دو ہزار برس کے بعد حجر اسود کے پاس آئے ابلیس کو
اُنپر کچھ بھی قابو نہ ملا مینے پوچھا کہ اے ابو الحجاج یہ حجر اسود سیاہ کیون ہو گیا انھون نے کہا کہ
زمانہ جاہلیت مین حائضہ عورتین اُسکو چھوا کرتی تھین (اسی سے سیاہ ہو گیا) پھر آدم علیہ السلام
ہندوستان مین اُسی گھر کی طرف چلے جسکی طرف جانیکا انھین اللہ عز وجل نے حکم دیا تھا یہانتک
کہ وہ وہان پہونچے اور انھون نے اُس گھر کا طواف کیا اور تمام مناسک ادا کیے پھر بیان
کیا گیا ہی کہ مقام عرفات مین آدم و حوا سے ملاقات ہوئی اور ایک نے دوسرے کو پہچانا
بعد اسکے مزدلفہ مین آدم نے اُنسے قربت کی پھر آدم حوا کے ساتھ ہندوستان لوٹ آئے پھر
انھون نے ایک غار تجویز کر لیا جسمین رات کے وقت اور دن کے وقت رہین اور اللہ نے
ایک فرشتہ اُنکے پاس بھیجا جو اُنکو لباس اور ستر کی تعلیم دے [illegible] لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکا
لباس بھیڑ اور چوپایون اور درندون کی کھال کا تھا اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ لباس
اُنکی اولاد کا تھا آدم و حوا کا لباس تو وہی پتے تھے جو جنت سے لے کے انھون نے اپنے جسم پر
چپکا لیے تھے۔ پھر اللہ عز وجل نے آدم علیہ السلام کی پشت پر مقام عرفات مین مسح فرمایا اور اُنکی اولاد
کو نکالکر اُنکے سامنے پھیلا دیا وہ چھوٹے چھوٹے چیونٹیون کے مثل تھے پھر اللہ نے اُنسے عہد و پیمان
لیے اور خود انھین کے نفسون کو اُنپر گواہ بنایا اُنسے پوچھا کہ کیا مین تمھارا پروردگار نہین ہون
سب نے کہا کہ ہان جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا ہی[1] واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم
واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى (نیز بسند[2] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے
فرمایا کہ اللہ نے مقام عرفات مین آدم کی پشت سے عہد و پیمان لیا انکی پشت سے اُنکی تمام اولاد
کو نکالا اور اُنکے سامنے پھیلا دیا وہ مثل چیونٹیون کے تھے پھر اُنسے مخاطب ہو کر کلام کیا کہ کیا مین
تمھارا پروردگار نہین ہون انھون نے کہا ہان (اللہ نے فرمایا) ہم اسکے گواہ ہین کہین تم قیامت
کے دن یہ نہ کہو والآیہ (نیز بسند[3] حضرت ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول واذ اخذ ربک

---

[1] ترجمہ اور جب تمھارے پروردگار نے تمام بنی آدم یعنی انکی پشتون سے انکی اولاد کو نکالا اور انکو انکی جانون پر گواہ بنایا کہ کیا مین تمھارا پروردگار نہین ہون انھون نے کہا ہان ۱۲

[2] حدثنی احمد بن محمد الطوسی قال ثنا الحسین بن محمد قال ثنا جریر بن حازم عن کلثوم بن جبر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

[3] حدثنا عمران بن موسی القزاز ثنا عبد الوارث بن سعید قال ثنا کلثوم بن جبر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲

من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے
کہا ہمارے پروردگار نے آدم کی پشت پر مسح فرمایا تو جسقدر جانین کہ اللہ انکو قیامت تک پیدا کرنیوالا
تھا نکل آئین یہ واقعہ اسی مقام عرفات کا ہو اور انھون نے اپنے ہاتھ سے اُس مقام کی طرف
اشارہ کیا پھر اللہ نے انسے عہد و پیمان لیے فرمایا کہ کیا مین تمھارا پروردگار نہین ہون اُنھون نے کہا
ہان (نیز بسندہ)[۵۱] حضرت ابن عباس سے اللہ عزوجل کے قول واذ اخذ ربک من بنی آدم
من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی کی تفسیر مین مروی ہو کہ اللہ تعالی نے
حضرت آدم کی پشت پر مسح فرمایا اور جسقدر جانین کہ اللہ انکو قیامت تک پیدا کرنیوالا ہو اُسی مقام
نعمان مین جو عرفات کے پیچھے ہو نکل آئین اللہ نے انسے عہد و پیمان لیا فرمایا کہ کیا مین تمھارا
پروردگار نہین ہون انھون نے کہا ہان ہم اسکے گواہ ہین (نیز بسندہ)[۵۲] حضرت ابن عباس سے
مروی ہو کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر اُتارے گئے تو اللہ نے انکی پشت پر مسح فرمایا اور جسقدر
جانین کہ اللہ انکو قیامت تک پیدا کرنے والا ہو انکی پشت سے نکالین بعد اُسکے فرمایا کہ کیا مین
تمھارا پروردگار نہین ہون انھون نے کہا کہ ہان پھر انھون نے اُس آیت کی تلاوت کی
واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم پس جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہو قلم اُسیوقت
لکھ چکا ہو (نیز بسندہ)[۵۳] حضرت ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول واذ اخذ ربک من بنی آدم
من ظهورهم ذریتهم کی تفسیر مین منقول ہو کہ جب اللہ عزوجل آدم علیہ السلام کو پیدا کر چکا تو انکی پشت سے
اُنکی اولاد کو جو مثل چیونٹیون کے تھے نکالا پھر دونون مٹھیون مین سب کو لے لیا ایک مٹھی مین داہنے
ہاتھ والون کو لے لیا اور فرمایا کہ سلامتی کے ساتھ جنت مین داخل ہو جاؤ اور دوسری مٹھی والون سے
فرمایا کہ تم دوزخ مین چلے جاؤ اور مین اسکی کچھ پروا نہین کرتا (نیز بسندہ)[۵۴] حضرت عمر بن خطاب
سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم حضرت عمر نے
کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اُنکی
پشت پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور انکی اولاد کو نکالا بعد اُسکے فرمایا کہ مینے ان لوگون کو جنت کے لیے

۵۱ حدثنا ابن وکیع و یعقوب بن ابراہیم قالا ثنا ابن علیة عن کلثوم بن جبر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمران بن عیینة عن عطاء عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ ۵۳ حدثنا ابو کریب قال ثنا یحیی بن عیسی عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ ۵۴ حدثنا ابراہیم بن سعید الجوہری قال ثنا روح بن عبادة و سعد بن عبد الحمید بن جعفر عن مالک بن انس عن زید بن ابی انیسة عن عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب عن مسلم بن یسار الجہنی ان عمر بن الخطاب ۱۲

پیدا کیا ہی اور یہ جنت والون کے کام کرینگے پھر اپنا بایان ہاتھ اُنکی پشت پر پھیرا اور اُنکی اولاد کو نکالا اور فرمایا کہ مینے ان لوگون کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہی یہ دوزخ والون کے کام کرینگے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر عمل کا نتیجہ کیا ہے فرمایا اللہ بزرگ و برتر جب کسی بندہ کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہی تو اس سے جنت والون کے کام لیتا ہی پھر اسکو جنت مین داخل فرماتا ہی اور جب کسی کو دوزخ کیلئے پیدا کرتا ہی تو اس سے دوزخ والون کے کام لیتا ہی یہانتک کہ وہ دوزخ والون کے عمل پر مرتا ہی پھر اُسی دوزخ مین داخل فرماتا ہی۔

کون لوگ اسکے قائل ہین۔

(ابن سعد ہ) حضرت ابن عباس سے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم کی تفسیر مین مروی ہی انھون نے کہا جب اللہ عز و جل آدم علیہ السلام کو پیدا کر چکا تو مقام دحنی مین انکی پشت پر مسح فرمایا اور انکی پشت سے انکی اولاد کو باہر نکالا یعنے اُن تمام روحون کو جنکو وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہی پھر اُنسے فرمایا کہ کیا مین تمھارا پروردگار نہین ہون اُن سب نے کہا ہان حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ لوگون کا خیال ہی کہ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہی وہ سب اُسی دن لکھا گیا۔

اور بعض لوگون کا قول ہی کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی پشت سے انکی اولاد کو آسمان مین نکالا تھا قبل اسکے کہ وہ زمین پر اتارے جائین اور یہ اسکے بعد کہ انکو جنت سے خارج فرما دیا تھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(ابن سعد) سدی سے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی کی تفسیر مین مروی ہی کہ اللہ نے آدم کو جنت سے خارج فرمایا اور ابھی انکو آسمان سے اتارا نہ تھا کہ انکی پشت پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور انکی اولاد کو جو مثل سفید چیونٹیون کے تھے باہر نکالا اور فرمایا کہ تم لوگ میری رحمت سے جنت مین جاؤ اور پھر بایان ہاتھ انکی پشت پر پھیرا اور انکی اولاد کو جو مثل سیاہ چیونٹیون کے تھے نکالا اور فرمایا کہ تم لوگ دوزخ مین جاؤ اور مین کچھ پروا نہین کرتا پس اُسیوقت سے اہل جنت کو داہنے ہاتھ والے اور اہل دوزخ کو بائین ہاتھ والے کہتے ہین پھر اللہ نے عہد و پیمان لیا فرمایا کہ کیا مین تمھارا پروردگار نہین ہون سب نے کہا کہ ہان بعض نے تو یہ اقرار خوشی سے کیا اور بعض نے تقیہ سے کیا۔

ف۱ حدثنا ابن حمید قال نا حکام قال نا عمرو بن ابی قیس عن عطا عن سعید عن ابن عباس ۱۲ ف۲ حدثنا ابن وکیع قال نا عمرو بن حماد عن اسباط عن السدی ۱۲ ف۳ یعنے دل سے وہ خدا کی خدائی کے مقر نہوے بلکہ ڈنڈے کے مارے چھوٹا انھون نے اقرار کر لیا یہی لوگ ہین جنھون نے دنیا مین کفر کیا ۱۲

ان واقعات کا ذکر جو آدم علیہ السّلام کے عہد مین ہوے بعد اسکے کہ وہ زمین پر اُتارے گئے

سب سے پہلا واقعہ تو یہ ہو کہ قابیل بن آدم نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا - اہل علم قابیل کے نام مین اختلاف رکھتے ہین بعض کہتے ہین انکا نام قین بن آدم تھا بعض کہتے ہین قابین ابن آدم بعض کہتے ہین قاین بعض کہتے ہین قابیل - پھر اسمین بھی اختلاف ہو کہ انھون نے کس سبب سے اپنے بھائی کو قتل کیا -

(علما) اس کے مختلف اسباب بیان کئی ہین بعض کہتے ہین انکا سبب یہ ہو جو (بسندہ[1]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو کہ انھون نے آدم علیہ السّلام کے جب کوئی لڑکا پیدا ہوتا تھا تو اسکے ساتھ لڑکی بھی پیدا ہوتی تھی پس وہ ایک بطن کے لڑکے کا دوسرے بطن کی لڑکی سے نکاح کر دیتے تھے یہانتک کہ انکے دو نون لڑکے قابیل اور ہابیل پیدا ہوے قابیل کاشتکاری کرتے تھے اور ہابیل نے مویشی پالی تھین قابیل بڑے تھے اور انکی بہن ہابیل کی بہن سے زیادہ خوبصورت تھین ہابیل نے (حسب دستور) قابیل کی بہن سے نکاح کی درخواست کی قابیل نے انکار کیا اور کہا کہ وہ میری بہن ہو میرے ساتھ پیدا ہوئی ہو اور تیری بہن سے زیادہ خوبصورت ہو اُسکے ساتھ نکاح کرنیکا مین زیادہ حقدار ہون پھر انکے والد (حضرت آدم) نے انکو حکم دیا کہ وہ اپنی بہن کا نکاح ہابیل سے کر دین مگر انھون نے نہ مانا اور دونون نے اللہ کے لیے قربانی کی تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس لڑکی کا کون مستحق ہو آدم اُسوقت وہان نہ تھے مکہ آئے تھے اللہ نے آدم سے فرمایا تھا کہ تم جانتے ہو کہ زمین مین میرا ایک گھر ہو آدم نے کہا کہ اے میرے اللہ مین نہین جانتا اللہ نے فرمایا کہ وہ گھر مکہ مین ہو تم وہان جاؤ پس آسمان سے کہا کہ تو میرے اولاد کی امانت کے ساتھ حفاظت کرنا اُسنے انکار کر دیا انھون نے زمین سے کہا اُسنے بھی انکار کر دیا پہاڑون سے کہا انھون نے بھی انکار کر دیا قابیل سے کہا تو اُسنے کہا ہان آپ جائیے جب آپ لوٹینگے تو اپنے اہل عیال کو ایسی حالت مین پائینگے کہ آپ خوش ہونگے چنانچہ حضرت آدم کے جانے کے بعد ان دونون نے قربانی کی قابیل بہت فخر کیا کرتے تھے کہتے تھے کہ

[1] حدثنی موسی بن ہارون الہمدانی قال حدثنا عمرو بن حماد قال حدثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

اس لڑکی کا تمسے زیادہ مین مستحق ہون وہ میری بہن ہی اور مین تمسے بڑا بھی ہون اور مین اپنے والد کا وصی بھی ہون (یعنے مجھے اپنے اہل وعیال کے حفاظت کی وصیت بھی کر گئے ہین) پس جب اُن دونون نے قربانی کی ہابیل نے ایک فربہ مینڈھا قربانی کیا اور قابیل ایک بوجھ (غلہ کی) بالیان لے آئے اُسمین ایک بالی بہت بڑی تھی قابیل نے اُسکو کھا لیا پس آگ[۱] آئی اُسنے ہابیل کی قربانی کھالی اور قابیل کی قربانی چھوڑدی اُسپر قابیل کو غصہ آیا اور (ہابیل سے) کہا کہ مین تجھے قتل کردونگا تاکہ تو میری بہن سے نکاح نکرے ہابیل نے کہا انما یتقبل اللہ من المتقین[۲] لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک[۳] الی قولہ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ پس قابیل ہابیل کے پیچھے دوڑے تاکہ انھین قتل کردین ہابیل بھاگ کر پہاڑون مین چھپ رہے ایک روز قابیل نے انکو دیکھ لیا انکی بکریان پہاڑ مین چر رہی تھین اور وہ سو رہے تھے پس قابیل نے ایک پتھر اُٹھایا اور اُس سے ہابیل کا سر کچل دیا وہ مرگئے اور انکو اسی طرح جنگل مین چھوڑدیا انکو یہ معلوم نہ تھا کہ کس طرح دفن کرین پس اللہ نے دو کوون کو بھیجا وہ آپس مین لڑے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر اُسنے گڑھا کھودا اور اسمین اُسکو دفن کردیا جب قابیل نے یہ دیکھا تو کہا یا ویلتی اعجزت ان اکون مثل ہذا الغراب فاواری سوأۃ اخی اسی قصہ کی طرف اشارہ ہی اللہ تعالی کے اس قول مین فبعث اللہ غرابا[۴] یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ پس آدم جب لوٹے تو انھون نے اپنے بیٹے کو اس حال مین پایا کہ اُسنے اپنے بھائی کو قتل کردیا تھا یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہی انا عرضنا[۵] الامانۃ علی السموات والارض والجبال الی آخر الآیہ انہ کان ظلوما جہولا مراد انسان سے اس آیت مین قابیل ہی کہ اُسنے آدم کی امانت کو اُٹھا لیا لیکن پھر اُنکے لیے اُنکے اہل وعیال کی حفاظت نہ کی۔

اور بعض لوگون کا قول ہی کہ اسکا سبب یہ تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے یہان حضرت حوا سے ہر بطن مین ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی تھی جب وہ دونون بالغ ہوجاتے تو حضرت آدم ایک بطن کی لڑکی کا دوسرے بطن کے لڑکے سے نکاح کردیتے مگر قابیل نے

[۱] اوس زمانے کا دستور تھا کہ لوگ قربانی کرتے تھے جسکی قربانی قبول ہوجاتی تو ایک آگ آسمان سے آکر اُسکو کھا لیتی ۱۲ [۲] ترجمہ اللہ پرہیزگارون ہی سے قبول فرماتا ہے اگر تو اپنا ہاتھ میری طرف میرے قتل کرنے کے لئے بڑھائیگا تو مین اپنا ہاتھ تیری طرف تیرے قتل کے لئے نہ بڑھاؤنگا ۱۲ [۳] ترجمہ اسے میری خرابی مین اس کوے کے مثل بھی نہین ہون کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا ۱۲ [۴] پس اللہ نے ایک کوے کو بھیجا کہ وہ زمین کو کھودے اور اسکو دکھلائے کہ اپنی بھائی کی لاش کو کسطرح چھپائے ۱۲ [۵] ترجمہ ہمنے امانت کو آسمانون پر اور زمین پر اور پہاڑ پر پیش کیا ۱۲

اپنی ساتھ والی لڑکی کو ہابیل کے لیے نامنظور کر کے اپنے لیے رکھا (بسندہٖ) عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے مروی ہو وہ کہتے تھے کہ مین سعید بن جبیر کے ہمراہ رمی جمرہ کر رہا تھا وہ قربانی کر چکے تھے میرے ہاتھ کے سہارے سے کھڑے تھے یہانتک کہ جب ہم مقام سمرۃ الصواف کے قریب پہونچے تو وہ کھڑے ہوگئے اور ابن عباس سے انھون نے یہ روایت نقل کی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اس بات سے ممانعت کردی گئی تھی کہ عورت کا نکاح اسکے اُس بھائی سے کیا جائے جو اُسکے ساتھ توام پیدا ہوا ہو ہان اور کسی بھائی سے کر دیا جائے حضرت آدم علیہ السلام کے یہان ہر بطن سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی تھی۔ پس ایک مرتبہ ایک لڑکی خوبصورت پیدا ہوئی اور ایک بدصورت۔ بدصورت لڑکی کے بھائی نے کہا کہ تم مجھسے اپنی بہن کا نکاح کردو اور مین تمسے اپنی بہن کا نکاح کردونگا اُسنے کہا نہین مین اسکا زیادہ حقدار ہون پھر دونون نے قربانی کی بکری والے کی قربانی قبول ہوگئی اور کھیتی والے کی قربانی مقبول نہوئی پس اُس کھیتی والے نے دوسرے کو قتل کر دیا وہ بھیڑ اللہ عزوجل کے ہان رہا یہانتک کہ اللہ نے اُسکو حضرت اسحاق کے فدیہ مین دیا اور حضرت ابراہیم نے اُسکو اُسی صفا پہاڑ پر مقام ثبیر مین سمرۃ الصواف کے پاس ذبح کیا وہ تمھارے داہنی طرف تھا جب تم رمی جمرہ کر رہے تھے (نیز بسندہٖ) محمد بن اسحاق سے مروی ہو وہ اگلی کتاب کے اہل علم سے روایت کرتے تھے کہ آدم علیہ السلام قبل ارتکاب اس معصیت کے جنت مین حضرت حوا سے مقاربت کیا کرتے تھے قین بن آدم اور اُسکے ساتھ والی لڑکی کا حمل وہین رہا تھا حضرت حوا کو اس حمل مین بالکل تکلیف نہین ہوئی اور نہ ولادت کے وقت دردزہ ہوا اور نہ نفاس کا خون آیا مگر جب اُن دونون نے اُس درخت کو کھایا اور یہ خطا انسے سرزد ہوئی اور زمین پر اُتار دیے گئے اور وہان انھین اطمینان حاصل ہوا تو حضرت آدم نے انسے مقاربت کی پس حضرت حوا کو ہابیل اور اُنکے ساتھ والی لڑکی کا حمل رہا اس حمل مین تکلیف بھی ہوئی اور ولادت کے وقت بھی دردزہ ہوا اور خون بھی آیا اور جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہین حضرت حوا ہر حمل مین ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنتی تھین بیس بطن مین چالیس لڑکے لڑکی پیدا ہوئین اُسوقت اجازت تھی کہ مرد اپنی جس بہن سے چاہے نکاح کرلے سوا اس بہن کے جو اُسکے ساتھ پیدا ہوئی ہو وہ اُسکے لیے جائز نہ تھی یہ بات اسوجہ سے تھی کہ اُس زمانے مین عورتین نہ تھین یا تو انکی بہنین تھین یا انکی والدہ حضرت حوا تھین۔

۱؎ حدثنی القاسم بن الحسن قال بن الحسین قال حدثنی حجاج عن ابن جریج قال اخبرنی عبد اللہ بن عثمان بن خثیم ۱۲

۲؎ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال ثنا محمد بن اسحاق ۱۲

(نیز بسندہ) محمد بن اسحاق نے بعض علماے اہل کتاب سے نقل کیا ہی کہ حضرت آدم نے اپنے
بیٹے قین کو حکم دیا کہ وہ اپنی ساتھ والی لڑکی کا نکاح قین سے کردے ہابیل نے اس بات کو مان
لیا اور اس سے راضی ہو گئے مگر قین نے اسکو نامنظور کیا اُسنے ہابیل کی بہن کو ناپسند کیا اور اپنی
بہن کو ہابیل کے لیے دینے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم جنت کی پیدائش ہین اور وہ دونون ہین
کی پیدائش ہین مین اپنی بہن کا زیادہ حقدار ہون اور بعض علماے اہل کتاب کہتے ہین کہ قین کی
بہن بہت خوبصورت تھی لہذا اُسنے اپنے بھائی کو دینے سے بخل کیا اور اُسکو اپنے لیے رکھا
واللہ اعلم انہین سے کون بات ہوئی پس حضرت آدم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے وہ تیرے لیے
حلال نہین ہی مگر قین نے اپنے باپ کی بات ماننے سے انکار کیا تو حضرت آدم نے کہا کہ اے
میرے بیٹے تم بھی قربانی کرو اور تمھارا بھائی بھی قربانی کرے جسکی قربانی اللہ قبول کرلے وہی
اس لڑکی کا مستحق ہی قین کاشتکاری کرتے تھے اور ہابیل مویشی چراتے تھے قین نے گیہون
کی بالیان قربانی مین پیش کین اور ہابیل نے عمدہ بکریان پیش کین اور بعض لوگ کہتے ہین گاے کی
قربانی کی پس اللہ عزوجل نے ایک سفید آگ بھیجی جسنے ہابیل کی قربانی کھالی اور قین کی قربانی
چھوڑ دی یہی علامت قربانی کی قبول ہونے کی تھی جب اللہ کسی کی قربانی قبول کرتا تھا (تو ایک
آگ آسمان سے آتی تھی اور اُسکی قربانی کو کھالیتی تھی) پس جب ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی
اور وہ قین کی بہن کے مستحق ہو گئے تو قین کو غصہ آیا اور انھین غرور پیدا ہوا شیطان اُنپر مسلط
ہوا اور وہ اپنے بھائی ہابیل کے پیچھے دوڑے ہابیل اپنی بکریون کو چرا رہے تھے پس قین نے
اُنکو قتل کر دیا انھین دونون کا قصہ اللہ نے قرآن مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا فرمایا ہے
واتل علیہم نبأ ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدہما الی آخر القصہ وہ کہتے تھے پھر جب
قین نے ہابیل کو قتل کیا تو بہت نادم ہوا اور اُسے معلوم نہ تھا کہ انکو کس طرح دفن کرے کیونکہ موافق
قول اُن لوگون کے بنی آدم مین سب سے پہلے مقتول یہی تھے پس اللہ نے ایک کوے کو بھیجا کہ وہ
زمین کو کھودے اور انکو دکھلائے کہ وہ اپنے بھائی کی نعش اس طرح دفن کرین اُسوقت قین نے
کہا یا ویلتی اعجزت ان اکون مثل ہذا الغراب فاواری سوأۃ اخی الی قولہ ثم ان کثیرا منہم بعد ذلک
فی الارض لمسرفون محمد بن اسحاق کہتے ہین کہ اہل تورات کہتے ہین قین نے جب اپنے بھائی

(۵) حدثنا ابن حمید قال ساسلمۃ عن محمد ابن اسحاق ۱۲ (۵۲) ترجمہ اسے نبی انسے آدم کے دونوں بیٹون کا قصہ سچائی
کے ساتھ بیان کر جب ان دونون قربانی کی اور ایک کی قربانی قبول کر لی گئی ۱۲

ہابیل کو قتل کیا اللہ نے اس سے پوچھا کہ تیرا بھائی کہان ہو قین نے کہا مین نہین جانتا مین اسکا محافظ نہ تھا اللہ نے اُس سے فرمایا کہ تیرے بھائی کا خون مجھے ابتک پکار رہا ہو تو ملعون ہو اُسی زمین کے سبب سے جسنے منھ کھولکر تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خون پیا اجب تو زمین مین کاشتکاری کریگا تو وہ اپنے پھل تجھے ندیگی یہانتک کہ تو بہت ہی پریشان اور ماندہ ہو جائیگا قین نے کہا کیا میری خطا اس سے بھی بڑھ گئی کہ تو اسے بخشدے آج تو نے مجھے زمین سے اپنے سامنے سے نکالدیا اور مین ڈرنے والا اور درماندہ ہو جاؤنگا اور جو مجھے پائیگا قتل کردیگا پس اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ایسا نہین ہو کہ جو شخص کسی کو قتل کرے اُسکے عوض مین سات آدمی قتل کیے جائین مگر جو شخص اسکو پائے اسکو قتل نکرے اور قین اللہ عزوجل کے سامنے سے عدن کے شرقی جانب سے نکل گیا۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ اس قتل کا سبب یہ ہوا کہ اللہ عزوجل نے اُن دونون کو قربانی کرنیکا حکم دیا تھا ایک کی قربانی قبول ہوگئی اور دوسرے کی قربانی قبول نہوئی تو جسکی قربانی قبول نہوئی تھی اسنے دوسرے کو قتل کردیا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ)[51] حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہو کہ انھون نے کہا آدم کے دونون بیٹے جنھون نے قربانی کی تھی اور ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہوئی ایک انمین سے کاشتکاری کرتا تھا اور دوسرا بکریان پالتا تھا اور دونون کو حکم دیا گیا کہ قربانی کرین بکری والے نے تو اپنی ایک بہت عمدہ فربہ بکری دل کی خوشی سے قربانی کی اور کھیتی والے نے نہایت بری کھیتی کے پھل ناگواری خاطر سے قربانی مین پیش کئے پہلے کی قربانی قبول ہوگئی پھر انکا قصہ وہی ہوا جو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہو اور انھون نے کہا خدا کی قسم مقتول بہ نسبت قاتل کے زیادہ طاقتور تھا مگر گناہ کے خیال سے اُسنے اپنے بھائی کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا۔ اور بعض لوگون نے (بسندہ)[52] حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا اُن دونون کا قصہ یہ تھا کہ اُس زمانے مین کوئی مسکین نہ تھا جسکو صدقہ دیا جاتا بلکہ اس زمانے مین قربانی کی جاتی تھی پس اس حال مین کہ دونون بیٹھے ہوے تھے یکایک دونون نے کہا کہ کاش ہم دونون قربانی کرتے آدمی جب قربانی کرتا تھا اور اللہ عزوجل اسکو پسند کرتا تو ایک آگ بھیجدیتا وہ آگ اس قربانی کو کھالیتی اور اگر اللہ اُس قربانی کو

[51] حدثنا ابن بشار قال ثنا محمد بن جعفر قال ثنا عوف عن ابی المغیرۃ عن عبداللہ بن عمرو ۱۲ [52] حدثنی بہ محمد بن سعد قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس ۱۲

پسند نکرتا تو آگ بجھ جاتی پس دونون نے قربانی کی ایک انمین سے چرواہا تھا اور دوسرا کاشتکار تھا بکریون والے نے نہایت عمدہ اور فربہ بکری قربانی کی اور دوسرے نے کچھ کھیتی اپنی قربانی مین پیش کی پس آگ آئی اور اُسنے بکری کو کھالیا اور کھیتی کو چھوڑ دیا آدم کے دوسرے بیٹے نے اپنے بھائی سے کہا کہ تو لوگون کے پاس جائیگا اور سب کو معلوم ہوگا کہ تو نے قربانی کی اور وہ قبول ہوگئی اور میری قربانی قبول نہوئی پس خدا کی قسم یہ نہین ہوسکتا کہ لوگ مجھے اور تجھے اس حال مین دیکھین کہ تو مجھسے بہتر ہو پس اب مین تجھے قتل کردونگا اسکے بھائی نے کہا کہ میری اسمین کیا خطا ہے اللہ تو پرہیزگارون ہی سے قبول کرتا ہے۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ان دونون آدمیون کا قصہ آدم علیہ السلام کے عہد مین نہین ہوا نہ یہ قربانی انکے زمانے مین ہوئی اور انھون نے کہا ہے کہ یہ دو شخص بنی اسرائیل مین سے تھے اور انھون نے یہ بھی کہا ہے کہ زمین پر سب سے پہلے آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی انسے پہلے کسی کی وفات نہین ہوئی تھی۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[51]) حسن (بصری) سے مروی ہے کہ انھون نے کہا وہ دو شخص جنکا ذکر قرآن مین ہے جنکی نسبت اللہ عزوجل نے فرمایا ہے واتل علیہم نبأ ابنی آدم بالحق یہ دونون بنی اسرائیل مین سے تھے خاص آدم کے صلبی فرزند نہ تھے کیونکہ قربانی کا رواج بنی اسرائیل کے وقت مین ہوا ہے آدم سب سے پہلے شخص تھے جو زمین مین مرے۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ حضرت آدم نے حوا سے زمین پر اُترآنیکے بعد سو برس بعد مقاربت کی جس سے قابیل اور انکی بہن قلیما پیدا ہوئی پھر ہابیل اور انکی بہن پیدا ہوئی جب یہ لوگ جوان ہوے تو آدم علیہ السلام نے چاہا کہ قابیل کی بہن کا نکاح جو اُنکے ساتھ ایک بطن مین پیدا ہوے تھے ہابیل سے کردین مگر قابیل نے اسکو منظور نکیا اسی لیے دونون نے قربانی کی ہابیل کی قربانی قبول ہوگئی اور قابیل کی قربانی قبول نہوئی قابیل نے ہابیل پر حسد کیا اور انکو عقبہ مرا کے پاس قتل کیا بعد اسکے قابیل اپنی بہن قلیما کا ہاتھ پکڑے ہوے اُترے اور اُنکو لے کے عدن بھاگ گئے جو سرزمین یمن مین ہے۔ (بسندہ[52]) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کردیا تو اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کے پہاڑ سے نیچے اُترا آدم نے قابیل سے کہا کہ جا تو ہمیشہ مرعوب رہیگا جس شخص کو تو دیکھے گا اُس سے تجھے امن نہوگا

[51] حدثنا سفیان بن وکیع قال نا سہل بن یوسف عن عمرو عن الحسن ۱۲ [52] حدثنا ابن الحارث قال نا ابن سعد قال اخبرنی ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

چنانچہ اولادِ آدم مین سے جو کوئی اس طرف سے گزرتا تھا وہ قابیل کو پتھر مارتا تھا۔ ایک مرتبہ قابیل کا ایک اندھا بیٹا آیا اسکے ہمراہ اسکا بیٹا تھا اسنے اندھے سے کہا کہ یہ تیرا باپ قابیل ہو پس اندھے نے اپنے باپ قابیل کو پتھر مارا اور اسے قتل کر دیا تو اندھے کے بیٹے نے کہا کہ اے باپ تمنے اپنے باپ کو قتل کر دیا تو اندھے نے اپنے بیٹے کے ایک طمانچہ مارا وہ بیٹا بھی مر گیا پس اندھے نے کہا کہ میری خرابی ہو مینے اپنے باپ کو پتھر سے مار ڈالا اور بیٹے کو طمانچے سے مار ڈالا اور توراة مین مذکور ہو کہ ہابیل جب قتل کیے گئے تو انکی عمر بیس برس کی تھی اور قابیل نے جب انکو قتل کیا تو انکی عمر پچیس برس کی تھی۔

صحیح قول ہمارے نزدیک وہی ہو جو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہو کہ آدم کے دو بیٹون مین سے جو ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا وہ آدم کے صلبی بیٹے تھے کیونکہ ثابت قدم راویون نے اسکو اسطرح روایت کیا ہو (بسند[51]) حضرت عبد اللہ (بن مسعود) سے مروی ہو کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے قتل کیا جاتا ہو تو آدم کے پہلے بیٹے پر اسکا گناہ ضرور رہتا ہو اور یہ اس سبب سے کہ وہ پہلا شخص ہو جسنے قتل کو رائج کیا۔ (بسند[52]) حضرت ابن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہو پس اس حدیث سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو اسی قول کی تائید ہوتی ہو جسنے کہا ہو کہ اللہ نے آدم کے جن دونون بیٹون کا ذکر اپنی کتاب مین کیا ہو وہ انکے صلبی بیٹے تھے کیونکہ بلا شک اگر وہ دونون بنی اسرائیل مین سے ہوتے جیسا کہ حسن بصری سے مروی ہو تو یہ جو مروی ہوا ہو کہ جسنے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا وہ دنیا مین سب سے پہلا قتل کا جاری کرنے والا تھا (بالکل غلط ہو جائیگا) اسلیے کہ بنی آدم مین قتل کا رواج بنی اسرائیل کے پہلے سے ہو۔

پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اس بات کی کیا دلیل ہو کہ وہ آدم کے صلبی بیٹے تھے بنی اسرائیل مین سے نہ تھے۔ تو اسکا جواب دیا جائے کہ ہماری امت کے علماے سلف نے اسمین اختلاف نہین کیا پس لامحالہ اُس شخص کا قول باطل ہو جسنے کہا ہو کہ یہ دونون بنی اسرائیل مین سے تھے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ قابیل نے جب اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تو آدم علیہ السلام اُنکے لیے

[51] ہناد بن السری حدثنا قال نا ابو معاویۃ و وکیع جمیعا عن الاعمش و حدثنا ابن حمید قال ثنا جریر و حدثنا ابن وکیع نا جریر و ابو معاویۃ عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرہ عن مسروق عن عبد اللہ ۱۲

[52] حدثنا ابن بشار قال نا عبد الرحمن بن مہدی حدثنا ابن وکیع قال نا ابی جمیعا عن سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرہ عن مسروق عن عبد اللہ ۱۲

روئے (بسند ۵۱) حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہو کہ جب ابن آدم نے اپنے بھائی کو قتل کیا تو آدم علیہ السلام اُنکے لیے روئے اور کہا ۵۲

تغیرت البلاد ومن علیہا فلون الارض مغبر قبیح تغیر کل ذی طعم ولون وقل بشاشتنا الوجہ الملیح

وہ کہتے تھے کہ حضرت آدم کو یہ جواب (ان اشعار کا) دیا گیا۔

اباہابیل قد قتلا جمیعا وصار الحی کالمیت الذبیح وجاء بشرۃ قد کان منہا علی خوف فجاء بہا یصیح ۵۳

اور بیان کیا گیا ہو کہ حضرت حوا سے ایک سو بیس بطن پیدا ہوے سب سے پہلے قابیل اور اُنکے ساتھ انکی بہن قلیما پیدا ہوئی اور سب سے آخر میں عبد المغیث اور اُنکی بہن اَمَۃ المغیث پیدا ہوئین مگر ابن اسحاق نے جیسا کہ پیشتر اُنسے نقل کیا گیا کہا ہو کہ حضرت حوا سے چالیس لڑکے اور لڑکیاں بیس بطن مین پیدا ہوئین اور انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ بعض لڑکون کے نام ہمین معلوم ہوے ہین اور بعض کے نہین معلوم ہوے (بسند ۵۴) ابن اسحاق سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ہین (آدم علیہ السلام کے) پندرہ لڑکون اور چار لڑکیون کے نام معلوم ہوے ہین قین اور انکی بہن اور ہابیل اور لیوذا اور اشوث بنت آدم اور اُنکے بھائی اور شیث اور اُنکی بہن اور حزورہ اور اُنکے بھائی یہ لڑکے اس وقت پیدا ہوے جب انکی عمر ایکسو تیس برس کی تھی اُسکے بعد ایاد بن آدم اور انکی بہن پیدا ہوئین انکے بعد بالغ بن آدم اور انکی بہن پیدا ہوئین انکے بعد اناثی بن آدم اور اُنکی بہن پیدا ہوئین اُنکے بعد تو بہ بن آدم اور انکی بہن پیدا ہوئین انکے بعد بنان بن آدم اور انکی بہن پیدا ہوئین اُنکے بعد حشبوبہ بن آدم اور انکی بہن پیدا ہوئین انکے بعد حیان بن آدم اور انکی بہن پیدا ہوئین اُنکے بعد ضرابیس بن آدم اور اُنکی بہن پیدا ہوئین اُنکے بعد ہذرہ بن آدم اور اُنکی بہن پیدا ہوئین اُنکے بعد یحود بن آدم اور اُنکی بہن پیدا ہوئین اُنکے بعد بارق بن آدم اور اُنکی بہن پیدا ہوئین ہر لڑکے کے ساتھ اُسی بطن سے ایک لڑکی بھی پیدا ہوتی تھی۔

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن غیاث بن ابراہیم عن ابی اسحاق الہمدانی قال قال علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۱۲

۵۲ ترجمہ شہرون کی اور انکے رہنے والون کی حالت بدل گئی + زمین کا رنگ غبار آلود اور برا ہوگیا + ہر مزہ والی اور رنگ والی چیز بدل گئی + اور نمکین صورت کی بشاشت کم ہوگئی + ۱۲ ۵۳ ترجمہ اے ہابیل کے باپ وہ دونون مقتول ہوگئے اور زندہ مثل ذبح کیے ہوے مردے کے ہوگیا + اور اُسنے وہ برائی کی جو اس سے ہوئی + پھر خوف سے وہ خود ہی چلاتا ہوا آیا + ۱۲ ۵۴ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

اور اکثر علماے فارس نے بیان کیا ہی کہ جیومرت (کیومرث) ہی آدم علیہ السّلام تھے اور بعض لوگون نے کہا کہ وہ آدم علیہ السّلام کے صلبی بیٹے تھے حوا سے پیدا ہوے تھے اور اسکے علاوہ اور بھی بہت سے اقوال ہین جنکو ہمنے چھوڑ دیا اسلیے کہ ہمارا قصد اس کتاب مین بادشاہون اور اُنکے زمانے کا ذکر کرنا ہی جبکہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ ہم انھین باتون کو ذکر کرینگے اور کسی بادشاہ کے نسب کے اختلافات بیان کرنے مین کتاب کا اصل مقصود کچھ نہین حاصل ہوتا اور اگر ہم اس قسم کی باتین کچھ بیان کر دیتے ہین تو صرف اُس شخص کے پہچنوانے کے لیے جسکا ذکر ہمنے کیا ہی تاکہ جو لوگ اسکو نہ جانتے ہون وہ جان لین باقی رہا نسب کے اختلافات کا بیان کرنا وہ ہماری کتاب کا مقصود نہین ہی۔ اور بعض علماے فارس کی یعنے اُن لوگون کی جو کہتے ہین کہ جیومرث ہی آدم تھے اور لوگون نے مخالفت کی ہی اور علماے فارس نے جیومرت کے نام مین تو اتفاق کیا ہی مگر اسکی تعیین مین اور اسکے حالات مین اختلاف کیا ہی پس انھون نے بیان کیا ہی کہ جیومرت جنکو اہل فارس آدم کہتے ہین انکا نام جامر بن یافث بن نوح ہی وہ بڑے بزرگ اور سردار تھے دنباوند نامی پہاڑ مین جو طبرستان کے پہاڑون مین سے ہی سرزمین مشرق مین رہتے تھے اور اسکے اور ملک فارس کے مالک تھے پھر انکا اور انکی اولاد کا ملک اور بھی بڑھ گیا اور بابل کے بھی مالک ہوگئے اور بعض اوقات مین تمام اقالیم کے وہ بادشاہ رہے اور جیومرث نے تمام اُن ملکون کو جو اُنکے قبضہ مین تھے محفوظ کیا اور شہر اور قلعے بنائے اور انکو آباد کیا اور ہتھیار بنائے اور گھوڑے پالے اور آخر مین انکو ایک غرور پیدا ہوگیا تھا اور انھون نے اپنا نام آدم رکھ لیا تھا اور کہا تھا کہ جو کوئی اسکے سوا میرا نام لیگا مین اسکی گردن ماردونگا انھون نے تیس عورتون سے نکاح کیا تھا لہذا انکی نسل بہت ہوئی اور انکے بیٹے ماری اور انکی بیٹی ماریانہ انکی آخر عمر مین پیدا ہوے تھے انسے وہ بہت خوش تھے اسی لیے جسقدر بادشاہ گذرے وہ انھین دونون کی نسل سے گذرے اور انکا ملک وسیع رہا۔ ہمنے جیومرت کا حال اُسی مقام مین اسی سبب سے بیان کیا کہ علماے امت کا اس بات مین اتفاق ہی کہ جیومرت ہی تمام اہل فارس کے باپ ہین اسمین اختلاف ہی کہ آیا وہی آدم ابو البشر تھے جیسا کہ ایک قول ہمنے نقل کیا ہی یا نہین پھر اُسکے ساتھ ہی یہ بات ہی کہ انکی سلطنت اور انکی اولاد کی سلطنت برابر منتظم رہی اور ارض مشرق مین مسلسل رہی یہانتک کہ یزدگرد بن شہریار جو انکی اولاد مین سے تھا مرو مین سلطنت کرتا تھا حضرت عثمان بن عفان کے زمانے مین قتل کیا گیا پس وہان کے گذشتہ بادشاہون کی تاریخ اور انکی عمرون کا بیان کرنا

زیادہ آسان ہو بہ نسبت اور بادشاہون کی عمرون کے کیونکہ کوئی گروہ ایسا جسکا نسب آدم علیہ السلام تک معلوم ہوا ایسا نہین معلوم ہوتا جسکی سلطنت ہمیشہ رہی ہو اور انکا ملک مسلسل رہا ہو اور اس قسم کے بادشاہ انمین گذرے ہون جو انکو یکجا رکھین اور انکے دشمنون سے اُنکی حفاظت کرین اور جو انکی مخالفت کرے اُسپر غلبہ کرین اور اس انتظام کے ساتھ سلف سے خلف تک اُنکی سلطنت رہی ہو پس اُنکے بادشاہون کی تاریخ بہت صحیح اور واضح ہو اور ہم وہ اقوال بیان کرتے ہین جو آدم علیہ السلام اور اُنکے بعد والون کی عمرون کے متعلق ہمین پہونچی ہین جو نبوت مین اور سلطنت مین انکے وارث ہوے بخلاف قول اُن اہل فارس کے جو کہتے ہین کہ جیومرت ہی آدم تھے اور موافق قول اُن لوگون کے جو کہتے ہین کہ جیومرت اہل فارس کے باپ تھے اور انکے حالات مین جو کچھ اختلافات ہین مع اُن حالات کے بیان کرینگے جنمین اتفاق ہو اور سب اس بات کو کہتے ہین کہ فلان زمانے مین فلان بادشاہ تھا پھر اُسکے بعد ہم اپنے زمانے تک حالات بیان کرینگے۔ اور اب ہم اُن لوگون کے قول کی غلطی زیادہ واضح طور پر بیان کرتے ہین جنھون نے کہا ہو کہ دنیا مین سب سے پہلے آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی تھی اور انھون نے اس بات سے انکار کیا ہو کہ جن دو آدمیون کا حال اللہ نے اس قول مین بیان فرمایا ہو واتل علیهم نبأ ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا وہ صلب آدم سے نہ تھے۔ (بسندہ[۵۱]) حضرت سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا حوا کی اولاد زندہ نہ رہتی تھی پس انھون نے نذر مانی کہ اگر اپکا بچہ زندہ رہا تو اسکا نام عبد الحارث رکھینگے چنانچہ وہ لڑکا انکا زندہ رہا اور اسکا نام انھون نے عبد الحارث رکھا یہ بات شیطان کے بہکانے سے ہوئی (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ حضرت حوا کا جب کوئی لڑکا پیدا ہوتا تھا تو اسکا نام خدا کی عبدیت پر رکھتی تھین عبد اللہ اور عبید اللہ اور مثل اسکے مگر وہ زندہ نہ رہتے تھے ابلیس اُنکے اور آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ اگر تم انکا نام وہ رکھو جو رکھتے تھے تو بیشک وہ زندہ رہے چنانچہ ایک لڑکا انکا پیدا ہوا اسکا نام انھون نے عبد الحارث رکھا اُسی بارے مین اللہ عز ذکرہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہو الذی خلقکم من نفس واحدۃ الی قولہ جعلا لہ شرکاء فیما اتاهما الی آخر الآیہ۔

---

[۵۱] حدثنا محمد بن بشار قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا عمرو بن ابراهیم عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ۱۲

[۵۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق عن داؤد بن الحصین عن عکرمة عن ابن عباس ۱۲

(بسندہ[۵۱]) حضرت سعید بن جبیر سے فلما[۵۲] اثقلت دعوا اللہ ربہما الی قولہ فتعالی اللہ عما یشرکون کی تفسیر مین مروی ہو کہ جب حوا کو پہلا حمل رہا تو جب وہ حمل زیادہ دنون کا ہوا تو قبل وضع حمل کے ابلیس انکے پاس آیا اور کہا کہ اے حوا تمھارے پیٹ مین یہ کیا ہو حوا نے کہا مین نہین جانتی پھر کہا کہ یہ کہان سے نکلے گا تمھاری ناک سے یا تمھاری آنکھ سے یا تمھارے کان سے حوا نے کہا مین نہین جانتی ابلیس نے کہا اگر وہ سلامتی سے نکل آئے تو کیا جو کچھ مین کہون تم مانوگی حوا نے کہا ہان ابلیس نے کہا تو تم اسکا نام عبد الحارث رکھنا۔ حارث ابلیس لعنہ اللہ کا نام تھا انھون نے کہا اچھا پھر حوا نے اُسکے بعد آدم سے کہا کہ خواب مین ایک شخص میرے پاس آیا اور اُسنے مجھسے ایسا ایسا کہا حضرت آدم نے کہا یہ شیطان تھا اس سے بچو وہ ہمارا دشمن ہو جس نے ہمین جنت سے نکلوایا بعد اُسکے پھر ابلیس لعنہ اللہ حوا کے پاس آیا اور انسے پھر وہی کہا حوا نے کہا اچھا چنانچہ جب انکو وضع حمل ہوا اور اللہ نے سلامتی کے ساتھ لڑکے کو باہر نکالا تو حوا نے اسکا نام عبد الحارث رکھا یہی مطلب اللہ عز وجل کے اس قول کا ہو جعلا لہ شرکاء فیما اتاہما الی قولہ فتعالی اللہ عما یشرکون (بسندہ[۵۳]) سعید ابن جبیر سے مروی ہو کہ انسے پوچھا گیا کہ کیا آدم نے شرک کیا تھا انھون نے کہا خدا کی پناہ ا[...]ین یہ کہہ سکتا ہون کہ آدم علیہ السلام نے شرک کیا تھا بلکہ اصل بات یہ ہو کہ حضرت حوا جب حاملہ ہوئین تو شیطان اُنکے پاس گیا اور انسے پوچھا کہ یہ حمل کہان سے نکلے گا تمھاری ناک سے تمھاری آنکھ سے یا تمھارے منھ سے پس اُنھین بہت ڈرایا بعد اُسکے کہا کہ بتاؤ اگر یہ سیدھی طرح نکل آئے اور تمکو ضرر نہ پہونچے نہ تم مرو تو کیا تم میری اطاعت کروگی حضرت حوا نے کہا ہان شیطان نے کہا تو تم اس لڑکے کا نام عبد الحارث رکھنا حوا نے ایسا ہی کیا پس شرک صرف نام رکھنے مین ہوا۔ (بسندہ[۵۴]) سُدی سے مروی ہو کہ حضرت حوا کے بچہ پیدا ہوا تو ابلیس اُنکے پاس گیا اور کہا کہ اسکا نام میری عبدیت پر رکھنا ورنہ مین اس لڑکے کو قتل کر دونگا حضرت آدم نے کہا کہ (ایک مرتبہ) مینے تیرا کہنا مانا تو تو نے مجھے جنت سے نکلوا دیا الغرض انھون نے اُسکی بات ماننے سے انکار کر دیا اور اس لڑکے کا نام عبد الرحمن رکھا پھر اُس بچے پر ابلیس

---

[۵۱] حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصہ عن سعید بن جبیر ۱۲ [۵۲] ترجمہ پھر انکا حمل زیادہ دنون کا ہوا تو دونون نے اللہ سے دعا کی ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن وکیع قال ثنا جریر و ابن فضیل عن عبد الملک عن سعید بن جبیر ۱۲ [۵۴] حدثنا موسی بن ہارون ابن ہارون قال ثنا عمرو ابن حماد قال ثنا اسباط عن السدی ۱۲

مسلط ہوا اور اُسنے اُس بچے کو مار ڈالا پھر حضرت حوا کو دوسرا حمل رہا جب وہ دوسرا بچہ پیدا ہوا تو ابلیس نے کہا کہ اسکا نام میری عبدیت پر رکھنا ورنہ مین اسکو بھی قتل کر دونگا حضرت آدم نے کہا کہ (ایک مرتبہ) مینے تیری بات مانی تو تو نے مجھے جنت سے نکلوا دیا الغرض انھون نے اُسکی بات ماننے سے انکار کر دیا اور اس لڑکے کا نام صالح رکھا ابلیس نے انکو بھی قتل کر دیا پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو ابلیس نے اُنسے کہا کہ اُسوقت تو تمنے میرا کہنا نہ مانا مگر اب اسکا نام عبد الحارث رکھنا ابلیس کا نام حارث تھا ابلیس اُسکو اسوجہ سے کہا گیا کہ اُسنے غرور مین آکر سرکشی کی تھی پس اسی وجہ سے اللہ جل نے فرمایا جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما یعنے نام مین شرک ہوا تھا- پس ان تمام روایات وم ہوا کہ آدم وحوا کے کئی بچے اُنسے پہلے مر چکے تھے اور بہت سے لوگ ہین جنکے اقوال مینے ذکر نہین کیے وہ بہ نسبت اُنکے زیادہ ہین جنکا مینے ذکر کیا ان سب لوگون نے حسن بصری کے اُس قول کے کہ سب سے پہلے آدم کی وفات ہوئی مخالفت کی ہے- آدم علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے باوجود اسکے کہ زمین کی سلطنت عنایت کی تھی نبی بھی بنا دیا تھا اور انکی اولاد کی طرف انھد پیغمبر بنایا تھا اور اکیس صحیفے نازل کیے تھے جو آدم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا- لکھنا انھین حضرت جبریل نے سکھایا تھا (بسندہ[1]) حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ انھون نے کہا مین (ایک دن) مسجد مین گیا تو اتفاق سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا بیٹھے ہوے تھے مین آپکے پاس بیٹھ گیا آپنے فرمایا اے ابوذر تحیۃ المسجد کی دو رکعتین پڑھنا چاہیے پس اُٹھو اور پڑھ لو پس جب مین ان دونون رکعتون کو پڑھ چکا تو آکے آپکے پاس بیٹھ گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مجھے نماز کا حکم دیا یہ کیسی نماز ہے آپنے فرمایا نماز ایک عمدہ چیز ہے جو چاہے زیادہ پڑھے اور جو چاہے کم پڑھے پھر انھون نے ایک طویل قصہ بیان کیا جسمین یہ بھی کہا کہ مینے عرض کیا کہ رسول اللہ کسقدر نبی گذرے ہین آپنے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار ابوذر کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انمین سے رسول کسقدر تھے آپنے فرمایا تین سو تیرہ آدمی ایک بڑی پاکیزہ جماعت تھی ابوذر کہتے تھے مینے عرض کیا سب سے پہلا رسول کون تھا حضرت نے فرمایا آدم وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ آدم نبی مرسل تھے حضرت نے فرمایا ہان اللہ نے انکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور انمین اپنی جان ڈالی پھر ہموار کیا

[1] حدثنا احمد بن عبد الرحمن بن وہب قال ساعمی قال حدثنی الماضی بن محمد عن ابی سلیمان عن القاسم ابن محمد عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر الغفاری ۱۲

(بسندہ[۵۱]) حضرت ابوذر سے مروی ہو کہ انھون نے کہا مینے عرض کیا کہ یا نبی اللہ کیا آدم نبی تھے آپنے فرمایا ہان نبی تھے اللہ نے انسے بالمواجہہ کلام کیا تھا۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام آدم علیہ السلام پر نازل کیے تھے انمین مردار اور خون اور سور کے گوشت کی حرمت بھی تھی اور حروف معجم اکیس ورق مین لکھے ہوے تھے۔

حضرت حوا سے حضرت شیث کا پیدا ہونا

جب آدم علیہ السلام کی عمر ایکسو تیس برس کی ہوگئی اور یہ قتل ہابیل کے پانچ برس بعد کا واقعہ ہو تو حضرت حوا سے انکے بیٹے شیث پیدا ہوے۔ اہل تورات نے ذکر کیا ہو کہ شیث تنہا پیدا ہوے تھے۔ شیث کے معنی اُن لوگون کے نزدیک اللہ کی بخشش کے ہین مطلب یہ کہ اللہ نے انکو ہابیل کے عوض مین دیا (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا حضرت حوا سے شیث اور اُنکی بہن حزورا پیدا ہوئین انکا نام ہبۃ اللہ رکھا گیا ہابیل سے انکا نام مشتق کیا گیا جب حضرت حوا نے انکو جنا تو حضرت جبرئیل نے انسے کہا کہ یہ اللہ کی بخشش ہو ہابیل کے بدلہ مین عربی مین انکا نام شث ہو اور سریانی مین شاث اور عبرانی مین شیث۔ حضرت آدم نے انھین کو اپنا خلیفہ بنایا تھا جب یہ پیدا ہوے تو حضرت آدم کی عمر ایکسو تیس برس کی تھی (بسندہ[۵۳]) محمد بن اسحاق سے مروی ہو کہ انھون نے کہا لوگون کا بیان ہو کہ جب حضرت آدم کی وفات قریب آئی تو انھون نے اپنے بیٹے شیث کو بلایا اور انھین خلیفہ کیا اور انکو دن رات کے اوقات بتائے اور ہر وقت مین جو عبادت خالق کی چاہیے تعلیم کی اور انھین بتایا کہ ہر وقت مین ایک حصہ خالق کا ہو اُسمین اسکی عبادت چاہیے اور انسے کہا کہ اے میرے بیٹے عنقریب زمین پر طوفان آئیگا اور سات برس تک رہیگا اور ایک وصیت بھی لکھدی تھی پس اس بیان کے موافق شیث اپنے والد آدم علیہ السلام کے وصی ہوے اور بعد وفات آدم کے سرداری حضرت شیث کو ملی پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت شیث پر پچاس صحیفہ نازل فرمائے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو (بسندہ[۵۴]) حضرت ابوذر

---

[۵۱] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال حدثنی محمد بن اسحاق عن جعفر بن الزبیر عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابی امامۃ عن ابی ذر ۱۲ [۵۲] حدثنا الحارث بن محمد قال حدثنا ابن سعد قال ثنا ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن محمد بن اسحاق ۱۲ [۵۴] حدثنا احمد بن عبد الرحمن بن وہب قال ثنا عمی قال ثنا الماضی بن محمد عن ابی سلیمان عن القاسم بن محمد عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر الغفاری ۱۲

غفاری سے مروی ہی کہ انھون نے کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ عزوجل نے کسقدر کتابین نازل فرمائی ہین آپنے فرمایا ایکسو چار کتابین شیث پر اللہ نے پچاس صحیفہ نازل فرمانے اب آج تمام بنی آدم کے نسب حضرت شیث سے ملتے ہین کیونکہ سوا حضرت شیث کے آدم علیہ السّلام کے اور بیٹون کی نسلین ختم ہوگئین انمین سے کوئی باقی نہین رہا پس آج تمام لوگون کے نسب شیث علیہ السّلام تک پہونچتے ہین۔ **باقی رہے** اہل فارس جو کہتے ہین کہ جیومرت ہی آدم تھے تو انھون نے کہا ہی کہ جیومرت سے انکا بیٹا مشی پیدا ہوا اور مشا نے اپنی بہن میشان سے نکاح کیا پس اس سے سیامک ابن مشا اور سیامی بنت مشا پیدا ہوئی پھر سیامک بن مشی بن جیومرت سے افرواک اور دیس اور براسب اور اجرب اور اوراش فرزندان سیامک اور افری اور ذری اور بری اور اشی دختران سیامک پیدا ہوئین ان سب کی مان سیامی بنت مشی تھین جو اُنکے باپ کی بہن تھین اور اُن لوگون نے بیان کیا ہی کہ زمین مین سات اقلیم ہین بابل اور اسکے قریب کے مقامات جہان لوگ خشکی اور تری کے راستے سے جاتے ہین سب ایک اقلیم ہین اور یہان کے رہنے والے افرواک بن سیامک کی اولاد کی نسل سے ہین اور باقی چھ اقلیمین جہان آج انسان خشکی یا تری کے راستے سے نہین پہونچتے وہان کے لوگ سیامک کے اور بیٹے اور بیٹیون کی اولاد سے ہین پھر افرواک بن سیامک سے افری بنت سیامک کے بطن سے ہوشنگ بیشداذ بادشاہ پیدا ہوا اور وہ اپنے دادا جیومرت کا سلطنت مین خلیفہ ہوا اور وہ پہلا شخص ہی جو ساتون اقلیمون کا بادشاہ تھا عنقریب انشا اللہ اسکے حالات بیان کرینگے اگر وہان تک پہونچے۔ اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ ہوشنگ حضرت آدم وحوا کا صلبی بیٹا تھا۔ اور ہشام کلبی نے جیسا کہ مجھے انکی روایت پہونچی ہی بیان کیا ہی کہ سب پہلا بادشاہ جو تمام روے زمین کا مالک ہوا او شنق بن عا... تانح بن ارفخشد بن سام بن نوح تھا اور انھون نے کہا ہی کہ اہل فارس بھی اسکا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ حضرت آدم کی وفات کے دوسو برس بعد ہوا ہی مگر مجکو جو روایت پہونچی ہی اسکے موافق یہ بادشاہ حضرت نوح کے دوسو برس بعد ہوا ہی اہل فارس نے اسکو حضرت آدم کے دو برس بعد کر دیا انکو معلوم نہین کہ حضرت نوح کے پہلے کیا تھا یہ ہشام کا قول بالکل بے وجہ ہی کیونکہ ہوشنگ بادشاہ اہل فارس نسب جاننے والون کے نزدیک اس سے بھی زیادہ مشہور ہی جیسے حجاج بن یوسف اہل اسلام مین اور ہر قوم بہ نسبت دوسرون کے اپنے باپ دادا اور اُنکے نسبون کو خوب جانتی ہی اور جب کوئی بات مشتبہ ہو جائے تو اُسی قوم کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اہل فارس کے بعض نسب

بیان کرنے والون نے کہا ہے کہ ہوشنگ پیشداذ بادشاہ کا نام مہلائیل تھا اور اسکے باپ فرواک کا نام قینان ابو مہلائیل تھا اور سیامک کا نام انوش ابو قینان تھا اور میشا کا نام شیث ابو انوش تھا اور حضرت آدم علیہ السلام تھے پس اگر یہ ایسا ہی ہے جیسا اسنے بیان کیا ہے تو بلا شبہہ ہوشنگ حضرت آدم کے زمانے مین ایک شخص تھے کیونکہ جیسا کہ اگلی کتابون مین بیان کیا گیا ہے مہلائیل کی والدہ ... بن تویل بن خنوخ بن قین بن آدم حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کے تین سو پچانوے برس گذر جانے کے بعد پیدا ہوئی تھین پس حضرت آدم کی وفات کے وقت انکی عمر چھ سو پچانوے برس کی ہوگی موافق اُس حساب کے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت آدم کی عمر ایک ہزار برس کی تھی - اور بعض علماے فارس کا بیان ہے کہ اس ہوشنگ کی سلطنت چالیس برس رہی پس اگر یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اُن علماے نسب نے بیان کیا جنکا قول پہلے ذکر کیا تو اُس شخص کا قول کچھ بعید نہین جس نے کہا ہے کہ انکی سلطنت آدم علیہ السلام کی وفات کے بعد دو سو برس رہی -

حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا ذکر

انکی مدت عمر مین یعنی اس بات مین کہ اللہ نے کب انکو (اپنی طرف) اُٹھایا اُسوقت انکی عمر کیا تھی اختلاف ہے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیثین مروی ہین وہ یہ ہین (بسندہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اللہ نے آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اُنکے جسم مین جان ڈالی اور فرشتون کو حکم دیا انھون نے آدم کو سجدہ کیا پھر آدم اُٹھ کے بیٹھے انکو چھینک آئی اور انھون نے کہا الحمد للہ انکے پروردگار نے انکو جواب دیا کہ یرحمک ربک پھر فرمایا کہ فرشتون ... جماعت کے پاس جاؤ اور کہو السلام علیکم چنانچہ آدم اُنکے پاس گئے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے انسے کہا وعلیک ورحمۃ اللہ پھر آدم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ آئے اللہ نے انسے فرمایا کہ یہ تمھاری اور تمھاری اولاد کی باہم تعظیم ہے پھر اللہ نے اپنے دونون ہاتھ بند کر لیے اور فرمایا کہ اِنمین سے جو چاہو لے لو آدم نے عرض کیا کہ مین اپنے پروردگار کا داہنا ہاتھ لیتا ہون اگرچہ اُسکے دونون ہاتھ داہنے ہین پس اللہ نے اپنا ہاتھ کھول دیا تو اُس مین آدم کی اور اُنکے تمام اولاد کی صورت تھی اور ہر شخص کے پاس اسکی مدت عمر بھی لکھی ہوئی تھی

سلسلہ حدثنا محمد بن خلف العسقلانی قال ثنا آدم بن ایاس قال ثنا ... خالد سلیمان بن حیان قال حدثنی محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی

آدم کی عمر ایک ہزار سال لکھی ہوئی تھی کچھ لوگ انمین ایسے تھے کہ اُنپر نور تھا آدم نے پوچھا کہ
اے میرے پروردگار یہ کون لوگ ہین جنکے اوپر نور ہی اللہ نے فرمایا کہ یہ انبیا و رسل ہین جنکو
مین اپنے مخلوق کی طرف بھیجونگا انمین ایک شخص ایسے تھے کہ انپر سب سے زیادہ نور تھا اور انکی
عمر صرف چالیس برس لکھی ہوئی تھی آدم نے کہا کہ انکی عمر کیا لکھی گئی پھر عرض کیا کہ اے میرے
پروردگار ساٹھ برس میری عمر کے کم کرکے انکی عمر بڑھا دے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے کہ جب اللہ نے آدم کو جنت مین مقیم کیا بعد اُسکے زمین پر اُتارا تو وہ اپنی عمر کے دن گنا
کرتے تھے چنانچہ جب ملک الموت انکی روح قبض کرنیکو اُنکے پاس آئے تو آدم نے کہا اے
ملک الموت تمنے میرے پاس آنے مین جلدی کی ملک الموت نے کہا کیون آدم نے کہا کہ
ابھی میری عمر کے ساٹھ برس باقی ہین ملک الموت نے کہا کہ اب تمھاری عمر کچھ بھی باقی نہین ہے
تمنے اپنے پروردگار سے درخواست کی تھی کہ یہ ساٹھ برس تمھارے بیٹے داؤد کو دیدیے جاوین
آدم نے کہا مینے نہین کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آدم بھول گئے لہذا
انکی اولاد بھی بھول گئی اور آدم نے انکار کر دیا لہذا انکی اولاد بھی انکار کر جاتی ہو پس اُسی وقت سے
اللہ نے لکھنے کا اور گواہ کر لینے کا حکم دیا - (نیز بسندہ[1]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ
جب قرض والی آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ سب سے
پہلے آدم علیہ السلام نے انکار کیا اللہ عزوجل نے جب انکو پیدا کیا تو انکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور
جسقدر اولاد انکی قیامت تک پیدا ہونے والی ہو سب کو باہر نکالا اور آدم کے سامنے سب کو
پیش کیا آدم نے انمین ایک شخص کو دیکھا جو بہت نورانی تھے آدم نے پوچھا کہ اے میرے پروردگار
انکی عمر کس قدر ہو اللہ نے فرمایا کہ ساٹھ برس آدم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار انکی
عمر بڑھا دے اللہ نے فرمایا کہ یہ نہین ہو سکتا ہان تم اپنی عمر کچھ انکو دیدو آدم کی عمر ہزار برس
کی تھی انھون نے اپنی عمر کے چالیس برس حضرت داؤد کو دیدیے پس اللہ نے ایک تحریر
اُسکے متعلق لکھ لی اور فرشتون کو اُسپر گواہ کر لیا جب حضرت آدم کی وفات کا وقت قریب آیا
اور قبض روح کے لیے فرشتے اُنکے پاس آئے تو آدم نے کہا کہ ابھی میری عمر مین چالیس برس
باقی ہین فرشتون نے کہا کہ وہ چالیس برس تو تم اپنے بیٹے داؤد کو دے چکے ہو آدم نے کہا کہ مینے
انکو کچھ بھی نہین دیے پس اللہ نے وہ تحریر بھیجی اور فرشتون سے اُسکی گواہی دلوائی بعد اُسکے

[1] حدثنا ابن سنان قال ثنا موسی بن اسمعیل قال ثنا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن یوسف بن مہران عن ابن عباس ۱۲

آدم کی عمر پوری ایک ہزار کردی اور داؤد کی بھی پوری سو برس کردی۔ (بسندہ [۵۱]) حضرت ابن عباس سے اللہ عزوجل کے قول واذ اخذ ربک [۵۲] من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الی قولہ قالوا بلی شہدنا کی تفسیر مین مروی ہی کہ اللہ عزوجل نے جب آدم کو پیدا کیا تو اُنکی پیٹھ پر مسح فرمایا اور اُنکی تمام اولاد کو جو چیونٹیون کے مثل تھے باہر نکالا اور اُنکو گویا کیا وہ لوگ کلام کرنے لگے اللہ نے خود اُنکی جانون پر گواہ بنایا بعض لوگون کے ہمراہ اللہ نے کچھ روشنی پیدا کی تھی اور اللہ نے آدم سے فرمایا کہ یہ تمھاری اولاد ہین مینے اِنسے اِس بات کا عہد لیا ہی کہ مین اُنکا پروردگار ہون تاکہ وہ میرے ساتھ شرک نکرین اور میرے ہی ذمہ ان سب کا رزق ہی آدم نے پوچھا کہ یہ کون ہی جسکے ساتھ روشنی ہی اللہ نے فرمایا کہ یہ داؤد ہین آدم نے پوچھا کہ اے میرے پروردگار انکی کسقدر عمر تونے لکھی ہی اللہ نے فرمایا کہ ساٹھ برس آدم نے پوچھا کہ میری عمر کسقدر لکھی ہی اللہ نے فرمایا ایک ہزار برس اور مینے انمین سے ہر شخص کی عمر لکھدی ہی کہ وہ کسقدر زندہ رہیگا آدم نے کہا کہ اے میرے پروردگار اسکی عمر بڑھا دے اللہ نے فرمایا کہ یہ تحریر رکھی ہوئی ہی اگر تم چاہو تو اپنی عمر انکو دیدو آدم نے کہا اچھا گو کہ تمام بنی آدم کی عمرین لکھی جاچکی تھین مگر اللہ نے آدم کے عمر سے چالیس برس داؤد کی عمر مین بڑھا دیے اور انکی عمر پوری سو برس ہوگئی پس جب حضرت آدم کی عمر سے نوسو ساٹھ برس گذر گئے تو ملک الموت اُنکے پاس آیا جب آدم نے ملک الموت کو دیکھا تو کہا کہ تم کیون آئے ہو فرشتے نے کہا کہ تمھاری عمر پوری ہوگئی آدم نے کہا ابھی تو میری عمر کے نوسو ساٹھ برس گذرے ہین چالیس برس باقی ہین جب آدم نے فرشتے سے یہ گفتگو کی تو فرشتے نے کہا کہ مجھے میرے پروردگار نے اسکی خبر دی ہے حضرت آدم نے کہا تم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ اور اُس سے پوچھو چنانچہ فرشتہ لوٹکر اپنے پروردگار کے پاس گیا اللہ نے پوچھا کہ تو کیون لوٹ آیا فرشتے نے کہا اے میرے پروردگار مین تیرے پاس اسی سبب سے لوٹ آیا کہ مین جانتا تھا کہ آدم کی تو بہت عزت کرتا ہی اللہ نے فرمایا جا اور آدم سے کہدے کہ چالیس سال تمنے اپنے بیٹے داؤد کو دیدیے تھے۔ (بسندہ [۵۳])

سعید بن جبیر سے اِسی آیت یعنے واذا خذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم

[۵۱] حدثنا محمد بن سعد قال ثنا ہشام قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنا ابی عن ابیہ عن ابن عباس ۱۲

[۵۲] ترجمہ اور جب تمھارے پروردگار نے بنی آدم کی پشت سے اُنکی اولاد کو باہر نکالا ۱۲

[۵۳] حدثنا ابن بشار قال ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر ۱۲

علی انفسہم الست بربکم کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے کہا آدم علیہ السّلام کی عمر ہزار برس کی تھی جب اُنکے سامنے انکی اولاد پیش کی گئی تو انھون نے اپنی اولاد مین سے ایک شخص کو دیکھا کہ اسپر بہت نور تھا آدم انکو دیکھکر خوش ہوے اور انکا حال پوچھا اللہ نے فرمایا کہ یہ داوٗد ہین انکی عمر ساٹھ برس رکھی گئی ہو تو آدم نے اپنی عمر سے چالیس برس انکو دیدیے پھر جب آدم کی وفات قریب آئی تو وہ اِن چالیس برس کی بابت جھگڑنے لگے ان سے کہا گیا کہ تم تو یہ چالیس برس داوٗد کو دے چکے ہو مگر وہ جھگڑتے رہتے (ابن عباس) سعید سے اللہ عزوجل کے قول واذ اخذ ربک من آدم من ظہورہم ذریتہم کی تفسیر مین مروی ہو کہ اللہ نے آدم کی اولاد کو انکی پشت سے باہر نکالا وہ مثل چیونٹیون کے تھے پھر آدم کے سامنے انکو مع انکے نام اور انکے باپ دادا کے نام اور انکی عمرون کے پیش کیا آدم کے سامنے داوٗد کی روح بھی پیش ہوئی جسپر ایک چمکدار روشنی تھی آدم نے پوچھا کہ یہ کون ہو اللہ نے فرمایا کہ یہ تمھاری اولاد مین سے ایک نبی ہین جنکو پیدا کیا ہو آدم نے پوچھا کہ انکی عمر کس قدر ہو اللہ نے فرمایا ساٹھ برس آدم نے کہا کہ چالیس برس میری عمر سے انکو دیدو وہ کہتے تھے کہ اُسوقت عمر مین لکھی جا رہی تھین پس داوٗد علیہ السّلام کی عمر مین چالیس برس بڑھا دیے گئے آدم کی عمر ہزار سال کی تھی جب ہزار کے پورے ہونے مین چالیس برس رہ گئے تو اللہ نے ملک الموت کو اُنکے پاس بھیجا ملک الموت نے کہا کہ اے آدم مجھے حکم ملا ہو کہ مین تمھاری روح قبض کرون آدم نے کہا کیا ابھی میری عمر مین چالیس برس باقی نہین ہین وہ کہتے تھے کہ ملک الموت اپنے پروردگار عزوجل کے پاس لوٹ گئے اور عرض کیا کہ آدم دعویٰ کرتے ہین کہ ابھی انکی عمر مین چالیس برس باقی ہین وہ کہتے تھے پھر آدم کو خبر دی گئی کہ وہ چالیس برس اپنے بیٹے داوٗد کو دے چکے ہین اُسوقت عمر مین لکھی جا رہی تھین لہذا وہ چالیس برس داوٗد علیہ السّلام کی عمر مین بڑھا دیے گئے (نیز بسندہ) سعید ابن جبیر سے اسی طرح مروی ہو۔

بیان کیا گیا ہو کہ آدم علیہ السّلام اپنی وفات سے گیارہ دن پہلے بیمار رہے انھون نے اپنے بیٹے شیث علیہ السّلام کو وصیت کی بعد اُسکے وہ تحریری وصیت شیث کو دیدی اور انھین حکم دیا کہ اس وصیت کو قابیل اور اُسکی اولاد سے چھپائین کیونکہ قابیل نے حسد سے ہابیل کو قتل کر ڈالا تھا [illegible] آدم [illegible] اولاد سے اپنے

[illegible]

علم کو چھپایا قابیل اور اُسکی اولاد کے پاس کوئی ایسا علم نہ تھا جس سے وہ فائدہ اُٹھا سکیں۔
اہل تورات کا بیان ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کل نو سو تیس برس تھی (بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا حضرت آدم کی عمر نو سو چھتیس برس تھی واللہ اعلم۔
جو حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہمارے علماے سلف سے اس بارے مین مروی ہین وہ وہی ہین جنکو مین ذکر کر چکا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت تمام لوگون کے اسکا علم زیادہ رکھتے ہین اور آپ سے جو حدیثین مروی ہین وہ یہی ہین کہ حضرت آدم کی عمر ایکہزار برس تھی اور بعد اسکے کہ انھون نے اپنی عمر کا کچھ حصہ اپنے بیٹے داؤد کو دیدیا اللہ نے انکی عمر پھر پوری کردی شاید جو حصہ اپنی عمر کا آدم علیہ السلام نے داؤد علیہ السلام کو دیا تھا تورات مین وہ حصہ آدم علیہ السلام کی عمر مین محسوب نہین ہوا اسی وجہ سے کہا گیا کہ انکی عمر نو سو تیس برس کی تھی۔ پھر اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اگر یہی بات ہی تو آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے داؤد کو اپنی عمر سے چالیس برس دیے تھے پس چاہیے تھا کہ تورات مین انکی عمر نو سو ساٹھ برس لکھی جاتی تھی تاکہ جو حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے مین منقول ہین اُنکے موافق ہو جاتا تو جواب دیا جائے کہ ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی پہونچی ہی کہ آدم نے اپنے بیٹے داؤد کو اپنی عمر کے ساٹھ برس دیدیے تھے یہ مضمون حضرت ابو ہریرہ کی روایت مین ہی اسکو ہم پہلے لکھ چکے ہین پس تورات مین جو حضرت آدم علیہ السلام کی عمر لکھی ہی وہ اسی روایت کے موافق ہی (بسندہ[۵۲]) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ انھون نے کہا کہ جب آدم صلوات اللہ علیہ وصیت لکھ چکے تو انکی وفات ہوگئی فرشتے اُنکے پاس جمع ہوے اسلیے کہ وہ رحمٰن کے برگزیدہ تھے فرشتون نے اور حضرت شیث نے اور اُنکے بھائیون نے مشارق الفردوس مین ایک بستی کے پاس جو دنیا مین سب سے پہلی بستی تھی انکو دفن کیا سات دن رات تک آفتاب اور ماہتاب مین گرہن رہا جب فرشتے جمع ہوے اور حضرت آدم نے وصیت لکھدی تو اُسکو ایک تھیلے مین رکھکر جسکو حضرت آدم جنت سے لائے تھے ایک سیڑھی پر لٹکا دیا تاکہ اللہ عز وجل کی یاد سے غفلت نہو۔ (بسندہ[۵۳]) یحیی بن عباد نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مجھے یہ خبر ملی ہی کہ آدم علیہ السلام کی جب وفات ہوئی تو اللہ نے اُنکے لیے کفن

---

[۵۱] حدثنا الحارث قال ثنا ابن سعد قال اخبرنی ہشام بن محمد قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق عن یحیی بن عباد عن ابیہ ۱۲

اور خوشبو جنت سے بھیجی تھی اور فرشتون نے انکی قبر کھودنے اور دفن کرنے کا کام کیا تھا یہانتک کہ انھین زمین مین چھپا دیا (بسند ۵۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جب آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو فرشتون نے انکو پانی سے غسل دیا طاق عدد سے اور انکے لیے قبر کھودی اور کہا کہ یہی طریقہ انکی اولاد مین جاری رہیگا۔ (بسندہ ۵۲) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ آپنے فرمایا تمھارے باپ آدم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے قد اور تھے جیسے بلند چھوہارے کا درخت ساٹھ گز کا انکا قد تھا بدن پر بال بہت تھے شرمگاہ انکی چھپی ہوئی تھی مگر جب وہ خطا انسے صادر ہوئی تو انکی شرمگاہ کھل گئی اور وہ بھاگ کر جنت مین چلے گئے وہان ایک درخت نے انکے چوٹی کے بال پکڑ لیے اور انکے پروردگار نے انھین آواز دی کہ اے آدم کیا مجھسے بھاگے جاتے ہو آدم نے کہا نہین اے میرے پروردگار تیری قسم (بھاگتا نہین ہون) بلکہ تجھسے اپنے گناہ کی وجہ سے شرم کرتا ہون پس اللہ نے انھین زمین پر اتار دیا پھر جب انکی وفات کا وقت قریب آیا تو اللہ نے انکے لیے خوشبو اور کفن جنت سے بھیجا جب حضرت حوا نے فرشتون کو دیکھا تو چاہا کہ حضرت آدم کے اور انکے بیچ مین حائل ہوجائین حضرت آدم نے کہا میرے درمیان مین اور میرے پروردگار کے فرشتون کے درمیان مین مت آؤ کیونکہ مجھے جو کچھ ہونا تھا ہوا اور جو مصیبت مینے اٹھائی وہ تمھارے ہی سبب اٹھائی پھر جب انکی روح قبض کرلی گئی تو فرشتون نے انکو بیری کی پتی اور پانی سے طاق عدد کے لحاظ سے غسل دیا اور کفن مین بھی طاق کپڑے دیے بعد اسکے انکے لیے قبر کھودی اور انکو دفن کردیا بعد اسکے کہا کہ یہی طریقہ اولاد آدم مین بعد انکے جاری ہوگا (بسندہ ۵۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ آدم بہت لمبے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بلند چھوہارے کا درخت ہین (بسندہ ۵۴) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جب آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو حضرت شیث نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ آگے بڑھیے اور آدم علیہ السلام کے جنازے کی نماز پڑھائیے حضرت جبریل نے کہا نہین آپ آگے بڑھیے اور اپنے باپ کی نماز پڑھائیے

۵۱ حدثنا علی بن حرب قال نا روح بن اسلم قال نا حماد بن سلمہ عن ثابت البنانی عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحاق عن الحسن بن ذکوان عن الحسن بن ابی الحسن عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلعم ۱۲ ۵۳ حدثنی احمد بن المقدام قال نا المعتمر بن سلیمان قال قال ابی وزعم قتادۃ عن صاحب حدث عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلعم ۱۲ ۵۴ حدثنا الحارث بن محمد قال نا ابن سعد قال اخبرنی ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس

اور نماز مین تیس تکبیرین پانچ تکبیرین معمولی نماز کی اور پچیس تکبیرین آدم علیہ السلام کی بزرگی کے سبب سے
حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کے مقام مین بھی اختلاف ہے ابن اسحاق نے تو وہی کہا ہے جو اوپر
گذر چکا ہے اور اور لوگون نے کہا ہے کہ وہ مکے مین غار ابی قبیس مین مدفون ہوے تھے اس غار کو
غار کو غار الکنز کہتے ہین اور ابن عباس سے (بسندہ)[سلہ] مروی ہے کہ انھون نے کہا جب نوح
علیہ السلام کشتی سے اُترے تو انھون نے آدم علیہ السلام کو بیت المقدس مین دفن کیا۔

حضرت آدم کی وفات جمعہ کے دن ہوئی تھی اسکی روایتین اوپر گذر چکی ہین لہذا ہم انکا اعادہ
مناسب نہین سمجھتے حضرت ابن عباس سے (بسندہ)[سلہ] مروی ہے کہ آدم علیہ السلام کی وفات
بوذ پر ہوئی یعنی اُسی پہاڑ پر جس پر وہ اُتارے گئے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت حوا اُسکے بعد
ایک سال زندہ رہین پھر انکی بھی وفات ہوئی اللہ انپر رحم کرے اور وہ بھی اپنے شوہر کے پاس
اُسی غار مین جسکا بیان ہوا دفن کی گئین اور یہ دونون وہین مدفون رہے یہانتک کہ طوفان
آیا تو حضرت نوح [illegible] نے ان دونون کو نکال کر ایک تابوت مین رکھا اور اس تابوت کو اپنے ساتھ
کشتی پر رکھ لیا [illegible] واپس آئے تو انھون نے [illegible] اسی مقام مین انکو دفن کر دیا جہان وہ طوفان کے
پہلے تھے۔ حضرت حوا [illegible] بیان کیا گیا ہے سوت بھی کاتا اور [illegible]
اور روٹی بھی پکائی [illegible] تو ان کے تمام کام کیے۔

اب ہم قابیل کا نسب اور اُسکا حال اور اُسکی اولاد کا حال اور حضرت شیث کا حال اور انکی اولاد کا
حال بیان کرتے ہین۔ ہم آدم علیہ السلام اور انکے دشمن ابلیس دونون کا حال بیان کر چکے کہ
اللہ نے ابلیس کے ساتھ کیا کیا جبکہ اُسنے [illegible] تکبر کیا اور اپنے پروردگار عز و جل سے سرکشی
کی اور جو نعمت اُسکو دی گئی تھی اُسکی ناشکری کی اور اپنی جہالت اور سرکشی سے [illegible] بڑھ گیا
اور اُسنے اپنے پروردگار سے مہلت مانگی اور اللہ نے اُسکو ایک وقت معین (یعنے قیامت)
تک کے لیے مہلت دیدی اور آدم علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا جبکہ انسے خطا ہوئی اور وہ اللہ کا حکم
بھول گئے اور اللہ نے انکی خطا پر فوراً انھین عذاب کیا پھر جب انھون نے اپنی لغزش سے
توبہ کی تو اللہ نے اپنی فضل و رحمت سے معاف کر دیا اور انکی توبہ قبول کر لی اور انھین ہدایت
کی اور گمراہی سے انکو نکال لیا اب ہم انشاء اللہ اُن لوگون کا بیان کرینگے جو آدم علیہ السلام سے

سلہ حدثنی به الحارث قال نا ابن سعد قال نا هشام قال نا ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ سلہ حدثنی
به الحارث قال نا ابن سعد قال اخبرنی هشام بن محمد قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

طریقہ پر چلے اور جو شیطان کے گروہ مین سے ہوئے اور اُسکے پیرو ہوئے اُسکی گمراہی مین اور انمین سے ہر فریق کے ساتھ اللہ تعالی نے کیا کیا پس شیث علیہ السلام کے تو بعض حالات ہم بیان کر چکے ہین اور یہ کہ وہ اپنے والد آدم علیہ السلام کے بعد اسکے کہ وہ اپنی راہ پر چلے گئے اور یہ کہ اللہ تعالی نے حضرت شیث علیہ السلام پر صحیفے نازل کیے بعض لوگون کا بیان ہو کہ وہ برابر مکہ مین مقیم رہے حج و عمرہ کیا کرتے تھے یہانتک کہ انکی وفات ہوئی اور جو صحیفے اللہ عزوجل نے انپر نازل فرمائے تھے انکو انھون نے اپنے والد آدم علیہ السلام کے صحیفون کے ساتھ جمع کر دیا تھا اور انپر عمل کرتے تھے اور انھون نے کعبہ کو مٹی اور پتھر سے بنایا تھا لیکن ہمارے علماے سلف کا یہ قول ہو کہ وہ قبہ جو آدم علیہ السلام نے بنایا تھا کعبہ کے مقام پر طوفان کے زمانہ تک رہا جب اللہ نے طوفان بھیجا تو اُس قبہ کو اُٹھا لیا۔ اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ حضرت شیث جب بیمار ہوے تو انھون نے اپنے بیٹے انوش کو وصی بنایا جب انکی وفات ہوئی تو اپنے والدین کے پاس غار ابی قبیس مین مدفون ہوے۔ حضرت شیث کی ولادت اُسوقت ہوئی جب آدم علیہ السلام کی عمر کے دو سو تیس برس گذر چکے تھے حضرت شیث کی جب وفات ہوئی تو انکی عمر نو سو بارہ برس کی اور حضرت شیث سے انوش اُسوقت پیدا ہوے جب حضرت شیث کی عمر کے چھ سو پانچ برس گذر چکے تھے جیسا کہ اہل توراۃ کا بیان ہو اور ابن اسحاق نے بسند[1] بیان کیا ہو کہ شیث بن آدم نے اپنی بہن حزورہ بنت آدم سے نکاح کیا اور انسے یانش بن شیث اور نعمہ بنت شیث پیدا ہوے اُسوقت حضرت شیث کی عمر ایکسو پانچ برس کی تھی اور یانش کی پیدائش کے بعد وہ آٹھ سو سات برس زندہ رہے اور انوش اپنے والد شیث علیہ السلام کی وفات کے بعد ملک کی سیاست اور اپنے ماتحت رعیت کے انتظام مین اپنے والد کی جگہ پر قائم ہوے اور ہمیشہ اپنے والد کے طریقہ پر رہے اسمین ذرا بھی تغیر و تبدل نہین کیا انوش کی تمام عمر جیسا کہ اہل توراۃ نے بیان کی ہو نو سو پانچ برس تھی (بسند[2]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ حضرت شیث سے انوش اور بہت سے لڑکے پیدا ہوے اور حضرت شیث نے انوش کو وصی بنایا تھا پھر انوش بن شیث بن آدم سے انکے بیٹے قینان انکی بہن نعمہ بنت شیث کے بطن سے پیدا ہوے اُسوقت انوش کی عمر سے نوے برس گذر چکے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کے تین سو پچیس برس گذرے تھے اور

---

[1] حدثنا ابن حمید قال ما سلمۃ الفضل عنہ اسے عن ابن اسحاق ۱۲ [2] حدثنا ابن حمید قال ما سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

ابن اسحاق نے کہا ہو (بسندہ[51]) کہ یانش بن شیث نے اپنی بہن نعمہ بنت شیث سے نکاح کیا اور انسے قینان پیدا ہوے اس وقت یانش کی عمر نوے برس کی تھی اور قینان کی پیدائش کے بعد یانش آٹھ سو پندرہ برس زندہ رہے اور یانش کے کئی لڑکے اور لڑکیان پیدا ہوئین پس یانش کی عمر نوسو پانچ برس زندہ رہے پھر قینان بن یانش نے ستر برس کی عمر مین دینہ بنت براکیل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم سے نکاح کیا پس انسے مہلائیل بن قینان پیدا ہوے مہلائیل کی پیدائش کے بعد قینان آٹھ سو چالیس برس زندہ رہے پس کل عمر قینان کی نوسو دس برس ہوئی (بسندہ[52]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انوش سے قینان اور نیز اور بہت سے لڑکے پیدا ہوے مگر قینان کو انھون نے وصی بنایا پھر قینان سے مہلائیل اور نیز اور بہت سے وصی لڑکے پیدا ہوے مگر مہلائیل کو انھون نے وصی بنایا پھر مہلائیل سے یرد پیدا ہوے جنکو یارد بھی کہتے ہین اور نیز انکے علاوہ اور لڑکے بھی پیدا ہوے مگر انھون نے یارد کو وصی بنایا پھر یرد سے خنوخ پیدا ہوے یہی ادریس نبی علیہ السّلام ہین اور انکے سوا اور لڑکے بھی پیدا ہوے تھے پھر خنوخ سے متوشلخ پیدا ہوے اور اور بھی کئی لڑکے پیدا ہوے اور متوشلخ اپنے باپ کے وصی ہوے لیکن تعدات مین موافق بیان اہل کتاب کے لکھا ہو کہ مہلائیل حضرت آدم کی عمر کے تین سو پچانوے برس اور قینان کی عمر کے ستر برس گذرنے کے بعد پیدا ہوے۔ اور مہلائیل نے جیسا کہ (بسندہ[53]) ابن اسحاق سے منقول ہو اپنی خالہ سمعن بنت براکیل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم سے نکاح کیا اور انسے یرد بن مہلائیل پیدا ہوے مہلائیل یرد کے پیدا ہونے کے بعد آٹھ سو تیس برس زندہ رہے پس کل عمر مہلائیل کی آٹھ سو پچانوے برس ہوئی اسکے بعد انھون نے وفات پائی اور توراۃ مین ہو کہ یرد مہلائیل سے اُسوقت پیدا ہوے جب آدم علیہ السّلام کی عمر کے چار سو ساٹھ برس گذر چکے تھے اور وہ اپنے والد قینان کے طریقے پر تھے سوا اسکے کہ اُنکے زمانے مین فتنے زیادہ ہوے۔

---

[51] حدثنا ابن حمید قال سا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

[52] حدثنی الحارث قال سا ابن سعد قال اخبرنی ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

[53] حدثنا ابن حمید قال سا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

اُن فتنون کا بیان جو اولاد آدمؑ مین شیث بن آدم کے زمانے سے یرد کے زمانے تک ہوے

بیان کیا گیا ہی کہ قابیل نے جب ہابیل کو قتل کیا اور اپنے والد سے بھاگ کر یمن چلا گیا تو ابلیس اسکے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ ہابیل کی قربانی صرف اس وجہ سے مقبول ہوئی اور انکی قربانی کو آگ نے صرف اسوجہ سے کھالیا کہ وہ آگ کی خدمت کیا کرتے تھے اور اُسکی پرستش کرتے تھے پس تم بھی آگ کو قایم کرو کہ وہ تمھاری اولاد کے لیے رہے چنانچہ اُست ایک آتشخانہ بنایا پس قابیل سب سے پہلا شخص ہی جسنے آگ کو قائم کیا اور اسکی پرستش کی (بسندہٖ[ل]) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ انھون نے کہا قین نے اپنی بہن اشوث بنت آدم سے نکاح کیا اُسسے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی خنوخ بن قین اور عدن بنت قین خنوخ بن قین نے اپنی بہن عدن بنت قین سے نکاح کیا اور انسے تین لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی عیرو بن خنوخ اور محویل بن خنوخ اور ابوشیل بن خنوخ اور مولیث بنت خنوخ پھر ابوشیل بن خنوخ نے مولیث بنت خنوخ سے نکاح کیا ابوشیل سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام لامک تھا پھر لامک نے دو عورتون سے نکاح کیا ایک کا نام عدا تھا اور دوسری کا نام صلا تھا عدا سے تولین بن لامک پیدا ہوا اور یہ پہلا شخص ہی جو قبون مین رہا اور مال جمع کیا اور توبلش بن لامک پیدا ہوا جسنے ونج (ایک باجہ کا نام) اور چنگ بجایا اور ایک لڑکا اور پیدا ہوا جسکا نام توبلقین تھا یہ سب سے پہلا شخص ہی جسنے تانبے اور لوہے کا کام کیا ان سب کی اولاد بڑی جبار اور سرکش ہوئی انکے قوی بھی بڑے زبردست تھے جیساکہ لوگون نے بیان کیا ہی انمین سے ہر شخص کا قد تیس گز کا تھا انھون نے کہا ہی کہ پھر قین کی سب اولاد گذر گئی بہت کم نسل باقی رہی اور یہ سب لوگ آدم کی اولاد تھے انکے نسب یاد نرہے اور انکی نسل منقطع ہوگئی مگر وہی جو شیث بن آدم سے تھی پس انھین سے حضرت آدم کی نسل پھیلی اور آج سب لوگون کے نسب حضرت آدم کے بعد انھین تک پہونچے حضرت آدم تو ابو البشر ہین سوا انکے بھائیون کے جنھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی اور انھون نے کہا ہی کہ اہل تورات کہتے ہین کہ قین نے اشوث سے نکاح کیا تھا اور اس سے خنوخ پیدا ہوے اور خنوخ سے عیرد پیدا ہوے اور عیرد سے محویل پیدا ہوے

[ل] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

اور محویل سے ابو شیل یعنے لامک پیدا ہوے پھر لامک نے عدا اور صلا سے نکاح کیا تھا
ان سے یہ تمام لوگ پیدا ہوے جنکا نام بتایا گیا واللہ اعلم - ابن اسحاق نے قابیل اور اُسکی اولاد کا
حال صرف اسی قدر لکھا ہو جو میننے بیان کیا اور انکے علاوہ علماے توارات نے بیان کیا ہو
کہ جسنے لہو ولعب ایجاد کیا وہ قابیل کی اولاد مین سے ایک شخص تھا اُسکا نام توبال تھا اُسنے
مہلائیل بن قینان کے زمانے مین آلات لہو یعنے مزامیر اور طبل اور عود اور طنبور اور تمام
باجے ایجاد کیے پس قابیل کی اولاد لہو ولعب مین مشغول ہوگئی جب انکی خبر پہاڑ والون کو
پہونچی جو شیث علیہ السّلام کی نسل سے تھے تو انمین سے سو آدمیون نے اُنکے پاس اُتر کے
آنیکا قصد کیا اور جو وصیت اُنکے باپ دادا نے انھین کی تھی اسکی مخالفت پر آمادہ ہوے یہ
خبر یارد کو پہونچی انھون نے ان لوگون کو نصیحت کی اور منع کیا مگر انھون نے نہ مانا اور قابیل
کی اولاد کے پاس گئے اور انکی باتین دیکھکر خوش ہوے پھر جب انھون نے لوٹنے کا
ارادہ کیا تو لوٹ نہ سکے بوجہ اُس بددعا کے جو اُنکے باپ دادا نے انھین دی تھی جب
انھین لوٹنے مین دیر ہوئی تو پہاڑ کے بعض لوگون نے جنکے دل مین کجی تھی یہ خیال کیا کہ وہ
وہان عمدہ حالت مین ہین چنانچہ وہ لوگ بھی پہاڑ سے اُترنے لگے انھون نے لہو ولعب کو
انھین بھی اچھا معلوم ہوا اور کچھ عورتین اولاد قابیل کی انھین ملین جو جلد ہی سے اُنکے پاس
آگئین اور اُنکے ہمراہ رہنے لگین اور وہ لوگ بدکاری مین منہمک ہوگئے اور زنا اور شراب خواری
انمین شائع ہوگئی - **ابو جعفر** کہتا ہو کہ یہ قول صحت سے بعید نہین کیونکہ یہی قول ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گذشتہ علما سے بھی مروی ہو اگرچہ انھون نے اُن لوگون کا
زمانہ نہین بیان کیا جنکی سلطنت مین یہ حوادث ہوے انھون نے صرف اسی قدر بیان
کیا ہو کہ یہ حوادث آدم اور نوح علیہما السّلام کے درمیانی زمانے مین ہوے -

یہ کن لوگون سے مروی ہے -

(بسندہ[۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے اس
آیت کی تلاوت کی ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی[۲] اور کہا کہ یہ نوح
اور ادریس علیہما السّلام کے درمیانی زمانے کا حال ہو یہ درمیانی
زمانہ ہزار برس تھا حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد مین دو قبیلے تھے ایک ہموار زمین پر

---

[۱] حدثنا احمد بن زہیر قال نا موسی بن اسمعیل قال نا داؤد یعنی ابن ابی الفرات قال نا علباء بن احمر
عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ [۲] ترجمہ اور اے [illegible] ازواج نبی [illegible] [illegible] [illegible]

رہتا تھا اور دوسرا پہاڑ مین رہتا تھا پہاڑ کے مرد خوبصورت تھے اور عورتین بدصورت تھین اور ہموار زمین کی عورتین خوبصورت تھین اور مرد بدصورت تھے پس ہموار زمین والون مین سے ایک شخص کے پاس ابلیس ایک لڑکے کی صورت مین آیا اور وہان اُسنے نوکری کرلی اپنے آقا کی خدمت کیا کرتا تھا پھر ابلیس نے ایک چیز بنائی مثل اُسکے جو چرواہے بجایا کرتے ہین اور اسمین ایسی آواز پیدا کی جو لوگون نے کبھی نہ سنی تھی یہ خبر آس پاس والون کو پہونچی وہ لوگ بھی آآکر سننے لگے اور انھون نے سال بھر مین ایک دن عید کا بنالیا کہ اُس دن سب لوگ جمع ہوتے تھے اور عورتین مردون کے سامنے آتی تھین حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ مرد انھین عورتون کی وجہ سے آتے تھے پھر پہاڑ کے رہنے والون مین سے یکایک ایک شخص وہان آیا وہ لوگ اپنی عید مین تھے اسنے عورتون کا حسن وجمال دیکھا تو اپنے ساتھیون سے جاکر بیان کیا وہ لوگ بھی اُنکے پاس اُترکے آلئے پس بدکاری اُنمین پھیل گئی یہی مطلب ہوا اللہ عزوجل کے اس قول کا ولاتبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی۔ (نیز بسندہ) حکم سے لاتبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی کی تفسیر مین مروی ہی کہ انھون نے کہا آدم اور نوح علیہ السلام کے درمیان مین آٹھ سو برس کا زمانہ تھا انکی عورتین نہایت بدشکل تھین اور مرد خوبصورت تھے لہذا عورتین مردون کو اپنی طرف بلاتی تھین اسی پر یہ آیت نازل ہوئی تھی ولاتبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی (بسندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ آدم علیہ السلام نے وفات نہین پائی یہانتک کہ اُنکے بیٹے اور بیٹون کے بیٹے بوذ (نامی) پہاڑ پر چالیس ہزار ہوگئے تھے اور آدم علیہ السلام نے زناکاری اور شرابخواری اور فسادانگیزی دیکھی پس انھون نے وصیت کی کہ شیث کی اولاد قابیل کی اولاد سے نکاح نکرے چنانچہ شیث کی اولاد نے ایک غار مین رہنا شروع کیا اور اُس غار پر ایک محافظ مقرر کردیا کہ کوئی آدمی وہان نہ آنے پائے جو لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آتے تھے اور وہ اُنکے لیے استغفار کرتے تھے وہ سب شیث کی اولاد سے تھے پھر (چندروز کے بعد) شیث کی اولاد مین سے سو خوبصورت مردون نے کہا کاش ہم دیکھتے کہ ہمارے چچا کے بیٹون یعنے قابیل کی اولاد کا کیا حال ہی چنانچہ وہ سو آدمی غار سے نکل کر آلئے انکو بنی قابیل کی خوبصورت عورتین ملین اُن عورتون نے

لہ حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابن ابی عیینۃ عن ابیہ عن الحکم ۱۲ سلہ حدثنا الحارث قال ثنا ابن سعد قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

ان مردون کو روک لیا اور وہ لوگ وہین رہے جب تک کہ اللہ نے چاہا پھر (شیث کی اولاد مین سے) اور سو آدمیون نے کہا کاش ہم دیکھتے کہ ہمارے بھائیون کا کیا حال ہو چنانچہ وہ بھی پہاڑ سے اُتر کے اُنکے پاس آئے عورتون نے انکو بھی روک لیا الغرض شیث کی تمام اولاد پہاڑ سے اُتر آئی اور اُنمین بدکاری پھیل گئی آپسمین انھون نے نکاح کیا اور قابیل کی اولاد بہت بڑھ گئی یہانتک کہ وہ تمام روے زمین کے مالک ہو گئے یہی لوگ تھے جو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین غرق کر دیے گئے۔ مگر فارس کے علماے نسب کا قول مہلائیل ابن قینان کے بارے مین مین ذکر کر چکا ہون کہ وہی ہوشنگ تھا جو ہفت اقلیم کا بادشاہ ہو گیا تھا اور اسکے خلاف عرب کے علماے نسب کا بھی قول مین ذکر کر چکا ہون پس اگر وہی بات سچ ہو جو فارس کے علماے نسب نے بیان کی ہو تو (بسندہ) محمد بن سائب سے مروی ہو کہ ہوشنگ ہی پہلا شخص ہو جس نے درختون کو کاٹا اور عمارتین بنائین اور کانین نکالین اور لوگون کو اسکی طرف متوجہ کیا اور اپنے زمانے کے لوگون کو مسجدون کے بنانے کا حکم دیا اور دو شہر آباد کیے یہ دونون شہر سب سے پہلے روے زمین پر آباد کیے گئے وہ دونون شہر یہ ہین شہر بابل کوفہ کے قریب اور شہر سوس ہوشنگ کی سلطنت چالیس برس رہی اور اور لوگون نے بیان کیا ہو کہ وہ پہلا شخص ہو جس نے اپنی سلطنت مین لوہا نکالا اور اُس سے کاریگری کے اوزار بنائے اور منافع کے موقعون پر پانی کو مہیا کیا اور لوگون کو کاشتکاری اور حرفت کی طرف توجہ دلائی اور درندے جانورون کے قتل کا حکم دیا اور اُنکی کھال سے لباس اور فرش بنائے اور گاے بکری اور وحشی جانورون کے ذبح کرنے اور اُنکے گوشت کھانیکا حکم دیا اسکی سلطنت چالیس برس رہی شہر ری اُسی نے آباد کیا اور اُن لوگون نے کہا ہی کہ یہ سب سے پہلا شہر ہو جو کیومرث کے شہر کے بعد جسمین وہ رہتا تھا یعنے دنباوند مضافات طبرستان سے آباد کیا گیا اور اہل فارس نے کہا ہو کہ یہ ہوشنگ ایک فرشتہ خصلت شخص تھا بڑا بزرگ اور نیک سیرت تھا اپنی رعیت کی سیاست عمدہ کرتا تھا اور ان لوگون نے کہا ہو کہ یہ پہلا شخص ہو جس نے احکام اور حدود قائم کیے اور اسی وجہ سے اسکا لقب پیش داد تھا پیشداد کے معنی فارسی زبان مین وہ شخص جو سب سے پہلے انصاف کا حکم دے کیونکہ پیش کے معنے پہلے اور داد کے معنے انصاف اور اُن لوگون نے بیان کیا ہو کہ ہوشنگ ہندوستان مین بھی

 حدثت عن ہشام بن محمد بن السائب ۱۲

آیا تھا اور تمام شہرون مین پھرا تھا جب اُسکا کام درست ہوگیا اور سلطنت اسکی مضبوط ہو گئی تو اُسنے اپنے سر پر تاج رکھا اور ایک خطبہ پڑھا اس خطبہ مین بیان کیا کہ مینے سلطنت اپنے دادا کیومرث سے میراث مین پائی ہو اور یہ سلطنت سرکش آدمیون اور شیاطین کے لیے عذاب اور مصیبت ہو اور اُن لوگون نے یہ بھی بیان کیا کہ ہوشنگ نے ابلیس اور اُسکے لشکرون کو مغلوب کر دیا تھا اور انکو آدمیون کے ساتھ ملنے سے روک دیا تھا اور ایک سفید کاغذ پہ تحریر لکھ لی تھی جسمین انسے عہد لے لیا تھا کہ کسی آدمی سے نہ ملین اور انھین اسکی بابت بہت خوف دلایا تھا اور انکے سرکش لوگون کو اور بہت سے غول کو قتل کر دیا تھا اسکے خوف سے وہ جنگلون مین اور پہاڑون مین اور نالون مین بھاگ گئے تھے اور یہ ہوشنگ تمام اقالیم کا بادشاہ تھا کیومرث کی موت اور ہوشنگ کی ولادت اور سلطنت کے درمیان مین دوسو تیئیس برس کا فصل تھا ان لوگون نے بیان کیا ہو کہ ہوشنگ کے مرنے سے ابلیس اور اسکا لشکر بہت خوش ہوا اسلیے کہ اسکے مرنے کے بعد وہ لوگ بنی آدم کے مکانات مین داخل ہوے اور پہاڑون اور نالون سے اُترکے انکے پاس آگئے۔

اب ہم یرد کے ذکر کی طرف رجوع کرتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام یارد تھا۔ یرد مہلائیل سے اپنی خالہ سمعن بنت براکیل بن محویل بن خنوخ بن قین کے بطن سے پیدا ہوے جبکہ حضرت آدم علیہ السّلام کی عمر کے چارسو ساٹھ برس گذر چکے تھے یہی اپنے والد کے وصی اور خلیفہ تھے جیساکہ مہلائیل کے والد نے مہلائیل کو اپنی وفات کے بعد وصی اور خلیفہ بنایا تھا۔ انکی والدہ نے جب انکو جنا اُسوقت انکے والد مہلائیل کی عمر جیساکہ لوگون نے بیان کیا ہو پیسٹھ برس کی تھی پس یہ اپنے والد کی وفات کے بعد اپنے باپ دادا کی وصیت پر قائم ہوے جیساکہ وہ اپنی زندگی کے زمانے مین کیا کرتے تھے پھر یرد نے جیساکہ (بسندہ)[51] ابن اسحاق سے مروی ہو ایکسو باسٹھ برس کی عمر مین برکنا بنت درسیل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم سے نکاح کیا اور انسے اخنوخ بن یرد پیدا ہوے اخنوخ ادریس نبی علیہ السّلام کا نام ہو وہ بنی آدم مین سب سے پہلے شخص ہین جنکو نبوت دی گئی جیساکہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہو اور انھون نے قلم سے لکھا پھر یرد بعد ولادت اخنوخ کے آٹھ سو برس زندہ رہے اور انسے کئی لڑکے اور لڑکیان پیدا ہوئین پس تمام عمر یرد کی نوسو باسٹھ برس ہوئی اسکے بعد انکی وفات ہو گئی۔

---

[51] حدثنا ابن حمید قال سا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

اور اہل تورات نے بیان کیا ہے کہ یرد سے اخنوخ یعنے ادریس پیدا ہوے اور انکو اللہ عزوجل نے نبی کیا اُسوقت آدم علیہ السلام کی عمر کے چھ سو بائیس برس گذر چکے تھے اور انپر تیس صحیفے نازل کیے گئے اور یہ پہلے شخص ہین جنھون نے آدم علیہ السلام کے بعد کتابت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اور کپڑے قطع کیے اور انکو سیا اور یہ سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے اولاد قابیل مین سے کچھ لوگون کو قید کیا اور انمین سے کچھ لوگون کو غلام بنایا یہ اپنے والد کے وصی تھے تمام اُن باتون مین جنمین انکے باپ دادا نے انھین وصی کیا تھا اور جیسا کہ ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہتے تھے یہ تمام واقعات حضرت آدم علیہ السلام کی زندگی مین ہوے تھے انھون نے کہا ہے کہ جب اخنوخ کی عمر کے تین سو آٹھ برس اور آدم علیہ السلام کی عمر کے پورے نوسو تیس برس ہوگئے جیسا کہ ہمنے آدم علیہ السلام کی عمر مین بیان کیا ہے اُسوقت آدم علیہ السلام کی وفات ہوگئی انھون نے کہا ہے کہ پھر اخنوخ نے اپنی قوم کو بلایا اور انھین نصیحت کی اور اللہ عزوجل کی اطاعت اور شیطان کی نافرمانی کا حکم دیا اور یہ کہ اولاد قابیل سے نہ ملین مگر اُن لوگون نے اسکو قبول نہ کیا انھون نے کہا ہے کہ تورات مین ذکر ہے کہ اللہ بزرگ برتر نے ادریس علیہ السلام کو جبکہ اُنکی عمر تین سو پینسٹھ برس کی ہوچکی اور انکے والد کی عمر پانچسو ستائیس برس کی ہوگئی (آسمان پر) اُٹھا لیا انکے والد انکے اُٹھ جانیکے بعد چارسو پینتیس برس زندہ رہے انکی عمر پوری نوسو باسٹھ برس کی ہوئی اور اخنوخ جسوقت پیدا ہوے اُسی وقت انکی عمر ایک سو باسٹھ برس کی تھی (بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ انھون نے کہا یرد کے زمانے مین بت بنائے گئے اور بہت سے لوگ دین سے بیدین ہوگئے (بسندہ[۵۲]) حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر چار پیغمبر سریانی ہین آدم اور شیث اور نوح اور خنوخ اور یہی پہلے شخص ہین جنھون نے قلم سے لکھا اور اللہ تعالی نے اخنوخ پر تیس صحیفہ نازل کیے تھے۔

بعض لوگون کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے ادریس کو تمام روے زمین کے لوگون کی طرف جو اُنکے زمانے مین تھے بھیجا تھا اور انکو تمام گذشتہ لوگون کے علوم دیے تھے اور اللہ عزوجل نے

[۵۱] حدثنی الحارث قال ثنا ابن سعد قال اخبرنی ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا احمد بن عبد الرحمن بن وہب قال حدثنی عمی قال حدثنی الماضی بن محمد عن ابی سلیمان عن القاسم بن محمد عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر الغفاری ۱۲

باوجود اسکے انکو تیس صحیفہ عنایت کیے تھے اُسی کی طرف اشارہ ہو اللہ عزوجل کے اس قول مین
انّ ہذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراہیم وموسیٰ[له] وہ کہتے تھے کہ صحف اولیٰ سے مراد وہ صحیفے ہین
جو آدم کے بیٹے ہبتہ اللہ (حضرت شیث) اور ادریس علیہما السلام پر نازل کیے گئے تھے۔
اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ ادریس علیہ السلام کے عہد مین بیوراسب بادشاہ تھا اُسے
کچھ کلمات حضرت آدم صلوات اللہ علیہ کے مل گئے تھے اُسنے اس زمانے مین اُنکے ذریعہ سے
سحر کرنا شروع کیا بیوراسب اُنھین پر عمل کرتا جب وہ اپنی سلطنت مین سے کسی چیز کی خواہش
کرتا یا اسکو کوئی جانور یا عورت اچھی معلوم ہوتی تو وہ سونے کی ایک نلکی مین جو اسکے پاس
رہتی تھی پھونک دیتا تھا ہر چیز جسکو وہ چاہتا اُسکے پاس آجاتی اسی وجہ سے یہود نے
(سنکھ مین) پھونکنا اختیار کیا ہو۔
اور اہل فارس کہتے ہین کہ ہوشنگ کے مرنے کے بعد طہمورث بن دیونجہان بن جناداذ
بن جناداد بن ہوشنگ بادشاہ ہوا۔ طہمورث کے نسب مین ہوشنگ تک اختلاف ہو بعض
لوگون نے تو وہی بیان کیا ہو جو مینے ذکر کیا اور فارس کے بعض علماء نسب نے
بیان کیا ہو کہ یہ طہمورث بیٹا ہو ایونکہان بن انکہد بن اسکہد بن ہوشنگ کا۔ اور ہشام بن محمد
کلبی نے جیسا کہ مجھے اُنسے روایت پہونچی ہو بیان کیا ہو کہ اہل علم نے ذکر کیا ہو کہ بابل مین
سب سے پہلا بادشاہ طہمورث تھا اور انھون نے کہا ہو کہ ہم کو خبر پہونچی ہو واللہ اعلم کہ اللہ نے
اسکو اسقدر قوت دی تھی کہ ابلیس اور اُسکے تمام شیاطین اُسکے تابع ہو گئے تھے اور وہ اللہ
عزوجل کا مطیع تھا اسکی سلطنت چالیس برس رہی مگر اہل فارس کہتے ہین کہ طہمورث تمام
اقالیم کا بادشاہ تھا اور اُسنے اپنے سر پر تاج رکھا تھا اور جس دن وہ بادشاہ ہوا اُسنے کہا کہ ہم خدا کی
مدد سے اسکی مخلوق سے سرکش اور مفسد لوگون کو دفع کرتے ہین اسنے سلطنت عمدہ کی اور اپنی
رعیت کا بڑا دوست تھا اور اُسنے فارس مین شہر سابور کو آباد کیا اور وہین اقامت اختیار کی
اور وہ تمام شہرون مین پھرا ابلیس کو اسنے اپنے قبضہ مین کیا یہانتک کہ اُسپر سوار ہوا اور
اُسنے طہمورث کو تمام روے زمین مین پھرایا اُسنے ابلیس کو اور اُسکے سرکش ساتھیون کو
بہت ڈرایا تھا یہانتک کہ وہ لوگ متفرق ہو گئے تھے یہ پہلا شخص ہو جسنے صوف اور بالون کا لباس
بنایا اور فرش بنائے اور یہ پہلا شخص ہو جسنے بادشاہون کی زینت کے لیے گھوڑے اور خچر

[له] ترجمہ۔ بیشک یہ بات اگلے صحیفون مین ہو ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفون مین ۱۲

اور گدھے پالے اور مواشی کی درندون وغیرہ سے حفاظت کرنے کے لیے اور شکار کے لیے
کتون کے پالنے کا حکم دیا تھا اور فارسی زبان مین تحریر کی تھی اور اُسکی سلطنت کے پہلے سال
مین بوداسب (نامے ایک شخص) ظاہر ہوا اور اُسنے (لوگون کو) صابیون کے دین کی طرف بلایا

اب ہم پھر اخنوخ یعنے ادریس علیہ السّلام کا ذکر کرتے ہین - پھر حضرت ادریس نے جیساکہ
(بسندہ)[1] ابن اسحاق سے مروی ہو ہرانہ سے نکاح کیا اور بعض لوگ انکو ادانہ کہتے ہین بیٹی تھین
باویل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم کی اسوقت حضرت ادریس کی عمر پیسنٹھ برس کی تھی
پس انسے متوشلخ بن اخنوخ پیدا ہوے متوشلخ کے پیدا ہونے کے بعد حضرت ادریس تین سو
برس زندہ رہے (اس درمیان مین) انکے کئی بیٹے اور بیٹیان پیدا ہوئین - کل عمر حضرت
ادریس کی تین سو پیسنٹھ ہوئی اسکے بعد انکی وفات ہوگئی - مگر اہل تورات
نے بیان کیا ہو کہ اخنوخ سے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کے چھ سو ستاسی برس کے بعد متوشلخ
پیدا ہوے اور اخنوخ نے انکو خدا کے دین پر خلیفہ بنایا اور (اپنے آسمان پر اُٹھ جانیکے
پہلے) انکو اور انکے اہل بیت کو وصیت کی اور انھین اطلاع دی کہ اللہ عزوجل قابیل کی
اولاد کو اور اُس شخص کو جو اُنسے اختلاط کریگا اور اُنکی طرف مائل ہوگا عنقریب عذاب کریگا اور
اُن لوگون کو قابیل کی اولاد سے اختلاط کرنیکی ممانعت کردی تھی یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ حضرت
اخنوخ پہلے شخص ہین جو گھوڑے پر سوار ہوے کیونکہ وہ جہاد کرنے مین اپنے والد کے
قدم بقدم تھے اور اپنے زمانے مین اپنے باپ دادا کے طریقہ کے موافق خدا کی عبادت
مین مشغول رہے - حضرت اخنوخ کی عمر جب وہ (آسمان پر) اُٹھا لئے گئے تین سو پیسنٹھ
برس کی تھی اور انکی عمر کے پیسنٹھ برس گذر جانے کے بعد متوشلخ پیدا ہوے پھر جیساکہ (بسندہ)[1]
ابن اسحاق سے منقول ہو متوشلخ بن اخنوخ نے عربا بنت عزرائیل بن ابوشبل بن خنوخ
ابن قین بن آدم سے نکاح کیا اسوقت انکی عمر ایک سو ستیئیس برس کی تھی انسے لمک
ابن متوشلخ پیدا ہوے لمک کے پیدا ہونے کے بعد متوشلخ سات سو برس زندہ رہے پھر
اُنکے کئی لڑکے اور لڑکیان پیدا ہوئین اور کل عمر متوشلخ کی نو سو دس برس ہوئی اسکے بعد
انکی وفات ہوگئی اور لمک بن متوشلخ بن اخنوخ نے قینوش بنت براکیل بن محویل بن
اخنوخ بن قین بن آدم سے نکاح کیا اسوقت انکی عمر ایک سو ستاسی برس کی تھی پھر انسے

[1] حدثنا ابن حمید قال سا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

نوح پیغمبر علیہ السّلام پیدا ہوے لمک حضرت نوح کی ولادت کے بعد پانچسو پچانوے برس زندہ رہے پس کل عمر انکی سات سواسی برس ہوی اسکے بعد انکی وفات ہوگئی اور حضرت نوح بن لمک نے عمورہ بنت براکیل بن محویل بن اخنوخ بن قین بن آدم سے نکاح کیا اسوقت انکی عمر پانچسو برس کی تھی انسے انکے بیٹے سام اور حام اور یافث پیدا ہوے۔ اور اہل تورات نے بیان کیا ہو کہ متوشلخ سے بعد اسکے کہ حضرت آدم کی عمر سے آٹھ سو چوہتر برس گذر چکے تھے لمک پیدا ہوے اور وہ اللہ کی عبادت اور اسکے عہود کی حفاظت مین اپنے باپ دادا کی طرح قائم رہے انھون نے بیان کیا ہو کہ جب متوشلخ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھون نے اپنے کام پر لمک کو خلیفہ بنایا اور انھین وصیت کی جسطرح اُنکے باپ دادا وصیت کیا کرتے تھے انھون نے بیان کیا ہو کہ لمک اپنی قوم کو نصیحت کیا کرتے تھے اور انھین قابیل کی اولاد کے پاس جانیکی ممانعت کرتے تھے مگر وہ لوگ نصیحت کو مانتے نہ تھے یہانتک کہ پہاڑ کے سب لوگ قابیل کی اولاد کے پاس اتر کے چلے گئے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ لمک کے علاوہ متوشلخ کا ایک اور بیٹا تھا جسکو صابی کہتے تھے اور کہا جاتا ہو کہ صابی لوگ اسی کی طرف منسوب ہین۔ متوشلخ کی عمر نوسو ساٹھ برس کی تھی اور لمک کی جب ولادت ہوی اُسوقت انکی عمر ایک سو ستاسی برس کی تھی پھر لمک سے وفات آدم علیہ السّلام کے ایک سو چھبیس برس کے بعد حضرت نوح پیدا ہوے اور اسوقت حضرت آدم علیہ السّلام کے زمین پر اُتارے جانیکو ایک ہزار چھپن برس ہو چکے تھے جب حضرت نوح علیہ السّلام بالغ ہوے تو انسے لمک نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ اس جگہہ ہمارے سوا کوئی باقی نہین رہا لہذا تم متوحش نہوتا اور خطا کار لوگون کی پیروی نکرنا پس حضرت نوح اپنے پروردگار کی طرف لوگون کو بلاتے تھے اور اپنی قوم کو نصیحت کرتے تھے مگر وہ لوگ انکے ساتھ تمسخر کرتے تھے پس اللہ عزوجل نے انکے پاس وحی بھیجی کہ مینے ان لوگون کو مہلت دی ہو لہذا تم اطلاع کر دو تاکہ یہ رجوع کرین اور اس مدت تک توبہ کرلین مگر وہ مدت گذر گئی قبل اسکے کہ وہ لوگ توبہ کرین۔ اور اور لوگون نے بیان کیا ہو کہ نوح علیہ السّلام بیوراسب کے زمانے مین تھے اور یہ سب لوگ اُنکی قوم کے تھے انکو حضرت نوح اللہ عزوجل کی طرف ساڑھے نوسو برس تک بلاتے رہے جب ایک قرن گذر جاتا تھا تو دوسرا قرن اسی کفر پر قائم ہوجاتا یہانتک کہ اللہ نے انپر عذاب نازل کیا اور انکو فنا کر دیا۔

(بسندہ[1]) حضرت ابن عباس مروی ہو کہ انھون نے کہا متوشلخ سے لمک اور نیز اور کئی لڑکے پیدا ہوے مگر لمک ہی کو انھون نے وصیت کی تھی پھر لمک سے حضرت نوح پیدا ہوا اسوقت لمک کی عمر بیاسی برس کی تھی اُس زمانے مین کوئی شخص ایسا نہ تھا جو بُری بات سے منع کرے پس اللہ نے حضرت نوح علیہ السّلام کو انکی طرف مبعوث کیا اُسوقت انکی عمر چارسو اسّی برس کی تھی پھر حضرت نوح علیہ السّلام نے ایکسو بیس برس تک اپنی نبوت مین اُن لوگون کو وعظ و نصیحت کی بعد اُسکے اللہ نے انکو کشتی بنانیکا حکم دیا چنانچہ انھون نے کشتی بنائی اور اُسپر سوار ہوے اُسوقت انکی عمر چھ سو برس کی تھی بعد اُسکے غرق ہو گئے جو لوگ غرق ہو گئے پھر کشتی کے بعد حضرت نوح تین سو پچاس برس زندہ رہے مگر علماے فارس نے بیان کیا ہو کہ طہمورث کے بعد جمشید بادشاہ ہوا شید کے معنی اُن لوگون کے نزدیک شعاع کے ہین چونکہ وہ حسین زیادہ تھا اس لیے لوگون نے یہ لقب اُسکو دیا اسکا نام جم بن ویونجہان ہی وہ بھائی ہی طہمورث کا بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا اور تمام جن و انس اسکے مسخر تھے اسنے اپنے سر پر تاج رکھا تھا اور جب وہ تخت سلطنت پر بیٹھا تو اُسنے کہا کہ اللہ بزرگ برتر نے ہماری رونق کامل کر دی ہو اور ہماری تائید عمدہ کی ہو اور عنقریب ہم اپنی رعیت کے ساتھ خوب بھلائی کرینگے۔ اِسنے تلوارون اور ہتھیارون کا بنانا ایجاد کیا اور ابریشم اور قز وغیرہ تمام اُن چیزون کی جو کاتی جاتی ہین صنعت لوگون کو تعلیم کی اور کپڑون کے بننے کا اور اُنکے رنگنے کا حکم دیا اور زین اور پالان وغیرہ جنسے جانورون پر قابو ملے بنوائے۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ جب اسکی سلطنت کے چھ سو سولہ برس چھ مہینے گذر چکے تو یہ پوشیدہ ہو گیا اور ایک سال تک تمام شہر اس سے خالی رہے اُسنے اپنی سلطنت کے ایک برس بعد سے پانچ برس تک لوگون کو تلوارون اور زرہون اور خودون اور تمام قسم کے ہتھیارون اور آلات صنعت کا لوہے سے بنانے کا حکم دیا اور اپنی سلطنت کے پچاس برس کے بعد سے سو برس تک ابریشم اور قز اور روئی اور کتان اور تمام اُن چیزون کے کاتنے کا حکم دیا جو کاتی جاسکتی ہین اور ان سب کے بننے کا اور مختلف رنگون سے رنگنے کا اور انکو قطع کرنے اور لباس بنانے کا حکم دیا اور سو برس کے بعد سے ڈیڑھ سو برس تک اسنے لوگون کے چار حصہ کر دیے ایک حصہ جنگی لوگ اور

[1] حدثنا ہشام قال ثنا ابن سعد قال ثنا ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

ایک حصہ فقہا اور ایک حصہ کاتب اور صنعتی لوگ اور کاشتکار اور ایک حصہ خدمتگار
اور ان حصون مین سے ہر حصہ کو حکم دیا کہ جو کام اُنکے متعلق کیا گیا ہے اُسپر قائم رہین اور ڈیڑھ
سو برس کے بعد سے ڈھائی سو برس تک شیاطین اور جن سے لڑتا رہا اور خوب انکا خون
بہایا اور اُنکو ذلیل کیا وہ سب لوگ اسکے مسخر ہوگئے اور اسکے حکم کے مطیع ہوگئے اور
ڈھائی سو برس کے بعد تین سو سولہ برس تک اسنے شیاطین کو پتھرون کے تراشنے اور پہاڑون
کے کاٹنے اور سپید پتھرون اور گچ کی عمارت محل اور حمام وغیرہ کے بنانے مین اور چونہ کے
کام مین مصروف رکھا اور دریاؤن سے اور پہاڑون سے اور کانون سے اور جنگلون سے وہ
تمام چیزین نکلوائین جنسے آدمی فائدہ اُٹھاتے ہین اور سونا اور چاندی اور تمام جواہرات
جو گلائے جاتے ہین اور ہر قسم کی خوشبوئین اور دوائین نکلوائین ان تمام باتون مین شیاطین نے
اسکا حکم مانا پھر اُسنے حکم دیا کہ اسکے لیے شیشے کی ایک گاڑی بنائی جائے پھر اُسکو شیاطین سے
اٹھوایا اور اسمین خود سوار ہوا اور ہوا پر اُڑتا ہوا اپنے شہر دنباوند سے ایک دن مین شہر
بابل پہونچا وہ دن ہرمز روز فروردین ماہ کا تھا پس لوگون نے اس تعجب انگیز بات کی وجہ سے
جو اسوقت اس گاڑی کے اڑنے سے دیکھی اس دن کو نوروز بنا لیا خود جمشید نے اس دن مین
اور اُسکے بعد پانچ دن تک انھین عید کرنیکا او عیش وعشرت کرنیکا حکم دیا اور چھٹے دن
جسکا نام خرداد روز تھا اسنے سب لوگون کو لکھا کہ مینے تم مین ایسی روش سے سلطنت کی
کہ وہ اللہ کو پسند آئی پس اسکا بدلہ اللہ نے یہ دیا کہ اب تمھین گرمی اور سردی اور تمام بیماریون
اور بڑھاپے اور حسد سے محفوظ رکھیگا چنانچہ اسکی سلطنت کے تین سو سولہ برس کے بعد سے
تین سو برس تک لوگون کی یہ حالت رہی کہ ان تمام باتون سے اللہ عز وجل نے انھین محفوظ
رکھا پھر اُسکے بعد اللہ کا احسان جو اسپر تھا اس سے انکو غرور پیدا ہوگیا اور اُسنے جن
اور انس کو جمع کیا اور انسے بیان کیا کہ وہ اُنکا ولی اور مالک ہے اور اپنی قوت سے
انسے بیماریون اور بڑھاپے اور موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ عز وجل کا احسان بھول گیا
اور اپنی گمراہی مین بہت بڑھ گیا حاضرین مین سے کسی نے اُسکو جواب ندیا اسکی رونق
اور عزت اس سے جاتی رہی اور جن فرشتون کو اللہ نے حکم دیا تھا کہ اسکی حفاظت مین رہین
وہ اس سے جدا ہوگئے بیوراسب نے جسکا نام ضحاک تھا ان باتون کو معلوم کیا اور اُسنے
جم کے اوپر تاخت کی تاکہ اُسے برباد کردے جم بھاگا بیوراسب نے اُسکو گرفتار کرلیا

اور اُسکی آنتون کو نکلوا لیا اور آرہ سے اُسکو کٹوا ڈالا۔ اور بعض علماے فارس نے بیان کیا ہی کہ جم ہمیشہ خوش سیرت رہا یہانتک کہ جب اسکی سلطنت کے سو برس باقی رہ گئے تو اسوقت اُسنے برے کام شروع کر دیے اور خدائی کا دعویٰ کیا جب اسنے یہ کام کیا تو اسکا کام بگڑ گیا اور اسکے بھائی اسفتور نے اسپر حملہ کیا اور اُسکو تلاش کیا تاکہ اسے قتل کر دے پس وہ اس سے پوشیدہ ہو گیا اور اس پوشیدگی کی حالت مین بھی بادشاہت کرتا تھا ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف چلا جایا کرتا تھا پھر بیوراسب نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکی سلطنت پر غالب آیا اور اُسکو آرہ سے چروا ڈالا اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ جم کی سلطنت سات سو سولہ برس چار مہینے بیس دن رہی۔ مجھسے وہب بن منبہ سے نقل کرکے گذشتہ بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کا قصہ بیان کیا گیا ہی جو جمشید بادشاہ کے قصہ سے مشابہ ہی اگر جمشید کی تاریخ مین اور اس بادشاہ کی تاریخ مین اختلاف نہوتا تو مین کہتا کہ وہ قصہ جمشید ہی کا ہی وہ روایت یہ ہی کہ (بسندہ[۱]) وہب بن منبہ سے مروی ہی کہ انھون نے کہا ایک بادشاہ تھا وہ نوجوان تھا اُسنے (ایک دن) کہا کہ مین بادشاہت مین عجیب لذت اور مزہ پاتا ہون معلوم نہین سب لوگون کی یہی حالت ہوتی ہی یا میری ہی یہ کیفیت ہی لوگون نے اس سے کہا کہ نہین بادشاہت کی یہی حالت ہی اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی جو اس بادشاہت کو میرے لیے قائم رکھے لوگون نے اس سے کہا کہ بادشاہت کو قائم رکھنے والی چیز یہ ہی کہ تو اللہ کی اطاعت کر اُسکی نافرمانی نکر پس اُسنے اُن نیک لوگون کو جو اسکے ملک مین تھے طلب کیا اور کہا کہ تم لوگ میری مجلس مین میرے سامنے رہا کرو جس بات کو تم سمجھو کہ یہ خدا کی طاعت ہی اُسکا مجھے حکم دو تاکہ مین اُسکو کرون اور جس بات کو تم سمجھو کہ یہ خدا کی معصیت ہی اُس سے مجھے منع کردو تاکہ مین اُس سے باز آجاؤن چنانچہ اُس بادشاہ نے اور اُن لوگون نے ایسا ہی کیا اور اسکی وجہ سے چارسو برس تک اسکی سلطنت اُسکے لیے قائم رہی اور وہ اللہ عزوجل کا مطیع رہا اسکے بعد ابلیس کو اسکا خیال آیا اور اُسنے (اپنے دل مین) کہا کہ مینے ایک شخص کو اس حال مین چھوڑ دیا ہی کہ وہ بادشاہ ہوکر چارسو برس سے خدا کی عبادت کر رہا ہی پس شیطان آیا اور اُسکے پاس داخل ہوا اور اُسکے سامنے ایک مرد کی شکل بن گیا بادشاہ اُس سے ڈر گیا اور اس سے پوچھا کہ

[۱] حدثنی عبدالصمد بن معقل عن وہب بن منبہ ۱۲

توکون ہی اُسنے کہا ابلیس تو ڈر نہین بلکہ مجھسے یہ بیان کر کہ تو کون ہی بادشاہ نے کہا مین بنی آدم
مین سے ایک شخص ہون ابلیس نے اُس سے کہا کہ اگر تو بنی آدم مین سے ہوتا تو جس طرح
بنی آدم مرجاتے ہین تو بھی مرجاتا کیا تو نے نہین دیکھا کہ کتنے لوگ مر گئے اور کس قدر قرن
گذر گئے اگر تو انھین مین سے ہوتا تو تو بھی مرجاتا جس طرح وہ مرجاتے ہین بلکہ تو خدا ہی پس
لوگون کو اپنی عبادت کی ترغیب دے یہ بات اس بادشاہ کے دل مین گڑ گئی بعد اُسکے وہ
منبر پر چڑھا اور اُسنے لوگون سے خطاب کر کے کہا کہ اے لوگو ایک بات مینے تمسے چھپائی
تھی جسکا ظاہر کرنا اب مجھے مناسب معلوم ہوتا ہی تم جانتے ہو کہ چار سو برس سے مین تمپر سلطنت
کر رہا ہون اگر مین بنی آدم مین سے ہوتا جس طرح وہ لوگ مرتے ہین مین بھی مرجاتا بلکہ مین
خدا ہون تم لوگ میری عبادت کرو اُسی وقت اُسکے بدن پر رعشہ پڑ گیا پھر اللہ نے بعض
اُن لوگون پر جو اُسکے ساتھ تھے وحی بھیجی کہ اسکو آگاہ کر دو کہ جب تک وہ میرے ساتھ ٹھیک
رہا مینے اُسکی سلطنت قائم رکھی اب جو وہ میری عبادت سے میری معصیت کی طرف پھر گیا اور
میرے ساتھ ٹھیک نرہا تو قسم ہی مجھے اپنی عزت کی کہ مین اسپر بخت ناصر کو مسلط کر دونگا وہ اسکی
گردن مار دیگا اور جو کچھ اسکے خزانون مین ہی لے لیگا اس زمانے مین دستور تھا کہ اللہ جب
کسی پر ناخوش ہوتا تو اسپر بخت ناصر کو مسلط کر دیتا چنانچہ وہ بادشاہ یہ کہکر اپنی جگہ سے ہٹنے
نہ پایا تھا کہ اللہ نے اُسپر بخت ناصر کو مسلط کر دیا اور بخت ناصر نے اسکی گردن ماردی اور اسکے
خزانون سے ستر کشتی سونا لے گیا۔

ابو جعفر (طبری) کہتا ہی مگر بخت ناصر اور جمشید کے درمیان مین بہت زمانہ تھا شاید اُس
زمانے مین ضحاک ہی کو لوگ بخت ناصر کہتے ہون۔ اور ہشام بن کلبی سے نقل کر کے
مجھسے بیان کیا گیا ہی کہ انھون نے کہا طہمورث کے بعد جم بادشاہ ہوا اور وہ اپنے زمانے
مین سب سے زیادہ خوبصورت اور جسیم تھا انھون نے کہا ہی کہ لوگون نے بیان کیا ہی کہ وہ
چھ سو انیس برس تک خدا کا مطیع رہا اور اسکا حکم غالب اور اسکی سلطنت مضبوط رہی بعد اسکے
اُسنے سرکشی کی اور (خدا سے) بغاوت کی پس اللہ نے اُسپر ضحاک کو مسلط کر دیا اور ضحاک نے
اسپر دو لاکھ آدمی لیکر چڑھائی کی جمشید اس سے سو برس تک بھاگا رہا بعد اُسکے ضحاک نے
اُسکو پایا تو آرہ سے اسکو چروا ڈالا انھون نے کہا کہ پوری مدت سلطنت جمشید کے جب سے
کہ وہ بادشاہ ہوا یہانتک کہ قتل کیا گیا سات سو اُنیس برس تھی۔

سلف کی ایک جماعت سے مروی ہی کہ آدم اور نوح علیہما السّلام کے درمیان مین دس قرن تھے سب مذہب حق پر تھے کفر کا رواج صرف اُس قرن مین ہوا جس مین نوح علیہ السّلام بھیجے گئے تھے اور اُن لوگون نے کہا ہی کہ سب سے پہلے نبی جنکو خدا نے قوم کی طرف (عذاب سے) ڈرانے اور خدا کی توحید کی طرف بلانے کے لیے بھیجا تھا وہ نوح علیہ السّلام ہین۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ)[1] حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا نوح اور آدم علیہما السّلام کے درمیان مین دس قرن تھے یہ سب سچی شریعت پر تھے پھر انھون نے باہم اختلاف کیا تو اللہ نے نبیون کو بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا انھون نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود کی قرات مین یہ آیت اسی طرح ہی کان الناس امۃ واحدۃ فاختلفوا[2] (بسندہ)[3] قتادہ سے اللہ عزوجل کے قول کان الناس امۃ واحدۃ کی تفسیر مین مروی ہی کہ سب لوگ ہدایت پر تھے پھر انھون نے باہم اختلاف کیا تو اللہ نے نبیون کو بشارت دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا پس سب سے پہلے نبی جو (اس کام کے لیے) بھیجے گئے نوح علیہ السّلام تھے۔

اُن حوادث کا ذکر جو نوح علیہ السّلام کے زمانے مین ہوے

ہم لوگون کا اختلاف اُس قوم کے متعلق بیان کر چکے ہین جسکی طرف نوح علیہ السّلام بھیجے گئے تھے کوئی کہتا ہی کہ وہ سب ان کامون پر متفق ہو گئے تھے جنکو خدا پسند نہین کرتا مثل ارتکاب فواحش اور شراب خواری کے اور خدا کی عبادت کو چھوڑ کر لہو و لعب مین مشغول ہو گئے تھے اور کوئی کہتا ہی کہ وہ سب بیوراسب کے مطیع تھے اور بیوراسب پہلا شخص ہی جس نے صابیون کے اقوال ظاہر کیے اور جن لوگون کی طرف حضرت نوح علیہ السّلام مبعوث ہوے تھے انھون نے اسی کی پیروی کی تھی عنقریب ہم انشاء اللہ تعالے بیوراسب کا حال بعد مین ذکر کرینگے مگر خدا کی کتاب یہ خبر دیتی ہے کہ وہ لوگ بت پرست تھے اللہ عزوجل حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات مین فرماتا ہی

---

[1] حدثنا محمد بن بشار قال ثنا ابو داود قال ثنا ہمام عن قتادۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲

[2] ترجمہ سب لوگ ایک دین پر تھے پھر انھون نے باہم اختلاف کیا ۱۲

[3] حدثنا الحسن بن یحیی قال ثنا عبد الرزاق قال ثنا معمر عن قتادۃ ۱۲

قال[1] نوح رب انہم عصونی واتبعوا من لم یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا ومکروا مکرا کبارا وقالوا لا تذرن الہتکم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا وقد اضلوا کثیرا پس اللہ نے نوح علیہ السلام کو انکی طرف بھیجا تاکہ وہ خدا کے عذاب سے انکو ڈرائین اور اسکی سطوت سے انھین خوف دلائین اور توبہ کی طرف اور حق کی طرف رجوع کرنے کے لیے اور ان باتون پر عمل کرنے کے لیے جنکا خدا نے اپنے رسولون کو حکم دیا اور آدم اور شیث اور اخنوخ کے صحیفون مین نازل کیا ہی بلائین - حضرت نوح علیہ السلام کو جب اللہ نے نبی بناکر انکی طرف بھیجا اسوقت انکی عمر پچاس برس کی تھی اور بعض لوگون نے کہا ہی جو (بسندہ[2]) عون بن ابی شداد سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ بزرگ و برتر نے نوح کو انکی قوم کی طرف بھیجا اسوقت انکی عمر تین سو پچاس برس کی تھی پس وہ ساڑھے نوسو برس انمین رہے اور بعد اسکے تین سو پچاس برس زندہ رہے (بسندہ[3]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ نے نوح علیہ السلام کو ان لوگون کی طرف بھیجا اُسوقت انکی عمر چار سو اسی برس کی تھی اور انھون نے اپنی نبوت مین ایک سو بیس برس تک لوگون کو (خدا کی طرف) بلایا اور چھ سو برس کی عمر مین وہ کشتی پر سوار ہوے اور اسکے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے

ابو جعفر کہتا ہی کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم کو ساڑھے نوسو برس تک جیسا کہ اللہ عز و جل نے فرمایا ہی اللہ کی طرف پوشیدہ اور آشکارا بلاتے رہے نسلا بعد نسل گذرتی چلی جاتی تھین مگر وہ لوگ انکی بات کو نہ مانتے تھے یہانتک کہ اُسی حال مین تین قرن گذر گئے پس جب اللہ عز و جل نے انکے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا تو نوح علیہ السلام نے اُنکے لیے بد دعا کی اور کہا رب انہم عصونی واتبعوا من لم یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا پس اللہ تعالی نے انھین حکم دیا کہ ایک درخت بٹھلائین چنانچہ انھون نے بٹھلایا وہ درخت خوب بڑھا اور خوب پھیلا اسکے بٹھلانے کے چالیس برس بعد اللہ نے انھین اسکے کاٹنے کا حکم دیا کہ اس سے کشتی بنائین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی واصنع الفلک باعیننا ووحینا[4]

[1] ترجمہ نوح نے کہا اے میرے پروردگار انھون نے میری نافرمانی کی اور اس شخص کی پیروی کی جو انکے مال اور اولاد مین سوا نقصان کے اور کچھ نہ بڑھائے اور انھون نے بڑا مکر کیا اور (آپسمین) کہا کہ تم اپنے معبودون کو ہرگز نہ چھوڑو اور نہ ود اور نہ سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر (نامی بتون) کو چھوڑو اور انھون نے بہتون کو گمراہ کر دیا ۱۲

[2] حدثنا نصر بن علی الجھضمی قال نا نوح بن قیس قال نا عون بن ابی شداد ۱۲

[3] حدثنا الحارث قال نا ابن سعد قال نا ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

[4] ترجمہ اور ہماری آنکھون کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ ۱۲

چنانچہ نوح علیہ السلام نے اسکو کاٹا اور کشتی بنانے لگے (بسندہ[51]) حضرت عائشہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ قوم نوح مین سے کسی شخص پر رحم کرتا تو بچہ کے مان پر ضرور رحم کرتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت نوح اپنی قوم مین ساڑھے نوسو برس رہے انھین اللہ عزوجل کی طرف بلاتے رہے یہانتک کہ جب انکا آخر زمانہ آیا تو انھون نے ایک درخت بٹھلایا وہ درخت خوب بڑھا اور پھیلا پھر حضرت نوح نے کشتی بنانا شروع کی جب انکی قوم کے لوگ اس طرف سے آتے اور پوچھتے کہ کیا کر رہے ہو حضرت نوح فرماتے کہ مین کشتی بنا رہا ہون تو وہ لوگ مسخراپن کرتے اور کہتے کہ خشکی مین تم کشتی بناتے ہو یہ چلے گی کیونکر حضرت نوح فرماتے کہ عنقریب تمھین معلوم ہو جائیگا چنانچہ جب وہ کشتی کے بنانے سے فارغ ہوے اور تنور نے جوش کیا اور روے زمین پر پانی بہت ہو گیا تو ایک بچہ کی مان نے اپنے بچہ کے لیے بہت خوف کیا وہ اس سے بہت سخت محبت رکھتی تھی پس وہ اس بچہ کو لیکر پہاڑ پر چڑھی یہانتک کہ تہائی پہاڑ پر پہونچی جب پانی وہان بھی پہونچا تو اوپر چڑھی یہانتک کہ دو تہائی پہاڑ پر پہونچ گئی پھر جب وہان بھی پانی پہونچ گیا تو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئی جب وہان بھی پانی اُسکی گردن تک پہونچ گیا تو اُسنے بچہ کو اپنے ہاتھ سے بلند کر دیا یہانتک کہ وہ پانی مین ڈوب گیا پس اگر اللہ انمین سے کسی پر رحم کرتا تو بچہ کی مان پر ضرور رحم کرتا۔ (بسندہ[52]) حضرت سلمان فارسی سے مروی ہے کہ نوح علیہ السلام چارسو برس تک کشتی بناتے رہے اور چالیس برس مین ساکھو کا درخت انھون نے تیار کیا یہانتک کہ جب اسکا طول تین سو گز کا ہو گیا اور ایک گز کا پیمانہ بقدر پورے ہاتھ کے شانے تک تو نوح علیہ السلام نے خدا کے حکم اور اسکی تعلیم سے کشتی بنائی پس وہ کشتی جیسا کہ (بسندہ[53]) قتادہ سے مروی ہے تین سو گز کی لانبی اور پچاس گز کی چوڑی تھی اور اونچائی اُسکی تیس گز تھی اور دروازہ اُسکا جانب عرض مین تھا۔ (بسندہ[54]) حضرت حسن سے مروی ہے کہ انھون نے کہا نوح علیہ السلام کی کشتی ایک ہزار دو سو گز کی لانبی

---

[51] حدثنا صالح بن مسمار المروزی و المثنی بن ابراہیم قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا موسی بن یعقوب قال حدثنی فائد مولی عبید اللہ بن علی بن ابی رافع ان ابراہیم بن عبد الرحمن بن ابی ربیعۃ اخبرہ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ۱۲
[52] حدثنی ابن ابی منصور قال ثنا علی بن الہیثم عن المسیب بن شریک عن ابی روق عن الضحاک قال قال لی سلمان الفارسی ۱۲
[53] حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادۃ ۱۲
[54] حدثنا الحارث قال ثنا عبد العزیز قال ثنا مبارک عن الحسن ۱۲

اور چھ سو گز کی چوڑی تھی (بسندہ[۵]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ (ایک مرتبہ) حواریون نے حضرت عیسی علیہ السلام سے کہا کہ کاش آپ ہمارے لیے کسی ایسے مردے کو زندہ کر دیتے جس نے نوح علیہ السلام کی کشتی دیکھی ہو اور وہ ہمسے اس کشتی کے حالات بیان کرتا پس حضرت عیسی اُن لوگون کو لے کے گئے یہانتک کہ مٹی کے ایک ٹیلے پر پہونچے اور اس سے ایک مٹھی مٹی انھون نے اُٹھائی اور کہا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہی ان لوگون نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی حضرت عیسی نے کہا کہ یہ حام بن نوح کی قبر ہی پھر حضرت عیسی نے اپنی لاٹھی اُس ٹیلہ پر ماری اور کہا کہ خدا کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو پس یکایک وہ کھڑا ہو گیا اپنے سر سے مٹی جھاڑنے لگا اور وہ ایک بوڑھا شخص تھا حضرت عیسی نے اُس سے پوچھا کہ کیا تم اسی حالت مین مرے تھے اُسنے کہا نہین مین جوانی کی حالتمین مرا تھا مگر اسوقت مجھے یہ خیال آیا کہ قیامت آگئی اسی وجہ سے مین بوڑھا ہو گیا حضرت عیسی نے کہا نوح کی کشتی کا حال ہمسے بیان کرو اُسنے کہا وہ ایک ہزار دو سو گز کی لانبی اور چھ سو گز کی چوڑی تھی اور اسمین تین طبقہ تھے ایک طبقہ مین چوپائے اور وحوش تھے اور ایک طبقہ مین پرند تھے پھر جب چوپایون کی لید بہت ہو گئی تو اللہ نے نوح علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تم ہاتھی کی دم کو دباؤ چنانچہ انھون نے دبایا تو اُس سے ایک نر سور اور ایک مادہ سور پیدا ہوئی ان دونون نے تمام لید کھالی پھر کشتی کے سوراخون مین جب چوہے پیدا ہوے اور وہ کشتی کاٹنے لگے تو اللہ نے نوح علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ شیر کی دونون آنکھون کے درمیان مین مارو چنانچہ اسکے نتھنون سے ایک جوڑا بلی کا پیدا ہوا اور اُسنے چوہون کو کھالیا - پھر حضرت عیسی نے اُس شخص سے پوچھا کہ نوح علیہ السلام کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ اب سب شہر ڈوب گئے اُسنے کہا کہ انھون نے کوے کو بھیجا تا کہ خبر لے آئے (چنانچہ وہ گیا) مگر اُسکو ایک مردار مل گیا اُسکو وہ کھانے لگا پس حضرت نوح نے اُسکو خائف رہنے کی بد دعا دی اسی وجہ سے وہ گھرون مین نہین رہتا پھر حضرت نوح نے کبوتر کو بھیجا وہ ایک پتی زیتون کی اپنی چونچ مین اور مٹی اپنے پنجون مین لے آیا پس حضرت نوح کو معلوم ہو گیا کہ سب شہر غرق ہو گئے پس حضرت نوح نے کبوتر (سے خوش ہو کر اس)

---

[۵] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج عن مفضل بن فضالۃ عن علی بن زید بن جدعان عن یوسف بن مہران عن ابن عباس ۱۲

سبزی کا ایک طوق پہنا دیا جو اُسکی گردن مین معلوم ہوتا ہی اور حضرت نوح نے اُسکے لیے
دعا کی کہ وہ امن مین رہے اسی وجہ سے وہ گھرون مین رہتا ہی۔ پھر حواریون نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ اس شخص کو آپ ہمارے گھرون مین لے چلیے تاکہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھے اور ہمسے
باتین کرے حضرت عیسی نے کہا کہ وہ شخص تمھارے ساتھ کیونکر رہسکتا ہی جسکا رزق (دنیا مین)
نہین ہی پھر اُس سے حضرت عیسی نے کہا کہ خدا کے حکم سے تو ویسا ہی پھر ہو جا پس وہ
مٹی ہو گیا۔ (بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس مروی ہی کہ انھون نے کہا حضرت نوح نے
کشتی بوذ (نامی) پہاڑ پر بنائی تھی اور اُسی جگہ سے طوفان شروع ہوا تھا وہ کہتے تھے کشتی کا
طول تین سو ہاتھ تھا ہمارے دادا نوح علیہ السّلام کے ہاتھون سے اور اسکا عرض پچاس
گز تھا اور اُسکی اونچائی تیس گز تھی اور اسمین سے چھ گز پانی کے اوپر تھی اور اسمین کئی طبقہ تھے
اور اُسمین نیچے اوپر تین دروازے تھے (بسندہ[۵۲]) عبید بن عمیر لیثی سے روایت ہی وہ بیان
کرتے تھے کہ مجھے خبر ملی ہی کہ لوگ حضرت نوح علیہ السّلام پر دست درازی کرتے تھے
انکا گلا گھونٹتے تھے یہانتک کہ وہ بیہوش ہو جاتے تھے پھر جب انکو افاقہ ہوتا تو کہتے تھے
کہ اے اللہ میری قوم کو بخشدے کیونکہ وہ جانتے نہین ہین ابن اسحاق نے کہا ہی کہ جب
وہ لوگ معصیت مین بہت بڑھ گئے اور دنیا مین انکی خطائین بہت بڑھ گئین اور انکا
معاملہ حد سے گزر گیا اور حضرت نوح علیہ السّلام کو انسے سخت مصیبت پہونچی اور وہ نسلاً
بعد نسل انتظار کرتے رہے مگر جو نسل پیدا ہوتی تھی وہ پہلے سے بھی زیادہ خبیث ہوتی
تھی یہانتک کہ انمین کی پچھلی نسل نے کہا کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے سامنے بھی اسیطرح
مجنون تھا اور وہ اُسکی کسی بات کو نہ مانتے تھے پس نوح علیہ السّلام نے اللہ عز وجل سے
اسکی شکایت کی اور انھون نے وہی کہا جو اللہ عز وجل نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے
رب[۵۳] انی دعوت قومی لیلا ونہارا فلم یزدہم دعائی الا فرارا الی آخر القصہ یہانتک کہ حضرت
نوح نے کہا لا تذر[۵۴] علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرہم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا

[۵۱] حدثنی الحارث قال سا ابن سعد قال اخبرنی ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا
ابن حمید قال سا سلمۃ عن محمد بن اسحاق عمن لا یتہم عن عبید بن عمیر اللیثی ۱۲ [۵۳] ترجمہ اے میرے پروردگار مینے اپنی قوم کو
رات دن پکارا مگر میرے پکارنے سے وہ اور بھاگنے لگے ۱۲ [۵۴] ترجمہ اے اللہ زمین پر کسی کافر کو نہ چھوڑ اگر انکو تو چھوڑیگا
تو یہ تیرے بندون کو گمراہ کر دینگے اور جو نسل انسے پیدا ہوگی وہ بھی بدکار اور کافر ہوگی ۱۲

جب حضرت نوح نے اللہ عزوجل سے اسکی شکایت کی اور انھون نے اللہ سے انپر مدد مانگی تو اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ ہماری آنکھون کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ اور اب ہمسے اُن لوگون کے بارے مین جنھون نے ظلم کیا ہو کچھ نہ کہنا بیشک وہ غرق کردیے جائینگے پس نوح علیہ السّلام کشتی کے بنانے مین مصروف ہوے اور اپنی قوم سے انھون نے اعراض کیا لکڑی کاٹتے تھے اور لوہا پیٹتے تھے اور تمام سامان کشتی کے کیا کرتے تھے جنکو انکے سوا کوئی نکرسکتا تھا انکی قوم کے لوگ اس طرف سے گذرتے تھے اور وہ اس کام مین مشغول ہوتے تھے تو وہ انسے مسخراپن کرتے تھے اور استہزا کرتے تھے نوح علیہ السّلام کہتے تھے ان[۵۱] تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم انھون نے کہا کہ وہ لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ اے نوح تم تو نبوت کے بعد بڑھئی بن گئے پھر اللہ نے انکی عورتون کو بانجھ کردیا کوئی بچہ نہ پیدا ہوتا تھا۔ انھون نے کہا ہو کہ اہل تورات کہتے ہین کہ اللہ عزوجل نے انھین حکم دیا تھا کہ ساکھو کی لکڑی سے کشتی بنائین اور اُسکو اُٹھی ہوئی بنائین اور قیر اُسپر اندر اور باہر مل دین اور اسکا طول اسّی گز اور عرض پچاس گز رکھین اور اونچائی اسکی تیس گز رکھین اور اسمین تین طبقہ بنائین نیچے اور درمیانی اور اوپر اور اسمین کچھ سوراخ رکھین چنانچہ نوح علیہ السّلام نے اسکو ویسا ہی بنایا جیسا اللہ عزوجل نے انھین حکم دیا تھا یہانتک کہ جب وہ اس سے فارغ ہوے اور اللہ نے انھین حکم دیدیا تھا کہ اذا جاء[۵۲] امرنا وفار التنور فاحمل فیہا من کل زوجین اثنین واہلک الا من سبق علیہ القول ومن آمن وما امن معہ الا قلیل اللہ نے تنور کا جوش کرنا اُنکے لیے علامت قرار دیا تھا اور فرمایا تھا کہ جب تنور جوش کرے تو تم کشتی مین اُن لوگون کو سوار کرلینا جنکی نسبت اللہ نے حکم دیا ہو اور وہ لوگ بہت تھوڑے تھے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہو اور حضرت نوح نے کشتی مین ہر جاندار چیز کے دو دو جوڑے رکھ لیے تھے اور درخت بھی رکھ لیے تھے اور اسمین اپنے تینون بیٹون سام اور حام اور یافث اور

[۵۱] ترجمہ۔ اگر تم ہمسے مسخراپن کرتے ہو تو ہم بھی تمسے مسخراپن کرینگے جس طرح تم مسخراپن کرتے ہو اور عنقریب تمکو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کون شخص ہو جسپر رسوا کرنے والا عذاب اور دائمی عذاب اُتریگا ۱۲ [۵۲] جب ہمارا حکم آجائے اور تنور جوش کرے تو تم اسمین ہر چیز کے دو دو جوڑے اور اپنے گھر والون کو سوار کرلینا سوا انکے جنکی نسبت پہلے سے حکم ہو چکا ہو اور ان لوگون کو بھی سوار کرلینا جو ایمان لے آئے ہین اور انپر بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے تھے ۱۲

انکی عورتون کو بھی سوار کیا تھا اور چھ آدمی جو انپر ایمان لائے تھے انکو بھی سوار کیا پس یہ دس آدمی تھے حضرت نوح اور انکے بیٹے اور انکی بی بیان بعد اسکے جن جانورون کی نسبت اللہ نے انھین حکم دیا تھا انکو داخل کیا اور انکا بیٹا یام جو کافر تھا انکے پاس داخل نہوا۔ (بسند[1])

حضرت ابن عباس سے روایت ہی کہ انھون نے کہا سب سے پہلے حضرت نوح نے اپنی کشتی مین چھوٹے چھوٹے جانورون کو سوار کیا تھا اور سب سے آخر مین گدھی کو داخل کیا جب گدھی کو انھون نے داخل کیا تو وہ سینے تک اندر جانے پایا تھا کہ ابلیس لعنہ اللہ اُسکی دُم پکڑ کر لٹک گیا پس گدھے کے پیر نہ جم سکے نوح علیہ السّلام اس سے کہتے تھے کہ تیری خرابی ہو اندر آجا وہ ہرچند جست کرتا تھا مگر نہ جا سکتا تھا یہانتک کہ نوح علیہ السلام نے فرمایا خرابی ہو اندر آجا گو شیطان تیرے ساتھ کیون نہو یہ ایک بات تھی جو حضرت نوح علیہ السّلام کی زبان سے نکل گئی پس جب یہ بات حضرت نوح نے کہی تو شیطان نے گدھے کو چھوڑ دیا گدھا اندر چلا گیا اور شیطان بھی اُسکے ساتھ داخل ہوا حضرت نوح نے اس سے فرمایا کہ اے خدا کے دشمن تو کیون میرے پاس آیا ابلیس نے کہا آپنے خود ہی فرمایا تھا کہ اندر آجا گو شیطان ہی تیرے ساتھ کیون نہو حضرت نوح نے فرمایا اے خدا کے دشمن نکل جا ابلیس نے کہا اب تو آپ کو میرے سوار کرنے سے کوئی مفر نہین ہوسکتی پس جیسا کہ لوگون نے بیان کیا ہی ابلیس بھی کشتی پر سوار تھا جب حضرت نوح کشتی مین اچھی طرح بیٹھ گئے اور جس قدر لوگ انپر ایمان لائے تھے اُن سب کو انھون نے داخل کر لیا اور یہ واقعہ اس مہینہ کا ہی جس مین حضرت نوح علیہ السّلام کی عمر چھ سو برس سے متجاوز ہوئی تھی مہینے کی سترھوین تاریخ تھی کہ پست مقامات نے [illegible] کی اور آسمان کے دروازے کھول دیے گئے جیسا کہ اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر وفجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علی امر قد قدر[2]

[illegible] علیہ السّلام اور جس قدر لوگ انکے ہمراہ کشتی کے اندر (دوالے طبقہ مین) چلے گئے [illegible] ایک طبقہ کے اندر چھپا لیا پس جب سے کہ اللہ نے پانی برسانا شروع کیا اُسوقت [illegible] اُسوقت تک جبکہ پانی نے کشتی کو اُٹھا لیا چالیس دن رات گذرے تھے بعد اُسکے [illegible] بڑھنا شروع ہوا جیسا کہ اہل تورات نے بیان کیا ہی اور بہت زیادہ اونچا ہو گیا [illegible] اللہ عزوجل اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی وحملناہ علی ذات الواح

[1] [illegible] ابن حمید قال ما سلمۃ عن ابن اسحاق عن الحسن بن دینار عن علی بن زید عن یوسف بن مہران عن ابن عباس
[2] [illegible] آسمان کے دروازے پانی کیلیے بہتے ہوئے کھولدیے اور زمین کے چشمے جاری کردیے پس پانی اس اندازہ پر آگیا جو مقدر کیا گیا تھا

دوسری تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر[۵۱] پس کشتی حضرت نوح کو اور اُنکے ساتھ والون کو لیکر موج مین پہاڑ کی طرح چلنے لگی اور نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو جو کافرون کے ساتھ ہلاک ہوگیا آواز دی اور وہ اُنسے علیحدہ تھا جبکہ نوح علیہ السلام نے دیکھا کہ پروردگار نے اپنا وعدہ پورا کیا کہا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافرون کے ہمراہ نہ رہ وہ بڑا شقی تھا اُسنے کہا مین کسی پہاڑ مین پناہ گزین ہوجاؤنگا وہ مجھے پانی سے بچا لیگا اُسنے پہاڑون کو دیکھا تھا کہ وہ پانی سے محفوظ رکھتے ہین جب کبھی پانی برستا ہو پس اسنے خیال کیا کہ جیسا ہمیشہ ہوتا تھا ویسا ہی اب بھی ہوگا حضرت نوح نے کہا آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانیوالا نہین ہو مگر وہی جسپر اللہ رحم کرے اور ان دونون کے درمیان مین ایک موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوب گیا اور پانی اور زیادہ ہوا اور پہاڑون سے پندرہ گز اونچا ہوگیا جیسا کہ اہل تورات نے بیان کیا ہو پس روے زمین پر جسقدر مخلوقات تھی جاندار چیزین اور درخت وہ سب فنا ہوگئین سوا حضرت نوح کے اور اُن لوگون کے جو کشتی مین تھے اور سوا عوج بن عنق کے جیسا کہ اہل کتاب نے بیان کیا ہو اور طوفان آنے اور پانی کے کم ہونے مین چھ مہینے دس دن کا زمانہ گزرا (بسندہ)[۵۲] حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا اللہ نے چالیس شب و روز پانی برسایا پس وحوش اور دواب اور پرندون پر جب پانی پڑا تو سب حضرت نوح کے پاس آئے اور سب اُنکے مطیع ہوگئے تھے پس حضرت نوح نے انمین سے ایک ایک جوڑا ہر ایک کا لے لیا جیسا کہ اللہ نے انھین حکم دیا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کی نعش مبارک بھی انھون نے اپنے ساتھ رکھ لی تھی اور اُسی کو مردون اور عورتون کے درمیان مین فاصل قرار دیا تھا پس یہ سب لوگ کشتی مین دسوین رجب کو سوار ہوے تھے اور دسوین محرم کو اُس سے اُترے اسی وجہ سے لوگ عاشورا یعنے دسوین محرم کا روزہ رکھتے ہین اور پانی کے دو حصہ کردیے گئے تھے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہو کہ ہمنے آسمان کے دروازے برسنے والے پانی کے لیے کھولدیے تھے اور زمین کے بھی چشمے جاری کردیے تھے پس پانی اس انداز پر آگیا جو مقرر کیا تھا پس پانی کے دو حصہ تھے ایک حصہ آسمان سے آیا تھا اور ایک حصہ زمین سے اور پانی او نیچے سے اونچے

---

[۵۱] ترجمہ اور ہمنے نوح کو تختون اور کیلون والی (کشتی) پر سوار کیا جو ہمارے سامنے بہتی تھی یہ بدلا تھا اُن لوگون کا جھون نے کفر کیا تھا ۱۲

[۵۲] حدثنی الحارث قال ثنا ابن سعد قال اخبرنی ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

پہاڑ سے پندرہ گز اونچا ہو گیا تھا اور کشتی ان لوگون کو لیکر چھ مہینے مین تمام روے زمین پر پھری کسی چیز پر ٹھہرتی نہ تھی یہانتک کہ حرم مین پہونچی تو وہان داخل نہین ہوئی اور حرم کے اسنے سات طواف کیے اور وہ (خدا کا) گھر جسکو حضرت آدم نے بنایا تھا یعنے بیت معمور اور حجر اسود ابوقبیس پہاڑ پر اٹھا لیے گئے تھے یہانتک کہ وہ کشتی جودی پر پہونچی وہ سرزمین موصل مین ایک پہاڑ ہے پس چھ مہینے کے بعد وہ کشتی ٹھہری اور چھ مہینے کے بعد کہا گیا کہ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ[1] پس جب وہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھیر گئی تو حکم ہوا کہ اے زمین اپنا پانی پی لے جو تجھسے نکلا تھا اور اے آسمان اب اپنے پانی کو روک لے اور پانی کم ہو گیا زمین نے اسکو خشک کر لیا اور جسقدر پانی آسمان سے برسا تھا اسی سے یہ دریا پیدا ہو گئے ہین جنکو تم دیکھتے ہو پس سب سے آخر مین جو طوفان کا پانی زمین مین باقی رہا وہ مقام حسمی مین تھا کہ وہ طوفان کے چالیس برس بعد تک باقی رہا بعد اسکے خشک ہوا اور وہ تنور جس سے پانی کے جوش کرنیکو اللہ نے علامت قرار دیا تھا حضرت حوا کا تنور تھا وہ تنور پتھر کا تھا اور حضرت نوح علیہ السّلام کو ملا تھا (بسندہ[۵۲]) حسن سے مروی ہے کہ انھون نے کہا حضرت حوا کا ایک تنور پتھر کا تھا یہانتک کہ وہ حضرت نوح کو ملا پس حضرت نوح سے کہا گیا تھا کہ جب تم دیکھنا کہ اس تنور سے پانی جوش کر رہا ہو تو تم معہ اپنے اصحاب کے کشتی پر سوار ہو جانا۔

اُس مقام مین اختلاف ہے جہان یہ تنور رکھا ہوا تھا جس سے پانی جوش کرنے کو اللہ تعالی نے حضرت نوح کے لیے علامت قرار دیا تھا بعض لوگون کا قول ہے کہ وہ ہند مین تھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۳]) حضرت ابن عباس سے وفار التنور کی تفسیر مین منقول ہے کہ اس تنور نے ہند مین جوش کیا تھا اور بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ تنور کوفہ کی طرف تھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۴]) مجاہد سے مروی ہے کہ انھون نے کہا پانی جب تنور سے جوش کرنے لگا تو (سب سے پہلے) حضرت نوح علیہ السّلام کی بی بی کو معلوم ہوا انھون نے حضرت نوح کو خبر دی اور یہ تنور کوفہ کی طرف تھا (بسندہ[۵۵]) شعبی سے مروی ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھا کے کہتے تھے کہ تنور نے کوفہ کیطرف سے جوش کیا تھا

[1] ترجمہ۔ دور ہی ہو قوم ظالم کو ۱۲ [۵۲] حدثنی یعقوب بن ابراہیم قال ثنا ہشیم عن ابی محمد عن الحسن ۱۲ [۵۳] حدثنا ابو کریب قال ثنا عبد الحمید الحمانی عن النضر ابی عمر الخزاز عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ [۵۴] حدثنی الحارث قال ثنا الحسن قال ثنا خلف بن خلیفۃ عن لیث عن مجاہد ۱۲ [۵۵] حدثنا الحارث قال ثنا القاسم قال ثنا علی بن ثابت عن السری بن اسمعیل عن الشعبی ۱۲

اسمین بھی اختلاف ہو کہ کس قدر آدمی اس کشتی مین تھے بعض لوگون کا قول ہو کہ اسّی آدمی تھے (بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ نوح علیہ السّلام کی کشتی مین اسّی آدمی تھے جنمین سے ایک جُرہم تھے (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ نوح علیہ السّلام نے اپنے ہمراہ کشتی مین اسّی آدمیون کو سوار کیا تھا (بسندہ[۵۳]) سفیان نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا قول ہو کہ وہ اسّی آدمی تھے جنکی نسبت اللہ عزوجل نے فرمایا تھا کہ وما امن معہ الا قلیل (بسندہ[۵۴]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ حضرت نوح نے کشتی مین اپنے بیٹون سام اور حام اور یافث اور ان بیٹون کی بی بیون کو اور تہتّر آدمیون کو اولاد شیث سے جو انپر ایمان لے آئے تھے سوار کیا تھا پس کل اسّی آدمی کشتی مین تھے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ صرف آٹھ آدمی تھے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۵]) قتادہ سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ہمسے بیان کیا گیا ہو کہ کشتی مین صرف نوح علیہ السّلام اور اُنکی بی بی اور اُنکے تینون بیٹے اور اُنکی بی بیان تھین پس یہ کل آٹھ آدمی تھے (بسندہ[۵۶]) حکم سے وما امن معہ الا قلیل کی تفسیر مین مروی ہو کہ حضرت نوح تھے اور اُنکے تین بیٹے اور چار بہوین (بسندہ[۵۷]) ابن جریج نے کہا ہو کہ مجھسے بیان کیا گیا ہو کہ حضرت نوح نے اپنے ہمراہ اپنے تینون بیٹون کو اور اپنے بیٹون کی تینون بی بیون کو اور اپنی بی بی کو کشتی مین سوار کیا تھا پس یہ کل مرد و عورت ملاکر آٹھ آدمی تھے نوح علیہ السّلام کے بیٹون کا نام یافث اور حام اور سام تھا۔ حام نے اپنی بی بی سے کشتی ہی مین ہمبستری کر لی پس نوح علیہ السّلام نے بد دعا کی کہ اسکا نطفہ متغیر کر دیا جائے چنانچہ اُنکے بچے سیاہ رنگ کے پیدا ہوے۔

اور بعض لوگون کا قول ہو کہ وہ سات آدمی تھے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۸]) اعمش سے وما امن معہ الا قلیل کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ سات آدمی تھے حضرت نوح اور اُنکی تین بہوین اور تین بیٹے۔

---

۵۱ حدثنی موسی بن عبد الرحمٰن المسروقی قال ثنا زید بن الحباب قال حدثنی حسین بن واقد الخراسانی قال ثنا ابو نہیک قال سمعت ابن عباس ۱۲ ۵۲ حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج قال قال ابن جریج قال ابن عباس ۱۲ ۵۳ حدثنا الحارث قال ثنا عبد العزیز قال قال سفیان ۱۲ ۵۴ حدثنا الحارث قال ثنا ابن سعد قال اخبرنی ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ ۵۵ حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا سعید عن قتادة ۱۲ ۵۶ حدثنا ابن وکیع والحسن بن عرفة قال ثنا یحیی بن عبد الملک بن ابی غنیة عن ابیہ عن الحکم ۱۲ ۵۷ حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج قال قال ابن جریج ۱۲ ۵۸ حدثنی الحارث قال حدثنی عبد العزیز قال ثنا سفیان عن الاعمش ۱۲

اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ وہ دس آدمی تھے عورتون کے علاوہ۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۱]) ابن اسحاق سے مروی ہو کہ انھون نے کہا کہ حضرت نوح نے اپنے تینون بیٹون سام اور حام اور یافث کو اور انکی بی بیون کو اور ان چھ آدمیون کو جو انپر ایمان لائے تھے کشتی مین سوار کیا پس یہ دس آدمی تھے نوح اور انکے بیٹون اور بی بیون کو ملا کر۔ پھر اللہ بزرگ و برتر نے حضرت نوح کی عمر کے چھ سو برس گذر جانے کے بعد طوفان بھیجا جیسا کہ علماے اہل کتاب وغیرہ نے بیان کیا ہو اور اسوقت آدم علیہ السلام کو زمین پر اترے ہوے پورے دو ہزار دو سو چھپن برس گذر چکے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ اللہ عزوجل نے طوفان آپ کے تیرہ برس بعد بھیجا تھا اور حضرت نوح کشتی مین مقیم رہے یہانتک کہ پانی خشک ہوگیا اور کشتی جودی پہاڑ پر مقام قردی مین چھٹے مہینے کے سترہوین دن ٹھیر گئی پس جب حضرت نوح کشتی سے نکلے تو انھون نے جزیرہ کے ایک ناحیہ مقام قردی مین ایک موضع بنالیا اور وہان ایک بستی آباد کی جسکا نام انھون نے ثمانین رکھا کیونکہ اس بستی مین انھون نے ہر شخص کے لیے ایک ایک گھر بنایا تھا اور وہ اسی آدمی تھے اس بستی کا نام ابتک سوق ثمانین ہو۔ (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا نوح علیہ السلام ایک بستی مین اتر کے گئے وہان اپنے ہر شخص کے لیے ایک ایک گھر بنایا اسیوجہ اس مقام کا نام سوق ثمانین ہو پس قابیل کی کل اولاد غرق کردی گئی اور نوح علیہ السلام کے باپ دادا آدم علیہ السلام تک سب اسلام پر قائم تھے۔

ابو جعفر کہتا ہو کہ پھر نوح علیہ السلام اور انکے گھر والے اس بستی مین رہنے لگے اور اللہ نے انکی طرف وحی بھیجی کہ اب زمین پر کبھی طوفان نہ بھیجے گا (بسندہ[۵۳]) عزیز بن عبد الغفور نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح رجب کی پہلی تاریخ کو کشتی مین سوار ہوے اور انھون نے اور انکے ساتھ والون نے روزہ رکھا اور چھ ماہ تک کشتی چلتی رہی محرم کے مہینے تک یہی کیفیت رہی پھر وہ کشتی جودی پہاڑ پر عاشورا کے دن ٹھیر گئی پس نوح علیہ السلام نے روزہ رکھا اور جسقدر مخلوق انکے ساتھ تھی انکو بھی اسی روزہ کا حکم دیا اب ان سب کو خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

---

[۵۱] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ [۵۲] حدثنی الحارث قال ثنا ابن سعد قال حدثنی ہشام بن محمد قال اخبرنی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا عباد بن یعقوب الاسدی قال ثنا المحاربی عن عثمان بن مطر عن عبد العزیز بن عبد الغفور ۱۲

(۵۱ بسندہ) ابن جریج سے روایت ہو کہ کشتی کے اوپر والے طبقہ مین پرند تھے اور درمیان والے طبقہ مین آدمی تھے اور نیچے والے طبقہ مین درندہ تھے اس کشتی کی بلندی تیس گز تھی اور وہ چشمہ وردہ سے جمعہ کے دن دسوین رجب کو روانہ ہوئی اور دسوین محرم کو جودی پہاڑ پر ٹھیری اور کعبہ پر بھی اس کشتی کا گذر ہوا اور کعبہ کے اسنے سات طواف کیے اللہ نے کعبہ کو غرق ہونے سے بچا لیا تھا پھر وہ کشتی یمن مین آئی اور بعد اسکے پھر لوٹ گئی (۵۲ بسندہ) قتادہ سے روایت ہو کہ انھون نے کہا نوح علیہ السلام کشتی سے دسوین محرم کو اُترے پھر انھون نے اپنے ساتھ والون سے کہا کہ جو شخص تم مین سے روزہ دار ہو وہ اپنا روزہ پورا کرلے اور جس شخص نے روزہ نرکھا ہو وہ اب روزہ رکھ لے (۵۳ بسندہ) قتادہ ؓ روہی کہ انھون نے کہا ہمسے بیان کیا گیا ہو کہ دسوین رجب کو وہ سب لوگ کشتی مین سوار ہوے اور ایک سو پچاس دن وہ پانی مین رہی اور ایک مہینہ تک جودی پر ٹھیری رہی اور دسوین محرم کو وہ لوگ کشتی سے اُترے (۵۴ بسندہ) محمد بن قیس سے روایت ہو کہ انھون نے کہا نوح علیہ السلام کے زمانے مین ایک بالشت بھر بھی زمین ایسی نہ تھی انسان جسکا مدعی نہو۔

پھر نوح علیہ السلام بعد طوفان کے (۵۵ بسندہ) جیسا کہ ابن شداد نے کہا ہو بعد اُن نوسو پچاس برس کے جو اپنی قوم مین گذار چکے تھے تین سو پچاس برس اور زندہ رہے اور (۵۶ بسندہ) ابن اسحاق نے کہا ہو کہ موافق بیان اہل تورات کے نوح علیہ السلام کشتی سے اُترنے کے بعد تین سو اڑتالیس برس زندہ رہے پس تمام عمر نوح علیہ السلام کی نوسو پچاس برس ہوئی اُسکے اللہ عزوجل نے انکو اپنی طرف اُٹھا لیا۔

اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ سام نوح علیہ السلام کا بیٹا طوفان سے اٹھانوے برس پہلے پیدا ہوا تھا۔

اور بعض اہل تورات نے کہا ہو کہ (طوفان سے پہلے) تناسل بالکل بند تھا اور نوح علیہ السلام کے جسقدر لڑکے ہوے وہ سب طوفان کے بعد اور نوح علیہ السلام کی کشتی سے

۵۱ حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج عن ابن جریج ۱۲ ۵۲ حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال ثنا حجاج عن ابی جعفر الرازی عن قتادة ۱۲ ۵۳ حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادہ ۱۲ ۵۴ حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج عن ابی معشر عن محمد بن قیس ۱۲ ۵۵ حدثنی نصر بن علی الجہضمی قال ثنا نوح بن قیس قال ثنا عون بن ابی شداد ۱۲ ۵۶ ابن حمید حدثنا قال ثنا سلمة عنہ ۱۲

اترنے کے بعد ہوے اور ان لوگون نے کہا ہو کہ کشتی مین جسقدر لوگ تھے یہ وہی تھے جو نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور انھون نے انکی پیروی کی تھی ہان یہ لوگ سب ہلاک ہو گئے اور انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی اب آج دنیا مین جسقدر بنی آدم ہین وہ سب نوح علیہ السلام کی اولاد اور انکی ذریت ہین اور کسی فرزند آدم کی اولاد باقی نہین رہی جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہو وجعلنا ذریتہ ہم الباقین[۱]۔

اور بعض لوگون کا قول ہو کہ قبل طوفان کے نوح علیہ السلام کے دو بیٹے تھے یہ دونون ہلاک ہو گئے تھے ایک کا نام کنعان تھا اور یہ وہی ہو جو طوفان مین غرق ہو گیا تھا اور دوسرے کا نام عامر تھا وہ طوفان سے پہلے مرچکا تھا (بسندہ[۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے سام تھے انکی اولاد کا رنگ سفید اور گندمی رنگ کا ہوتا تھا اور ایک بیٹے انکے حام تھے انکی اولاد کے رنگ مین سیاہی تھی اور کچھ تھوڑی سفیدی تھی اور ایک بیٹے یافث تھے انکی اولاد کے رنگ مین گہری سرخی اور ہلکی سرخی تھی اور ایک بیٹا انکا کنعان تھا جو غرق ہو گیا جسکو اہل عرب یام کہتے ہین جیسا کہ عرب کے اس قول مین مذکور ہی

انما ہام عمنا یام[۳] وام ہولاء واحدۃ

مگر مجوس طوفان سے بالکل ناواقف ہین اور کہتے ہین کہ ہم مین کیومرث یعنے آدم علیہ السلام کے وقت سے برابر سلطنت چلی آرہی ہو برابر ایک دوسرے سے بطور میراث کے سلطنت لیتا رہا فیروز بن یزدجرد بن شہریار کے وقت تک اور وہ لوگ کہتے ہین کہ اگر طوفان کا واقعہ صحیح ہوتا تو سب لوگون کا نسب منقطع ہو گیا ہوتا اور سلطنت نیست نابود ہو گئی ہوتی۔

اور بعض لوگ انہین سے طوفان کا اقرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اقلیم بابل اور اسکے قرب وجوار کے مقامات مین طوفان آیا تھا اور اولاد کیومرث کے مکانات چونکہ مشرق کی طرف تھے لہذا وہ طوفان ان تک نہین پہونچ سکا۔

ابو جعفر کہتا ہو کہ اللہ تعالی نے طوفان کی خبر دی ہو اور ان لوگون کے قول کی مخالفت کی

---

[۱] ترجمہ اور ہمنے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا ۱۲

[۲] حدثنا الحارث قال نا ابن سعد قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

[۳] ترجمہ۔ ہم حام کی اولاد ہین اور یام ہمارے چچا ہین اور ان سب کی مان ایک تھین ۱۲

جیساکہ اُسنے فرمایا ہی اور اسیکا فرمانا حق ہی ولقد نادانا نوح فلنعم المجیبون ونجیناہ واہلہ من الکرب العظیم وجعلنا ذریتہ ہم الباقین [۵۱] پس اللہ عزوجل نے ذکر فرمایا ہی کہ صرف نوح علیہ السلام کی اولاد باقی رہی اور کوئی باقی نہین رہا اور مین لوگون کا اختلاف کیومرث کی بابت بیان کرچکا ہون کہ وہ کون تھے اور بعض لوگون نے انکا نسب نوح علیہ السلام تک پہونچایا ہی۔

(بسندہ [۵۲]) سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے اللہ تعالی کے قول وجعلنا ذریتہ ہم الباقین کی تفسیر مین فرمایا کہ نوح علیہ السلام کے یہ تین بیٹے تھے سام حام یافث (بسندہ [۵۳]) قتادہ سے اللہ تعالی کے قول وجعلنا ذریتہ ہم الباقین کی تفسیر مین مروی ہی کہ سب آدمی نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہین (بسندہ [۵۴]) حضرت ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول وجعلنا ذریتہ ہم الباقین کی تفسیر مین مروی ہی کہ انھون نے (دنیا مین) صرف نوح علیہ السلام کی اولاد باقی رکھی تھی (بسندہ [۵۵]) زہری اور شعبی سے مروی ہی کہ ان دونون نے کہا جب آدم علیہ السلام جنت سے اُتارے گئے اور اُنکی اولاد (روے زمین پر) پھیلی تو اُنکی اولاد نے آدم علیہ السلام کے اُترنے سے تاریخ مقرر کی یہی تاریخ رائج رہی یہانتک کہ اللہ نے نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا پس لوگون نے نوح علیہ السلام کے بعثت سے تاریخ مقرر کی یہانتک کہ طوفان آیا اور جتنے لوگ روے زمین پر تھے سب ہلاک ہوگئے پھر جب نوح علیہ السلام اور انکی اولاد اور تمام وہ لوگ جو کشتی مین تھے زمین پر اترے تو انھون نے زمین کو اپنی اولاد پر تین حصہ کرکے تقسیم کردیا سام کو وسط زمین کا حصہ دیا اسی مین بیت المقدس اور نیل اور فرات اور دجلہ اور سیحون اور جیحون اور فیشون ہی اور یہ حصہ فیشون سے لیکر نیل کے جانب شرقی تک ہی اور ریح جنوب اور ریح شمال کے درمیان مین ہی اور حام کو غربی نیل کا حصہ دیا اور اُسکے بعد ریح دبور کے مقام تک اور یافث کو فیشون سے لیکر ریح صبا کے مقام تک دیا پس تاریخ طوفان سے قائم ہوگئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ مین

---

[۵۱] ترجمہ اور بے شک ہمین نوح نے پکارا پس کیا اچھے جواب دینے والے ہین اور ہمنے نوح کو اور اُسکے گھروالون کو بڑی مصیبت سے بچادیا اور صرف انھین کی اولاد کو باقی رکھا ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن بشار قال ثنا ابن عثمۃ قال ثنا سعید بن بشیر عن قتادہ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب ۱۲ [۵۳] حدثنا بشر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادۃ ۱۲ [۵۴] حدثنا علی بن داؤد قال ثنا ابو صالح قال حدثنی معاویۃ عن علی عن ابن عباس ۱۲ [۵۵] عن علی بن مجاہد عن ابن اسحاق عن الزہری وعن محمد بن صالح عن الشعبی ۱۲

ڈالے جانے تک (رہی تاریخ رہی) پھر آتش ابراہیم سے تاریخ شروع ہوئی بعثت یوسف علیہ السلام تک پھر بعثت یوسف سے بعثت موسی تک پھر بعثت موسی سے سلطنت سلیمان تک پھر سلیمان سے بعثت عیسی بن مریم تک اور بعثت عیسی بن مریم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک تاریخ کی یہ کیفیت جو شعبی سے منقول ہو غالباً یہودیون کی تاریخ کا حال ہو کیونکہ اہل اسلام نے تو ہجرت سے تاریخ قائم نہ کی ہو (نہ بعثت سے) اور اس سے پہلے وہ کوئی تاریخ نہ لکھتے تھے ہان قریش البتہ جیسا کہ بیان کیا گیا ہو اسلام سے پہلے واقعہ فیل سے تاریخ قائم کرتے تھے اور تمام عرب اپنے مشہور دنون سے تاریخ کی ابتدا کرتے تھے مثلاً انھون نے یوم جبلہ سے تاریخ رکھی تھی اور کلاب اول اور کلاب ثانی سے - اور نصاری سکندر ذوالقرنین کے عہد سے تاریخ کی ابتدا رکھتے تھے اور میرے انکو ابتک اسی تاریخ پر قائم سمجھتا ہون مگر اہل فارس تو وہ اپنے بادشاہون سے تاریخ کی ابتدا کرتے ہین اور وہ اب بھی میرے علم مین یزدگرد بن شہریار کے عہد سے تاریخ کی ابتدا رکھتے ہین کیونکہ وہ اُنکے بادشاہون مین سب سے آخری بادشاہ تھا جسکے پاس ملک بابل اور مشرق کی زمین تھی

بیوراسب کا ذکر جسکا نام ازدھاق ہو

اہل عرب اسکو ضحاک کہتے ہین حبیب بن اوس نے اپنے شعر مین اسی ضحاک کی طرف اشارہ کیا ہو[۱]

ما نال ما قد نال فرعون ولا ... ہامان فی الدنیا ولا قارون

بل کان کالضحاک فی سطواتہ ... بالعالمین وانت افریدون

حبیب بن اوس نے فخراً یہ دعوی کیا ہو کہ حسن بن ہانی بھی ہم مین سے ہین اور ضحاک بھی ہم مین سے تھا جسکی گوشہ نشین اور جن اپنے مقامات مین پرستش کرتے تھے انھون نے کہا ہو کہ اہل یمن بھی اسکے مدعی ہین ہشام بن محمد بن سائب سے منقول ہو کہ اسی ضحاک کے حال مین انھون نے بیان کیا ہو کہ اہل عجم اس ضحاک کو اپنی قوم سے کہتے ہین بیان کرتے ہین کہ جم نے اپنی بہن کا نکاح اپنے خاندان کے ایک شریف سے کر دیا تھا اور اُسے یمن کا حاکم بنا دیا تھا اس سے ضحاک پیدا ہوا اور اہل یمن ضحاک کو اپنی قوم سے کہتے ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ضحاک بیٹا ہو علوان بن عبید بن عویج کا اور اُسنے اپنے بھائی سنان بن علوان کو مصر کا حاکم بنا دیا تھا

---

[۱] ترجمہ جو کچھ اسنے دنیا مین پایا وہ نہ فرعون نے پایا نہ قارون نے نہ ہامان نے بلکہ وہ دنیا بھر مین مثل ضحاک کے تھا اور تو مثل فریدون کے ہوا

فراعنہ مصر مین سب سے پہلا وہی تھا اور جس وقت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السّلام مصر تشریف لے گئے ہین مصر کا حاکم وہین تھا۔ مگر اہل فارس ضحاک کا وہ نسب نہین بیان کرتے جو ہشام نے اہل یمن سے نقل کیا ہو وہ کہتے ہین اسکا نام بیوراسب ہو وہ بیٹا ہو اروندراسپ بن زینکاو بن ویروشک بن تاز بن فرواک بن سیامک بن مشی بن کیومرث کا۔ اور انہین سے بعض لوگون نے یہی نسب بیان کیا ہو مگر اسکے آبا و اجداد کے نامون کے تلفظ مین اختلاف کیا ہو وہ کہتے ہین یہ ضحاک بیٹا ہو اندرماسپ بن زنجدار بن ویدرنسج بن تاج بن فریاک بن ساہمک بن ماذی بن کیومرث کا۔ اور مجوس کہتے ہین کہ یہ تاج اہل عرب کا باپ ہو وہ بیان کرتے ہین کہ ضحاک کی مان ودک بنت دیونجہان تھی ضحاک نے اپنے باپ کو شیاطین کے خوش کرنے کے لیے قتل کر دیا تھا بابل مین اسکا قیام بہت رہا اسکے دو بیٹے تھے ایک کا نام تھا سرنفورا اور دوسرے کا نام تھا نفورا شعبی سے منقول ہو کہ وہ کہتے تھے اسکا نام قرشت تھا اللہ نے اُسکو مٹا کر اسکا نام ازدھاق رکھدیا۔

شعبی کی روایت

(بسندہ[۱]) شعبی سے منقول ہو کہ انھون نے کہا ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت یہ سب متکبر بادشاہ تھے ایک دن قرشت نے غور کیا اور کہا کہ اللہ سب خالقون سے برتر ہو (اُسکے بعد اسکے دل مین کچھ غرور پیدا ہو گیا) پس اللہ نے اُسکو مسخ کر دیا اور اُسکا نام اجدھاق رکھا اُسکے سات بڑے بڑے محل تھے انہین سے ایک دنباوند مین ہو اور تمام اہل اخبار عرب اور عجم کے بیان کرتے ہین کہ وہ تمام اقالیم کا بادشاہ تھا اور وہ جادوگر بدکار تھا۔ اور ہشام بن محمد سے منقول ہو کہ انھون نے کہا لوگ بیان کرتے ہین واللہ اعلم کہ ضحاک جم کے بعد ہزار برس بادشاہ رہا اور وہ ایک مقام مین جسکا نام نرس تھا کوفہ کے قریب فروکش تھا اور تمام روے زمین کا مالک تھا اور تمام دریاؤن کا اُسنے سفر کیا تھا اور اپنا ہاتھ قتل کے لیے اُسنے پھیلایا تھا اور یہ سب سے پہلا شخص ہو جس نے دار پر چڑھانا اور اعضا کا کاٹنا رائج کیا اور یہ پہلا شخص ہو جس نے گایا اور گانا سنا۔ انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ بیان کیا جاتا ہو کہ اسکے شانے پر دو شگاف پڑ گئے تھے اُنہین درد ہوتا تھا تو اُسکو بہت تکلیف ہوتی تھی یہانتک کہ وہ انپر آدمی کا دماغ ملتا تھا پس وہ اُسکے لیے ہر روز دو آدمیون کو قتل کرتا تھا اور اُنکا دماغ اُن شگافون پر ملتا تھا پس وہ اُسکے لیے ہر روز دو آدمیون کو قتل کرتا تھا

[۱] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ بن المفضل عن یحیی بن العلاء عن القاسم بن سلمان عن الشعبی ۱۲

اور اُنکا دماغ اُن شگافون مین ملتا تھا اُسوقت اسکے درد مین سکون ہو جاتا تھا پس ایک شخص نے اہل بابل مین سے اسکی بغاوت کی اور اُسنے ایک جھنڈا کھڑا کر دیا اور بہت لوگ اسکے پاس جمع ہو گئے جب ضحاک کو یہ خبر پہونچی تو وہ اس سے ڈرا اور اُسنے اِس سے پوچھوایا کہ تمھارا کیا معاملہ ہو اور تم کیا چاہتے ہو بابل کے آدمی نے یہ جواب دیا کہ کیا تو یہ نہین کہتا کہ مین تمام دنیا کا بادشاہ ہون اور تمام دنیا میری ہو ضحاک نے کہا ہان اُس شخص نے کہا تو چاہیے کہ تیرا ظلم تمام دنیا پر ہو نہ خاص ہمپر حالانکہ تو اور سب لوگون کو چھوڑ کر خاص ہمارے ہی لوگون کو قتل کرتا ہو ضحاک نے اس بات کو منظور کر لیا اور حکم دیدیا کہ وہ دو آدمی جو روز قتل کیے جاتے ہین تمام ملکون پر تقسیم کر دیے جائین کسی مقام کی تخصیص نہ کی جائے وہ کہتے تھے کہ ہمین خبر ملی ہو کہ اہل اصفہان اُسی شخص کی اولاد مین سے ہین جس نے یہ جھنڈا قائم کیا تھا یہ جھنڈا ملوک فارس کے خزانے مین برابر محفوظ رہا اور ہمین معلوم ہوا ہو کہ یہ جھنڈا شیر کی کھال کا تھا شاہان فارس نے اُسپر تمینا و تبر کا سونا اور دیبا چڑھا دیا تھا۔ انھون نے کہا ہو کہ ہمین یہ بھی خبر ملی ہو کہ ضحاک ہی نمرود تھا اور ابراہیم خلیل الرحمن صلی اللہ علیہ اسی کے زمانے مین پیدا ہوئے تھے اور وہی اسوقت کا بادشاہ تھا جس نے انکے جلانے کا ارادہ کیا تھا انھون نے کہا ہو ہمین یہ بھی خبر ملی ہو کہ فریدون جو جم بادشاہ کی نسل سے تھا جو ضحاک سے پہلے بادشاہ تھا اور لوگ کہتے ہین کہ فریدون اسکا نوان بیٹا تھا اسکی ولادت مقام دنباوند مین ہوئی تھی اُسنے خروج کیا یہانتک کہ ضحاک کے مکان پر پہونچا ضحاک وہان سے ہند چلا آیا تھا فریدون نے اُس مکان پر اور اُن چیزون پر جو اُس مکان مین تھین قبضہ کر لیا یہ خبر ضحاک کو پہونچی تو ضحاک وہان سے آیا اللہ نے اُسکی قوت سلب کر لی تھی اور اُسکا اقبال رخصت ہو چکا تھا پس فریدون اُسپر غالب آیا اور فریدون نے اُسکو باندھکر دنباوند کے پہاڑون مین قید کر دیا اہل عجم کہتے ہین کہ وہ آج تک لوہے کی زنجیرون مین جکڑا ہوا ہو اُسپر عذاب ہو رہا ہو اور ہشام کے علاوہ اور لوگون نے بیان کیا ہو کہ ضحاک اپنے مکان سے باہر نہ تھا بلکہ فریدون بن اثفیان جب اُسکے مکان پر آیا تو وہ اپنے ایک قلعہ مین تھا جسکا نام زرنج تھا یہ مہینا مہر کا اور دن مہر کا تھا پس فریدون نے اسکی دو عورتون سے نکاح کیا ایک کا نام ارونازہ تھا اور دوسری کا نام سنوار تھا ضحاک نے جب اس بات کو دیکھا تو مدہوش ہو گیا اور (فرط غضب سے) بیعقل ہو کر قلعہ سے اترا فریدون نے اُسکے سر پر ایک گرز مارا اس مار سے اُسکی عقل بالکل جاتی رہی پس فریدون اُسکو گرفتار

کر کے دنباوند پہاڑ کی طرف لے گیا اور وہان اُسکو جکڑ دیا اور لوگون کو حکم دیا کہ مہر ماہ مہر روز جسکو اب مہر جان کہتے ہین جسدن کہ ضحاک قید کیا گیا عید کیا کرین اور فریدون ضحاک کے تخت پر بیٹھ گیا۔ ضحاک سے یہ بھی منقول ہی کہ جسدن وہ بادشاہ ہوا اور اُسنے اپنے سر پر تاج رکھا اُسدن اُسنے کہا کہ ہم تمام دنیا کے بادشاہ ہین اور تمام دنیا کی چیزون کے مالک ہین۔ اور اہل فارس کہتے ہین کہ سلطنت ہمیشہ اسی خاندان مین رہی جس سے ہوشنگ اور جم اور طہمورث تھے ضحاک ایک گنہگار شخص تھا وہ اہل زمین پر اپنے جادو اور خباثت سے غالب آیا تھا اور اُنکو اُن دو سانپون سے ڈراتا تھا جو اُسکے شانون پر نکل آئے تھے اُسنے سرزمین بابل مین ایک شہر آباد کیا تھا جسکا نام اُسنے حوب رکھا تھا اور قوم نبط کو اُسنے اپنا مصاحب اور راز دار بنایا تھا لوگون نے اُسکے ہاتھ سے بہت تکلیف اُٹھائی اور اُسنے بچون کو ذبح کیا۔ اکثر اہل کتب کہتے ہین کہ اسکے دونون شانے پر دو ٹکڑے گوشت کے لمبے لمبے اُبھر آئے تھے اُنمین سے ہر ایک کا سر سانپ کے مشابہ تھا ضحاک اپنی خباثت اور مکر سے انکو کپڑے سے چھپائے رہتا تھا اور ڈرانے کے لیے کہتا تھا کہ یہ سانپ مین کھانا مانگتے ہین اور جب وہ بھوکا ہوتا تھا تو وہ ٹکڑے گوشت کے اُسکے کپڑے کے نیچے حرکت کرتے تھے جس طرح انسان کا عضو بھوک کے وقت یا غصہ سے حرکت کرتا ہی۔ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ وہ درحقیقت سانپ تھے شعبی سے اس بارہ مین جو کچھ منقول ہی وہ پہلے مین بیان کر چکا اور حقیقت حال کو خدا خوب جانتا ہی اور بعض اہل علم نے جو اہل فارس کے نسب سے واقف تھے بیان کیا ہی کہ لوگ اس بیوراسب (یعنی ضحاک) کے زمانے مین بہت سخت مصیبت مین تھے یہانتک کہ جب اللہ تعالی نے اسکے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا تو ایک معمولی شخص اصفہان کا رہنے والا جسکا نام کابی تھا اسپر غالب آگیا اسکا سبب یہ ہوا کہ کابی کے دو بیٹے تھے بیوراسب کے ملازمون نے اسکے دونون بیٹون کو اُن سانپون کے لیے جو بیوراسب کے شانون پر تھے پکڑا جب کابی کو اپنے بیٹون کا رنج زیادہ ہوا تو اُسنے ایک لاٹھی جو اُسکے ہاتھ مین اُٹھائی اور اُسپر کپڑا باندھکر اُسی کا جھنڈا بنایا اور اسی کو قائم کر دیا اور لوگون کو بیوراسب سے لڑنے کی ترغیب دی بہت لوگ اسکے ساتھ ہو گئے کیونکہ سب لوگ اسکے ظلم و جور مین گرفتار تھے جب کابی بیوراسب پر غالب آگیا تو لوگون نے اُس جھنڈے کو مبارک سمجھا اور اسکی بہت تعظیم کی یہانتک کہ وہ جھنڈا شاہان عجم کے نزدیک بہت بڑا جھنڈا تھا اس سے وہ برکت حاصل کرتے تھے اور اسکا نام انھون نے درفش کابیان رکھا تھا اس جھنڈے کو کسی بڑی مہم مین

نکالتے تھے اور صرف اسی وقت نکالتے تھے جب شاہزادون کو کسی مہم کے لیے بھیجتے تھے کابی کی حالت یہ ہوئی کہ جب وہ اصفہان سے اُن لوگون کو ساتھ لیکر جنھون نے اسکی پیروی کی تھی چلا اور راستے مین بھی لوگ اُسکے ساتھ ہوتے گئے جب وہ ضحاک کے قریب آگیا تو ضحاک کے دل مین اسکا بات رعب پڑا اور وہ اپنے مقام مکان کو چھوڑ کر بھاگا اہل عجم کو اس بھاگنے سے موقع مل گیا اور وہ سب کابی کے پاس جمع ہوے اور انھون نے کابی سے مناظرہ کیا کابی نے انسے کہا کہ مین سلطنت کی خواہش نہین کرتا کیونکہ مین سلطنت کا اہل نہین ہون اور انکو حکم دیا کہ تم جم کی اولاد مین کسی کو بادشاہ کردو کیونکہ وہ بڑے بادشاہ یعنے ہوشنگ بن افرواک کا بیٹا ہی جس نے سلطنت کی رسم قائم کی اور سب سے پہلا بادشاہ ہوا فریدون بن اثفیان ضحاک کے خوف سے کسی طرف پوشیدہ ہوگیا تھا وہ بھی اپنے لوگون کے ساتھ کابی کے پاس آگیا اُسکے آنے سے لوگ خوش ہو گئے کیونکہ انکی روایت کے موافق وہی سلطنت کا مستحق تھا پس ان سب لوگون نے فریدون کو بادشاہ بنا لیا اور کابی اور اُسکے ساتھ والے سب فریدون کے مددگار بن گئے جب فریدون بادشاہ ہوگیا اور بادشاہی کے جتنے سامان ہین سب اُسکے لیے فراہم ہوگئے اور ضحاک کے مکانات پر وہ حاوی ہوگیا تو اُسنے ضحاک کا تعاقب کیا اور اُسکو دنباوند کے پہاڑون مین قید کر دیا اور بعض مجوس گمان کرتے ہین کہ فریدون نے اسکو اسی پہاڑ مین قید کرکے قوم جن کے کچھ لوگون کو اُسپر مقرر کر دیا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ فریدون نے اسکو قتل کر دیا اور ان لوگون نے بیان کیا ہی کہ ضحاک کی کوئی عمدہ بات نہین سنی گئی سوا ایک بات کے وہ یہ کہ جب اسکا ظلم بہت سخت ہوگیا اور اسکا جور بڑھ گیا اور اسکی سلطنت کا زمانہ بہت ہوا تو وہ مصیبتین جو لوگون کو پہونچتی تھین بہت شاق ہوئین پس سب لوگون نے باہم مشورہ کرکے اُسکے دروازہ پر جانیکا ارادہ کیا چنانچہ بڑے بڑے سردار گرد و نواح کے اُسکے دروازے پر جمع ہوے اور انھون نے باہم مشورہ کیا کہ ضحاک کے سامنے چلنا چاہیے اور اس سے فریاد کرنا چاہیے اور اسکے نرم کرنے کے لیے سوچ سوچ کر بات کرنا چاہیے چنانچہ سب لوگون نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس سے کلام کرنے کے لیے کابی اصفہانی کو مقدم کریں چنانچہ جب یہ لوگ اُسکے دروازے پر پہونچے تو کابی نے ان سب لوگون کی عزت و عظمت سے اُسکو آگاہ کیا پس سب لوگ اسکے سامنے گئے اور کابی سب کے آگے تھا کابی اُسکے سامنے جاکے کھڑا ہوگیا اور اُسنے سلام نہ کیا پھر کہا کہ اے بادشاہ مین تجھے کیسا سلام کرون آیا ویسا سلام جو تمام اقالیم کے بادشاہ کو کیا جاتا ہی یا ویسا سلام جو صرف اسی ایک اقلیم

بھیجے بابل کے بادشاہ کو کیا جاتا ہے ضحاک نے اس سے کہا نہین بلکہ ویسا سلام جوان تمام اقالیم کے بادشاہ کو کرنا چاہیے کیونکہ مین تمام روے زمین کا بادشاہ ہون - اصفہانی نے اس سے کہا اگر تو تمام اقلیمون کا بادشاہ ہو اور تیرا ہاتھ تمام اقلیمون تک پہونچتا ہو تو کیا وجہ ہو کہ تمام اقالیم مین ہمین لوگ تیری محنت اور ظلم اور بدی کے ساتھ خاص کر لیے گئے ہین اور کیون نہین یہ باتین ہمیر اور تمام اقالیم پر تقسیم کی گئین اور کابی نے اسکے سامنے بہت مظالم بیان کیے جنکو وہ کم کر سکتا تھا اور بہت صاف اور سچی باتین اس سے کہین ضحاک کے دل مین وہ باتین گھر کر گئین اور اسنے اپنی اخیر سلطنت تک اسکے قول پر عمل کیا اور اپنے ظلم کا اقرار کیا اور ان لوگون کی تالیف کی اور جو کچھ وہ چاہتے تھے اسکا انسے وعدہ کر لیا اور انکو حکم دیا کہ لوٹ جائین اور کہین ٹھیر کر آرام کرین اور پھر اسکے پاس آتے رہین تاکہ وہ انکی حاجت روائی کرتا رہے بعد اسکے وہ لوگ لوٹ گئے مجوس نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ ضحاک کی مان ودک اس سے بھی زیادہ شریر اور ظالم تھی جب یہ لوگ ضحاک سے باتین کر رہے تھے تو وہ کہین قریب ہی تھی چنانچہ جب یہ لوگ چلے گئے تو وہ نہایت پریشان اور پر ہیبت ضحاک کے پاس آئی اور ضحاک سے کہا کہ مینے وہ سب باتین سنین جو ہوئین اور ان لوگون کی جرأت تیرے سامنے دیکھی یہانتک کہ انھون نے تجھے اس طرح سے ڈرایا اور تجھے فلان فلان بات سنائی تو نے ان سب کو ہلاک کیون نکر دیا یا انھین خاک پر کیون نہ لٹا دیا یا انکے ہاتھ کیون نہ کاٹ دیے جب ضحاک سے اسنے اس قسم کی باتین بہت کہین تو ضحاک نے اس سے باوجود اپنی سرکشی کے کہا کہ اے عورت تو نے جتنی باتین سوچین سب میرے دل مین پہلے ہی آگئین تھین مگر ان لوگون نے حق بات میرے سامنے کہی اور مجھے حق سے ڈرایا پس جب مینے انکے سزا دینے کا اور انپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا تو میرے اور انکے درمیان مین حق مثل پہاڑ کے حائل ہو گیا لہذا مجھے انپر کچھ قابو نہ ملا بعد اسکے اسنے اپنی مان کو ساکت کر دیا اور اپنے پاس سے نکالدیا پھر چند روز کے بعد اسنے گرد و نواح کے لوگون کو اپنے دربار مین بلایا اور جو کچھ انسے وعدہ کیا تھا اسکو پورا کیا اور انسے مظالم کو دور کیا اور انسے نرمی کی اور انکی اکثر حاجتین پوری کین ضحاک مین سوا اسکے اور کوئی فعل عمدہ نہین معلوم ہوا - یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ اس ضحاک کی عمر ایک ہزار برس کی ہوئی اور اسنے چھ سو برس سلطنت کی اور باقی عمر مین بھی وہ مثل بادشاہ کے رہا کیونکہ اسکو ہر قسم کی

قدرت حاصل تھی اور اسکا حکم نافذ تھا اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ اُسنے ہزار برس سلطنت کی اور اسکی عمر اسوقت گیارہ سو برس کی تھی جب فریدون نے اسپر خروج کیا اور اسکو مغلوب کرکے قتل کردیا۔ اور بعض علماے فارس نے کہا ہو کہ جن لوگون کی عمر تورات مین مذکور نہین ہوئی انمین ضحاک سے زیادہ بڑی عمر والا ہم کسی کو نہین جانتے جام بن یافث بن نوح کے وقت سے اِسوقت تک کیونکہ بیان کیا گیا ہو کہ اسکی عمر ایک ہزار برس کی تھی ہمنے بیوراسب کا ذکر اس مقام مین اسلیے کیا کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ نوح علیہ السّلام اسی کے زمانے مین تھے اور وہ اُسکی طرف اور اُن لوگون کی طرف جو ضحاک کے سرکشی اور تمرد مین مطیع اور فرمانبردار تھے پس ہم اللہ تعالیٰ کا احسان اور اُسکے انعامات نوح علیہ السّلام پر بیان کرچکے ہین کہ بوجہ اسکے کہ وہ اپنے پروردگار کی عبادت مین مشغول رہے اور جس قدر مصائب اور تکالیف اس دنیاے ناپائدار مین انھین پہونچے انپر انھون نے صبر کیا اللہ نے انکو اور اُن لوگون کو جو اُنکی قوم مین سے انپر ایمان لائے تھے اور جنھون نے انکی پیروی کی تھی ان سب کو نجات دیدی اور انھین کی اولاد کو دنیا مین باقی رکھا اور اُنکا ذکر عمدہ تعریف کے ساتھ قائم رکھا اور ساتھ ہی اسکے اپنے یہان آخرت مین اُنکے لیے دائمی نعمتین اور پائدار نعمتین اور پائدار عیش گوارا مہیا کیا اور باقی سب لوگون کو انکی نافرمانی اور انکی سرکشی کے سبب سے اور اس سبب سے کہ وہ نوح علیہ السّلام کی نافرمانی کرتے تھے تمام نعمتون سے جو انھین حاصل تھین محروم کردیا اور انھین آیندہ نسلون کے لیے عبرت اور موعظت بنادیا اور ساتھ ہی اسکے اپنے یہان آخرت مین انکے لیے درد دینے والا عذاب تیار کیا۔

اب ہم پھر **نوح علیہ السّلام** کا حال بیان کرتے ہین اور انکی اولاد کا حال کیونکہ وہی آج باقی ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا اور دوسرے لوگ جنکی طرف نوح علیہ السّلام بھیجے گئے سوا انکے اور انکی نسل کے وہ سب معہ اپنی اولاد کے مرگئے اور انکی نسل سے کوئی شخص باقی نہین رہا۔ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی یہ روایت اللہ عزوجل کے قول وجعلنا ذریتہم الباقین کی تفسیر مین لکھ چکے ہین کہ نوح علیہ السّلام کی اولاد کے یہ نام تھے سام حام یافث (بسند[۱]) وہب بن منبہ سے منقول ہو وہ کہتے تھے کہ سام بن نوح اہل عرب اور اہل فارس اور اہل روم کے والد تھے اور حام حبشیون کے

[۱] حدثنی محمد بن سہل بن عسکر قال ثنا اسمعیل بن عبد الکریم قال ثنا عبد الصمد بن معقل قال سمعت وہب بن منبہ ۱۲

اور یافث ترکون کے اور یاجوج ماجوج کے والد ہین۔ یاجوج ماجوج (کی قوم والے) ترکون کے چچازاد بھائی ہین۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یافث کی زوجہ بسیسہ بنت مرازیل بن درسیل ابن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم علیہ السلام تھین اور انسے سات مرد اور ایک عورت پیدا ہوئین انکی اولاد نرینہ مین ایک جومر بن یافث تھے جو موافق روایت[۵۱] ابن حمید کے یاجوج ماجوج کے والد تھے اور (باقی اولاد کے نام یہ ہین) وائل بن یافث اور حوان بن یافث اور توبیل بن یافث اور ہوشل بن یافث اور ترس بن یافث اور شبکو بنت یافث ابن حمید نے کہا ہی کہ موافق بیان لوگون کے[۵۲] یاجوج ماجوج اور صقالبہ اور ترک یافث ہی کی اولاد مین تھے۔ اور حام بن نوح کی زوجہ نحلت بنت ماریب بن درسیل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم تھین انسے تین لڑکے پیدا ہوے کوش ابن حام بن نوح اور قوط بن حام اور کنعان بن حام۔ کوش بن حام بن نوح نے قرنبیل بنت بتاویل بن ترس بن یافث سے نکاح کیا اور انکی اولاد مین حبش اور سند اور ہند کے لوگ پیدا ہوے اور قوط بن حام بن نوح نے بخت بنت بتاویل بن ترس بن یافث بن نوح سے نکاح کیا اور انسے مصر کے قبطی پیدا ہوے جیسا کہ لوگون نے بیان کیا ہی۔ اور کنعان ابن حام بن نوح نے ارسل بنت بتاویل بن ترس بن یافث بن نوح سے نکاح کیا اور انسے اہل حبش کے یہ اقوام یعنی فزان زنگ زغاوہ غرض حبشیون کے تمام اقسام پیدا ہوے (بسندہ) اہل توراۃ کا بیان ہی کہ ان لوگون کا رنگ سیاہ صرف اُس بد دعا کے سبب سے ہوا جو نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے حام کو دی تھی اسکا واقعہ یون ہی کہ نوح علیہ السلام (ایکمرتبہ) سو رہی تھے انکا جسم عورت کھل گیا حام نے انکو دیکھا اور انکے جسم کو بند نہ کیا اور سام اور یافث نے جب اسکو دیکھا تو انھون نے بند کر دیا جب نوح علیہ السلام سوکر اُٹھے تو انھین سام اور حام اور یافث کے کام معلوم ہوے تو انھون نے کہا کہ کنعان بن حام کی اولاد اپنے بھائیون کی غلام رہیگی اور فرمایا کہ اللہ جو میرا پروردگار ہی سام کی اولاد مین برکت دیگا اور حام اپنے بھائیون کا غلام رہیگا اور اللہ یافث کے دل مین یہ بات ڈالدیگا کہ وہ سام کے مکانون مین رہیگا اور حام انکی غلامی کریگا۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ سام بن نوح کی زوجہ صاجب بنت بتاویل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم تھین انسے ارفخشد بن سام اور اشوذ ابن سام اور لاود بن سام اور عویلم بن سام پیدا ہوے۔ سام کا ایک بیٹا ارم بن سام تھا انھون نے کہا ہی ابن اسحاق نے کہا ہی مین نہین جانتا ارم ارفخشد اور انکے بھائیون کا سگا بھائی تھا یا سوتیلا۔ (بسندہ[۵۳])

---

[۵۱] حدثنا ابن حمید قال سا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن حمید قال سا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

[۵۳] حدثنی الحارث بن سعد قال اخبرنی ہشام بن محمد قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جب مقام سوق ثمانین اولاد نوح علیہ السلام پر تنگ ہوگیا تو وہ لوگ
بابل چلے گئے اور اُسکو آباد کیا بابل فرات اور صراۃ کے درمیان مین ایک مقام ہی اُسکا دور بارہ فرسخ تھا
اس شہر کا دروازہ مقام دوران مین کوفہ کے پل پر اب بھی موجود جب تم کوفہ کے پل کو عبور کرو
تو وہ بائین جانب ملیگا اولاد نوح علیہ السلام وہان بہت بڑھے یہانتک کہ وہ لوگ ایک لاکھ ہوگئے
یہ سب لوگ اسلام پر قائم تھے۔

اب ہم پھر **ابن اسحاق** کی حدیث کو بیان کرتے ہین لاوذ بن سام ابن نوح نے شکبہ بنت یافث
بن نوح سے نکاح کیا اور اسنے فارس اور گرگان اور تمام اقوام فارس پیدا ہوئین اور لاوذ سے علاوہ
فارس کے طسم اور عملیق بھی پیدا ہوے مین نہین جانتا کہ طسم اور عملیق فارس کے سگے بھائی تھے یا سوتیلے
پس عملیق تو تمام عمالقہ کے باپ ہین جو تمام شہرون مین متفرق ہین اور اہل مشرق اور اہل عمان
اور اہل حجاز اور اہل شام اور اہل مصر انھین مین سے ہین اور شام کے وہ جبابرہ جنکو کنعانی کہتے ہین
وہ بھی انھین مین سے ہین اور مصر کے فراعنہ بھی انھین مین سے ہین اور بحرین اور عمان کے لوگ بھی
انھین مین سے ہین ان لوگون مین ایک گروہ تھا جسکا نام جاسم تھا وہ مدینہ مین رہتے تھے اور بنی ہف
اور سعد بن ہزان اور بنی مطر اور بنی ازرق اور اہل نجد بھی انھین مین سے ہین اور بدیل اور راحل
اور غفار اور اہل تیما بھی انھین مین سے بادشاہ حجاز جو تیماء مین رہتا تھا جسکا نام ارقم تھا انھین مین سے
تھا یہ سب لوگ نجد مین رہتے تھے اور طائف مین بنی عبد بن ضخم رہتے تھے جو عبس اول کی شاخ تھی
اور انھون نے کہا ہی امیم بن لاوذ بن سام بن نوح کی اولاد نے مقام رمل عالج مین مکانات بنائے
تھے اور وہ وہان بہت بڑھے پھر اللہ عزوجل کیطرف سے انپر عذاب آیا بوجہ اُس معصیت کے
جسکا ارتکاب انھون نے کیا تھا پس وہ سب لوگ ہلاک ہوگئے اور انمین سے کچھ لوگ باقی رہگئے جنکو
نسناس کہتے ہین انھون نے کہا ہی کہ طسم بن لاوذ یمامہ اور اسکے گرد و پیش کے مقامات مین رہتے تھے
وہان انکی بہت کثرت ہوئی اور وہ بڑھتے بڑھتے بحرین تک پہونچے پس طسم اور عمالیق اور امیم اور
جاسم یہ سب عرب کی قوم سے تھے انکی مادری زبان عربی زبان تھی اور قوم فارس اہل مشرق مین سے
تھے فارس کے شہرون مین رہتے تھے اور بھی فارسی زبان بولتے تھے۔

انھون نے کہا ہی کہ ارم بن سام بن نوح سے عوص بن ارم اور غاثر بن ارم اور حویل بن
ارم پیدا ہوے اور عوص بن ارم سے غاثر بن عوص اور عاد بن عوص اور عبیل بن عوص پیدا ہوئے
اور غاثر بن ارم سے ثمود بن غاثر اور جدیس بن غاثر پیدا ہوئے یہ لوگ اہل عرب تھے عربی زبان

بولتے تھے انھین کو اہل عرب عرب العاربہ کہتے تھے کیونکہ انکی مادری زبان عربی تھی اور اولاد اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما السلام کو عرب معتربہ کہتے تھے کیونکہ وہ جب عرب مین آکے رہے تو انکی زبان بولنے لگے تھے پس عاد اور ثمود اور عمالیق اور امیم اور جاسم اور جدیس اور طسم یہی اصلی عرب ہین یہ لوگ اسی ریگستان مین حضرموت اور یمن تک رہتے تھے اور ثمود مقام حجر مین جو حجاز اور شام کے درمیان مین تھا وادی قریٰ تک رہتے تھے اور جدیس طسم کے ساتھ یمامہ اور اسکے گرد و پیش کے مقامات مین بحرین تک رہتے تھے یمامہ کا نام اُس زمانے مین جو تھا اور جاسم عمان مین رہتے تھے۔

ابن اسحاق کے علاوہ اور لوگون نے کہا ہے کہ نوح علیہ السلام نے سام کے لئے یہ دعا کی تھی کہ اسکی اولاد مین انبیا و رسل پیدا ہون اور یافث کے لیے یہ دعا کی تھی کہ اسکی اولاد مین بادشاہ پیدا ہون اور آپ نے دعا کی ابتدا یافث سے کی تھی اور اُسیکو اس بارے مین مقدم کیا تھا اور حام کے لیے یہ دعا کی تھی کہ اسکا رنگ متغیر ہوجائے اور اسکی اولاد سام اور یافث کے غلام رہے انھون نے کہا ہے کہ کتابون مین مذکور ہے کہ نوح علیہ السلام کو اسکے بعد حام پر رحم آیا اور انھون نے اُسکے لئے دعا کی کہ اسکے بھائی اُسپر رحم کرین اور اُسکے پوتے کوش بن حام اور جامر بن یافث بن نوح کے لئے دعای خیر کی اسکا واقعہ اسطرح ہوا کہ حام کے کچھ پوتے نوح علیہ السلام کے پاس جاکے رہنے لگے اور انھون نے نوح علیہ السلام کی ویسی ہی خدمت کی جیسی اُنکے صلبی بیٹون نے کی تھی لہذا نوح علیہ السلام نے اُنکے لئے دعاے خیر کی۔

ان لوگون نے بیان کیا ہے کہ سام سے عامر اور علیم اور اشوذ اور ارفخشد اور سلاوذ اور ارم پیدا ہوے ان لوگون کا قیام مکہ مین تھا اور ارفخشد سے انبیاء و رسل اور نیک لوگ اور تمام عرب اور مصر کے فراعنہ پیدا ہوے اور یافث بن نوح کی اولاد سے عجم کے تمام بادشاہ یعنی ترک اور خزر وغیرہ اور اہل فارس جنکا آخری بادشاہ یزدگرد ابن شہریار تھا پیدا ہوے یزدگرد کا نسب کیومرث بن یافث بن نوح سے ہے ان لوگون کا بیان ہے کہ لاوذ بن سام بن نوح وغیرہ کی اولاد سے کچھ لوگ ابن جامر کے پاس چلے گئے تھے جامر نے انکو اپنی نعمت اور سلطنت مین شریک کرلیا تھا انھین لوگون مین ماذی بن یافث بھی تھا ماذیہ تلوارین اسیکی طرف منسوب ہین یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کیرش ماذی جسنے بلشصر بن اولمرودخ بن بخت نصر کو قتل کیا تھا وہ اسی ماذی کے اولاد سے تھا ان لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ حام بن نوح کی اولاد سے نوبہ اور حبشہ اور فزان اور ہند اور سندھ اور تمام مشرقی و مغربی سواحل کے لوگ ہین۔

انھین لوگون مین سے نمرود بھی تھا نمرود بیٹا تھا کوش بن حام کا۔ اور ان لوگون نے کہا ہے کہ ارفخشد بن سام سے قینان پیدا ہوا اگرچہ توراۃ مین اسکا ذکر نہین ہے اسکی نسبت لوگون نے کہا ہے کہ وہ ایسا نہین کہ کتب سماوی مین

اسکا ذکر کیا جائے کیونکہ وہ جادوگر تھا اپنے کو خدا کہتا تھا لہذا توراۃ مین نسب نامہ ارفخشد بن سام سے شروع
کیا گیا ہی پھر قینان کا ذکر نسب سے نکال کر شالخ بن قینان کا ذکر کیا گیا ہی اور امنون نے کہا ہی کہ شالخ کے بارہ مین
بیان کیا گیا ہی کہ وہ بیٹا تھا ارفخشد کا جو قینان کی اولاد سے تھا اور شالخ سے عابر پیدا ہوا اور عابر کے
دو بیٹے تھے ایک فالغ جسکے معنی عربی مین قاسم کے ہین اور یہ نام اس سبب سے رکھا گیا کہ زمین اسکے
زمانے مین منقسم ہو گئی تھی اور زبانین مختلف ہو گئی تھین اور دوسرے بیٹے کا نام قحطان تھا قحطان سے
یعرب اور یقطان پیدا ہوے ان دونون نے سرزمین یمن مین سکونت اختیار کی قحطان یمن کا سب سے پہلا
بادشاہ ہوا اور پہلا شخص ہی جسکو ابیت اللعن[1] کے ساتھ سلام کیا گیا جسطرح بادشاہون کو کیا جاتا تھا
اور فالغ بن عابر سے ارغوا پیدا ہوا اور ارغوا سے ساروغ پیدا ہوا اور ساروغ سے ناحور پیدا ہوا اور
ناحور سے تارخ پیدا ہوا تارخ کا نام عربی زبان مین آزر ہی اور تارخ سے **ابراہیم** صلوات اللہ علیہ
پیدا ہوے اور نیز ارفخشد سے نمرود بن ارفخشد پیدا ہوا وہ مقام حجر کیطرف رہتا تھا اور لاوذ بن سام سے
طسم اور جدیس پیدا ہوے یہ دونون مقام یمامہ مین رہتے تھے اور نیز لاوذ سے عملیق بن لاوذ پیدا ہوا
وہ حرم مین اور مکہ کے آس پاس رہتا تھا اسکی بعض اولاد شام بھی چلی گئی تھی عمالیق انھین لوگون مین سے
ہین اور مصر کے فراعنہ انھین عمالیق سے پیدا ہوے ہین اور نیز لاوذ سے امیم بن لاوذ بن سام پیدا ہوے
انکی اولاد بہت ہوئی انھین سے بعض لوگ مشرق مین جاکر جامر بن یافث سے ملگئے اور ارم بن سام سے
عوص بن ارم پیدا ہوے وہ مقام احقاف مین رہتے تھے اور عوص سے عاد بن عوص پیدا ہوا۔
اور حام بن نوح سے کوش اور مصرایم اور قوط اور کنعان پیدا ہوے کوش کی اولاد سے وہ سرکش نمرود تھا
جو بابل مین (بادشاہ) تھا یہ نمرود بیٹا تھا کوش بن حام کا اور حام کی باقی اولاد مین مشرقی اور مغربی
سواحل کے لوگ اور نوبہ اور حبشہ اور فزان ہین انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہی
کہ مصرایم سے قبط اور بربر پیدا ہوے اور قوط سندھ اور ہند کیطرف چلے گئے تھے وہان کے لوگ انھین کی
اولاد سے ہین۔۔ اور یافث بن نوح سے جامر اور موعع اور موادی اور یوان اور توبال اور ماشبح اور
تیرش پیدا ہوے جامر کی اولاد سے فارس کے بادشاہ ہین اور تیرش کی اولاد سے ترک اور خزر
ہین اور ماشبح کی اولاد سے اشبان ہین اور موعع کی اولاد سے یاجوج و ماجوج ہین یہ لوگ سرزمین
ترک و خزر کی مشرقی جانب مین رہتے ہین اور یوان کی اولاد سے صقالبہ اور برجان اور اشبان ہین

---

[1] جسطرح ہماری شریعت مین سلام کے لیے السّلام علیکم کا لفظ ہی اسیطرح اس زمانے مین بادشاہون کے لیے اسلام کا لفظ ابیت اللعن تھا مطلب اسکا یہ ہے کہ تو لعنت سے دور رہے ۱۲

یہ لوگ پہلے سرزمین روم مین رہتے تھے عیص وغیرہ کی اولاد کے وہان مقیم ہونے سے پہلے۔ سام اور حام اور یافث ان تینون مین سے ہرایک نے ایک جداگانہ زمین کا ارادہ کیا اور یہ لوگ وہین رہنے لگے اور اورونکو وہان سے نکالدیا (بشندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ انھون نے کہا اللہ نے موسی علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کہ ای موسی تم اور تمھاری قوم اور اہل جزیرہ اور اہل عالی سام بن نوح کی اولاد سے ہو اور ابن عباس نے کہا کہ عرب اور فارس اور نبط اور ہند وسند کے لوگ سام بن نوح کی اولاد سے ہین (بشندہ) ہشام بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہند اور سند کے لوگ توقین بن یقطن بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کی اولاد سے ہین اور کمران ابن ہند اور جرہم جنکا نام ہزرم ہی عابر بن سبا بن یقطن بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کے بیٹے ہین اور حضرموت یقطن بن عابر بن شالخ کے بیٹے ہین اور یقطن کا نام قحطان بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح ہی موافق قول اُن لوگون کے جو انکو اسماعیل کیطرف منسوب نہین کرتے اور نبط بیٹے ہین نبیط بن ماش بن ارم بن سام بن نوح کے اور عملیق تمام عمالقہ کے والد ہین جنہین سے بربر بھی ہین یہ لوگ تمیلا بن ارب بن فاران بن عمرو بن عملیق بن لوذ بن سام بن نوح کے بیٹے ہین سوا صنہاجہ اور کتامہ کے کہ یہ دونون فریقیش بن قیس بن صیفی بن سبا کے بیٹے ہین اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ عملیق سب سے پہلے شخص ہین جھون نے عربی زبان مین کلام کیا جبکہ وہ بابل سے کوچ کرکے آئے اسی وجہ سے انکو اور جرہم کو عرب عاربہ کہتے ہین اور ثمود اور جدیس دونون بیٹے ہین عابر بن ارم بن سام بن نوح کے اور عاد اور عبیل دونون بیٹے ہین عوص ابن ارم بن سام بن نوح کے اور اہل روم نبطی بن یونان بن یافث بن نوح کے بیٹے ہین اور نمرود بیٹا ہی کوش بن کنعان بن حام بن نوح کا وہ بابل کا بادشاہ تھا اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام اسی کے زمانے مین تھے انھون نے کہا ہی کہ قوم عاد کو اُنکے زمانے مین لوگ ارم کہتے تھے جب یہ قوم برباد ہوگئی تو لوگ ثمود کو ارم کہتے تھے جب قوم ثمود بھی برباد ہوگئی تو تمام بنی ارم کو ارمان کہنے لگے یہ سب لوگ قوم نبط سے ہین یہ سب لوگ اسلام پر قائم تھے اور بابل مین رہتے تھے یہانتک کہ نمرود بن کوش بن کنعان بن حام بن نوح انکا بادشاہ ہوا اُسنے ان لوگون کو بت پرستی کی ترغیب دی چنانچہ یہ بت پوجنے لگے پھر ان سب کا کلام سریانی زبان مین ہونے لگا پھر یکایک اللہ نے اُنکی زبانونکو مختلف کردیا کہ ایک دوسرے کے کلام کو نہ سمجھتا تھا پس سام کی اولاد مین اٹھارہ زبانین رائج ہوئین

سلہ حدثنی الحارث بن محمد قال ثنا محمد بن سعد قال نا ہشام بن محمد بن السائب عن ابیہ عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲

سلہ حدثنی الحرث بن محمد قال ثنا محمد بن سعد قال نا ہشام بن محمد عن ابیہ ۱۲

اور حام کی اولاد مین بھی اٹھارہ زبانین اور یافث کی اولاد مین چھتیس زبانین پھر اللہ نے عاد اور عبیل اور ثمود اور جدیس اور عملیق اور طسم اور امیم اور بنی یقطن بن عابر بن شالخ بن ارفخشد ابن سام بن نوح کو عربی زبان کی سمجھ عنایت کی۔ اور جسنے بابل مین لوگون کے لیے جھنڈا بنایا تھا اسکا نام بوناظر بن نوح تھا حضرت نوح نے (ابنشندہ) بنی قابیل کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا اس سے جو لڑکا پیدا ہوا تھا اُسکا نام بوناظر رکھا تھا بوناظر کی اولاد ایک مشرقی شہر مین تھی جسکا نام معلون شمسا تھا پھر سام کی اولاد مقام مجدل مین جو وسط زمین مین ساتیدما اور یمن کے درمیان مین دریا کے کنارہ پر شام کیطرف جھکا ہوا تھا گئی اللہ نے نبوت اور کتاب اور خوبصورتی اور گندمی رنگ اور سفیدی ان لوگون مین رکھی تھی اور حام کی اولاد جنوب[۱] اور دبور کے چلنے کے مقام مین جاکے رہے اس مقام کا نام دارو تھا اللہ نے ان لوگون مین گندمی رنگ اور کچھ تھوڑی سی سفیدی رکھی تھی اور انکے شہرون کو اور انکے آسمان کو آباد کیا تھا اور ان سے طاعون کو دور رکھا تھا اور انکے ملک مین جھاؤ اور پیلو اور عنبر اور عناب اور چھوہارے کی پیداوار رکھی تھی آفتاب و ماہتاب اُنکے آسمان مین چلتے تھے اور بنی یافث نے مقام صفون مین سکونت اختیار کی تھی جہان شمال اور صبا نامی ہوا چلتی ہین انکے رنگ مین سرخی اور گہری سرخی تھی اور اللہ نے انکی زمین کو پیداوار سے خالی کر دیا تھا اور سردی وہان بہت سخت تھی اور انکے آسمان کو بھی خالی کر دیا تھا کہ اسمین سیارات سبعہ مین سے کوئی نہ تھے یہ لوگ بنات النعش اور جدی اور فرقدین (نامی ستارون) کے نیچے رہتے تھے پھر یہ لوگ طاعون مین مبتلا کیے گئے پھر قوم عاد کے لوگ مقام شجر مین جاکے رہے اور وہین کے جنگل مین جسکا نام مغیث تھا ہلاک ہوگئے۔ پھر چند روز کے بعد قوم مہرہ کے لوگ شحر مین پہنچے اور عبیل موضع یثرب مین چلے گئے اور عمالقہ صنعاء مین چلے گئے اُسوقت اسکا نام صنعاء نہ تھا پھر بعض لوگ انمین سے یثرب مین گئے اور وہان سے عبیل کو نکالدیا اور خود مقام جحفہ مین سکونت اختیار کی ایک مرتبہ سیلاب آیا اور ان سب لوگونکو گھیر لیا اسی وجہ سے اس مقام کا نام جحفہ رکھا گیا اور قوم ثمود کے لوگ مقام حجر اور اسکے گرد و نواح مین رہنے لگے اور وہین ہلاک ہوگئے اور طسم اور جدیس مقام یمامہ مین گئے اور وہین ہلاک ہوگئے اور اُمیم سرزمین ابار مین چلے گئے اور وہین ہلاک ہوگئے آبار یمامہ اور شحر کے درمیان مین ہے وہان اب آجکل کوئی آدمی نہین رہتا وہان قوم جن کا قبضہ ہے اس مقام کا نام آبار

---

[۱] حدثنی الحارث قال سا ابن سعد قال اخبرنی ہشام قال اخبرنی ابی عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ [۲] جنوب اور دبور ہواؤن کے نام ہین جو ہوا اُتر کی طرف سے آتی ہے اُسکو جنوب اور جو پورب کی طرف سے آتی ہے اُسکو دبور کہتے ہین ۱۲

اس وجہ سے رکھا گیا کہ ابار بن امیم نے اِسکو آباد کیا تھا اور بنی یقطین بن عابر یمن مین چلے گئے اس مقام کا نام یمن اسی وجہ سے رکھا گیا کہ ان لوگون نے وہان امن حاصل کیا تھا اور بنی کنعان کے کچھ لوگ شام کیطرف چلے گئے اس مقام کا نام شام اس وجہ سے رکھا گیا کہ اُن لوگون نے اسکو منحوس سمجھا تھا شام کو زمین بنی کنعان کہتے تھے پھر بنی اسرائیل آگئے اور انہون نے بنی کنعان کو قتل کیا اور وہان سے نکالدیا اور شام پر بنی اسرائیل کا قبضہ ہوگیا پھر اہل روم نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا اور انکو قتل کیا اور عراق کی طرف نکالدیا صرف تھوڑے سے بنی اسرائیل شام مین رہگئے پھر اہل عرب آئے اور وہ شام پر قابض آگئے اہل عرب مین مین سے جو شخص آیا تھا اسکا نام فالغ تھا یہ فالغ بیٹا تھا عابر بن ارفخشد بن سام بن نوح کا جس نے اولاد نوح کے درمیان مین زمین کو تقسیم کیا تھا۔

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین اور ہماری علمای سلف کے اقوال لوگون کے نسب کے متعلق

تو (بسندہ[1]) سمرہ سے منقول ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سام اہل عرب کا جد امجد ہی اور یافث روم کا اور حام حبش کا (نیز بسندہ[2]) سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا نوح کے تین بیٹے تھے سام اور حام اور یافث سام تو عرب کا جد امجد ہی اور حام زنگیون اور یافث رومیون کا (نیز بسندہ[3]) سُمرہ سے منقول ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل عرب کا جد امجد سام ہی اور اہل روم کا یافث اور اہل حبش کا حام۔ (نیز بسندہ[4]) سمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا نوح کے بیٹے سام اور حام اور یافث عبداللہ (راوی حدیث) کہتے تھے کہ (میرے اُستاد) روح بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد تو یافث ہی ہی مگر ایک مرتبہ مین نے (اپنے اُستاد کو) یافت (کہتے) بھی سُنا ہی۔ یہ حدیث عبدالاعلی بن عبدالاعلی سے بھی مروی ہی وہ سعید سے وہ قتادہ سے وہ حسن (بصری) سے وہ سمرہ سے اور عمران بن حصین سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین (نیز بسندہ[5]) سعید بن مُسَیَّب سے مروی ہی کہ وہ کہتے تھے نوح کے تین بیٹے تھے اور ان بیٹون مین سے بھی ہر ایک کے تین تین بیٹے تھے (نوح کے تین بیٹے یہ تھے) سام اور حام اور یافث سام سے عرب اور فارس اور روم

[1] حدثنی احمد بن بشیر بن ابی عبداللہ الوارق قال بنا یزید بن زریع عن سعید عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ۱۲
[2] حدثنی القاسم بن بشیر بن معروف قال ںا روح قال ںا سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب ۱۲
[3] حدثنا ابو کریب قال حدثنا عثمان بن سعید قال حدثنا عباد بن العوام عن سعید عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ۱۲ [4] حدثنی عبداللہ بن ابی زیاد قال حدثنی روح قال حدثنی سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ۱۲ [5] حدثنی عمران بن بکار الکلاعی قال ںا ابو الیمان قال ثنا اسماعیل بن عیاش عن یحیی بن سعید قال سمعت سعید بن المسیب ۱۲

(نامی تین بیٹے) پیدا ہوئے یہ تینون نیک تھے اور یافث سے ترک اور صقالبہ اور یاجوج وماجوج پیدا ہوئے انمین سے کوئی بھی نیک نہ تھا اور حام سے قبط اور سودان اور بربر پیدا ہوئے اور (عبداللہ) عطاء سے مروی ہی کہ انھون نے کہا حام کے سب بیٹے سیاہ رنگ کے پیچدار بال والے تھے اور یافث کے سب بیٹے بڑے منہ والے چھوٹی آنکھون کے تھے اور سام کے بیٹے خوبصورت اور اچھے بال والے تھے وہ کہتے تھے کہ نوح علیہ السلام نے حام کے بیٹون کو بددعا دی تھی کہ اُنکے بال اُنکے کان کے نیچے نہ بڑھین اور جب انکی اولاد سام کی اولاد کو ملے تو سام کی اولاد انکو غلام بنالے۔

اور اہل تورات نے کہا ہی کہ نوح علیہ السلام سے بعد اسکے کہ انکی عمر کے پانچ سو برس گذر گئے تھے سام پیدا ہوئے پھر جب سام کی عمر ایک سو دو برس کی ہوگئی تو اُنسے ارفخشد پیدا ہوئے اور سام کی تمام عمر جیسا کہ ان لوگون نے بیان کیا ہی چھ سو برس کی ہوئی پھر ارفخشد سے قینان پیدا ہوئے اور ارفخشد کی عمر چارسو اڑتیس برس کی ہوئی اور قینان جسوقت پیدا ہوئے اُسوقت ارفخشد کی عمر پینتیس ۳۵ برس کی تھی پھر جب قینان کی عمر اُنتالیس ۳۹ برس کی ہوگئی تو اُنسے شالخ پیدا ہوئے قینان کی عمر کتب الٰہیہ مین مذکور نہین ہوئی جسکی وجہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین پھر شالخ سے عابر پیدا ہوئے بعد اسکے کہ شالخ کی عمر سے تیس برس گذر چکے تھے شالخ کی کل عمر چارسو تینتیس ۴۳۳ برس کی ہوئی پھر عابر سے فالغ اور انکے بھائی قحطان پیدا ہوئے فالغ طوفان کے ایک سو چالیس برس بعد پیدا ہوئے تھے پس جب لوگ بکثرت ہوگئے اور طوفان کا زمانہ قریب ہی گذر چکا تھا تو ان لوگون نے ارادہ کیا کہ کوئی شہر آباد کرین تاکہ متفرق نہونے پائین یا کوئی اونچا قلعہ بنائین تاکہ اگر پھر طوفان آئے تو وہ انکو بچالے مگر اللہ عزوجل نے چاہا کہ انکی تدبیر کو نیست کردے اور اُنکے گمان کو غلط کردے اور انھین بتادے کہ ہر قسم کی طاقت وقوت اسی کو ہی لہذا اللہ نے انکو متفرق کردیا اور انکی جماعت کو پراگندہ کردیا اور انکی زبانون کو مختلف کردیا عابر کی عمر چارسو چوہتر ۴۷۴ برس کی ہوئی پھر فالغ سے ارغوا پیدا ہوئے فالغ کی عمر دوسو اُنتیس برس کی ہوئی اور جب ارغوا پیدا ہوئے اُسوقت فالغ کی عمر تیس برس کی تھی پھر ارغوا سے ساروغ پیدا ہوئے ارغوا کی عمر دوسو اُنتالیس برس کی ہوئی اور جسوقت اُنسے ساروغ پیدا ہوئے اُسوقت انکی عمر بتیس برس کی تھی پھر ساروغ سے ناحور پیدا ہوئے ساروغ کی عمر دوسو تیس برس کی ہوئی اور جب ناحور انسے پیدا ہوئے اُسوقت انکی عمر تیس برس کی تھی پھر ناحور سے تارخ پیدا ہوئے جو ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے تارخ یہ نام وہ تھا جو اُنکے باپ نے رکھا تھا مگر جب وہ نمرود کے ساتھ اور اسکے خزانے پر امین مقرر ہوئے اُسوقت نمرود نے اُنکا نام آذر رکھا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام نہ تھا بلکہ وہ ایک بت

یہ قول مجاہد سے مروی ہی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ آزر کے معنی بڈھے کے ہین، چونکہ ناحور کی عمر کے ستر برس گذر جانے کے بعد اسمین یہ عیب پیدا ہوگیا تھا اسلیئے انکا نام آزر رکھا گیا ناحور کی کل عمر دوسو اڑتالیس برس ہوئی اور تارخ سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ طوفان کے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت مین ایکہزار اُناسی برس کا فصل تھا اور بعض اہل کتاب کہتے ہین کہ ایکہزار دوسو تریسٹھ برس کا فصل تھا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کو تین ہزار تین سو سینتیس برس گذر چکے تھے اور قحطان بن عابر سے یعرب پیدا ہوئے اور یعرب سے یشجب پیدا ہوئے پھر یشجب سے سبا بن یشجب پیدا ہوئے پھر سبا سے حمیر بن سبا اور کہلان بن سبا اور عمرو بن سبا اور اشعر بن سبا اور انمار بن سبا اور مر بن سبا اور عاملہ بن سبا پیدا ہوئے پھر عمرو بن سبا سے عدی بن عمرو پیدا ہوئے پھر عدی سے لخم بن عدی اور جذام بن عدی پیدا ہوئے۔

اہل فارس کے بعض علمائی نسب نے بیان کیا ہی کہ نوح علیہ السلام ہی فریدون تھے جنہون نے ازدہاق کو مغلوب کیا اور اسکی سلطنت زایل کی اور بعض نے بیان کیا ہی کہ فریدون ذوالقرنین تھے جو ابراہیم علیہ السلام کے رفیق تھے جنکے لیئے حضرت ابراہیم نے بیر سبع مین فیصلہ کیا تھا جس کو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر فرمایا ہی۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ نوح علیہ السلام سلیمان بن داؤد تھے مین اُن لوگونکا قول ذکر کرچکا ہون کہ نوح علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ باہم بہت مشابہ ہی تینون لڑکون کے متعلق اور اُن کے عدل اور حُسن سیرت اور انکے ہاتھ سے ضحاک کے ہلاک ہونے مین بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ ضحاک کی ہلاکت حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھ سے اُسوقت ہوئی جبکہ وہ نبی بناکے بھیجے گئے تھے نوح علیہ السلام صرف اپنی قوم کیطرف مبعوث ہوئے تھے اور یہ لوگ ضحاک کی قوم سے تھے اور اہل فارس حضرت نوح علیہ السلام کا وہ نسب بیان کرتے ہین جسکو ہم آگے ذکر کرینگے وہ لوگ کہتے ہین کہ فریدون جمشید بادشاہ کی اولاد سے تھا جسکو ازدہاق نے قتل کیا تھا جیسا کہ ہم اسکا حال پہلے ہی بیان کرچکے ہین اور یہ کہ فریدون اور جم کے درمیان دس پشت کا فصل تھا۔

مجھسے ہشام بن محمد بن سائب سے نقل کرکے بیان کیا گیا ہی کہ انھون نے کہا ہمین یہ خبر پہونچی ہے کہ فریدون جمشید بادشاہ کی نسل سے تھا جو ضحاک سے پہلے حکمران تھا انھون نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہین فریدون اسکی نوین پشت مین پیدا ہوا تھا اسکا مقام پیدایش دنباوند ہے فریدون وہان سے نکلکر ضحاک کی جائے اقامت مین پہونچا اور اُسے گرفتار کیا اور دوسو برس بادشاہی کی اور مظالم کو رد کیا اور لوگون کو اللہ کی عبادت اور انصاف اور احسان کا حکم دیا اور ضحاک نے جسقدر زمینین لوگون کی غصب کی تھین سب ان کے مالکونکو واپس کردین سوا اُن زمینون کے جن کا کوئی وارث نہین ملا ایسی زمینون کو اسنے مساکین اور عوام پر وقف

کردیا انھون نے کہاہی کہ بعض لوگ کہتے ہین صوفی کا لقب سب سے پہلے فریدون نے نکالا اور طب و نجوم مین سب سے پہلے اُسی نے غور کیا اسکے تین بیٹے تھے بڑے بیٹے کا نام سرم تھا اور دوسرے کا نام طوج تھا اور تیسرے کا ایرج تھا۔ فریدون کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اسکے بیٹون مین باہم اتفاق نہ رہیگا اور ایک دوسرے پر بغاوت کریگا لہذا فریدون نے اپنی سلطنت تین حصون پر تقسیم کردی اور ہر حصہ کا نام علیحدہ علیحدہ لکھدیا اور اپنے بیٹون کو حکم دیا کہ وہ ایک ایک حصہ لے لین چنانچہ روم اور مغربی حصہ سرم کو ملا اور ترکستان اور چین طوج کو ملا اور عراق اور ہند ایرج کو ملا پھر فریدون نے اپنا تاج و تخت ایرج کو دیا اور فریدون کا انتقال ہوگیا بعد اسکے ایرج پر اسکے بھائیون نے حملہ کیا اور ایرج کو قتل کردیا پھر اُن دونون نے آپسمین زمین کی تقسیم کرکے تین سو برس تک بادشاہت کی۔

انھون نے کہا ہے کہ اہل فارس کا بیان ہے کہ فریدون کے دس باپ دادا تھے انمین سے ہر شخص کا نام اثفیان تھا اور انھون نے اسی ایک نام کو متواتر اسلیئے استعمال کیا کہ انھین اپنی اولاد پر ضحاک کا خوف تھا انکے یہان ایک روایت یہ چلی آتی تھی کہ انکے خاندان سے بعض لوگ ضحاک کی سلطنت پر غالب آجاینگے اور اس سے جمشید کا انتقام لینگے (لہذا انھون نے اپنے تمام خاندان کا ایک ہی نام کردیا تھا تاکہ ضحاک کو یہ پتہ نہ چلے کہ وہ کون شخص ہے جو مجھپر غالب آئیگا) اور انمین باہم امتیاز ان القاب کیوجہ سے ہوتا تھا جو انکے لیئے تجویز کرلیے گئے تھے کسی کو اثفیان سرخ گای والا کہتے تھے کسی کو اثفیان ابلق گای والا کسی کو اثفیان کسی رنگ کی گای والا کہتے تھے۔ یہ فریدون بیٹا تھا اثفیان پرگاو (یعنی بہت گای والے) کا وہ بیٹا تھا اثفیان نیک گاو (یعنی عمدہ گای والے) کا وہ بیٹا تھا اثفیان سیر گاو (یعنی موٹی اور بڑی گای والے) کا وہ بیٹا تھا اثفیان بور گاو (یعنی گورخر کی ہمرنگ گای والے) کا وہ بیٹا تھا اثفیان اخشین گاو (یعنی زرد گای والے) کا وہ بیٹا تھا اثفیان سیاہ گاو (یعنی کالی گای والے) کا وہ بیٹا تھا اثفیان سفید گاو کا وہ بیٹا تھا اثفیان کبر گاو (یعنی خاکی رنگ کی گای والے) کا وہ بیٹا تھا اثفیان رمین (یعنی ابلق گای والے) کا وہ بیٹا تھا اثفیان بن فروسن بن جمشید کا بعض لوگون کا بیان ہے کہ فریدون سب سے پہلا شخص ہے جس کا لقب کی ہے زبرہ رکھا گیا اور اسکو کی فریدون کہتے تھے کی ایک تنزیہ کا لفظ ہی جس طرح کسی کو روحانی کہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ اس کا حال ناقص اور پاکیزہ روحانیت سے ملا ہوا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کی کے معنی طالب خراج کے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کی کے معنی صاحب رعب کے فریدون نے جب ضحاک کو قتل کیا تو اسپر بہت رعب تھا اہل عجم کہتے ہین کہ فریدون ایک جسیم اور خوبصورت صاحب رعب تجربہ کار شخص تھا اور اکثر وہ گرز سے لڑتا تھا اسکے گرز کا سر مثل گای کے سر کے تھا اسکے بیٹے ایرج کی

سلطنت عراق اور اسکے اطراف پر اسکی زندگی ہی مین تھی ایرج کا زمانہ بھی فریدون کی بادشاہت مین داخل ہے اور فریدون تمام اقالیم کا بادشاہ تھا اور تمام شہرون کا اسنے دورہ کیا تھا وہ اپنی بادشاہت کے پہلے دن جب اپنے تخت پر بیٹھا تو کہنے لگا کہ ہم خدا کی مدد اور اسکی تائید سے ضحاک کو مغلوب کرینگے اور شیطان کو اور اسکے گروہ کو نکال دینگے پھر لوگون کو وعظ کہا اور انھین انصاف کرنے اور حقوق کے ادا کرنے اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اور خدا کی شکر گزاری کرنے کی ترغیب دی اور بہاڑ کے ساتھ حصہ معین کئے اور ہر حصہ مین اپنی قوم کے کچھ لوگون کو بطور مالک کے مقیم کردیا وہ لوگ کہتے تھے کہ فریدون جب ضحاک پر غالب آیا تو ضحاک نے فریدون سے کہا کہ مجھے اپنے دادا جمشید کے عوض مین قتل مت کر فریدون نے اسکے اس قول کو برا مانکر یہ جواب دیا کہ تیری ہمت بہت بلند ہی اور تو اپنے کو بہت بڑا سمجھتا ہے تونے اتنی بڑی بات تجویز کی اور ایسی طمع کی فریدون نے اسکو آگاہ کردیا کہ میرے دادا کا مرتبہ اس سے بہت زیادہ ہے کہ تو اُن کے عوض مین قتل کیا جائے بلکہ مین تجھے اُس گائے کے عوض مین قتل کرونگا جو میرے دادا کے گھر مین تھی۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ فریدون سب سے پہلا شخص تھا جس نے ہاتھی کو مسخر کیا اور اُسپر سواری لی اور خچر کی نسل قائم کی اور بط اور کبوتر پالے اور تریاق کو دوا کیلیئے تجویز کیا اور دشمنون سے جنگ کی اور انکو قتل کیا اور جلا وطن کیا اور اُس نے ملک کو اپنے تینون بیٹون طوج اور سلم اور ایرج پر تین حصے کرکے تقسیم کیا طوج کو ترک اور خزر اور چین کا مالک کردیا اس زمانے مین اسکو چین بغا کہتے تھے چین کے اطراف و جوانب جو اس سے ملے ہوئے تھے وہ بھی طوج کو دیدیئے تھے اور اپنے دوسرے بیٹے سلم کو روم اور صقالبہ اور برجان اور جو ممالک اسکے حدود مین تھے انکا مالک بنادیا اور وسط زمین مین جو مقام آباد تھا یعنی اقلیم بابل جس کو لوگ خنارث کہتے تھے اور اس سے ملے ہوئے مقامات یعنی سند اور ہند اور حجاز وغیرہ کا مالک ایرج کو کردیا ایرج اسکے سب بیٹون مین چھوٹے تھے اور فریدون سب سے زیادہ انھین کو چاہتا تھا اسی سبب سے اقلیم بابل کا نام ایران شہر رکھا گیا اور چونکہ ایرج کو عمدہ ملک ملا تھا اس سبب سے فریدون کی اولاد مین فریدون کے بعد نزاع پیدا ہوا اور خنارث اور ترک کے بادشاہ باہم جنگ کرنے اور ایک دوسرے کی خونریزی کے لیئے آمادہ ہوگئے۔ اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ طوج اور سلم کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ ان کے والد نے ایرج کو مخصوص کیا ہے اور اسکو ان دونون پر مقدم کیا ہی تو ان دونون نے ایرج کے ساتھ عداوت ظاہر کی اور ان مین باہم حسد بڑھتا گیا یہانتک کہ طوج اور سلم نے اپنے بھائی ایرج پر حملہ کیا اور دونون نے ملکر ایرج کو قتل کردیا طوج نے کمند ڈالکر ایرج کا گلا گھونٹ دیا اسی وقت سے ترک نے کمند کا استعمال شروع کیا۔ ایرج کے دو بیٹے تھے دندان اور اسطوبہ اور ایک بیٹی تھی جس کا نام خوزک تھا اور بعض لوگ

کہتے ہین خوشک سلم اور طوج نے ان دونون بیٹون کو بھی باپ کے ساتھ قتل کر دیا صرف بیٹی باقی رہگئی تھی -
بعض لوگون کا بیان ہی کہ جبدن فریدون ضحاک پر قابض ہو اوہ مہرجان کا دن تھا اسدن کو لوگون نے عید بنالیا کیونکہ ضحاک کی مصیبت لوگون سے دفع ہوئی فریدون نے اسدن کا نام مہرجان رکھا لوگون نے کہا ہی کہ فریدون بڑا صاحب رعب بادشاہ عادل تھا قد اوسکا نو گز تھا اور ہر گز تین ہاتھ کا کمر انکی تین نیزے کی اور سینہ چار نیزہ کا تھا جو لوگ آل نمرود اور قوم نبط کے باقی رہگئے تھے ان کا تعاقب کیا کرتا تھا یہانتک کہ ان سے مقابلہ کیا اور انکے نشان کو مٹا دیا - فریدون کی سلطنت پانچسو برس رہی

اُن حوادث کا بیان جو زمانہ نوح وزمانہ ابرہیم خلیل اللہ علیہما السلام کے درمیان مین واقع ہوئے

ہم پہلے نوح علیہ السلام کا حال اور ان کے لڑکون کا حال اور زمین کا انکے بعد منقسم ہونا اور ہر فرقہ کے مقامات کہ اُس نے کس شہر مین سکونت اختیار کی اور یہ کہ بعد نوح علیہ السلام کے جن لوگون نے اللہ عزوجل سے سرکشی کی اور اللہ نے ان کی طرف رسول بھیجا اور ان لوگون نے رسول کی تکذیب کی اور اپنی سرکشی مین بڑھگئے پھر اللہ نے انکو ہلاک کر دیا انھین مین سے یہ دو تون قبیلہ تھے ایک ارم بن سام بن نوح جنکو عاد اولی کہتے ہیں اور دوسرا قبیلہ ثمود بن جاثر بن ارم بن سام بن نوح تھا یہ لوگ اصل عرب تھے یہ سب باتین ہم بیان کر چکے ہین -
پس عاد کی طرف اللہ عزوجل نے حضرت ہود (پیغمبر) بن عبداللہ بن رباح بن خلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کو بھیجا - بعض علمائی نسب کہتے ہین کہ حضرت ہود عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح کا نام ہی قوم عاد کے پاس تین بت تھے جنکی وہ پرستش کیا کرتے تھے ایک بت کا نام صدا تھا اور دوسرے کا ثمود اور تیسرے کا ہبا - حضرت ہود نے ان لوگون کو اللہ کی توحید اور صرف اسی کی عبادت کی طرف بلایا اور لوگون پر ظلم کے ترک کرنیکی ترغیب دی مگر ان لوگون نے حضرت ہود کی تکذیب کی اور کہا ہم سے زیادہ قوت مین کون ہے الغرض سوا چند لوگون کے حضرت ہود علیہ السلام پر کوئی شخص ایمان نہ لایا حضرت ہود علیہ السلام انکو نصیحت کرتے رہے اور وہ اپنی سرکشی مین بڑھتے گئے پھر حضرت ہود نے انسے فرمایا - ابنون بکل ریع آیۃ تعبثون وتتخذون

مصانع لعلکم تخلدون واذا بطشتم بطشتم جبارین، فاتقوا اللہ واطیعون واتقوا الذی امدکم بما تعلمون امدکم بانعام وبنین وجنات وعیون انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم[1] اُنکی قوم نے انکو یہ جواب دیا۔ سواء علینا اوعظت ام لم تکن من الواعظین وقالوا یا ہود ما جئتنا ببینۃ وما نحن بتارکی آلھتنا عن قولک وما نحن لک بمؤمنین ان نقول الا اعتراک بعض آلھتنا بسوء[2] پس جیسا کہ بیان کیا گیا ہی اللہ نے اُنسے مینھ کو تین برس تک روک لیا یہانتک کہ وہ سخت مصیبت مین مبتلا ہوگئے پھر انھون نے ایک شخص کو بھیجا کہ وہ (پہاڑ پر جا کے) انکے لیئے پانی برسنے کی دعا کرے چنانچہ ان لوگون کا قصہ یہ ہوا (سند[3]) حسان بکری سے مروی ہی کہ وہ کہتے تھے میرا گذر (مقام ربذہ مین) ایک عورت پر ہوا۔ اس عورت نے مجھسے کہا کہ کیا تم مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تک سوار کر لیچلو گے مینے کہا ہان پھر مینے اسکو سوار کر لیا یہانتک مین مدینہ پہونچا اور مسجد (اقدس) مین داخل ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے اور بلال تلوار لٹکائے ہوئے تھے اور کچھ سیاہ جھنڈے بلند تھے مینے پوچھا کہ یہ جھنڈے کیسے ہین لوگون نے کہا عمرو بن عاص جہاد سے لوٹ کر آئے ہین پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے منبر سے اترے تو مین گیا اور مینے حاضری کی اجازت طلب کی آپنے مجھے اجازت دیدی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دروازہ پر ایک عورت بنی تمیم کے خاندان کی کھڑی ہوئی ہی اُسنے مجھسے خواہش کی تھی کہ مین اسکو آپ کے پاس تک سوار کرکے لے آؤن (چنانچہ مین اسکو سوار کرکے لے آیا ہون) حضرت نے فرمایا اے بلال اس عورت کو بھی اجازت دو حسان بکری کہتے تھے کہ وہ عورت بھی آگئی جب وہ عورت آکے بیٹھ گئی تو مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تمھارے اور بنی تمیم کے درمیان مین کچھ نزاع ہوگئی ہی مینے عرض کیا کہ ہان اور انکے ذمہ ہماری زمین ہی پس اگر آپ مناسب سمجھین تو مقام دہنا کو ہمارے اور اُن کے درمیان مین تقسیم کردین وہ عورت بولی کہ یا رسول اللہ پھر آپ کے (قبیلہ) مضر

---

[1] یہ آیات قرآن عظیم کی ہین ترجمہ انکا یہ ہی کیا تم (جو) ہر بلندی پر فضول نشانی بناتے ہو اور بڑی بڑی صناعیان کرتے ہو تو کیا یہ خیال ہی کہ تم ہمیشہ رہوگے اور جب ہاتھ بڑھاتے ہو تو متکبرون کی طرح ہاتھ بڑھاتے ہو پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اس خدا سے ڈرو جس نے تمھاری مدد کی ان چیزون سے جنکو تم جانتے ہو چوپایون اور لڑکون سے اور باغون سے اور نہرون سے تمھاری مدد کی بیشک مین تمپر ایک بڑے (مصیبت والے) دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہون ۱۲ [2] ترجمہ ہمارے لیئے یکسان ہی چاہیے تم نصیحت کرو نہ کرو اور ان لوگون نے یہ بھی کہا کہ اے ہود تم کوئی دلیل ہمارے پاس نہین لائے اور ہم (صرف) تمھارے کہدینے سے اپنے معبودون کو نہ چھوڑینگے اور ہم تمپر ایمان نلاوین گے ہم صرف یہ کہتے ہین کہ تمکو ہمارے بعض معبودون نے تمھین آسیب پہنچا دیا ہے (تم سڑی ہوگئے ہو)

[3] حدثنا ابو کریب قال ثنا ابو بکر بن عیاش قال ثنا عاصم عن ابی وائل عن الحارث بن حسان البکری ۱۲

(کے لوگ) کہان جاینگے حسان بکری کہتے تھے میننے (اپنے دل مین کہا یہ ری مثال بالکل وہی ہوئی کہ ایک بکری ایک بھیڑیے کو اٹھا لائی تھی میننے اس سے کہا کہ کیا مین تجھکو اسی واسطے لایا تھا کہ تو میری دشمن بنجائے مین خدا سے پناہ مانگتا ہون کہ مین ویسا بنون جیسا عاد کا قاصد تھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عاد کا قاصد کیا معنی حسان بکری کہتے تھے مینے عرض کیا کہ آپ نے باخبر سے پوچھا قوم عاد پر جب قحط نازل ہوا تو انھون نے کچھ لوگون کو بھیجا تاکہ وہ ان کیلئے پانی برسنے کی دعا مانگین ان لوگون کا گذر مکہ مین بکر بن معاویہ پر ہوا بکر بن معاویہ (نے انکی خوب تواضع کی) انکو شراب پلاتا تھا اور دو لونڈیون کا گانا سنواتا تھا ایک مہینہ تک (اسی عیش وعشرت مین رہے اور جس لئے آئے تھے وہ سب بھول گئے) بعد اسکے پھر وہین سے ایک شخص کو (دعا مانگنے کیلئے) بھیجا یہانتک کہ یہ شخص مہرہ کے پہاڑون تک گیا اور اسنے دعا کی پس چند بادل آئے جب کوئی بادل آتا تو یہ شخص کہتا کہ فلان طرف چلا جا یہانتک کہ ایک بادل آیا اور اس سے یہ آواز آئی اسکو لے اسمین راکھ ہی راکھ ہے قوم عاد مین کسی کو زندہ نچھوڑ اُس شخص نے اس آواز کو سنا اور چھپایا یہانتک کہ انپر عذاب آپونچا۔

ابو کریب کہتے تھے کہ ابو بکر نے بعد اسکے عاد کے واقعہ مین بیان کیا کہ جو شخص یہان سے دعا مانگنے آیا تھا وہ مہرہ کے پہاڑون پر گیا پہاڑ پر چڑھگیا اور کہا کہ ای اللہ مین تیرے پاس کسی قیدی کیلئے نہین آیا کہ اُسکو چھوڑالیا وُن اور نہ کسی مریض کیلئے آیا ہون کہ اسکو شفا دلا دون پس تو عاد پر برسا دے جس طرح برسا یا کرتا تھا وہ کہتے تھے کہ پھر چند ابر آئے اور انمین سے آواز آئی کہ انمین سے کسی کو پسند کر پس وہ ہر بادل سے کہنے لگا کہ تو فلان قبیلہ کیطرف چلا جا تو فلان قبیلہ کیطرف چلا جا آخر مین ایک سیاہ ابر آیا اس سے اسنے کہا کہ تو عاد کیطرف جا پھر اسمین سے آواز آئی کہ لے اسکو اسمین راکھ ہی راکھ ہی اور قوم عاد مین سے کسی کو زندہ نچھوڑ اس شخص نے اس واقعہ کو اُون لوگون سے چھپایا کیونکہ وہ لوگ بکر بن معاویہ کے یہان کھاتے پیتے تھے بکر بن معاویہ نے اس بات کا کہنا انسے مناسب نہ سمجھا اسلیئے کہ وہ اسکے یہان کھاتے تھے (کہین یہ نہ خیال کرین کہ اب ہمارا یہان رہنا گوارا نہین) پس بکر بن معاویہ نے گانا شروع کر وادیا اور انھین (اُسی گانے کے اندر قوم عاد کی حالت یاد دلائی نیز (بسندہ[1]) حارث بن یزید بکری سے روایت ہے کہ انھون نے کہا مین علاء بن حضرمی کی شکایت کرنے کیلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا

[1] حدثنا ابو کریب قال ثنا زید بن حباب قال ثنا سلام ابو المنذر النحوی قال ثنا عاصم عن ابی وائل عن الحارث بن یزید البکری ۱۲

اتفاق سے مقام ربذہ مین ایک بوڑھیا قبیلۂ بنی تیم کی مجھے ملی وہ راستہ بھول گئی تھی اسنے کہا کہ اے بندۂ خدا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کام ہے پس کیا تو مجھے انکے پاس تک پہونچا دے گا حارث بن یزید کہتے تھے کہ مینے اُسکو سوار کرلیا اور مدینہ مین لے آیا وہان پہونچکر مینے دیکھا کہ کچھ سیاہ جھنڈے کھڑے ہین مینے پوچھا کہ کیا بات ہے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عمرو بن عاص کو کسی کام کیلئے بھیجنا چاہتے ہین یہ کہتے تھے کہ مین بیٹھ گیا یہانتک کہ جب آپ فارغ ہوکر اپنے مکان تشریف لے گئے تو مینے اجازت مانگی حضرت نے مجھے اجازت دیدی مین اندر جاکے بیٹھ گیا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تمھارے اور قبیلۂ تمیم کے درمیان مین کچھ نزاع ہوگئی ہے مینے عرض کیا کہ ہان اور حق انکا نہ تھا۔ مقام ربذہ مین انھین کے قبیلہ کی ایک بوڑھیا راستہ بھول گئی تھی اس نے مجھسے کہا کہ مین اسے آپ کے پاس تک پہونچادون چنانچہ وہ دروازہ پر کھڑی ہوئی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بڑھیا کو بھی اجازت دی وہ بھی آگئی پھر مینے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے اور قبیلۂ تمیم کے درمیان مین مقام دہنا کو حد فاصل کر دیجئے اُس بڑھیا کو حمایت کا جوش پیدا ہوا اور بہت برافروختہ ہوئی اور کہنے لگی کہ پھر یارسول اللہ آپ کا قبیلہ مضر کہان جائے گا حارث بن یزید کہتے تھے مینے کہا کہ میری مثال وہی ہوئی جیساکہ لوگ بیان کرتے ہین کہ ایک بکری بھیڑیے کو اٹھالائی تھی مین اس بڑھیا کو یہان لایا مین نہ جانتا تھا کہ میری ہی دشمن ہوجائے گی مین اللہ اور اس کے رسول کی پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ مین ویسا ہو جاؤن جیسا عاد کا قاصد تھا حضرت نے پوچھا عاد کا قاصد کیسا تھا مینے کہا کہ آپ نے ایک واقف کار سے پوچھا قوم عاد پر جب قحط نازل ہوا تو انھون نے ایک شخص کو (مکہ مین جاکے دعا کرنیکے لئے) بھیجا وہ شخص جاکے بکر کے یہان ٹھیر رہا ایک مہینہ تک تو (وہین عیش کرتا رہا) بکر اسے شراب پلاتا تھا اور اپنی دونون لونڈیون کا گانا سُناتا تھا پھر وہ مہرہ کے پہاڑ پر گیا اور اُسنے کہا (اے اللہ) مین مریض کو شفا دلانے نہین آیا اور نہ کسی قیدی کو رہائی دلانے آیا ہون لے اللہ عاد پر پھر برسا دے جو تو برسایا کرتا تھا پس چند ابر سیاہ اس طرف سے نکلے انہین سے آواز آئی کہ انکو لے انہین راکھ ہی راکھ ہو یہ قوم عاد مین سے کسی کو زندہ نچھوڑینگے (اسوقت سے یہ مثل) عورتین کہا کرتی ہین کہ تم ایسے نہ ہوجانا جیسا عاد کا قاصد تھا پھر یا رسول اللہ مجھے یہ خبر نہین ملی کہ ابر ہوا بھیجی گئی مگر نہایت خفیف جو میری ایک انگوٹھی مین سما جاے۔

ابن اسحاق کہتے تھے (بسندہ [1]) کہ جب قوم عاد پر قحط آیا تو انھون نے کہا کہ ایک وفد مکہ بھیجو تاکہ وہ تمھارے لئے پانی برسنے کی دعا مانگے چنانچہ ان لوگون نے قیل بن عنز کو اور لقیم بن ہزیل

[1] حدثنا ابن حمید قال سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

بن عقیل بن ضد بن عاد اکبر اور مرثد بن سعد بن عفیر کو بھیجا مرثد مسلمان تھے اپنے اسلام کو چھپائے تھے اور جلہمہ بن خیبری کو بھیجا جو معاویہ بن بکر کے ماموں تھے پھر لقمان بن عاد بن فلاذ بن فلان بن ضد بن عاد اکبر کو بھیجا پس ان میں سے ہر شخص اپنی قوم کے کچھ کچھ لوگون کو لیکر چلا یہانتک کہ ان لوگون کا شمار ستر تک پہونچگیا پھر جب یہ لوگ مکہ پہونچگئے تو مکہ سے باہر معاویہ بن بکر کے یہان اترے اسنے خوب انکی مہمانی اور خاطر داری کی یہ لوگ اسکے ماموں اور سسرالی رشتہ دار تھے اور ہزیلہ بنت بکر جو معاویہ بن بکر کی بہن تھی جسکی مان کلہدہ بنت خیبری تھی لقیم کے نکاح مین تھی۔ اور اسنے عبید بن لقیم بن ہزال اور عمرو بن لقیم بن ہزال اور عامر بن لقیم بن ہزال اور عمیر بن لقیم بن ہزال پیدا ہوئے تھے اور مکہ مین اپنے ماموں کے یہان یعنے معاویہ بن بکر کے یہان رہتے تھے یہ لوگ عاد اخیرہ کیساتھ ملقب تھے جو عاد اولی سے بچ رہے تھے۔ قوم عاد کا وفد جب معاویہ بن بکر کے پاس پہونچا تو وہ لوگ ایک ماہ تک وہین ٹھیرے شراب پیتے رہے اور دو لونڈیان گانے والی تھین انکا گانا سنتے رہے معاویہ نے انکو یہ لوگ ایک مہینے مین وہان پونہچے تھے اور ایک مہینہ وہان ٹھیرے رہے جب معاویہ بن بکر نے دیکھا کہ یہ لوگ بہت ٹھیرے حالانکہ انکی قوم نے انکو اپنی مصیبت کی فریاد کرنے کیلئے بھیجا ہے تو انکو یہ بات ناگوار گذری اور انھون نے (اپنے دل مین) کہا کہ ہمارے ماموں اور ہمارے سسرالی رشتہ دار تو مرے جاتے ہین اور یہ لوگ یہین ٹھیرے ہوئے ہین اور چونکہ میرے مہمان ہین میرے ہی یہان فروکش ہین لہذا مین کیونکر کہون (صاف صاف) چلے جانیکے لیے کہدینے مین مجھے شرم آتی ہے یہ لوگ خیال کرینگے کہ ہمارا رہنا انکو ناگوار گذرا حالانکہ انکی قوم کے لوگ بھوک پیاس مین ہلاک ہوئے جاتے ہین پس اسنے اس بات کی شکایت اپنی دونون گانے والی لونڈیون سے کی انھون نے کہا کچھ شعر تم (اس مضمون کے) موزون کرو ہم انکو (ان لوگون کے سامنے) گائینگے انھین یہ نہ معلوم ہوگا کہ یہ شعر کسکے ہین شاید اس تدبیر سے کچھ تحریک انمین پیدا ہو چنانچہ معاویہ بن بکر نے انکے مشورہ سے یہ اشعار کہے

الا یا قیل ویحک قم فہینم ... لعل اللہ یسقینا غماما
فیسقی ارض عاد ان عاداً ... قد امسوا لایبینون الکلاما
من العطش الشدید فلیس نرجو ... بہ الشیخ الکبیر ولا الغلاما
وقد کانت نساءہم بخیر ... فقد امست نساءہم عیاما
وان الوحش تاتیہم جہارا

۱؎ اے قیل اٹھ اور جا کے اللہ کے سامنے) گڑ گڑا اور شاید اللہ ہمین ابر دکھلائے ؛ اور قوم عاد کے زمین پر پانی برسائے ؛ بیشک قوم عاد کی حالت یہ ہو کہ بات بھی صاف نہین کر سکتے ؛ شدت تشنگی کے سبب اس سے نجات کی امید نہ بوڑھے کو ہے اور نہ بچے کو ؛ قوم عاد کی عورتین اچھی حالت مین تھین ؛ مگر اب انکی عورتین فاقہ کرتے کرتے بدشکل ہو گئی ہین ؛ وحشی جانور انکے پاس بکلم کھلا آتے ہین ؛ ۱۲

ولا تخشی لعاد بی عاما　　وانتم ههنا فیما اشتهیتم　　نهار کم ولیلکم التماما

فقبح وفدکم من وفد قوم ✤ ولا لقوا التحیۃ والسلاما ✤

جب معاویہ نے یہ شعر موزون کئے تو ان دونوں لونڈیوں نے گایا جب اُن لوگوں نے ان شعروں کو سنا تو آپس میں کہا کہ ای لوگو تمھیں تمہاری قوم نے اپنی مصیبت کی فریاد کرنے کیلئے بھیجا تھا مگر تم نے (یہاں آکر اتنی) دیر لگا دی لہذا اب حرم میں چلو اور اپنی قوم کیلیے پانی برسنے کی دعا کرو مرثد بن سعد نے (جو دل میں مسلمان تھے) کہا کہ ای لوگو واللہ تمھاری دعا سے پانی نہ برسے گا ہاں اگر تم اپنے نبی (حضرت ہود علیہ السلام) کی اطاعت کرو اور اُن کی طرف رجوع کرو تو البتہ پانی برسے گا اُس وقت انھوں نے اپنا اسلام ظاہر کر دیا جلہمہ بن خیبری نے جو معاویہ بن بکر کا ماموں تھا جب یہ سُنا اور اُسے معلوم ہو گیا کہ یہ حضرت ہود علیہ السلام کے تابع ہو گئے ہیں اور ان پر ایمان لے آئے ہیں یہ اشعار کہے

ابا سعد فانک من قبیل　　ذوی کرم وامک من ثمود　　فانا لن نطیعک ما بقینا

ولسنا فاعلین لما ترید　　اتامرنا لنترک دین رفد　　ورمل وال ضد والعبود

ونترک دین ابا کرام ✤ ذوی رای ونتبع دین ہود ✤

پھر معاویہ بن بکر اور انکے والد بکر سے کہا کہ مرثد بن سعد کو روک لو وہ ہمارے ساتھ مکہ نہ جائیں کیونکہ وہ دین ہود کے پیرو ہو گئے ہیں اور ہمارے دین کو انھوں نے ترک کر دیا ہے بعد اسکے وہ لوگ قوم عاد کیلئے پانی برسنے کی دعا مانگنے گئے جب اُن لوگوں نے مکہ کیطرف رخ کیا تو مرثد بن سعد بھی معاویہ کے گھر سے چلدیے اور قبل اسکے کہ وہ لوگ مکہ پہونچکر دعا کریں یہ بھی ان سے ملگئے جب یہ وہان پہونچگئے تو کھڑے ہو کر اللہ سے دعا مانگنے لگے اور وفد عاد وہین دعا مانگنے کیلئے جمع ہوئے تھے انھوں نے کہا کہ ای اللہ میرے سوال کو ان لوگوں سے الگ پورا کیجیے انکی دعا میں شریک نکر قیل بن عنز وفد عاد کا سردار تھا پس وفد عاد نے یہ دعا مانگی کہ ای اللہ قیل جو کچھ تجھسے مانگے دے اور ہم سب کے سوال اسی کے سوال کیساتھ ہین

ف اور انکو کسی عادو اسلے کے تیر کا خوف نہیں ہو تا تم یہان اپنی خواہش میں مبتلا ہو ✤ سارا دن اور ساری رات بس تمھارا وفد کیا برا ہے ✤ جسکو نہ کبھی عزت ملے اور نہ سلامتی ۱۲ ف ترجمہ ای ابو سعد تم ایسے قبیلہ سے ہو جو صاحب کرم تھا اور تمھاری مان خاندان ثمود سے تھین ہم جبتک زندہ رہینگے تمھاری بات نہ مانینگے اور نہ جو تم چاہتے ہو کرینگے کیا تم کہتے ہو کہ ہم قبیلہ رفد اور رمل اور آل ضد اور عبود کے دین کو چھوڑ دین ✤ ہم بزرگ باپ دادا کے دین کو ترک کر دین جو نہایت عقلمند تھے اور ہود کا دین اختیار کر لین ۱۲

اس وفد کے ساتھ لقمان بن عاد نہین آئے تھے پیچھے رہگئے تھے حالانکہ وہ قوم عاد کے سردار تھے آخر مین جب وہ بیٹھے تو انھون نے دعا مانگی کہ اے اللہ مین ترے پاس تنہا آیا ہون میرا سوال پورا کردے قیل بن عنز نے جب دعا کی تھی تو یہ دعا مانگی تھی کہ اے ہمارے پروردگار اگر ہود سچے (نبی ہون) تو پانی برسادے اسلیے کہ اب ہم ہلاک ہوے جاتے ہین پس اللہ نے تین ابر پیدا کئے ایک سپید دوسرا سرخ تیسرا سیاہ پھر انکو ایک منادی نے ابر سے آواز دی کہ اے قیل اپنے لیے اور اپنی قوم کیلیے ان بادلون مین سے کسی بادل کو پسند کرلو قیل نے کہا مین سیاہ بادل پسند کرتا ہون کیونکہ اسمین پانی خوب ہے پھر ایک منادی نے ندا کی۔

اخترت رمادا رمددا لاتبقی من عاد احداً لا والداً تترک ولا ولداً
الا جعلتہ ہمدا الا بنی اللوذیۃ المہدی

بنو لوذیہ لقیم بن ہزال بن ہزیل بن ہزیلہ بنت بکر کی اولاد سے تھے مکہ مین اپنے ماموں کیساتھ رہتے تھے قوم عاد کے ساتھ انکے ملک مین نہ رہتے تھے۔ قوم عاد سے جو لوگ بچ رہے تھے وہ انھین کی نسل سے تھے پس اللہ نے اس سیاہ ابر کو جسے قیل بن عنز نے پسند کیا تھا مع اس عذاب کے جو اسمین تھا قوم عاد کی طرف چلایا یہانتک کہ وہ انکی ایک وادی سے جس کا نام مغیث تھا برآمد ہوا جب قوم عاد کے لوگون نے اسکو دیکھا تو خوش ہوے اور کہنے لگے ہذا عارض ممطرنا اللہ عزوجل نے فرمایا بل ہو ما استعجلتم بہ ریح فیہا عذاب الیم تدمر کل شیٔ بامر ربہا سب سے پہلے جس شخص نے اس چیز کو دیکھا جو اس ابر مین تھی اور سمجھا کہ یہ ابر نہین ہے بلکہ یہ ہوا ہے وہ ایک عورت تھی قوم عاد کی جس کا نام مہد تھا جب اسنے دیکھا ایک چیخ مار کے بیہوش ہوگئی جب اسے افاقہ ہوا تو لوگون نے اس سے پوچھا کہ تونے کیا دیکھا کہنے لگی مینے ایسی ہوا دیکھی جیسے آگ کے شعلے ہین اسکے آگے کچھ مرد ہین جو اس ہوا کو چلاتے ہین اللہ نے اس ہوا کو ان پر سات شب اور آٹھ دن برابر مسلط رکھا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے پس قوم عاد مین سے اسنے کسی کو باقی نہین رکھا مگر یہ کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے مومنین علیحدہ ہوگئے ایک کوٹھری مین جاکے بیٹھ گئے انکو اس ہوا کا کچھ اثر نہین پہونچتا تھا مگر صرف اسقدر جس سے بدن نرم ہوا اور دل خوش ہو وہ ہوا قوم عاد کے لوگون کو آسمان اور زمین کے درمیان مین اڑائے اڑائے پھرتی تھی اور ان کو پتھرون پر پٹک دیتی تھی (ادھر) قوم کے قاصد مکہ سے لوٹکر معاویہ بن بکر کے یہان واپس آئے اور ان کے یہان ٹھہرے اس حال مین یکایک ایک شخص اپنی اونٹنی پر سوار آیا چاندنی رات تھی قوم عاد کو ہلاک ہوے تین دن گذرے تھے اسنے یہ واقعہ ان لوگون سے بیان کیا ان لوگون نے کہا کہ تم نے ہود اور ان کے اصحاب کو کہان چھوڑا

اُسنے کہا مینے ان کو دریا کنارے سے چھوڑا پس گویا ان لوگون نے اسمین شک کیا ہزیلہ بنت بکر نے کہا
قسم رب مکہ کی یہ سوار سچا ہے مگر مشوب بن یغفر جو معاویہ بن بکر کا چچا تھا انھین لوگون کے ساتھ تھا
لوگ بیان کرتے ہین واللہ اعلم کہ جب مرثد بن سعد اور لقمان بن عاد اور قیل بن عتر نے مکہ مین دعا کی
تو ان سے کہا گیا کہ جو چاہو مانگو تمھین تمھاری خواہش دیجاویگی ہان ہمیشہ زندہ رہنے کی خواہش نکرنا
کیونکہ موت سے مفر نہین ہو سکتا مرثد بن سعد نے کہا کہ ای پروردگار مجھے نیکی اور سچائی عنایت فرما
چنانچہ انکو یہ صفت عنایت ہوئی اور لقمان بن عاد نے کہا کہ مجھے بڑی عمر عنایت فرما لقمان سے کہا گیا کہ
جسقدر تم چاہتے اختیار کرے مگر ہمیشہ زندہ رہنے کی خواہش نکرنا ان دونون باتون مین سے ایک کو
اختیار کرے یا سپید بکری کے دن کی مینگنیون کی بقدر عمر کو اختیار کرلے جو دشوار گزار پہاڑ مین ہین کہ سوا اپنے
اور کچھ وہان نہ پہونچ سکتا ہو۔ یا سات نسر (ایک پرندہ کا نام ہی) کی عمر اختیار کر لو جب ایک نسر مرجائے
تو تم دوسرا نسر لینا لقمان نے نسرون کی عمر کو پسند کیا اور اسے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے سات نسر کی
عمر دیگئی وہ بچے کو جس وقت وہ انڈے سے نکلتا تھا لے لیتا تھا اور نر کو اختیار کرتا تھا کیونکہ وہ طاقتور
ہوتا ہے یہانتک کہ ساتوین نسر کی نوبت آئی ہر نسر جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہین اسی برس زندہ رہتا ہے
پس جب سوا ساتوین نسر کے اور کوئی باقی نہ رہا تو لقمان کے ایک بھتیجے نے کہا کہ اے چچا اب
تمہاری عمر صرف اتنی ہی باقی رہگئی ہے جتنی اس نسر کی ہے لقمان نے کہا کہ اسے بھتیجے یہ
بھی بہت ہی ہے جب لقمان کا نسر اپنی پوری عمر کو پہونچ چکا تو سب نسر صبح کو (حسب معمول) پہاڑ پر سے
اُڑے مگر لبد نہ اٹھا اور لقمان کے نسر سب اسکی آنکھون کے سامنے ہی رہتے تھے جب لقمان نے
اور نسرون کے ساتھ اپنے نسر کو نہ دیکھا تو پہاڑ پر گیا تاکہ دیکھے اس کا کیا حال ہے اس وقت لقمان کو
اپنے بدن مین ایسی کمزوری معلوم ہوئی کہ پہلے کبھی ویسی کمزوری معلوم نہ ہوتی تھی جب لقمان پہاڑ
پر پہونچا تو دیکھا کہ اس کا نسر پڑا ہوا ہے اُسنے آواز دی کہ اسے لبد اُٹھ اس نے اٹھنا چاہا مگر نہیں اٹھ
سکا اسکے پیر تھرتھرائے اور وہ گر پڑا پس یہ دونون ساتھ ہی مرگئے۔
اور قیل بن عتر سے کہا گیا جب اُس نے اُس آواز کو سُنا جو ابر سے آئی تھی کہ تو بھی اپنے لئے کچھ مانگ
جس طرح تیرے دونون ساتھیون نے مانگا قیل نے کہا مین اس بات کو پسند کرتا ہون کہ جو بات میری قوم
پر آئی ہی وہ مجھے بھی پہونچ جائے کہا گیا کہ وہ تو ہلاکی ہے قیل نے کہا مین اسکی کچھ پروا نہین کرتا مجھے
اپنی قوم کے بعد باقی رہنے کی کچھ ضرورت نہین ہے پس اسپر بھی وہ عذاب آیا جو قوم
عاد پر آیا تھا اور وہ ہلاک ہوگیا۔

کہ وہ اپنے لشکر سے (کسی کو) پناہ مجھے خلجان نے کہا اگر وہ ایسا کرتا جب بھی مین (مسلمان ہونے پر) راضی نہوتا وہ کہتے تھے کہ پھر ہوا آئی اور اُس نے خلجان کو اسکے ساتھ والون کے پاس پہونچا دیا ابو جعفر (طبری) کہتا ہے کہ اللہ نے خلجان کو ہلاک کردیا اور تمام قوم عاد کو فنا کر دیا سوا اُن لوگون کے جو اس مقام سے علیحدہ جنگلون مین تھے اور اللہ تعالی نے حضرت ہود علیہ السلام اور نیز اُن لوگون کو جو اپنر ایمان لائے تھے نجات دی بعض لوگون کا بیان ہے کہ حضرت ہود کی عمر ایک سو پچاس برس کی تھی (بسندہ ۵۱) سدی سے آیت والی عاد اخاھم ہود قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ ۵۲ کی تفسیر مین مروی ہے کہ انھون نے قوم عاد کے پاس حضرت ہود علیہ السلام تشریف لائے اور اطمین وعظ و نصیحت کی جیسا کہ اللہ نے قرآن مین ذکر فرمایا ہے مگر قوم کے لوگون نے انکی تکذیب کی اور کفر کیا اور ان سے درخواست کی کہ عذاب اپنر آئین حضرت ہود علیہ السلام نے کہا انما العلم عند اللہ وابلغکم ما ارسلت بہ ۵۳ قوم عاد کو جبکہ انھون نے کفر کیا قحط کی مصیبت مین مبتلا کیا گیا یہانتک کہ وہ سخت مصیبت مین پڑ گئے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت ہود علیہ السلام نے ان کیلئے بد دعا کی تھی پھر اللہ نے اپنر ایک ہوا بھیجی جب انھون نے اس ہوا کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ ابر ہے ہمپر برسے گا مگر جب وہ انکے قریب آگئی اور انھون نے اونٹون کو اور آدمیونکو دیکھا کہ ہوا پر اُڑے اُڑے پھرتے ہین اسوقت (وہ بہت گھبرائے اور) اپنے اپنے گھرون مین گھس رہے مگر وہ ہوا وہان بھی گئی اور اس نے انکو وہین ہلاک کردیا پھر انکو گھرون سے باہر نکالدیا پس وہ ہوا ایک منحوس دن مین اپنر نازل ہوئی تھی اور سات شب اور آٹھ دن اپنر مسلط رہی جس چیز پر اسکا گذر ہوا اسکو فنا کردیا قوم عاد کو جو اس ہوا نے گھرون سے باہر نکال دیا تھا اسی اللہ تعالی نے اس آیت مین بیان فرمایا ہے تنزع الناس کانھم اعجاز نخل منقعر ۔ پھر جب اللہ نے انکو ہلاک کردیا تو کچھ پرند سیاہ رنگ کے بھیجے جنھون نے انکی نعشون کو مقام حجر کی طرف منتقل کردیا یہی مطلب ہے اللہ تعالی کے اس قول کا فاصبحوا لایری الا مساکنھم ہوا ہمیشہ ایک معین اندازہ سے نکلا کرتی ہے سوا اس دن کے کہ اسدن وہ اپنے داروغہ کے قبضہ سے باہر ہوگئی اور کسی کو معلوم نہ ہوا کہ کس قدر ہوا نکلی یہی مطلب اللہ تعالی کے اس قول کا ہے فاھلکوا بریح صرصر عاتیۃ ۔

---

۵۱ حدثنی محمد بن الحسین قال ثنا احمد بن المفضل قال ثنا اسباط عن السدی ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور قوم عاد کی طرف ہمنے انکے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا انھون نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو اللہ کی پرستش کرو اسکے سوا کوئی معبود نہین ۱۲ ۵۳ ترجمہ اسکا علم تو خدا ہی کو ہے اور مین تو تمھین وہ پیغام پہونچاتا ہون جسکے لیے بھیجا گیا ہون ۱۲ ۵۴ ترجمہ پس انکی یہ حالت ہوگئی کہ سوا انکے مکانات کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا ۱۲

صرصر اُس ہوا کو کہتے ہین جسمین آواز بہت سخت ہو۔ (نیز لبندہ) وہب سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے قوم عاد کو جب اللہ نے ہوا کے ذریعہ سے عذاب کیا وہ ہوا ایسی سخت تھی کہ اسنے بڑے بڑے درختون کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور جو لوگ گھرون مین تھے اینر گھرون کو گرادیا اور جو گھرون مین نہ تھے انکو پہاڑون سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا اسی طرح سب لوگ ہلاک کردئے گئے۔

لیکن قوم ثمود

تو انھون نے بھی اپنے پروردگار سے سرکشی کی اور اس کا کفر کیا اور زمین مین فساد برپا کیا پس اللہ تعالی نے انکی طرف حضرت صالح بن عُبید بن اسف بن ماشخ بن عبید بن خادر بن ثمود بن جاثر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کے بھیجا۔ وہ ان لوگون کو خدا کی توحید اور صرف اسی کی عبادت کی طرف بلانے لگے بعض لوگون نے حضرت صالح علیہ السلام کا نسب اس طرح بیان کیا ہے صالح بن اسف بن کماشیخ بن ارم بن ثمود بن جاثر بن ارم بن سام بن نوح۔ قوم نے حضرت صالح کو یہ جواب دیا قالوا یا صالح لقد کنت فینا مرجوا قبل ہذا اتنھانا ان نعبد مایعبد اباؤنا واننا لفی شک مما تدعونا الیہ مریب - اللہ عزوجل نے انکی عمرین بہت بڑھادی تھین یہ لوگ مقام حجر مین وادی قری تک حجاز و شام کے درمیان رہتے تھے حضرت صالح باوجودیکہ ان کے تمرد و سرکشی کے انکو اللہ کی طرف بلاتے تھے مگر بلانے سے یہ اور دور ہوتے جاتے تھے جب انکا اور حضرت صالح علیہ السلام کا معاملہ بہت بڑھگیا تو انھون نے حضرت صالح سے کہا ان کنت صادقا فاتنا بایۃ پس انکا یہ معاملہ ہوا۔ (نیز لبندہ) حضرت ابو الطفیل سے مروی ہے کہ انھون نے کہا ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا تم کوئی نشانی لے آؤ اگر سچے ہو حضرت صالح نے انسے کہا کہ تم ایک ہموار زمین کی طرف جاؤ (چنانچہ وہ گئے) دیکھا کہ وہ زمین اس طرح کراہ رہی ہے جس طرح حاملہ عورت بوقت وضع حمل کراہتی ہے پھر وہ زمین پھٹ گئی اور اسکے درمیان اونٹنی نکلی صالح علیہ السلام نے ان سے کہا ہذہ ناقۃ اللہ لکم آیۃ فذروہا تاکل فی ارض اللہ ولا تمسوہا بسوء فیاخذکم عذاب الیم لہا شرب ولکم شرب یوم معلوم پس جب ان لوگون نے

[1] حدثنی محمد بن سہیل بن عسکر قال ثنا اسمٰعیل بن عبد الکریم قال حدثنی عبد الصمد انہ سمع وہبا ۱۲ [2] ترجمہ ان لوگون نے کہا کہ اے صالح تم اس سے پہلے تو ہم میں بہت ذیشان تھے ۱۲ [3] ترجمہ اگر تم سچے ہو تو ہمین کوئی نشانی دو ۱۲ [4] یہ خدا کی اونٹنی ہے تمھارے لئے نشانی ہے پس اسکو چھوڑ دو تاکہ یہ خدا کی زمین مین کھائے اور اسکو کوئی تکلیف نہ پہونچانا ورنہ تمھین درد دینے والا عذاب پہونچیگا ایک دن اسکے پانی پینے کا مقرر ہے اور ایک دن تمھارے پینے کا ۱۲

اس اونٹنی کو ستایا اور اس کے پیر کاٹ ڈالے تو صالح علیہ السلام نے انسے کہا کہ تمتعوا فی دارکم ثلاثۃ ایام ذلک وعد غیر مکذوب[ملہ] عبدالعزیز کہتے تھے مجھسے ایک دوسرے شخص نے بیان کیا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے اُن لوگون سے یہ بھی کہا کہ عذاب آنے کی علامت یہ ہی کہ ایک دن تم لوگون کی رنگت سرخ ہو جائے گی اور دوسرے دن زرد ہو جائیگی اور تیسرے دن سیاہ ہو جائیگی چنانچہ عذاب کی جب آمد ہوئی اور انھون نے ان علامتون کو دیکھا تو حنوط (وہ خوشبو جو کفن مین لگائی جاتی ہی) لگا کر (مرنے کیلیے) مستعد ہو گئے (نیز لبندہ) شہر بن حوشب سے مروی ہی وہ کہتے تھے ہمنے عمرو بن خارجہ سے کہا کہ ہم سے ثمود کا قصہ بیان کیجیے انھون نے کہا (اچھا) مین تم سے ثمود کا قصہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کرتا ہون۔ ثمود صالح علیہ السلام کی قوم سے تھے اللہ عز وجل نے انھین دنیا مین بہت آباد کیا تھا انکی عمرین بڑھا دی تھین یہانتک کہ انمین سے ایک شخص پتھر کا مکان بناتا تھا تو وہ مکان گر جاتا تھا اور آدمی زندہ ہوتا تھا جب انھون نے ایسا دیکھا تو انھون نے پہاڑ وان مین مکان بنانا شروع کر دیئے پہاڑون کو مجوف کر کے تراشتے تھے اور نہایت عیش سے زندگی بسر کرتے تھے ان لوگون نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اے صالح اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ہمارے لئے کوئی نشانی ظاہر کر دے جس سے ہم سمجھ لین کہ تم خدا کے رسول ہو پس حضرت صالح نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی تو اللہ نے اُن کیلیے اونٹنی (کوز مین سے) نکالا ایک دن اُسکے پانی پینے کا مقرر تھا اور ایک دن اُن لوگونکے پانی پینے کا تھا پس جب اونٹنی کے پینے کا دن آتا تھا تو اسکو پانی کے چشمہ پر لیجا کے چھوڑ دیتے تھے (پھر اُس پانی پر کوئی دوسرا ہاتھ نہ ڈال سکتا تھا) اور اسکا دودھ دوھتے تھے اور اس کے دودھ سے ہر ظرف کو بھر لیتے تھے اور جب اُن کے پینے کا دن آتا تھا تو اسکو پانی سے ہٹا دیتے تھے پھر وہ پانی نہ پیتی تھی اور یہ لوگ اپنے تمام ظروف پانی سے بھر لیتے تھے۔ پھر اللہ تعالی نے حضرت صالح علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے لوگ آپ کی اونٹنی کے پیر کاٹ ڈالینگے حضرت صالح علیہ السلام نے انسے کہا وہ بولے کہ ہم ہرگز ایسا کام نہ کرینگے حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا اگر تم ایسا نکروگے تو عنقریب تمہاری اولاد مین کوئی ایسا شخص پیدا ہو گا جو اس کام کو کریگا ان لوگون نے پوچھا کہ اس بچے کی علامت کیا ہو گی

ملہ ترجمہ اپنے گھر مین تین دن تک کھالو پیو یہ وعدہ جھوٹا ہو گا ۱۲

سلہ حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج عن ابی بکر بن عبدالرحمن عن شہر بن حوشب ۱۲

تاکہ ہم اسکو جہان پائین قتل کردین حضرت صالح نے فرمایا کہ وہ اشقر ازرق اصہب احمر ہوگا عمرو بن
خارجہ کہتے تھے کہ مدینہ مین دو بوڑھے تھے بہت ہی صاحب عزت و جاہ تھے ان دونون مین سے
ایک کا لڑکا تھا جسکو نکاح کی رغبت نہ تھی اور دوسرے کی لڑکی تھی جسکا کفو نہ ملتا تھا ایک مجلس مین یہ دونون
بوڑھے جمع ہوے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم اپنے فرزند کا نکاح کیون نہین کرتے اسنے کہا مجھے اسکا
کفو نہین ملتا دوسرے نے کہا میری بیٹی اسکی کفو ہے اور مین اسکا نکاح کردونگا چنانچہ ان دونون کا نکاح ہوگیا اور
انسے اسی قسم کا بچہ پیدا ہوا شہر مین آٹھ آدمی تھے جو زمین مین بہت فساد کرتے تھے اور کوئی اچھا کام
نکرتے تھے پس جب حضرت صالح انسے کہا کہ اس اونٹنی کے پیر تمھارا ایک بچہ کاٹے گا تو ان لوگون نے
آٹھ قابلہ عورتین مقرر کین اور انکے ہمراہ ایک سپاہی مقرر کردیا یہ لوگ تمام بستی مین گشت لگایا کرتے
تھے جب کسی عورت کو دردزہ مین مبتلا دیکھتے تھے تو تلاش کرتے تھے کہ اسکے یہان کیا پیدا ہوا اگر لڑکا
ہوتا تھا تو اسکو قتل کرڈالتے تھے اور اگر لڑکی ہوتی تھی تو اسکو چھوڑ دیتے تھے چنانچہ جب اس لڑکے کو
انھون نے دیکھا تو چلائین اور کہنے لگین کہ یہی وہ شخص ہے جسکو خدا کے رسول صالح علیہ السلام فرماتے
تھے پس سپاہی نے چاہا کہ اس لڑکے کو لے لے مگر اسکے دادا اور نانا اس لڑکے اور سپاہی کے درمیان مین
حائل ہوگئے اور کہنے لگے اگر صالح علیہ السلام چاہین گے تو ہم اسکو قتل کرڈالین گے یہ بچہ نہایت شریر
تھا وہ ایک دن مین اتنا بڑھتا تھا جتنا کوئی اور ایک ہفتہ مین بڑھتا ہو اور ایک ہفتہ مین وہ اتنا بڑھتا تھا
جتنا کوئی اور ایک مہینے مین بڑھتا ہو اور ایک مہینہ مین وہ اتنا بڑھتا تھا جتنا کوئی اور ایک سال مین بڑھتا تھا
پس وہ آٹھون آدمی جمع ہوے جو فساد کرتے پھرتے تھے اور نیک کام نکرتے تھے انمین وہ دونون بوڑھے
بھی تھے اور ان لوگون نے کہا کہ اس لڑکے کو ہمارا سردار بناؤ وبسبب اسکے مرتبہ کے اور اسکے دادا و
نانا کی بزرگی کے پس وہ نو آدمی ہوگئے حضرت صالح علیہ السلام ان لوگون کے ہمراہ انکی بستی مین
نہ سوتے تھے بلکہ ایک مسجد مین رہتے تھے جسکا نام مسجد صالح تھا اس مسجد مین وہ رات بھر رہتے تھے
اور صبح کو ان لوگون کے پاس آکے وعظ کہتے اور شام کو پھر اپنی مسجد مین چلے جاتے اور شب کو وہین
رہتے - حجاج کہتے تھے کہ ابن جریج نے بیان کیا کہ جب صالح علیہ السلام نے انسے فرمایا کہ ایک بچہ
پیدا ہوگا اسی کے سبب سے تم سب لوگ ہلاک ہوجاؤگے تو لوگون نے کہا کہ آپ ہمین کیا حکم دیتے ہین
آپ نے فرمایا کہ مین تمھین بچون کے قتل کا حکم دیتا ہون چنانچہ انھون نے سب بچون کو قتل کردیا سوا
ایک بچے کے پھر جب وہ بالغ ہوا تو لوگون نے کہا کاش ہم اپنے بچون کو نہ قتل کرتے تو آج ہم مین سے
ہر شخص کے یہان اتنے ہی بڑے بچے ہوتے یہ کیا اچھا لڑکا ہے پس ان لوگون نے باہم مشورہ کیا

حضرت صالح علیہ السلام کے قتل کا اور کہا کہ ہم بارادہ سفر لوگون کو دکھا کر نکلجائینگے پھر فلان مہینے
کے فلان تاریخ مین الٹے آئینگے اور صالح کے نماز پڑھنے کی جگہ مین چھپ کے بیٹھ جائینگے اور انکو قتل
کردینگے لوگون کا خیال تو یہی ہوگا کہ ہم سفر مین ہین جسطرح کہ تھے (چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا اور حضرت
صالح کے نماز پڑھنے کی جگہ پر پہونچے) یہانتک کہ ایک پتھر کے نیچے انکی تاک مین چھپے اللہ عزوجل نے
اس پتھر کو انپر گرا دیا سب لوگ کچل کے رہگئے۔ کچھ لوگ جو انکے راز سے واقف تھے انکے دیکھنے
کو گئے تو دیکھا کہ وہ کچلے ہوے پڑے ہین پس وہ لوگ چلاتے ہوے بستی مین آئے کہ اے بندگان
خدا دیکھو صالح نے صرف اسی پر قناعت نہ کی کہ ان لوگون کو انکے بچون کے قتل کا حکم دیا بلکہ انکو خود
بھی قتل کر دیا پس تمام بستی والون نے اُس اونٹنی کے پیر کاٹ ڈالنے پر اتفاق کر لیا مگر پھر رک گئے
اسی لڑکے نے اس کام کو انجام دیا [1]

ابو جعفر کہتا ہے کہ پھر اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کہ آپ صلعم نے
فرمایا ان لوگون نے حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ فریب کرنا چاہا یہانتک کہ ایک غار مین جو حضرت
صالح علیہ السلام کے راستہ مین تھا آٹھ آدمی چھپ رہے اور آپسمین یہ طے کر لیا کہ جب صالح
علیہ السلام اس راستہ سے نکلینگے تو ہم انکو قتل کر دینگے اور پھر انکے گھر پر جاکر شبخون مارینگے
پس اللہ عزوجل نے زمین کو حکم دیا اُن سب کو نگل لی جب یہ واقعہ قوم کو معلوم ہوا تو سب حضرت
صالح کے برخلاف ہو گئے اور سب جمع ہوکے اونٹنی [2] کے پاس گئے وہ اپنے حوض پر پانی پی رہی
تھی پس اُس شقی نے ایک شخص سے کہا کہ جا اور اسکے پیر کاٹ ڈال چنانچہ وہ گیا مگر اسکو یہ کام
برا معلوم ہوا وہ لوٹ آیا پھر اُسنے دوسرے کو بھیجا اسکو بھی گناہ معلوم ہوا غرض جس کو
بھیجتا تھا وہ گناہ سمجھکے لوٹ آتا تھا یہانتک کہ وہ شقی خود گیا اور اُسنے ہاتھ بڑھاکے اس اونٹنی کے پیر
کاٹ ڈالے پس اونٹنی گر پڑی پھر ایک شخص انمین سے حضرت صالح علیہ السلام کے پاس گیا
اور اُسنے کہا کہ اونٹنی کی خبر لیجیے اسکے پیر کاٹ ڈالے گئے پھر وہ لوگ سب حضرت صالح کے پاس گئے
اور عذر کرنے لگے کہ یا نبی اللہ فلان شخص نے اونٹنی کے پیر کاٹے ہین ہمارا کچھ قصور نہین حضرت صالح
علیہ السلام نے فرمایا دیکھو اگر تم اسکے بچہ کو پا جاؤگے تو شاید یہ عذاب تم سے ٹل جائے چنانچہ وہ
لوگ اسکے بچہ کی تلاش مین چلے اس بچے نے جب اپنی مان کو دیکھا کہ تڑپ رہی ہے تو وہ

[1] مطلب یہ ہے کہ درمیان مین جو جو دوسری روایتین آگئی تھین انکا سلسلہ ختم ہو گیا ۱۲ [2] اُن لوگون نے باہم
یہ مشورہ کیا کہ یہ تمام فسادات اسی اونٹنی کی وجہ سے ہوا کرتے ہین اسی کو قتل کر دینا چاہیے ۱۲

ایک چھوٹے پہاڑ کی طرف جسکا نام قارہ تھا گیا اور اُسپر چڑھ گیا وہ لوگ اسکے پکڑنے کو چلے تو اللہ عزوجل نے اُس پہاڑ کو حکم دیا وہ اسقدر بلند ہو گیا کہ پرند بھی وہان تک نہ پہونچتے تھے پھر حضرت صالح بستی مین داخل ہوے جب اُس بچے نے آپ کو دیکھا تو رویا یہانتک کہ اسکے آنسو بہنے لگے پھر اُسنے حضرت صالح کی طرف منھ کرکے ایک آواز کی پھر دوبارہ آواز کی پھر سہ بارہ آواز کی حضرت صالح ہر مرتبہ فرماتے تھے ہان ایک دن اے لوگو تم اپنے گھرون مین تین دن کھا پی لو اسکے بعد عذاب آجائیگا یہ عذاب جھوٹا نہوگا آگاہ رہو عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے دن صبح کو تم سب کے چہرے زرد ہو جائینگے اور دوسرے دن سرخ ہو جائینگے اور تیسرے دن سیاہ ہو جائینگے چنانچہ صبح کو انکے چہرے ایسے زرد ہو گئے گویا انپر خلوق (ایک مرکب ہے جسمین زعفران ہوتی ہے) ملدی گئی ہے چھوٹے بڑے مرد عورت سب کی یہ حالت ہو گئی جب شام ہو گئی تو سب لوگ چلائے کہ اس میعاد کا ایک دن گذر گیا اب عذاب آنے چاہتا ہے پھر دوسرے دن سب کے چہرے سرخ ہو گئے گویا انپر خون لگا دیا گیا ہے پس سب لوگ چلا چلا کے روئے اور سمجھ گئے کہ یہی عذاب ہے پھر شام کو سب لوگ چلائے کہ دو دن گذر گئے اور اب عذاب آنے چاہتا ہے پھر تیسرے دن اُنکے چہرے سیاہ ہو گئے گویا انپر (روغن) قار مل دیا گیا ہے پس سب لوگ چلائے کہ اب عذاب آگیا اور سب نے کفن پہن لیا اور حنوط لگا لیا اُس زمانے مین حنوط مین صبر اور مقر ہوتا تھا اور کفن چمڑے کے ہوتے تھے پھر سب لوگ زمین پر لیٹ گئے اور کبھی آسمان کی طرف دیکھتے تھے کبھی زمین کی طرف کہ دیکھین کس طرف سے عذاب آتا ہے آسمان سے یا زمین کے نیچے سے نہایت خشوع خضوع کی حالت مین تھے جب چوتھا دن ہوا تو یکایک ایک آواز آسمان سے آئی جسمین ہر قسم[1] کی چیخ اور تمام دنیا بھر کی آوازین تھین اس آواز سے اُنکے دل انکے سینون مین پارہ پارہ ہو گئے پس سب لوگ اپنے گھرون مین اپنے زانوون کے بل گرے ہوے رہ گئے۔ (ابسنده[2]) ابن جریج سے مروی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے بیان کیا گیا ہے کہ جب یہ آواز آئی تو اللہ نے تمام مشرق و مغرب کے رہنے والون کو ہلاک کر دیا سوا ایک شخص کے جو حرم خدا مین تھا حرم خدا نے اسکو عذاب سے روک لیا پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص تھا آپنے فرمایا ابو رغال۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر (اثنائے سفر غزوۂ تبوک مین) جب ثمود کی بستی مین ہوا تو آپ نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص اس بستی مین نہ جائے

[1] ہر قسم کی چیخ یعنے بجلی کی کڑک بھی اسمین تھی پہاڑ کے پھٹنے کی آواز تھی کسی چیز کے گرنے کی آواز بھی تھی اور تمام دنیا کی آواز یعنے ہر جانور کی بولی اسمین تھی ۱۲

[2] حدثنا القاسم قال ثنا الحسين قال ثنا حجاج عن ابن جریج ۱۲

اور انکے کنوون سے پانی نہ پینا اور آپنے انکو اونٹنی کے بچے کی چڑھنے کی جگہ جب وہ قارہ (نامی پہاڑی) پر چڑھا تھا دکھائی۔ (بندہ) ابن عمران سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ثمود کی بستی مین پہونچے تو آپ نے فرمایا کہ ان عذاب کیے ہوون پر تم ہرگز داخل نہونا بغیر اسکے کہ روتے ہوے ہو اور اگر رونا نہ آئے تو ہرگز داخل نہونا ایسا نہو کہ جو عذاب انکو پہونچا تمکو بھی پہونچ جائے۔ ابن جریج کہتے تھے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر جب ثمود کی بستی پر ہوا تو آپنے اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ اما بعد فلا تسئالوا رسولکم الخ[۵۲] دیکھو یہ صالح کی قوم تھی کہ انھون نے اپنے رسول سے نشانی مانگی پس اللہ نے اونٹنی پیدا کی کہ وہ اس طرف سے آتی تھی اور اس طرف سے جاتی تھی اور اپنی باری کے دن پانی پیتی تھی (بندہ)[۵۳]

حضرت ابو الطفیل سے مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جس وقت تشریف لے گئے اور مقام حجر مین فروکش ہوے تو آپنے فرمایا کہ اے لوگو تم اپنے نبی سے (بے کار) سوالات نکرو دیکھو یہ صالح علیہ السلام کی قوم تھی انھون نے اپنے نبی سے اس بات کی درخواست کی کہ انکے لیے کوئی نشانی ظاہر کرین پس اللہ تعالی نے اُنکے لیے نشانی یعنے اونٹنی پیدا کی وہ اونٹنی اُن لوگون کے پاس اپنے پانی پینے کے دن اس راہ سے آتی تھی اور پانی پیتی تھی جو دن اُنکے پانی پینے کا ہوتا تھا اُس دن وہ لوگ پانی اپنے گھرون مین بھر رکھتے تھے پھر دوسرے دن اونٹنی کا دودھ اسی طرح بھرتے تھے جس طرح پانی بھرا تھا پھر وہ اونٹنی اس راہ سے واپس جاتی تھی پھر اُن لوگون نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور اس اونٹنی کے پیر کاٹ ڈالے پس اللہ تعالی نے تین دن کے بعد عذاب آجانیکا انسے وعدہ کیا خدا کا وعدہ جھوٹا ہو نہین سکتا لہذا اللہ نے اس قوم کے تمام لوگون کو مشرق سے مغرب تک ہلاک کر دیا صرف ایک شخص جو حرم خدا (یعنے کعبہ مین) تھا بچ گیا تھا حرم خدا نے اسکو عذاب الٰہی سے بچا لیا تھا لوگون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص تھا آپنے فرمایا ابو رغال۔

مگر اہل تورات کا گمان ہی کہ تورات مین نہ عاد اور ثمود کا ذکر ہی اور نہ ہود اور صالح علیہما السلام کا لیکن اُنکے واقعات عرب مین نیز زمانۂ جاہلیت مین اور نیز زمانۂ اسلام مین ایسے ہی مشہور رہین

[۵۱] قال ابن جریج واخبرنی موسی بن عقبۃ عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمران ۱۲ [۵۲] ترجمہ پس تم لوگ اپنے رسول سے ایسے سوالات نکرو جیسے موسی سے کیے گئے تھے ۱۲ [۵۳] حدثنی اسمعیل بن المتوکل الاشجعی قال ثنا محمد بن کثیر قال ثنا عبد اللہ ابن واقد عن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم قال ثنا ابو الطفیل ۱۲

جیسے حضرت ابراہیم اور انکی قوم کے واقعات اگر کتاب کے طول ہو جانیکا خوف نہوتا تو مین
شعرا ے جاہلیت کے وہ اشعار جو عاد اور ثمود کے متعلق ہین کچھہ ذکر کرتا کہ جو لوگ ہمارے مخالفین
ہین وہ ہمارے اس بیان کی تصدیق کرتے کہ عاد اور ثمود کے واقعات عرب مین اسی درجہ
مشہور ہین جس طرح ابراہیم علیہ السلام اور انکی قوم کے حالات - بعض اہل علم کا قول ہو کہ حضرت
صالح علیہ السلام کی وفات مکہ مین ہوئی اس وقت انکی عمر اٹھاون برس کی تھی اور اپنی قوم مین
بیس برس (دعوت دین کرتے) رہے ہو (ابو جعفر (طبری) کہتا ہو کہ اب ہم

حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کا ذکر

کرتے ہین اور [illegible] کا بھی جو انکے زمانے مین تھے - ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے [illegible] جو نوح علیہ السلام کے بعد تھے اور انکی تاریخ بھی لکھ چکے
ہین اور اس سے پہلے [illegible] - حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے تارخ بن ناحور بن ساروغ
ابن رعو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام [illegible] اس مقام کے نام مین
اختلاف ہو جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام رہتے تھے اور جہان پیدا ہوے بعض لوگون نے
[illegible] انکی ولادت مقام سوس مین ہوئی جو سرزمین اہواز سے ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ
انکی ولادت بابل مین ہوئی جو سرزمین سواد سے ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ خود سواد کے
ایک [illegible] مین ہوئی [illegible] کوثی ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکی ولادت مقام ورکا کے ناحیہ
[illegible] مین ہو پھر انکے والد انکو ناحیہ کوثی مین لے آئے جہان نمرود رہتا تھا
اور بعض لوگون [illegible] انکی ولادت مقام حران مین ہوئی لیکن انکے والد تارخ انکو بابل لے
آئے [illegible] کا یہ قول ہو کہ ابراہیم علیہ السلام کی ولادت نمرود بن کوش کے زمانے
مین ہوئی اور اکثر [illegible] کہتے ہین کہ نمرود ازدہاق کی طرف سے عامل تھے جسکی نسبت
لوگ کہتے ہین کہ نوح علیہ السلام انکی طرف سرزمین بابل اور اسکے گرد نواح مین مبعوث
ہوئے تھے [illegible] ایک جماعت کا قول یہ ہو کہ وہ مستقل بادشاہ تھا اور اسکا اصلی
نام جیسا کہ بیان کیا گیا [illegible] بن [illegible] سفان تھا - (بسندہ[1]) ابن اسحاق سے مروی ہو کہ آزر
ایک شخص مقام کوثی کا رہنے والا تھا جو سرزمین کوفہ مین ایک مقام تھا اُس وقت مین مشرق کا بادشاہ

---

[1] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ قال حدثنی محمد بن اسحاق ۱۲

کمبخت نمرود تھا اُسکا نام ناصر تھا اسکی سلطنت جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہین تمام مشرق و مغرب مین
پھیلی ہوئی تھی بابل مین رہتا تھا اور لوگون نے کہا ہو کہ سلطنت فارس سے پہلے اسکی سلطنت مشرق مین
تھی تمام آدمیون کا اتفاق کسی کی سلطنت پر نہین ہوا سوا تین بادشاہون کے نمرود بن ارغوا اور
ذوالقرنین اور سلیمان بن داؤد اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ نمرود ہی کا نام ضحاک تھا - ہشام بن
محمد سے مروی ہو کہ انھون نے کہا کہ ضحاک ہی کا نام نمرود تھا اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اسی کے
زمانے مین پیدا ہوے تھے اور اسی نے حضرت ابراہیم کے جلانے کا ارادہ کیا تھا - (بسندہ)
حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ سب سے پہلا بادشاہ جو زمین
کی مشرق و مغرب کا مالک ہوا نمرود بن کنعان بن کوش بن سام بن نوح تھا اور وہ بادشاہ جو تمام
روے زمین کے مالک ہوے چار آدمی تھے نمرود اور سلیمان بن داؤد اور ذوالقرنین اور بخت نصر ان
مین دو مسلمان تھے اور دو کافر - ابن اسحاق سے مروی ہو کہ جب اللہ عز و جل نے
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو انکی قوم پر حجت بنا کر اور اپنے بندون کی طرف رسول بنا کر
بھیجنے کا ارادہ فرمایا اور نوح و ابراہیم علیہما السلام کے درمیان مین کوئی نبی سوا ہود و صالح علیہم السلام
کے اور کوئی نہین ہوا پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ قریب آیا تو نجومی لوگ نمرود کے
پاس گئے اور کہنے لگے کہ خبردار ہو جا ہمین اپنے علم سے معلوم ہوا ہو کہ ایک لڑکا تیری اس بستی مین
فلان مہینے فلان سنہ مین پیدا ہوگا جسکا نام ابراہیم ہوگا وہ تم لوگون کے دین سے علیحدہ ہوگا اور تمھارے
بتون کو توڑ ڈالیگا چنانچہ جب وہ سال آیا جسکو نجومیون نے نمرود سے بیان کیا تھا تو نمرود نے
تمام حاملہ عورتون کو جو اُسکی بستی مین تھین بلا کے قید کر دیا سوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ
یعنے آزر کی بی بی کے کہ انکا حاملہ ہونا اسکو معلوم نہین ہوا اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ بہت کمسن لڑکی تھین
انکے شکم مین حمل کا پتہ نہین چلا پھر جس عورت کے یہان اس مہینے اور اس سال مین لڑکا پیدا ہوا
اسکو نمرود نے ذبح کروا ڈالا پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کو درد زہ محسوس ہوا تو
رات کے وقت ایک غار مین جو انکے مکان کے قریب تھا چلی گئین اور وہین حضرت ابراہیم علیہ السلام
پیدا ہوے انھون نے تمام کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کیے جو بچون کے کیے جاتے ہین پھر
غار کو بند کر دیا اور اپنے گھر لوٹ آئین پھر غار مین دیکھنے گئین کہ انکا کیا حال ہو تو دیکھا کہ وہ زندہ ہین

سلہ حدثنی موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی صالح وعن ابی مالک عن ابن عباس
وعن مرۃ الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲　سلہ حدثنی ابن حمید قال ثنا سلمہ عن ابن اسحاق ۱۲

اپنا انگوٹھا چوس رہے ہین لوگ کہتے ہین واللہ اعلم کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رزق وہی تھا جو اُنکے انگوٹھے سے نکلتا تھا آزر نے حضرت ابراہیم علیہ کی والدہ سے اُنکے حمل کی کیفیت پوچھی تو انھون نے کہا کہ لڑکا پیدا ہوا تھا وہ مرگیا آزر اسکو سچ سمجھ کے چپ ہو رہا حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بڑھنے کی کیفیت لوگ یہ بیان کرتے ہین کہ ایک دن مین وہ ایک مہینے کے برابر بڑھتے تھے اور مہینے مین سال کے برابر۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام اُس غار مین صرف پندرہ مہینے رہے اسکے بعد انھون نے اپنی والدہ سے کہا کہ مجھے باہر نکالو مین دیکھون (کہ باہر کیا ہے) چنانچہ انھون نے رات کے وقت حضرت ابراہیم کو نکالا انھون نے دیکھا اور آسمان وزمین کی خلقت مین غور کیا اور کہا کہ جس نے مجھے پیدا کیا مجھے کھلایا پلایا وہی میرا پروردگار ہے میرا کوئی معبود اسکے سوا نہین ہے بعد اُسکے آسمان کی طرف نظر کی اور ستارے کو دیکھا تو کہا کہ یہ میرا پروردگار ہے پھر اسکو برابر دیکھتے رہے یہانتک کہ وہ غائب ہوگیا تو کہنے لگے انی لا احب الافلین یعنی مین غائب ہوجانے والون کو دوست نہین رکھتا[۵۱] پھر انھون نے چاند کو دیکھا تو اُسے خوب چمکتا ہوا پایا کہنے لگے[۵۲] لئن لم یهدنی ربی لاکونن من القوم الضالین[۵۳] پھر جب دن ہوا اور آفتاب نکلا اور انھون نے آفتاب کی بڑائی دیکھی اور تمام اُن چیزون سے جنکو دیکھ چکے تھے اسمین روشنی زیادہ پائی تو کہنے لگے[۵۴] ہذا ربی ہذا اکبر فلما افلت قال یا قوم انی بری مما تشرکون انی وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین[۵۵] پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے والد آزر کے پاس گئے اس حال مین کہ انکا دل مطمئن ہوگیا تھا اور وہ اپنے پروردگار کو پہچان چکے تھے اور اپنی قوم کے دین سے بیزار ہوچکے تھے مگر انھون نے اُسکو ظاہر نہین کیا تھا پھر حضرت ابراہیم نے اپنے والد سے کہا کہ مین تمہارا بیٹا ہون ابراہیم علیہ السّلام کی والدہ نے بھی کہا کہ ہان یہ تمہارا بیٹا ہے پھر انھون نے سب واقعہ بیان کیا آزر بہت خوش ہوے آزر اپنی قوم کے لیے بت بنایا کرتے تھے انھین بتون کو وہ لوگ پوجتے تھے آزر ان بتون کو بیچنے کے لیے حضرت ابراہیم کو دیتے تھے حضرت ابراہیم انکو بیچنے لیجاتے تھے اور یہ آواز لگاتے تھے من یشتری ما یضرہ ولا ینفعہ کوئی بھی انسے مول نہ لیتا تھا جب وہ

[۵۱] کیا دقیق اور لطیف استدلال حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے باوجود ناخواندہ ہونے کے کیا جو سوا نفوس مقدسہ کے اور کسی کے ذہن مین نہ آسکتا تھا مطلب انکا یہ تھا کہ جو شی طلوع غروب کے تغیرات کا محل ہوگی وہ ضرور حادث ہوگی اور حدوث شان خدا سے بعید ہے ۱۲ [۵۲] ترجمہ اگر میرا پروردگار مجھے ہدایت نہ کریگا تو یقیناً مین گمراہون مین سے ہوجاؤنگا ۱۲ [۵۳] ترجمہ یہ میرا پروردگار ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ غروب ہوگیا تو حضرت ابراہیم نے کہا ہے کہ اے میری قوم کے لوگو مین اُن چیزون سے بری ہون جنکو تم خدا کا شریک کہتے ہو مین سب سے علٰحدہ ہوکر اپنا منہ اسکی طرف کرتا ہون جسنے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا ہے اور مین مشرکون مین سے نہین ہون ۱۲ [۵۴] ترجمہ ایسی چیز کون مول لیتا ہے جو نقصان دے

نہ بکتے تو انھین نہر کی طرف لیجاتے اور اپنی قوم اور اُنکے دین ضلالت کے ساتھ تمسخر (کے طور پر ان بتون سے) کہتے کہ یہونتک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بتون مین عیب لگانا اور انکے ساتھ تمسخر کرنا انکی قوم مین اور اس بستی کے لوگون مین مشہور ہو گیا مگر نمرود بادشاہ کو اسکی خبر نہین ہوئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ ظاہر طور پر اپنے قوم کی مخالفت کرین اور خدا کے احکام کو ظاہر کرین اور لوگون کو اسکی طرف بلائین پس انھون نے ایک مرتبہ ستارون کی طرف دیکھکر کہا مین بیمار ہون یعنی مرض طاعون ہو گیا ہو وہ لوگ جہان مرض طاعون کو سنتے فوراً بھاگتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا مقصود یہ تھا کہ وہ لوگ انکو چھوڑ کے چلے جائین تاکہ وہ انکے بتون کے ساتھ کرین جو چاہتے چنانچہ جب وہ لوگ چلے گئے تو حضرت ابراہیم انکے بتون کے پاس گئے جنکی وہ لوگ خدا کے سوا پرستش کیا کرتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بطور تمسخر کے اُنکے سامنے کھانا رکھا اور کہا کہ تم کھاتے کیون نہین ہو تمھارا کیا حال ہو تم بولتے کیون نہین ہو۔ اور ابن اسحاق کے علاوہ اور لوگون نے کہا ہو جو (بسندہ[1]) حضرت ابن مسعود اور بہت سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا واقعہ اس طرح پر ہوا کہ نمرود نے خواب مین دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا اور اسکے سبب سے آفتاب اور ماہتاب کی روشنی جاتی رہی نمرود اس خواب سے بہت خائف ہوا اور اُسنے جادوگرون اور کاہنون اور قیافہ شناسون اور باخبر لوگون کو بلایا اور انسے خواب کی تعبیر پوچھی اُن لوگون نے کہا کہ تیرے ملک مین ایک شخص پیدا ہوگا جسکے سبب سے تو ہلاک ہو جائیگا اور تیری سلطنت برباد ہو جائیگی نمرود کوفہ کے قریب مقام بابل مین رہتا تھا پس (اسی خوف سے) وہ اس بستی سے دوسری بستی مین چلا گیا اور سب مردون کو اپنے ساتھ لیتا گیا اور عورتون کو چھوڑتا گیا اور حکم دیا کہ جب کوئی فرزند نرینہ پیدا ہو تو وہ ذبح کر دیا جائے غرض (اس طرح سے) اُسنے اُنکے (بہت سے) بچون کو ہلاک کیا تھوڑے دنون کے بعد اسکو اُسی قدیم شہر مین کوئی کام پیش آیا وہ کام ایسا تھا کہ سوا آزر والد حضرت ابراہیم کے اور کسی کو اُسنے اسپر امین نہین بنایا پس انکو بلایا اور اس کام کے لیے بھیجا اور کہا کہ دیکھو اپنی بی بی سے ہمبستر نہونا آزر نے کہا مین اپنے دین کے لیے خود بہت ہی محتاط ہون پس جب وہ شہر مین گئے اور انھون نے اپنی بی بی کو دیکھا تو انکا نفس قابو مین نرہا اور اپنی بی بی سے ہمبستر ہو گئے اور انکو لے کے ایک بستی مین جو کوفہ اور بصرہ کے درمیان تھی

[1] حدثنی موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی صالح وعن ابی مالک عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن

جسکا نام اورتھا بھاگ گئے اور ایک غار مین انکو پوشیدہ کردیا اور انکے کھانے پینے کی اور تمام ضروریات کی خبر لیتے رہے جب اسی حالت کو بہت دن گذر گئے تو نمرود نے کہا کہ جھوٹے جادوگرون کا قول تھا چلو اپنے شہر مین واپس چلو چنانچہ سب لوگ واپس آئے اور (اسی اثنا مین) حضرت ابراہیم علیہ السلام (بھی) پیدا ہوگئے وہ ایک دن مین اسقدر بڑھتے تھے جسقدر کوئی دوسرا ایک ہفتہ مین بڑھتا ہو اور ہفتہ مین اسقدر بڑھتے تھے جیسے کوئی دوسرا مہینہ مین اور مہینے مین اسقدر بڑھتے تھے جیسے کوئی دوسرا سال مین - نمرود نجومیون کے اُس قول کو بھول گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے ہوسے (اُسی غار مین رہتے تھے) سوا اپنے اور سوا اپنے ماں باپ کے اور کسی مخلوق کو دیکھ نہ سکتے تھے - پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد نے (ایک روز) اپنے دوستون سے کہا کہ میرا ایک بیٹا ہے مینے اُسکو پوشیدہ کر رکھا ہے کیا تمھین اسکے لیے بادشاہ کی طرف سے خوف معلوم ہوتا ہے اگر مین اسکو ظاہر کر دون اُن لوگون نے کہا نہین تم اُسکو لے آؤ چنانچہ وہ گئے اور حضرت ابراہیم کو غار سے نکالا انھون نے جانورون اور چوپایون اور تمام مخلوق کو دیکھا اور اپنے والد سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا چیز ہے انکے والد انھین بتاتے جاتے تھے کہ یہ اونٹ ہے یہ گاے ہے یہ گھوڑا ہے یہ بکری ہے پس انھون نے (اپنے دل مین) کہا کہ ان مخلوقات کے لیے کوئی خالق ضرور ہوگا حضرت ابراہیم غار سے غروب آفتاب کے بعد نکلے تھے پس انھون نے اپنا سر آسمان کیطرف اٹھایا تو مشتری ستارہ کو دیکھا کہنے لگے کہ یہی میرا پروردگار ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ غائب ہوگیا کہنے لگے مین غائب ہو جانے والے کو پسند نہین کرتا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ چونکہ وہ مہینے کے آخری دنون مین نکلے تھے اس لیے انھون نے (پہلے) ماہتاب کو نہین دیکھا پھر جب رات آخر ہوئی تو انھون نے ماہتاب کو چمکتا ہوا دیکھا کہنے لگے یہی میرا پروردگار ہے جب وہ غروب ہوگیا تو کہنے لگے اگر میرا پروردگار مجھے ہدایت نکریگا تو بیشک مین گمراہ لوگون مین سے ہو جاؤنگا پھر جب صبح ہوئی اور انھون نے آفتاب کو نکلتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے یہی میرا پروردگار ہے یہ سب مین بڑا ہے پھر جب وہ غائب ہوگیا تو اللہ نے اُنسے فرمایا اَسْلِم [سلہ] انھون نے عرض کیا اسلمت لرب العلمین [سلہ] پھر یہ اپنی قوم کے پاس آئے اور کہا یا قوم انی بری مما تشرکون انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا [سلہ] پھر اپنی قوم کو دعوت (دین) دینے لگے اور انھین (عذاب سے) ڈرانے لگے انکے والد بُت

[سلہ] ترجمہ اسلام لے آ ۱۲ [سلہ] ترجمہ مین رب العالمین کا مطیع ہوگیا ۱۲ [سلہ] ترجمہ اے میری قوم کے لوگو مین اُن سب سے بری ہون جنکو تم (خدا کا) شریک کرتے ہو اور مینے اخلاص کے ساتھ اپنا منھ اسکی طرف کردیا ہے جسنے آسمانون کو اور زمین کو پیدا

بنایا کرتے تھے اور اپنے لڑکون کو بیچنے کے لیے دیتے تھے وہ بیچ لاتے تھے حضرت ابراہیم کو بھی بیچنے کے لیے دیتے تھے یہ لیجاتے تھے اور یہ آواز لگاتے تھے مَن یَّشتری مالا یضرہ ولا ینفعہ پس اُنکے بھائی تو بتون کو بیچ کر لوٹتے تھے اور یہ بغیر بیچے ہوے بتون کو واپس لے آتے تھے پھر انھون نے اپنے والد کو دعوت (اسلام) دی اور کہا یا ابت لم تعبد مالا یسمع ولا یبصرہ ولا یغنی عنک شیئا [۵۱] انکے والد نے کہا ارٰ اغب انت عن الھتی یا ابراہیم لئن لم تنتہ لارجمنک واھجرنی ملیا [۵۲] پھر (چند روز کے بعد) انکے والد نے انسے کہا کہ اے ابراہیم ایک ہماری عید ہونے والی ہی تم بھی ہمارے ساتھ اُسمین چلتے تو ہمارے دین کو پسند کرتے چنانچہ جب عید کا دن آیا اور وہ سب لوگ چلے تو حضرت ابراہیم بھی اُنکے ساتھ چلے مگر اثناے راہ مین انھون نے اپنے آپکو گرا دیا اور کہا مین بیمار ہون مطلب یہ تھا کہ میرے پیرون مین درد ہو مین چل نہین سکتا اُن لوگون نے انکے پیرون کو دبایا مگر یہ لیٹے رہے پھر جب وہ لوگ چلدیے تو انھون نے بلند آواز سے کہا اور ابھی بہت سے لوگ باقی تھے کہ تاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین [۵۳] اُن لوگون نے حضرت ابراہیم کی یہ بات سنی بعد اسکے حضرت ابراہیم بتخانہ کو گئے اسمین انھون نے دیکھا کہ ایک بڑا برآمدہ ہی اُس برآمدے کے سامنے ایک بڑا بت رکھا ہوا ہی اسکے پہلو مین اور ایک چھوٹا بت ہی بعض بت بعض کے پہلو مین رکھے ہوے ہین ہر بت کے پہلو مین اس سے چھوٹا بت رکھا ہوا ہی اسی طرح برآمدے کے دروازے تک چلے گئے ہین اور یہ بھی دیکھا کہ لوگون نے کچھ کھانا بتون کے سامنے رکھا ہی وہ یہ کہتے تھے کہ جب ہم عید گاہ سے لوٹ کر آئینگے تو بت ہمارے ہمارے کھانے کو متبرک کر دینگے پھر ہم اسی مین سے کھائینگے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اکو اور انکے سامنے رکھے ہوے کھانے کو دیکھا تو فرمایا کہ تم کیون نہین کھاتے جب بتون نے کچھ جواب ندیا تو فرمایا کہ تم بولتے کیون نہین ہو بعد اسکے اُن بتون کو مارنا شروع کر دیا ایک تبر لیکر ہر بت کے دونون طرف کاٹ ڈالے بعد اُسکے تبر بڑے بت کی گردن مین لٹکا دیا اسکے بعد باہر چلے گئے جب وہ لوگ (لوٹ کر) اپنے کھانے کی طرف آئے اور انھون نے اپنے بتون کو دیکھا تو کہا۔

[۵۴] من فعل ہذا بالھتنا انہ لمن الظالمین لوگون نے کہا

---

[۵۱] ترجمہ اے میرے باپ تم کیون پرستش کرتے ہو اسکی جو نہ سنتا ہی نہ دیکھتا ہی اور نہ تمھارے کچھ کام آتا ہی ۱۲ [۵۲] ترجمہ اے ابراہیم کیا تم ہمارے معبودون سے بیزار ہو اگر تم باز نہ آؤگے تو ضرور مین تمھین سنگسار کر دونگا اور تم کبھی میرے پاس نہ آنا ۱۲ [۵۳] ترجمہ قسم اللہ کی مین تمھارے بتون کو فریب دونگا بعد اُسکے کہ تم چلے جاؤگے ۱۲ [۵۴] ترجمہ ہمارے معبودون کے ساتھ کسنے یہ کام کیا ہے بیشک وہ ظالمون مین سے ہے ۱۲

سمعنا فتی یذکرہم یقال لہ ابراہیم) ابو جعفر کہتا ہی کہ اب پھر ابن اسحاق کی حدیث شروع ہوتی
ہی کہ حضرت ابراہیم نے ان بتون کو مارنا شروع کر دیا جیساکہ اللہ عزوجل نے بیان فرمایا ہی
پھر ایک تبر جو انکے ہاتھ مین تھا ان بتون کو توڑنا شروع کر دیا یہانتک کہ جب وہ بڑا بت باقی
رہ گیا تو تبر کو اسکے ہاتھ مین باندھ دیا بعد اسکے اُن بتون کو چھوڑ دیا (اور اپنے گھر چلے گئے) جب
قوم کے لوگ لوٹ کر آئے اور انھون نے اپنے بتون کی یہ حالت دیکھی تو انھین یہ بات بہت
بڑی معلوم ہوئی اور انھون نے کہا کہ ہمارے معبودون کے ساتھ یہ کام کس نے کیا ہی بیشک وہ
ظالمون مین ہی بعد اسکے ان لوگون نے باہم اسکا چرچہ کیا تو لوگون نے کہا کہ ہمنے ایک
لڑکے کو ان کا ذکر کرتے ہوے سنا تھا جسکا نام ابراہیم ہی مطلب انکا یہ تھا کہ ابراہیم ان بتون کی
برائی اور انکا عیب بیان کرتے تھے اور انکے ساتھ تمسخر کرتے تھے ابراہیم کے سوا اور کسی کو ہمنے
ایسا کہتے ہوے نہین سنا اور انھین کی نسبت ہمارا خیال ہی کہ یہ کام ہمارے معبودون کیساتھ
انھین نے کیا ہی یہ خبر نمرود کو اور اُسکی قوم کے شریف لوگون کو بھی پہونچی ان لوگون نے کہا کہ قالوا بہ
علی اعین الناس لعلہم یشہدون یعنی جو کچھ ہم ابراہیم کو سزا دینگے اسکو لوگ آکر دیکھین اور ایک جماعت
مفسرین کی جنمین قتادہ اور سُدّی بھی ہین اس آیت کا مطلب یہ بیان کرتے تھے کہ لوگ اسپر شہادت
دین کہ یہی وہی ہین جنھون نے ہمارے بتون کے ساتھ یہ کام کیا ہی اُن لوگون نے اس بات کو برا
سمجھا کہ بغیر گواہ کے ابراہیم علیہ السّلام کو سزا دین پس حضرت ابراہیم علیہ السّلام لائے گئے اور
نمرود بادشاہ کے پاس انکی قوم کے لوگ جمع ہوے اُن لوگون نے کہا ءانت فعلت ہذا بالہتنا یا ابراہیم
قال بل فعلہ کبیرہم ہذا فاسئلوہم ان کانوا ینطقون حضرت ابراہیم نے کہا کہ اس بڑے بت کو اس
بات پر غصہ آیا کہ اسکے ہوتے ہوے ان چھوٹے بتون کی پرستش کیجاے لہذا اُس نے ان سب کو
توڑ ڈالا پس وہ لوگ ساکت ہوے اور اُس دعوے سے باز آئے اور آپسمین کہنے لگے کہ ہمنے
ابراہیم پر ظلم کیا ہمین خیال ہوتا ہی کہ جو وہ کہتے ہین وہی صحیح ہی پھر بعد اسکے اُن لوگون نے کہا
انکو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ یہ بت نہ ضرر پہونچا سکتے ہین نہ نفع نہ کچھ کام کر سکتے ہین کہ لقد علمت ما ہولاء
ینطقون یعنے یہ بت بولتے نہین ہین کہ ہم سے بیان کرتے کہ یہ کام کس نے کیا ہی اور نہ یہ کچھ

سنہ ۵۱ ترجمہ ہمنے ایک جوان کو انکا تذکرہ کرتے ہوے سنا تھا جسکا نام ابراہیم ہی ۱۲ سنہ ۵۲ ترجمہ تو اسکو لوگون کے سامنے لاؤ تاکہ
وہ شہادت دین ۱۲ سنہ ۵۳ ترجمہ اے ابراہیم کیا تمنے ہمارے معبودون کے ساتھ یہ کام کیا ہی ابراہیم نے کہا بلکہ
انکے اس بڑے نے کیا ہی اگر یہ بولتے ہین تو انھین سے پوچھو اگر یہ بولتے ہین ۱۲

کام کر سکتے ہین کہ ہم تمھاری بات کو سچا سمجھے - اسی مضمون کو اللہ عزوجل فرماتا ہے ثم نکسوا علیٰ رؤسہم[۵۱] لقد علمت ما ہولاء ینطقون یعنی اُن لوگون نے حضرت ابراہیم کی دلیل سے عاجز آکر سر جھکا لیا پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام دلیل مین غالب آلئے اور اُن لوگون نے اقرار کر لیا کہ یہ بُت بولتے نہین تو انھون نے کہا افتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم شیئا ولا یضرکم اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون[۵۲] پھر اُنکی قوم نے اللہ جل شانہ کے بارے مین جھگڑا شروع کیا اللہ کے صفات بیان کرتے تھے کہ ہمارے معبود اس سے بہتر ہین حضرت ابراہیم نے کہا کیا تم مجھسے اللہ کے بارے مین جھگڑتے ہو حالانکہ اسی نے مجھے ہدایت کی ہے پس دونون فریق مین امن کا مستحق کون ہے بتاؤ اگر تم جانتے ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنکے لیے مثالین بیان کرتے تھے اور انکو عبرت دلاتے تھے تاکہ اُن لوگون کو معلوم ہو جائے کہ اللہ ہی اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے خوف کیا جائے اور اسکی عبادت کی جائے -

ابو جعفر کہتا ہے کہ نمرود نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ کیا تم نے اپنے اس خدا کو دیکھا ہے جسکی تم پرستش کرتے ہو اور جسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو اور اسکی ایسی قدرت بیان کرتے ہو کہ تمام چیزون پر اسکو فضیلت دیتے ہو حضرت ابراہیم نے اُس سے کہا میرا پروردگار وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے نمرود نے کہا مین دو آدمیون کو پکڑتا ہون جو میرے حکم سے مستحق قتل ہو چکے ہون پھر ایک کو قتل کر دیتا ہون تو مینے اُسے مار ڈالا اور دوسرے کو معاف کر دیتا ہون تو مینے اُسے جلا دیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اچھا میرا پروردگار آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسکو مغرب سے نکال لے تو مین سمجھون کہ جیسا کہ تو کہتا ہے ویسا ہی ہے - نمرود یہ سُنکے مبہوت ہو گیا اور اُسنے کچھ جواب ندیا اور سمجھ گیا کہ وہ ایسا نہین کر سکتا اسی کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہے فبہت الذی کفر[۵۳] - انکو دلیل اسپر غالب آلئی - پھر نمرود اور اسکی قوم نے حضرت ابراہیم کے بارہ مین یہ رائے قائم کی کہ حرقوہ وانصروا الہتکم ان کنتم فاعلین[۵۴] (بسندہ)[۵۵] مجاہد سے مروی ہے وہ کہتے تھے مینے یہ آیت حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے پڑھی تو انھون نے کہا اے مجاہد تم جانتے ہو کہ حضرت ابراہیم

---

[۵۱] ترجمہ پھر انھون نے سر جھکا لیا کہ تم تو جانتے ہو کہ یہ بولتے نہین ۱۲ [۵۲] ترجمہ کیا تم خدا کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمکو نفع پہونچا سکتا ہے نہ ضرر تف ہے تمپر اور اُنپر جنکی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو کیا تم (اتنا بھی) نہین سمجھتے ۱۲ [۵۳] ترجمہ پس مبہوت ہو گیا وہ کافر ۱۲ [۵۴] ترجمہ ابراہیم کو جلا دو اور اپنے معبودون کی مدد کرو اگر تم کرنا چاہتے ہو ۱۲ [۵۵] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال حدثنی محمد بن اسحاق عن الحسن بن دینار عن لیث بن ابی سُلیم عن مجاہد ۱۲

علیہ السلام کے جلانے کا کس نے مشورہ دیا تھا مینے عرض کیا کہ نہین انھون نے کہا وہ شخص تھا
اعراب فارس سے مینے کہا کہ کیا فارس مین اعراب ہوتے ہین انھون نے کہا کہ ہان یہی کرد لوگ
فارس کے اعراب مین انھین مین سے ایک شخص نے حضرت ابراہیم کے جلانیکا مشورہ دیا تھا
(بسندہ[۵۱]) مجاہد سے اللہ تعالی کے قول حرقوہ وانصروا الھتکم کی تفسیر مین مروی ہی کہ یہ مقولہ
اعراب فارس یعنے قوم کرد مین سے ایک شخص کا ہی (بسندہ[۵۲]) شعیب بجبائی سے مروی ہے کہ
انھون نے کہا جس شخص نے کہا تھا کہ حضرت ابراہیم کو آگ مین جلادو اسکا نام ہیزن تھا اللہ نے
اسکو زمین مین دھسا دیا وہ قیامت تک زمین مین دھستا چلا جائیگا [پھر ابن اسحاق کی حدیث
شروع ہوتی ہی] پس نمرود نے حکم دیا کہ لکڑیان جمع کی جائین چنانچہ ہر قسم کی لکڑیون کے بڑے
بڑے کندے جمع کیے گئے (اس جمع کرنے مین ہر شخص نے حصہ لیا) یہانتک کہ اُس گاؤن کی عورتین
جب کسی چیز کی خواہش کرتی تھین تو ثواب سمجھکر یہ نذر مانتی تھین کہ اگر یہ مراد حاصل ہوجائیگی تو
ابراہیم کی آگ مین یعنے جسمین وہ جلائے جائینگے لکڑیان جمع کردونگی پس جب ان لوگون نے چاہا کہ
حضرت ابراہیم کو اُس آگ مین ڈالین تو حضرت ابراہیم کو آگے کیا اور آگ کو ہر طرف سے روشن
کیا یہانتک کہ جب آگ روشن ہوگئی اور اُن لوگون نے مضبوط ارادہ انکے ڈالنے کا کرلیا تو آسمان
اور زمین چیخ اُٹھے اور جتنی مخلوقات تھی سب سوا جن وانس کے کہ اے پروردگار ابراہیم کو
بچالے تیری زمین مین سوا اسکے کوئی نہین ہی جو تیری عبادت کرے وہ تیرے ہی لیے آگ مین جلایا
جاتا ہی پس ہمین اسکی مدد کی اجازت دے لوگ کہتے ہین واللہ اعلم کہ جب ان تمام مخلوقات نے
یہ فریاد کی تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اگر وہ تم مین سے کسی سے دادخواہی کرین تو وہ انکی مدد کرے
مین اس بات کی اجازت دیتا ہون اور اگر وہ میرے سوا کسی کو نہ پکارین تو مین انکا کارساز ہون
تم میرے اور ابراہیم کے درمیان مین دخل نہ دو مین انکو بچالونگا چنانچہ جب اُن لوگون نے
حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تو اللہ نے فرمایا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم[۵۳] پس ویسا ہی ہوا
جیسا اللہ عزوجل نے فرمایا (بسندہ[۵۴]) سُدی سے مروی ہی کہ انھون نے کہا نمرود اور اسکی قوم نے
یہ مشورہ کیا کہ ایک عمارت بناؤ اور ابراہیم کو دوزخ مین ڈالدو چنانچہ لوگون نے حضرت ابراہیم کو

[۵۱] حدثنا یعقوب قال ثنا ابن علیۃ عن لیث عن مجاہد ۱۲ [۵۲] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج عن ابن جریج قال اخبرنی وہب بن سلیمان عن شعیب الجبائی ۱۲ [۵۳] ترجمہ اے آگ ٹھنڈی ہوجا اور ابراہیم کے لیے باعث سلامتی بنجا ۱۲ [۵۴] حدثنی موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی ۱۲

ایک مکان مین قید کر دیا اور اُنکے لیے لکڑیان جمع کین (لکڑیون کے جمع کرنے مین ہر صغیر وکبیر نے حصہ لیا) یہانتک کہ اگر کوئی عورت بیمار ہوتی تھی تو کہتی تھی کہ اگر اللہ مجھے صحت دیگا تو مین بھی ابراہیم کے لیے لکڑیان جمع کرونگی پس جب اُن لوگون نے لکڑیان جمع کر لین اور خوب جمع کین یہانتک کہ جو پرندا اُسکے اوپر سے اُڑتا ہوا نکلجاتا تھا وہ اُس آگ کے شعلہ سے جلجاتا تھا تو انھون نے اس عمارت کے اوپر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو چڑھایا تو حضرت ابراہیم نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا آسمان اور زمین اور پہاڑون اور فرشتون نے کہا کہ اے پروردگار ابراہیم تیرے لیے جلائے جاتے ہین اللہ نے فرمایا مین اس سے خوب واقف ہون اگر وہ تم کو پکارین تو تم انکی مدد کرنا جب ابراہیم علیہ السّلام نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو یہ کہا کہ اے اللہ تو آسمان مین ایک ہی اور مین زمین مین ایک ہون زمین مین میرے سوا کوئی نہین ہی جو تیری عبادت کرے اللہ ہی میرے لیے کافی ہی اور وہ اچھا کارساز ہی غرض اُن لوگون نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ مین ڈالدیا اللہ نے آگ کو آواز دی کہ یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم یہ آواز دینے والے حضرت جبریل تھے حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالی بردا کے بعد سلاما نہ فرماتا تو شدت خنکی کے سبب سے ابراہیم علیہ السّلام زندہ نرہتے اُس دن زمین مین جہان جہان آگ تھی سب بجھ گئی ہر آگ نے یہ سمجھا کہ یہ حکم مجھی کو ہو رہا ہی جب آگ بجھ گئی تو کافرون نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو دیکھا کہ وہ ہین اور انکے ساتھ ایک اور شخص ہی اور حضرت ابراہیم کا سر اسکی گود مین ہے وہ حضرت ابراہیم کے چہرہ سے پسینا پوچھ رہا ہی بیان کیا گیا ہی کہ یہ شخص سایہ کا فرشتہ تھا اللہ نے پھر آگ کو نازل فرمایا تاکہ اس سے حضرت ابراہیم اور تمام بنی آدم فائدہ اُٹھائین پھر لوگون نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو نکالا اور بادشاہ کے پاس لے گئے اس سے پہلے حضرت ابراہیم اُسکے پاس نہ گئے تھے [اب پھر ابن اسحاق کی حدیث شروع ہوتی ہی] اللہ عزوجل نے سایہ کے فرشتے کو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی شکل مین بنا کے بھیجا وہ وہان حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پہلو مین بیٹھا تاکہ انکو وحشت نہو چند روز کے بعد جب نمرود کو اس بات کا یقین ہوگیا کہ آگ حضرت ابراہیم کو جلا چکی ہی تو وہ سوار ہوکے وہان گیا وہ آگ لکڑیون کو جلا رہی تھی نمرود نے اُسکے اندر جھانکا تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام بیٹھے ہوے ہین اور انھین کا ہمشکل ایک شخص انکے پہلو مین ہی پس وہ لوٹ آیا اور اُسنے اپنی قوم سے کہا کہ مینے ابراہیم کو آگ مین زندہ پایا مجھے کچھ شک ہوگیا ہی ایک عمارت میرے لیے بناؤ کہ وہان سے مین تماشا آگ کا دیکھون اور اصل حال

معلوم کر دون چنانچہ لوگون نے اسکے لیے عمارت بنائی نمرود نے اُسپر چڑھ کے دیکھا تو ابراہیم علیہ السلام
کو وہان بیٹھا ہوا پایا اور فرشتے کو انکے پہلو مین بیٹھا ہوا انھین کا ہمشکل دیکھا نمرود نے آواز دی کہ
اے ابراہیم تمھارا خدا بڑا (قدرت والا) ہی جسکی قدرت اور قوت یہانتک ہی کہ آگ کے اور تمھارے
درمیان مین حائل ہوگیا کہ آگ تمکو ضرر نہ پہونچا سکی اے ابراہیم کیا تم اس آگ سے نکل سکتے ہو
حضرت ابراہیم نے کہا ہان نمرود نے کہا اگر تم یہین رہو تو کیا تمکو نقصان کا کچھ خوف ہی حضرت ابراہیم
نے کہا نہین نمرود نے کہا تو اچھا اٹھو اور اس سے نکل آؤ حضرت ابراہیم اُٹھے اور اُسی آگ مین سے
ہوتے ہوے نکل آئے جب باہر نکل آئے تو نمرود نے پوچھا کہ وہ شخص کون تھا جسکو مینے تمھارے
پاس تمھارے ہی شکل کا دیکھا حضرت ابراہیم نے کہا وہ سایہ کا فرشتہ تھا اسکو میرے پاس میرے
پروردگار نے بھیجا تھا تاکہ وہ دفع وحشت کے لیے میرے پاس رہے اور میرے پروردگار نے
آگ کو میرے لیے ٹھنڈا اور باعث سلامتی بنادیا تھا پس نمرود نے کہا کہ اے ابراہیم مین تمھارے
خدا کے سامنے کچھ قربانی پیش کرنا چاہتا ہون بوجہ اسکے کہ مینے اوسکی عزت اور قوت کو دیکھا اور اس
معاملہ کو دیکھا جو اُسنے تمھارے ساتھ کیا جبکہ تمنے اُسکی عبادت اور توحید پر اصرار کیا مین
چار ہزار گائین اسکے لیے قربانی کرونگا حضرت ابراہیم نے اس سے کہا کہ اس حالت مین تو اللہ
تیری قربانی قبول نکریگا جب تک کہ تو اپنے اس دین پر قائم رہیگا یہانتک کہ تو اسکو ترک کرکے
میرا دین اختیار کرلے نمرود نے کہا مین اپنی سلطنت کو نہین چھوڑ سکتا مگر مین عنقریب یہ قربانی
کرونگا چنانچہ نمرود نے قربانی کی اور اسکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام (کے ستانے) سے باز آیا اللہ
عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس سے محفوظ رکھا (بسندہ)[۵۱] حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہی
انھون نے کہا جب نمرود نے آگ کے اندر حضرت ابراہیم کو تنہا دیکھا کہ انکی پیشانی سے پسینا
ٹپک رہا ہو تو کیا اچھی بات اُس نے کہی کہ اے ابراہیم تمھارا پروردگار کیسا اچھا پروردگار ہے -
(بسندہ)[۵۲] معتمر بن سلیمان تیمی نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حضرت
جبریل ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے جبکہ وہ آگ مین ڈالنے کے لیے باندھے جا رہے تھے اور
کہا کہ اے ابراہیم کیا تمکو کچھ حاجت ہی حضرت ابراہیم نے کہا ہان مگر تم سے نہین (بسندہ)[۵۳]
ابو سلیمان سے مروی ہی کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی چیز نہین جلائی سوا انکی بندش کے

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن مغیرة عن الحارث عن ابی زرعه عن ابی ہریرة ۱۲ ۵۲ حدثنا القاسم قال ثنا
الحسین قال ثنا معتمر بن سلیمان التیمی عن بعض اصحابه ۱۲ ۵۳ حدثنی احمد بن المقدام قال حدثنی المعتمر قال سمعت ابی قال ثنا قتادة عن ابی سلیمان ۱۲

[ابو جعفر کہتا ہے اب پھر ابن اسحاق کی حدیث کا سلسلہ شروع ہوتا ہے] جب ابراہیم علیہ السلام کی قوم نے دیکھا کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو کچھ لوگ انکی قوم کے انپر ایمان لائے باوجودیکہ انکو نمرود کا اور اپنی قوم کا بہت خوف تھا حضرت لوط علیہ السلام بھی ایمان لائے یہ حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے انکا نسب یہ ہے لوط بن ہاران بن تارخ حضرت ابراہیم کے ایک بھائی اور تھے ناحور بن تارخ - ہاران سے حضرت لوط علیہ السلام پیدا ہوے اور ناحور سے تبویل پیدا ہوے تبویل کا ایک لڑکا تھا لابان اور ایک لڑکی تھی ربقا جو حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کی زوجہ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی والدہ تھیں اور لیا اور راحیل جو حضرت یعقوب کی بیبیان تھیں لابان کی بیٹی تھیں - حضرت سارہ بھی ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائین وہ حضرت ابراہیم کے چچا ہاران اکبر کی بیٹی تھیں انکی ایک بہن بھی تھیں جنکا نام ملکا تھا ناحور کی بی بی تھیں بعض لوگون نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت سارہ بادشاہ حران کی بیٹی تھین -

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ) سُدی سے مروی ہے کہ انھون نے کہا حضرت ابراہیم اور لوط علیہما السلام شام کی طرف گئے وہان حضرت ابراہیم کی ملاقات سارہ سے ہوئی وہ بادشاہ حران کی بیٹی تھین اپنی قوم کے دین پر طعنہ زنی کیا کرتی تھین حضرت ابراہیم نے انسے اس شرط پر نکاح کرلیا کہ کبھی کوئی امر انکے خلاف طبیعت نکرینگے - حضرت ابراہیم نے اپنے والد آزر کو بھی اپنے دین کی طرف بلایا چنانچہ انسے کہا یا ابت[۵۲] لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا مگر انکے والد نے نہ مانا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور انکے اصحاب نے یعنی جن لوگون نے انکا اتباع کیا تھا یہ ارادہ کیا کہ اپنی قوم سے علحدہ ہو جائین چنانچہ انھون نے کہا انا برآء منکم و مما تعبدون من دون اللہ و بدا بیننا و بینکم العداوۃ و البغضاء[۵۳] بعد اسکے حضرت ابراہیم اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے حضرت لوط بھی بارادہ ہجرت انکے ساتھ ہوے - حضرت ابراہیم نے اپنے چچا کی بیٹی سارہ سے نکاح کیا وہ بھی حضرت ابراہیم کے ساتھ ہوئین حضرت ابراہیم اپنی قوم کے

[۵۱] حدثنی موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی ۱۲ [۵۲] ترجمہ اے میرے باپ تم ایسے کی پرستش کیون کرتے ہو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتا ہے ۱۲ [۵۳] ترجمہ ہم بیزار ہین تم سے اور اُن چیزون سے جنکی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو ہمارے اور تمھارے درمیان ہمیشہ کیلئے عداوت و بغض قائم کیا گیا ہے ۱۲

دین سے بیزار ہو کر اور باطمینان اپنے پروردگار کی عبادت کرنے کے لیے چلے یہانتک کہ مقام حرّان مین پہونچے اور وہان جب تک اللہ نے چاہا رہے پھر وہان سے بھی ہجرت کرکے مصر گئے وہان اسگلے فرعونون مین سے ایک فرعون تھا۔ حضرت سارہ نہایت خوبصورت تھین اور کسی بات مین حضرت ابراہیم کی نافرمانی نکرتی تھین اسی سے اللہ عزوجل نے انھین بزرگی دی تھی جب فرعون سے انکا حال بیان کیا گیا اور انکے حسن و جمال کا ذکر کیا گیا تو اُس نے حضرت ابراہیم کو بلوا بھیجا اور پوچھا کہ یہ عورت جو تمھارے ساتھ ہو کون ہو حضرت ابراہیم نے کہا وہ میری بہن ہو حضرت ابراہیم کو خوف آیا کہ اگر یہ کہدینگے کہ وہ میری بی بی ہین تو وہ انھین قتل کردیگا فرعون نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اسکو آراستہ کرکے میرے پاس بھیجدو تاکہ مین اسکو دیکھون پس حضرت ابراہیم سارہ کے پاس لوٹ کر آئے اور انھین حکم دیا کہ اپنی آرایش کرو بعد اسکے انھین فرعون کے پاس بھیجدیا وہ گئین جب وہ اُسکے پاس بیٹھ گئین تو اُسنے اپنا ہاتھ انکی طرف بڑھایا اُسکا ہاتھ سینے تک سوکھ گیا جب فرعون نے یہ حال دیکھا تو اسکے دل مین انکی بڑی عظمت پیدا ہوئی اُسنے کہا کہ تم خدا سے دعا کرو کہ یہ حالت میری زائل ہو جائے خدا کی قسم اب مین تمھارے ساتھ بُرائی نکرونگا اور بیشک تمھارے ساتھ احسان کرونگا حضرت سارہ نے کہا اے اللہ اگر یہ سچّا ہو تو اسکا ہاتھ اچھا کردے پس اللہ نے اُسکا ہاتھ اچھا کردیا فرعون نے حضرت سارہ کو ابراہیم علیہ السّلام کے پاس واپس بھیجدیا اور اُنکے ساتھ حضرت ہاجرہ کو جو ایک قبطیہ[۱]

---

[۱] حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے کنیز ہونے مین اختلاف ہو مگر صحیح یہ ہو کہ وہ کنیز تھین اُس ظالم بادشاہ نے انکو حضرت سارہ پر ہبہ کیا تھا اور حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم کو دیا۔ جن لوگون نے حضرت ہاجرہ کے کنیز ہونے سے انکار کیا ہو انکا قول جمہور مورخین و مفسرین کے خلاف ہو علامہ مجیر الدین حنبلی نے انس جلیل فی تاریخ القدس والخلیل مین لکھا ہو کہ حضرت سارہ حاملہ نہوتی تھین لہذا انھون نے حضرت ہاجرہ کو حضرت ابراہیم پر ہبہ کیا انسے حضرت اسمٰعیل پیدا ہوے۔ اور تاریخ خمیس مین ہو کہ ہاجرہ قبل لونڈی ہونے کے بادشاہان قبط مین سے ایک بادشاہ کی بیٹی تھین معالم التنزیل مین بھی انکو کنیز لکھا ہو علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی حسن المحاضرہ مین انکے کنیز ہونے کیطرف اشارہ کیا ہو پس یہ بات تو ثابت ہو کہ وہ کنیز تھین۔ اب رہا عیسائیون کا انکے کنیز ہونے سے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور انکی اولاد عرب کو ذلیل کہنا ہو اسکی وجہ وہ مین حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت کو ظاہر کرتا انکے قصور فہم کا نتیجہ ہو لونڈی ہونے سے یا آزاد ہونے سے عند اللہ کوئی ذلت و عزت نہین ہوتی اللہ کے یہان تو پرہیزگاری کی قدر ہو ایک غلام جو پرہیزگار ہو خدا کی اطاعت کرتا ہو اُس بادشاہ سے بدرجہا افضل ہو جو خدا کی نافرمانی اور سرکشی مین مبتلا رہتا ہو اور حضرت ہاجرہ مین صفت زہد و تقوی بدرجہ کمال تھی حتی کہ مورخین انکو اسی صفت مین حضرت سارہ سے افضل کہتے ہین پھر تمام بنی آدم ایک شخص کی اولاد ہین نسبی حالت سب کی برابر ہو اصل سب کی حریت ہو رقیت ایک عارضی چیز ہو اس عارضی چیز کو باعث منقصت ٹھیرانا سخت نادانی ہو۔ عند العقل خدا کی نافرمانی اور اُسکے حکم سے سرتابی تمام ذلتون کا سرچشمہ ہو مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہ ذلت بھی باپ کی بیٹے مین اور بیٹے کی باپ مین سرایت نہین کرتی ورنہ خود حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے والد کافر تھے اور تمام ذلتون کا سرچشمہ یعنے شرک انمین موجود تھا مگر کون کہیگا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ذات اقدس مین باس ذلت کا کچھ اثر تھا پس جب ایسی بدترین ذلت کا اثر وراثۃً باپ ماں سے بیٹے کو نہین پہونچا تو رقیت و غلامی کا اثر جو محض ایک عارضی و اعتباری چیز ہو کیون وراثۃً کسی کو ملنے لگا عیسائیون کی سخت نافہمی بلکہ ہٹ دھرمی ہو کہ وہ ایسی خرافات کو اپنے لیے سرمایہ ناز سمجھتے ہین ۱۲

لونڈی تھین ہبہ کیا (بسنده[۵۱]) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السّلام کبھی جھوٹ نہین بولے سوا تین[۵۲] مرتبہ کے دو مرتبہ راہ خدا مین انھون نے یہ کہا کہ بلکہ انکے اس بڑے نے کیا ہی اور ایک مرتبہ وہ ایک ظالم بادشاہ کے ملک مین جارہے تھے ناگاہ وہ ایک منزل مین فروکش ہوے اس ظالم سے ایک شخص نے (جو اس بادشاہ کی طرف سے خاص اسی کام کے لیے مقرر تھا) جاکے کہا کہ تمھارے ملک مین ایک شخص آیا ہی جسکے ساتھ ایک عورت نہایت حسین ہی اُسنے حضرت ابراہیم کو بلوایا جب یہ گئے تو اسنے کہا کہ یہ عورت جو تمھارے ساتھ ہی کون ہے حضرت ابراہیم نے کہا یہ میری بہن ہی یعنی دینی بہن ہی فرعون نے کہا اچھا جاؤ اور اسکو میرے پاس بھیجدو پس حضرت ابراہیم سارہ کے پاس گئے اور انسے کہا کہ اس ظالم نے مجھسے تمھاری نسبت پوچھا تھا مینے اس سے کہدیا کہ وہ میری بہن ہی پس تم میری تکذیب نکرنا کیونکہ تم میری دینی بہن ہو دنیا مین سوا میرے اور سوا تمھارے کوئی مسلمان نہین ہی پھر حضرت ابراہیم انکو لے کے گئے حضرت ابراہیم نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے جب سارہ اس ظالم کے پاس گئین اور اسنے انھین دیکھا تو اُسنے انکی طرف ہاتھ بڑھایا اسکا ہاتھ بہت سخت جکڑ گیا اسنے کہا کہ اللہ سے دعا کرو اب مین تھین کوئی نقصان نہ پہونچاؤنگا پھر انھون نے دعا کی وہ اچھا ہوگیا پھر سہ بارہ اُس نے ایسا ہی کیا پھر جکڑ گیا پھر اُس مرتبہ بھی اُسنے التجا سے دعا کی حضرت سارہ نے دعا کی وہ اچھا ہوگیا پس اُسنے اپنے قریب کے دربانون کو بلایا اور کہا تم میرے پاس کوئی انسان نہین لائے ہو بلکہ ایک شیطان لے آئے ہو اسکو نکالو اور ہاجرہ کو بھی اسی کے حوالہ کرو چنانچہ حضرت سارہ نکالدی گئین اور ہاجرہ بھی انکے سپرد کردی گئین پس حضرت سارہ حضرت ہاجرہ کو لے کے آئین حضرت ابراہیم کو جب اُنکے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی تو وہ نماز سے فراغت کر کے کہنے لگے کیا حال ہی حضرت سارہ نے کہا اللہ نے اُس کافر فاجر کے مکر کو رائکان کردیا اور اُسنے خدمت کے لیے ہاجرہ کو دیا ہی محمد بن سیرین کہتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ اس حدیث کو بیان کر کے

---

[۵۱] حدثنا ابوکریب قال ثنا ابو اُسامۃ قال حدثنی ہشام عن محمد عن ابی ہریرۃ ۱۲ [۵۲] جھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ ذو معنی الفاظ کا انھون نے استعمال کیا جنکے ظاہری معنی خلاف واقع تھے اور درحقیقت خلاف واقع نہ تھے چونکہ انبیاء علیہم السلام کی شان عالی سے اس قسم کے ذومعنی الفاظ کا استعمال بھی بعید ہی اسلیے حضرت نے اسکو جھوٹ کی لفظ سے تعبیر فرمایا حضرت ابراہیم نے جو اپنے کو بیمار بتایا اس سے مراد رنج وغم کی بیماری تھی جو قوم کے کافر ہونے سے انکو لاحق تھی اور یہ جو کہا تھا کہ ان بتون کو انکے بڑے نے توڑا ہی بڑے سے مراد انھون نے اپنی ذات اقدس کو لیا تھا۔ اور حضرت سارہ کے دینی بہن کہنے کا تو خود انھون نے مطلب بیان کردیا ہے درحقیقت یہ باتین جھوٹ نہ تھین ہان بظاہر جھوٹ معلوم ہوتی ہین ۱۲

کہتے تھے کہ اے اہل عرب یہی ہاجرہ تمھاری مان ہین (بسند ۵۱) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کوئی (غلط) بات نہین کہی سوا تین باتون کے انھون نے کہا کہ مین بیمار ہون حالانکہ بیمار نہ تھے اور انھون نے کہا بلکہ یہ کام انکے بڑے نے کیا ہی لہذا انسے پوچھو اگر یہ بولتے ہون اور انھون نے فرعون سے جب اُس نے سارہ کی بابت پوچھا کہ یہ کون ہی کہا کہ یہ میری بہن ہی حضرت فرماتے تھے کہ سوا اسکے ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کوئی ایسی بات نہین کہی۔ (بسند ۵۲) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ابراہیم کبھی جھوٹ نہین بولے سوا تین باتون کے پھر انھون نے حدیث ذکر کی (بسند ۵۳) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم سوا تین باتون کے کبھی جھوٹ نہین بولے دو باتین انھون نے راہ خدا مین کہین ایک یہ کہ مین بیمار ہون اور دوسری یہ کہ یہ کام انکے بڑے نے کیا ہی اور انھون نے سارہ کو کہا کہ یہ میری بہن ہی۔ (بسند ۵۴) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہی کہ انھون نے کہا ابراہیم علیہ السلام سوا تین باتون کے کبھی جھوٹ نہین بولے (وہ تین باتین یہ ہین) انھون نے کہا مین بیمار ہون اور انھون نے کہا بلکہ یہ کام انکے بڑے نے کیا ہی یہ انھون نے صرف نصیحت کی غرض سے کہا تھا اور انسے جب بادشاہ نے سارہ کی بابت پوچھا تو انھون نے کہا کہ یہ میری بہن ہی حالانکہ وہ انکی بی بی تھین (بسند ۵۵) محمد سے مروی ہی کہ انھون نے کہا ابراہیم سوا تین باتون کے کبھی جھوٹ نہین بولے انمین سے دو باتین خدا کے لیے تھین اور ایک بات اپنے لیے وہ دونون باتین یہ ہین انھون نے کہا مین بیمار ہون اور انھون نے کہا بلکہ یہ کام انکے بڑے نے کیا ہی اور سارہ کے بارے مین بھی انھون نے اس بادشاہ کا قصہ بیان کیا [ابوجعفر کہتا ہی کہ اب پھر ابن اسحاق کی حدیث کا سلسلہ شروع ہوتا ہی] ہاجرہ ایک خدمتگار تھین سارہ نے انکو حضرت ابراہیم پر ہبہ کر دیا اور کہا کہ مین اس عورت کو حسین سمجھتی ہون اسکو تم لے لو شاید اللہ اس سے تمھین کوئی اولاد دے سارہ کے اولاد نہ ہوتی تھی انسے حضرت ابراہیم کی کوئی اولاد نہین ہوئی یہانتک کہ وہ بوڑھی ہوگئین حضرت ابراہیم نے اللہ سے دعا کی تھی کہ انھین ایک نیک فرزند عنایت کرے اس دعا کی اجابت مین تاخیر ہوئی یہانتک کہ

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال ثنا محمد بن اسحاق عن عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ ۱۲

۵۲ حدثنی سعید بن یحیی الاموی قال حدثنی ابی قال ثنا محمد بن اسحاق قال ثنا ابوالزناد عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ ۱۲

۵۳ حدثنا ابوکریب قال ثنا ابواسامۃ قال حدثنی ہشام عن محمد عن ابی ہریرۃ ۱۲ ۵۴ حدثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن مغیرۃ عن المسیب بن رافع عن ابی ہریرۃ ۱۲ ۵۵ حدثنی یعقوب قال حدثنی ابن علیہ عن ایوب عن محمد ۱۲

حضرت ابراہیم بوڑھے ہو گئے اور حضرت سارہ بانجھ ہو گئین پھر جب حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ سے خلوت کی تو انسے اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوے (بسندہ[سلہ]) عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مصر کو فتح کرنا تو وہان کے لوگون کے ساتھ نیک سلوک کرنا کیونکہ انکا حق ہو اور رحم (کی قرابت) ہو (بسندہ[سلہ]) ابن اسحاق کہتے تھے مینے زہری سے پوچھا کہ رحم کی کون سی قرابت تھی جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا زہری نے کہا حضرت اسمٰعیل کی والدہ ہاجرہ انھین لوگون مین سے تھین۔ (اب پھر ابن اسحاق کی حدیث کا سلسلہ شروع ہوتا ہی) پس اہل علم کہتے ہین کہ جب ہاجرہ کے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت سارہ اپنے اولاد نہونے سے سخت رنجیدہ ہوئین حضرت ابراہیم مصر سے شام چلے گئے تھے مصر کے بادشاہ کی طرف سے انھین خوف تھا اسی وجہ سے وہ وہان سے چلے گئے تھے اور مقام سبع جو فلسطین کے ضلع مین ہی فروکش تھے حضرت لوط علیہ السلام مقام موتفکہ مین رہتے تھے یہ مقام سبع سے ایک شب و روز کی مسافت پر تھا پھر اللہ عزوجل نے انکو بھی نبی کر دیا حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام سبع مین رہتے تھے وہین انھون نے ایک کنوان کھودا تھا اور اور ایک مسجد بنائی تھی اس کنوین کا پانی بہت شیرین اور صاف تھا حضرت ابراہیم کی بکریان اُسی کنوین سے پانی پیتی تھین وہان کے لوگون نے حضرت ابراہیم کو ستایا حضرت ابراہیم وہان سے چلے گئے اور فلسطین کے ضلع مین رملہ اور ایلیا کے درمیان مین ایک شہر تھا جسکا نام قط یا قطا تھا وہان چلے گئے جب حضرت ابراہیم وہان سے چلے گئے تو وہ پانی خشک ہو گیا مقام سبع کے رہنے والے حضرت ابراہیم کی تلاش مین نکلے یہانتک کہ انکو پایا اور اپنی حرکت پر بہت نادم ہوے کہنے لگے ہم نے اپنے یہان سے ایک نیک آدمی کو نکال دیا حضرت ابراہیم سے درخواست کی کہ واپس چلین حضرت ابراہیم نے کہا مین ایسے مقام مین واپس نہ جاؤنگا جہان سے نکالدیا گیا لوگون نے کہا تو وہ کنوان جس سے آپ پانی پیتے تھے اور ہم بھی آپکے طفیل مین اس سے پانی پیتے تھے خشک ہو گیا ہی حضرت ابراہیم نے اُن لوگون کو سات بکریان دین اور فرمایا کہ انکو اپنے ساتھ لیجاؤ اگر تم ان بکریون کو کنوین پر لیجاؤ گے تو پانی نکل آئیگا اور ویسا ہی شیرین اور صاف ہو جائیگا جیسا کہ تھا پھر اس سے پیا کرنا مگر خبردار کوئی حائضہ عورت اس سے پانی نہ بھرے چنانچہ وہ لوگ بکریان لے گئے جیسے ہی بکریان کنوین کی جگت پر پہونچین کنوین کا پانی نکل آیا اور وہ لوگ اُس سے پینے لگے وہ اسی حالت پر تھا کہ ایک حائضہ عورت آئی اور اُس سے

[سلہ] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ قال حدثنی ابن اسحاق عن الزہری عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری ۱۲

[سلہ] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ قال حدثنی ابن اسحاق ۱۲

اُس کنوین سے پانی بھرا پھر اُسکا پانی نیچے چلا گیا اُسی حالت پر آج تک ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام مہمانون کی مہمانداری بہت کیا کرتے تھے اللہ عزوجل نے انھین بہت وسعت دی تھی اور انکا رزق اور مال اور خدم بہت بڑھایا تھا۔ پھر جب اللہ عزوجل نے قوم لوط کے ہلاک کرنیکا ارادہ فرمایا تھا تو اپنے فرشتون کو لوط علیہ السّلام کے پاس بھیجا تاکہ انکو وہان سے چلے جانیکا حکم دین وہ لوگ ایسی بدکاری کرتے تھے جو اُنسے پہلے کسی نے نہ کی تھی اور اسکے ساتھ اپنے نبی کی تکذیب بھی کرتے تھے اور جو احکام خدا کے وہ لائے تھے انکو رد کرتے تھے ان فرشتون کو یہ حکم دیا گیا کہ پہلے ابراہیم علیہ السّلام کے پاس جائین اور انکو اور سارہ کو اسحاق کی بشارت دین اور اسحاق کے بعد یعقوب کی پس جب یہ فرشتے (بشکل انسان) حضرت ابراہیم کے یہان آئے اور (اتفاق سے) پندرہ دن ہو گئے تھے کہ کوئی مہمان حضرت ابراہیم کے یہان نہ آیا تھا یہ بات حضرت ابراہیم پر بہت شاق تھی جب حضرت ابراہیم نے اِن فرشتون کو دیکھا تو مہمان سمجھ کے بہت خوش ہوے کوئی مہمان انکے یہان اس حسن و جمال کا نہ آیا تھا حضرت ابراہیم نے کہا ان مہمانون کی خدمت میرے سوا کوئی نکرے پھر وہ اپنے گھر مین گئے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو اور ایک بُھنا ہوا گوسالہ لے آئے اللہ جل شانہ فرماتا ہی فجاء بعجل حنیذ فقربہ الیہم[۵۱] فلما رأی ایدیہم لاتصل الیہ نکرہم واوجس منہم خیفۃ قالوا لاتخف انا ارسلنا الیٰ قوم لوط وامرأتہ قائمۃ فضحکت پھر اُن فرشتون نے حضرت سارہ کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بشارت دی اسحاق بیٹے تھے اور یعقوب پوتے تھے پس حضرت سارہ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کے کہا ءألد وانا عجوز الی قولہ انہ حمید مجید[۵۲] سارہ کی عمر جیساکہ بیان کیا گیا ہو اُسوقت نوے برس کی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی عمر ایکسو بیس برس کی تھی جب حضرت ابراہیم کے دل سے خوف جاتا رہا اور انکو اسحاق کی بشارت ملی اور یعقوب کی بشارت ملی جو اسحاق کی صلب سے پیدا ہوے اور جس بات سے وہ ڈرتے تھے اس سے انھین امن ہو گیا تو انھون نے کہا الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسماعیل واسحاق انہ ربی لسمیع الدعاء[۵۳] (بسندہ[۵۴]) شعیب جبائی سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ابراہیم علیہ السّلام جب آگ مین ڈالے گئے اس وقت انکی عمر سولہ برس کی تھی اور جب اسحاق ذبح کیے گئے اُس وقت اسحاق کی عمر سات برس کی تھی اور جب حضرت

[۵۱] ترجمہ پس ایک بُھنا ہوا گوسالہ لے آئے اور اُنکے سامنے رکھا جب ابراہیم نے دیکھا کہ انکے ہاتھ کھانے تک نہین پہونچتے تو انکو اپنا دشمن سمجھ کے ڈرے انھون نے کہا ڈرو نہین ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہین ابراہیم کی بی بی کھڑی ہوئی تھین وہ ہنسین ۱۲

[۵۲] ترجمہ کیا میرے بچہ پیدا ہوگا حالانکہ مین بوڑھیا ہون ۱۲ [۵۳] ترجمہ اللہ کا شکر ہو جس نے مجھے بڑھاپے اسمٰعیل اور اسحاق (جیسے فرزند) دیے بیشک میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہو ۱۲ [۵۴] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنا حجاج عن ابن جریج قال اخبرنی وھب

سارہ نے انکو جنا اسوقت حضرت سارہ کی عمر نوے برس کی تھی حضرت اسحاق کا مذبح بیت المقدس سے دو میل کے فاصلے پر تھا جب حضرت سارہ کو معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم اسحاق کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہین تو وہ (مارے رنج کے بیمار ہو گئین) دو دن بیمار رہین اور تیسرے دن انتقال کر گئین۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت سارہ نے ایکسو ستائیس برس کی عمر مین وفات پائی تھی (ابسندہ) سدی سے[1] مروی ہے کہ انھون نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے فرشتون کو قوم لوط کے ہلاک کرنے کے لیے بھیجا تو وہ نوجوان مردون کی صورت مین آئے اور حضرت ابراہیم کے یہان مہمان بن کے اترے جب حضرت ابراہیم نے انکو دیکھا تو انکی بہت عزت کی اور گھر مین جا کے ایک فربہ گوسالہ ذبح کیا اور اسکو پتیلی مین بھنوایا اور انکے پاس لائے اور خود بھی انکے ساتھ بیٹھے اور سارہ خدمت کرنے کھڑی ہوئین اسی کو اللہ جل شانہ نے بیان فرمایا ہے

* امرأتہ قائمة وھو جالس موافق قرارت ابن مسعود کے پس جب حضرت ابراہیم نے وہ گوشت انکے قریب رکھا اور کہا کہ تم کیون نہین کھاتے انھون نے کہا اے ابراہیم ہم بغیر قیمت دیے ہوے کبھی کھانا نہین کھاتے حضرت ابراہیم نے کہا اس کھانے کی بھی قیمت ہے (وہ دید بنا) فرشتون نے پوچھا کہ اسکی کیا قیمت ہے حضرت ابراہیم نے کہا خدا کا نام شروع کرتے وقت لینا اور آخر مین خدا کا شکر کرنا پس حضرت جبریل نے میکائیل کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ شخص سزاوار ہے اس بات کا کہ اسکا پروردگار اسکو خلیل بنالے پھر بھی جب حضرت ابراہیم نے دیکھا کہ ان لوگون کا ہاتھ کھانے تک نہین پہونچتا تو انسے ڈرے حضرت سارہ نے جب یہ (تعجب انگیز) حال دیکھا کہ حضرت ابراہیم انکی عزت کر رہے ہین اور وہ خدمت کرنے کھڑی ہوئی ہین تو وہ ہنسین اور انھون نے کہا کہ ہمین ان مہمانون پر تعجب آتا ہے کہ ہم انکی عظمت کی غرض سے خود انکی خدمت کر رہے ہین اور وہ ہمارا کھانا نہین کھاتے

تعمیر کعبہ کا ذکر

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پھر اللہ عز وجل نے بعد ولادت اسماعیل و اسحاق کے حضرت ابراہیم کو ایک مکان کے بنانے کا حکم دیا جسمین خدا کی عبادت کی جائے اور اسکا نام لیا جائے حضرت ابراہیم کو یہ نہ معلوم ہوا کہ کس جگہ گھر بنائین کیونکہ انسے یہ نہین بیان کیا گیا تھا پس اس سے وہ دلتنگ ہوے پس بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے انکے پاس سکینہ بھیجا تاکہ انھین کعبہ کی جگہ بتائے سکینہ انکو ساتھ لے کے گیا انکے ساتھ انکی بی بی ہاجرہ اور انکے بیٹے اسمعیل بھی تھے اسمعیل اُس زمانے مین کمسن تھے اور بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے انکے پاس حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا تاکہ وہ انھین کعبہ کا مقام بتا دین

[1] حدثنی موسی بن ہارون قال نا عمرو بن حماد قال نا اسباط عن السدی ۱۲

اور یہ کہ کیا کرنا چاہیے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کے پاس سکینہ کو بھیجا تھا

(بسلسلہ سند ہ) خالد بن عرعرہ سے مروی ہو کہ ایک شخص حضرت علی بن ابی طالب کے سامنے کھڑا ہوگیا اور اُسنے کہا آپ مجھسے بیان کیجیے کہ کیا کعبہ ہی پہلا گھر ہو جو دنیا مین بنایا گیا حضرت علی نے کہا نہین بلکہ پہلا گھر جو برکت کے لیے بنایا گیا وہ مقام ابراہیم ہو جو شخص وہان داخل ہو جاتا ہو امن مین ہو جاتا ہو اگر تم چاہو تو مین تم سے بیان کرون کہ کعبہ کیونکر بنایا گیا اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو وحی بھیجی کہ میرے لیے ایک گھر دنیا مین بناؤ حضرت ابراہیم (اس گھر کی جگہ تجویز کرنے مین) پریشان ہوئے اللہ عزوجل نے سکینہ کو بھیجا سکینہ ایک ہوا پیچدار ہو جسکے دو سرے ہین اسکا ایک سرا دوسرے سے مل گیا اور وہ چلی یہانتک کہ مکہ پہونچی اور کعبہ کی جگہ کو گھیر لیا جس طرح سانپ گونڈلی مارتا ہو حضرت ابراہیم کو حکم دیا گیا کہ جس جگہ سکینہ ٹھیر جائے وہین وہ گھر بنائین پس حضرت ابراہیم نے وہین گھر بنایا ایک پتھر باقی رہگیا تو لڑکا (حضرت اسمعیل) کچھ بنانے لگا حضرت ابراہیم نے کہا (تم نہ بناؤ) تم مجھے پتھر ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے دو جیسے مین کہون چنانچہ لڑکا پتھر ڈھونڈھنے گیا جب پتھر لے کے آیا تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم نے سیاہ پتھر اسکی جگہ لگادیا ہو لڑکے نے کہا اے باپ یہ پتھر تمھین کس نے لا دیا حضرت ابراہیم نے کہا وہ لے آیا جو تمھارے بنانے پر بھروسہ نہین کرتا یہ پتھر میرے پاس جبرئیل آسمان سے لائے ہین پھر دونون نے مل کے اسکی تعمیر ختم کی۔

(بسلسلہ سند ہ) حضرت علی سے مروی ہو انھون نے کہا جب ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ بنانے کا حکم دیا گیا تو اُنکے ساتھ اسمعیل اور ہاجرہ بھی چلے جب مکہ پہونچے تو کعبہ کے مقام پر ابر کا سا چھتہ دیکھا اسمین ایک چیز مثل سر کے تھی اُسنے کہا کہ اے ابراہیم میرے سایے کے نیچے یا یہ کہا کہ بقدر میرے سایہ کے کعبہ بناؤ اس سے کم زیادہ نکرو جب حضرت ابراہیم کعبہ بنا چکے تو خود چلدیے اور اسمعیل اور ہاجرہ کو وہین چھوڑ دیا ہاجرہ نے کہا اے ابراہیم ہمین کس کے سپرد کیے جاتے ہو حضرت ابراہیم نے کہا اللہ کے حضرت ہاجرہ نے کہا تو اچھا جاؤ وہ ہمین ضائع نکریگا پھر حضرت اسمعیل بہت سخت پیاسے ہوے پس حضرت ہاجرہ کوہ صفا پر چڑھ گئین اور انھون نے اِدھر اُدھر دیکھا مگر کچھ نہ دکھائی دیا پھر وہ کوہ مروہ پر چڑھین اور انھین کچھ نہ دکھائی دیا پھر وہ لوٹ کر صفا پر آئین اور انھین کچھ نہ دکھائی دیا اسی طرح انھون نے سات مرتبہ کیا پھر کہا کہ اے اسمعیل تم ایسی جگہ مرو کہ مین تمھین نہ دیکھون پھر وہ حضرت اسمعیل کے پاس آئین وہ بسبب تشنگی کے اپنے پیر

سلہ حدثنا ہناد بن السری قال ثنا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن خالد بن عرعرۃ ۱۲ ؎ ۵۲ حدثنا ابن بشار و ابن المثنی قال ثنا مومل قال ثنا سفیان عن ابی اسحاق عن حارثۃ بن مضرب عن علی ۱۲

زمین پر مار رہے تھے پس حضرت جبریل نے ہاجرہ کو آواز دی کہ تم کون ہو ہاجرہ نے کہا مین ہاجرہ ہون ابراہیم کی اُم ولد جبریل نے پوچھا ابراہیم تھین کسکے سپرد کر گئے ہین ہاجرہ نے کہا ہمین اللہ کے سپرد کر گئے ہین جبریل نے کہا تھین کفایت کرنے والے کے سپرد کر گئے ہین پھر لڑکے نے زمین پر جو اپنی انگلیان مارین تو چشمہ زمزم نکل آیا حضرت ہاجرہ اس پانی کو روکنے لگین جبریل نے کہا اسے چھوڑ دو یہ بڑا چشمہ ہو جائیگا۔ (بسندہ)[1] سدی سے مروی ہو کہ اللہ نے ابراہیم و اسمعیل کو یہ حکم دیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے کے لیے صاف کرو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے یہانتک کہ مکہ پہونچے پس وہ اور اسمعیل کھڑے ہو گئے اور پھاوڑہ لے کے تلاش کرنے لگے انھین یہ معلوم نہ تھا کہ وہ گھر کہان ہو اللہ نے ایک ہوا کو بھیجا جسکو ریح خجوج کہتے ہین اسکے دو بازو ہین اور ایک سر ہو سانپ کی ہمشکل ہو اُس نے کعبہ کی گرد گرد صاف کر کے کعبہ کی پہلی بنیادین انھین دکھلائین پس انھون نے پھاوڑہ لے کے کھودنا شروع کیا اور بنیاد کو پھر قائم کیا اسی کو اللہ عزوجل فرماتا ہو واذ بوانا لابراھیم مکان البیت[2] (بسندہ)[3] حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہو وہ کہتے تھے کہ جب اللہ نے ابراہیم کو کعبہ بنانے کا اور لوگون مین حج کے اعلان کا حکم دیا تو حضرت ابراہیم ملک شام سے چلے اور اُنکے بیٹے اسماعیل اور اسماعیل کی والدہ ہاجرہ بھی تھین اور اللہ نے انکے ہمراہ سکینہ کو کر دیا جو ایک ہوا ہو اسکے زبان ہوتی ہو جس سے وہ کلام کرتی ہو جب وہ چلتی تھی تو حضرت ابراہیم اسکے ساتھ چلتے تھے اور جب وہ ٹھیر جاتی تھی اسکے ساتھ ٹھیر جاتے تھے یہانتک کہ وہ انکو لے کے مکہ پہونچی جب وہ کعبہ کے مقام پر پہونچی تو اسکے گرد گھوم گئی پھر اُس نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ میرے نشان پر کعبہ کو بناؤ میرے نشان پر کعبہ کو بناؤ میرے نشان پر کعبہ کو بناؤ پس حضرت ابراہیم نے بنیاد رکھی اور انھون نے اور اسمعیل نے اسکو بلند کیا تھا یہانتک کہ جب رکن کے مقام پر پہونچے تو ابراہیم نے اسمعیل سے کہا کہ اے میرے بیٹے کوئی پتھر ڈھونڈھ لاؤ تو مین اسکو لوگون کے لیے علامت بنا دون وہ ایک پتھر ڈھونڈھ لائے مگر حضرت ابراہیم نے اسکو پسند نکیا اور کہا کہ اور کوئی پتھر لے آؤ حضرت اسمعیل پتھر ڈھونڈنے گئے جب پتھر ڈھونڈھ کے لائے تو دیکھا کہ ایک پتھر اس مقام پر رکھدیا گیا ہو انھون نے کہا اے میرے باپ یہ پتھر تمھارے پاس کون لایا حضرت ابراہیم نے کہا اے میرے بیٹے یہ پتھر وہ شخص لایا جس نے مجھے تمھارا محتاج نہین کیا۔ اور **دوسرے علما** کا قول ہو کہ شام سے کعبہ کا مقام بتانے حضرت ابراہیم کے ساتھ جو آیا تھا وہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے اور انھون نے کہا کہ ہاجرہ اور اسمعیل کو

[1] حدثنی موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی ۱۲ [2] ترجمہ اور یاد کرو جب ہمنے ابراہیم کو کعبہ کا مقام بتایا

[3] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة قال حدثنی محمد بن اسحاق عن الحسن بن عمارہ عن سماک بن حرب عن خالد بن عرعرة عن علی بن ابی طالب ۱۲

مکہ لانیکا سبب حضرت سارہ کا رشک تھا جو بسبب ولادت اسمعیل کے انکو پیدا ہو گیا تھا۔

اسکا کون قائل ہے

(بسندہ[۵۱]) سدی سے مروی ہے کہ سارہ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ تم ہاجرہ کے ساتھ خلوت کرو مین تمکو اسکی اجازت دیتی ہون چنانچہ حضرت ابراہیم نے انسے خلوت کی تو اسمعیل انکے شکم مین آ گئے پھر اُسکے بعد انھون نے حضرت سارہ سے خلوت کی تو حضرت اسحاق انکے شکم مین آ گئے پھر جب ولادت ہوئی اور دونون لڑکے بڑے ہوے تو اسمعیل اور اسحاق مین کچھ لڑائی ہوئی تو حضرت سارہ اسمعیل کی والدہ پر خفا ہوئین اور انکو رشک آیا اور ہاجرہ کو نکالدیا پھر تھوڑی دیر کے بعد بلایا پھر دوبارہ اسی طرح خفا ہوئین اور نکالدیا پھر بلالیا اور قسم کھائی کہ مین انکے جسم کا کوئی ٹکڑا کاٹ ڈالون گی بعد اُسکے کہنے لگی اگر ناک کاٹ ڈالون یا کان کاٹ ڈالون تو صورت بدنما ہو جائیگی لہذا جسم اسفل کا کوئی حصہ کاٹونگی پس انھون نے موضع ختنہ کو کاٹ ڈالا اُسوقت ہاجرہ نے دامن نیچا کر لیا تاکہ خون چھپ جائے اسی وجہ سے عورتون نے نیچے دامن پہننا شروع کیے پھر سارہ نے ہاجرہ سے کہا کہ تم میرے ساتھ ایک شہر مین نرہو اور اللہ نے حضرت ابراہیم پر وحی بھیجی کہ مکہ جاؤ اُسوقت مکہ مین کعبہ نہ تھا چنانچہ حضرت ابراہیم ہاجرہ کو مکہ لے گئے اور وہان انکو چھوڑ دیا ہاجرہ نے کہا ہمکو یہان کسکے پاس چھوڑے جاتے ہو بعد اسکے سدی نے حضرت ہاجرہ اور اُنکے بیٹے کا پورا قصہ بیان کیا۔

(بسندہ[۵۲]) مجاہد وغیرہ اہل علم سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے جب ابراہیم کو کعبہ کی جگہ اور حرم کے نشانات بتائے تو وہ چلے اور انکے ساتھ جبریل تھے جس بستی مین انکا گذر ہوتا تھا حضرت جبریل سے پوچھتے تھے کہ اے جبریل کیا مجھے یہین کا حکم دیا گیا ہے حضرت کہتے تھے آگے چلیے یہانتک کہ مکہ پہونچے وہ اُس زمانے مین جنگل بیابان تھا کچھ لوگ مکہ سے باہر آس پاس رہتے تھے جنکو عمالیق کہتے تھے کعبہ اس وقت مین ایک سرخ ٹیلہ کی شکل مین تھا حضرت ابراہیم نے جبریل سے کہا کہ کیا یہین مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان دونون کو چھوڑ دون حضرت جبریل نے کہا ہان پس وہ اُن دونون کو حطیم کے مقام مین لے گئے اور وہان اتار دیا اور ہاجرہ والدہ اسمعیل کو حکم دیا کہ یہان تم چھپر ڈال لینا بعد اُسکے حضرت ابراہیم نے کہا ربنا[۵۳] انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم الی العلہم یشکرون بعد اسکے وہ اپنے مکان ملک شام لوٹ آئے اور انکو کعبہ کے پاس چھوڑ دیا پھر حضرت اسمعیل سخت پیاسے ہوے انکی والدہ اُنکے لیے

[۵۱] حدثنی موسی بن ہارون قال نا عمرو بن حماد قال نا اسباط عن السدی ۱۲

[۵۲] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحاق قال نا عبداللہ بن ابی نجیح عن مجاہد وغیرہ من اہل العلم ۱۲

[۵۳] ترجمہ اے میرے پروردگار مینے اپنی ذریت کو ایک بے آب و گیاہ جنگل مین تیرے بزرگ گھر کے پاس چھوڑ دیا ہے ۱۲

پانی ڈھونڈنے گئین مگر نہ ملا پھر انھون نے خیال کیا کہ کسی کی آواز سنائی دے تو اس سے پانی مانگین تو انکو ایک آواز سی کوہ صفا کے پاس معلوم ہوئی وہ گئین اور جا کے کوہ صفا پر کھڑی ہوئین مگر وہان انھون نے کسی شخص کو نہ پایا پھر کچھ آواز سی کوہ مروہ کے پاس معلوم ہوئی وہان بھی گئین اور مروہ پر کھڑی ہوئین وہان بھی کسی کو نہ دیکھا اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ ایسا نہین ہوا بلکہ وہ صفا پر اللہ سے دعا کرنے اور اسمعیل کے لیے مدد مانگنے گئی تھین پھر وہ مروہ پر آئین اور انھون نے ایسا ہی کیا بعد اُسکے انھون نے کچھ درندون کی آواز حضرت اسمعیل کے پاس سنی جہان کہ انکو چھوڑ آئی تھین لہذا وہ انکی طرف دوڑتی ہوئی چلین تو انکو دیکھا کہ وہ ایک چشمہ سے جو برابر اپنے ہاتھ سے پانی لے کے پی رہے ہین اسمعیل کی والدہ آئین اور انھون نے اس پانی کو گھیرا پھر ایک مشک اس سے بھر کے دوسرے وقت کے لیے رکھ لی اگر وہ ایسا نکرتین تو زمزم ایک بڑا چشمہ ہو جاتا مجاہد کہتے تھے ہم یہ سنا کرتے تھے کہ زمزم کو حضرت اسمعیل علیہ السلام کے لیے جبکہ وہ پیاسے ہوے اپنی ایڑی سے ٹھوکر دے کے نکالا تھا (بسندہ[له]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ سب سے پہلے جس نے صفا مروہ کے درمیان مین سعی کی وہ حضرت اسمعیل کی والدہ تھین اور سب سے پہلے جس نے عرب کی عورتون مین نیچے دامنون کا رواج دیا وہ بھی اسمعیل کی والدہ تھین جب وہ سارہ کے پاس سے بھاگین تو انھون نے اپنا دامن لٹکا دیا تھا تاکہ نشان قدم نہ بنین پھر انھو اور انکے ساتھ حضرت اسمعیل کو لے کے حضرت ابراہیم کعبہ کے مقام پر آئے اور وہان انکو چھوڑ کے چلے آئے حضرت ہاجرہ نے کہا کس چیز کے بھروسہ پہ ہمکو چھوڑے جاتے ہو کھانے کے پاس چھوڑے جاتے ہو یا پانی کے پاس چھوڑے جاتے ہو حضرت ابراہیم کچھ جواب نہ دیتے تھے پھر ہاجرہ نے کہا کہ کیا اللہ نے تمھین اس بات کا حکم دیا ہو حضرت ابراہیم نے کہا ہان ہاجرہ نے کہا کہ تو وہ ہمین ضائع نکریگا پس ہاجرہ اپنی جگہ پر لوٹ آئین اور حضرت ابراہیم چلے گئے یہانتک کہ جب حضرت ابراہیم مقام ثینہ کدا مین پہونچے تو وادی کی طرف منھ کر کے کھڑے ہوے اور کہا ربنا[۲] انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک الحرام حضرت ہاجرہ کے ہمراہ ایک مشک تھی جسمین پانی تھا جب وہ پانی ختم ہو گیا تو انھین پیاس لگی اور انکا دودھ بھی خشک ہو گیا بچہ بھی بہت پیاسا ہوا پس حضرت ہاجرہ نے سب سے نیچا پہاڑ تلاش کیا اور کوہ صفا پر چڑھین اور خیال کرتی رہین کہ کوئی آواز سنین یا کسی آدمی کو دیکھین مگر انھون نے کوئی آواز نہ سنی پھر اُتر آئین جب نشیب مین پہونچین تو دوڑ کے نکل گئین جسطرح

[له] حدثنی یعقوب بن ابراہیم والحسن بن محمد قالا ثنا اسمعیل ابن ابراہیم عن ایوب قال نبئت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲

[۲] ترجمہ اے میرے پروردگار مینے اپنی ذریت کو ایک بے آب وگیاہ جنگل مین تیرے بزرگ گھر کے پاس چھوڑ دیا ہو ۱۲

کام والا آدمی دوڑتا ہی پھر انھون نے دیکھا کہ کون سا پہاڑ نیچا ہی اور مروہ پر چڑھ گئین وہان بھی خیال
کرتی رہین کہ کوئی آواز سنین یا کسی آدمی کو دیکھین تو انھون نے اپنے خیال مین ایک آواز سنی یہانتک
کہ جب انکو یقین ہوگیا تو کہنے لگین کہ اے شخص تو نے مجھے اپنی آواز تو سنا دی اب میری حالت زاری
بھی کہ مین بھی ہلاک ہوگئی اور جو میرے ساتھ ہی وہ ہلاک ہوگیا پس ایک فرشتہ وہان آیا جب وہ زمزم کے
مقام مین پہونچا تو اُس نے ایک ٹھوکر (زمین پر) ماری وہان سے ایک چشمہ بہنے لگا حضرت ہاجرہ نے
جلدی سے اُس پانی کو مشک مین بھر لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ اسمعیل کی والدہ پر
رحم کرے اگر وہ جلدی نکرتین تو زمزم ایک بہت بڑا چشمہ بن جاتا۔ فرشتے نے ہاجرہ سے کہا کہ اس شہر کے
لوگون پر تم پیاس کا خوف نکرو یہ چشمہ اللہ کے مہمانون کے لیے باقی رہیگا اور کہا کہ اس لڑکے کا باپ عنقریب
آئیگا اور یہ لڑکا اور وہ دونون ملکر اللہ کے لیے ایک گھر بنائینگے جو اس مقام پر ہوگا۔ (اتفاق سے اُسی
زمانے مین) ایک قافلہ قبیلۂ جرہم کا بارادہ ملک شام اُدھر سے نکلا ان لوگون نے پہاڑ پر کچھ پرندون کو
دیکھا تو (آپس مین) کہنے لگے یہ پرندہ پانی پر اُڑ رہے ہین یقین اس وادی مین کہین پانی معلوم ہی لوگون نے
کہا نہین پھر انھون نے بلندی پر چڑھ کے دیکھا تو دیکھا کہ ایک عورت (پانی کے پاس بیٹھی ہوئی ہی) پس وہ
لوگ آئے اور انھون نے ہاجرہ سے وہان رہنے کی اجازت مانگی حضرت ہاجرہ نے انھین اجازت دیدی
پھر حضرت ہاجرہ کی وفات ہوگئی اور حضرت اسمعیل نے انھین لوگون کے خاندان کی ایک عورت سے نکاح
کر لیا (چند روز کے بعد) حضرت ابراہیم وہان آئے اور انھون نے اسمعیل کا مکان پوچھا لوگون نے بتادیا
مگر حضرت اسمعیل سے ملاقات نہین ہوئی انکی بی بی کو انھون نے (گھر مین) پایا وہ بہت ترش رو اور کج خلق
تھین حضرت ابراہیم نے انسے کہا کہ جب تمھارے شوہر آئین تو انسے کہنا کہ ایک بوڑھا اس شکل و صورت
کا آیا تھا اُس نے تمھین پیغام دیا ہی کہ تمھارے گھر کی چوکھٹ مجھے پسند نہین ہی اسکو بدل دو یہ کہکے حضرت
ابراہیم چلے گئے جب اسمعیل آئے تو انکی بی بی نے سب حال انسے بیان کیا حضرت اسمعیل نے کہا وہ میرے
والد تھے اور تم میرے دروازہ کی چوکھٹ ہو پھر حضرت اسمعیل نے انکو طلاق دیدی اور اُسی خاندان کی دوسری
عورت سے نکاح کر لیا پھر (چند روز کے بعد) حضرت ابراہیم آئے اور اسمعیل کے گھر گئے مگر پھر انکو نپایا اور
انکی بی بی کو پایا یہ نرم مزاج خندہ پیشانی تھین حضرت ابراہیم نے انسے پوچھا کہ تمھارے شوہر کہان ہین انھون نے
کہا وہ شکار کرنے گئے ہین حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ تم لوگون کی غذا کیا ہی انھون نے کہا گوشت اور پانی
حضرت ابراہیم نے کہا یا اللہ انکے لیے گوشت اور پانی مین برکت دے یہ دعا انھون نے تین مرتبہ کی اور کہا
کہ جب تمھارے شوہر آئین تو کہنا کہ یہان ایک بڈھا اس شکل صورت کا آیا تھا اُس نے تمھین یہ پیغام دیا ہی

کہ تمھارے گھر کی چوکھٹ سے مین خوش ہون اسکو قائم رکھو پس جب حضرت اسمعیل آئے تو انکی بی بی نے
انسے بیان کیا پھر تیسری مرتبہ جب حضرت ابراہیم آئے تو (اسمعیل سے ملاقات ہوئی اور) دونون نے ملکر
کعبہ کی عمارت بلند کی۔ (بسلسلہ سندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ ابراہیم پیغمبر اسمعیل اور ہاجرہ کو
لے کے آئے اور انکو مکہ مین زمزم کی جگہ پر چھوڑ کر چلے تو ہاجرہ نے تین مرتبہ انسے چلا چلا کے پوچھا کہ
اے ابراہیم تھین کس نے کہا ہو کہ مجھے ایسی زمین مین چھوڑ دو جہان نہ کھیتی ہو نہ دودھ نہ کوئی آدمی
ہو اور نہ پانی ہو اور نہ زاد راہ ہو حضرت ابراہیم نے کہا میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہو حضرت
ہاجرہ نے کہا تو وہ ہمین ضائع نکریگا پھر جب حضرت ابراہیم آگے بڑھ گئے تو کہنے لگے ربنا انک[12]
تعلم ما نخفی وما نعلن وما یخفی علی اللہ من شیٔ فی الارض ولا فی السماء پھر جب اسمعیل علیہ السلام پیاسے ہوے
تو وہ زمین کو اپنی ایڑیون سے رگڑنے لگے ہاجرہ (پانی کے تلاش مین) چلین یہانتک کہ صفا پر چڑھین
وادی اس زمانے مین بہت گہری تھی صفا پر چڑھ کے انھون نے ادھر اُدھر دیکھنا شروع کیا کہ کچھ دکھائی
دے مگر کچھ نہ دکھائی دیا پس وہ اُترین اور اُس وادی سے دوڑکر نکل گئین پھر مروہ پر چڑھین کہ کچھ دکھائی دے
مگر کچھ ندکھائی دیا اسی طرح انھون نے سات مرتبہ کیا پھر وہ مروہ سے اُتر کے حضرت اسمعیل کے پاس
آئین وہ اپنی ایڑی زمین پر رگڑ رہے تھے اور زمزم کا پانی جوش کر رہا تھا حضرت ہاجرہ نے ہاتھ مین
پانی لےلیکر مشک مین بھرنا شروع کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ ہاجرہ پر رحم کرے اگر وہ
اسکو اسی حال پر چھوڑ دیتین تو زمزم ایک بڑا چشمہ ہو جاتا اور قیامت تک باقی رہتا۔ حضرت ابن عباس
کہتے تھے کہ قبیلۂ جرہم کے لوگ اس زمانے مین مکہ کے قریب ایک وادی مین رہتے تھے جب پرند پانی کو
دیکھکر اس وادی مین رہنے لگے اور اُن لوگون نے پرندون کو دیکھا کہ وہ اُسی وادی مین رہتے ہین تو انھون نے
(آپسمین) کہا کہ یہ پرند جو اس وادی مین رہتے ہین تو ضرور اس وادی مین کہین پانی ہو پس وہ (تلاش
کرتے کرتے) حضرت ہاجرہ کے پاس پہونچے اور کہنے لگے اگر تم چاہو تو ہم بھی تمھارے پاس رہین اور
تمھاری وحشت کو دفع کرین اور پانی تو تمھارا ہی ہو حضرت ہاجرہ نے کہا اچھا چنانچہ وہ لوگ حضرت
ہاجرہ کے پاس رہنے لگے یہانتک کہ حضرت اسمعیل بڑے ہوے اور حضرت ہاجرہ کی وفات ہو گئی
حضرت اسمعیل نے قبیلۂ جرہم کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ پھر حضرت ابراہیم نے سارہ سے حضرت
ہاجرہ کے پاس آنیکی اجازت مانگی انھون نے اجازت دی مگر یہ شرط کر لی کہ وہان ٹھیرنا نہین حضرت

سلسلہ حدثنا الحسن بن محمد قال حدثنی یحیی بن عباد قال نا حماد بن سلمة عن عطار بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس[12]
[12] ترجمہ اے ہمارے پروردگار تو جانتا ہو جو ہم چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین اللہ پر کوئی چیز نہ زمین مین پوشیدہ نہ آسمان مین[12]

ابراہیم جو یہان پہونچے تو حضرت ہاجرہ کی وفات ہو چکی تھی حضرت ابراہیم اسمعیل کے گھر گئے اور انکی بی بی سے
پوچھا کہ تمھارے شوہر کہان ہین انھون نے کہا وہ شکار کے لیے گئے ہین حضرت اسمعیل حرم سے باہر چلے
جاتے تھے اور شکار کرکے واپس آتے تھے حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ ضیافت (کا سامان)
ہے کچھ کھانے پینے کی چیز ہے انھون نے کہا نہین میرے پاس کچھ نہین ہے نہ کوئی آدمی میرے پاس ہے
(جس سے منگاؤن) حضرت ابراہیم نے کہا تو جس وقت تمھارے شوہر آجائین انسے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ
اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدلدین یہ کہکر حضرت ابراہیم چلے گئے حضرت اسمعیل آئے تو انھین اپنے
والد کی کچھ خوشبو معلوم ہوئی اپنی بی بی سے پوچھا کہ کیا کوئی یہان آیا تھا انھون نے کہا ہان ایک بوڑھا آیا تھا جسکی
ایسی شکل و صورت تھی بہت حقارت سے انکا ذکر کیا حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ وہ کیا کہ گئے ہین انھون نے کہا
یہ کہہ گئے ہین کہ اپنے شوہر سے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل دین پس حضرت
اسمعیل نے انکو طلاق دیدی اور دوسری عورت سے نکاح کیا تھوڑے دنون کے بعد پھر حضرت ابراہیم نے
اسمعیل کے دیکھنے کی اجازت سارہ سے چاہی انھون نے اجازت دیدی اور یہ شرط کر لی کہ وہان ٹھیرنا
نہین پس حضرت ابراہیم آئے اور اسمعیل کے گھر مین گئے انکی بی بی سے پوچھا کہ تمھارے شوہر کہان ہین
انھون نے کہا وہ شکار کھیلنے گئے ہین خدا نے چاہا تو ابھی آتے ہونگے آپ ٹھیریے خدا آپ پر رحم کرے
حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ ضیافت (کا سامان) ہے انھون نے کہا ہان حضرت ابراہیم نے
کہا تمھارے پاس کچھ تھوڑی روٹی گیہون یا جو یا چھوہارے ہین پس وہ دودھ اور گوشت لے آئین حضرت ابراہیم نے انکے لیے
دعاے برکت مانگی کہا اگر وہ اس وقت روٹی یا گیہون یا چھوہارے لے آتین تو آج تمام دنیا سے
زیادہ گیہون اور جو اور چھوہارے پیدا ہوتے پھر حضرت اسمعیل کی بی بی نے کہا آپ اتریے تاکہ مین
آپکا سر دھو دون مگر حضرت ابراہیم اترے نہین پس وہ انکو مقام کے پاس لے گئین اور اسکو انکے داہنی
جانب رکھدیا حضرت ابراہیم نے اسپر اپنا پیر رکھدیا اسپر انکے پیر کا نشان بن گیا پھر انھون نے داہنا حصہ
سر کا ملدیا بعد اسکے مقام کو انکی بائین جانب رکھکر بایان حصہ بھی ملدیا حضرت ابراہیم نے انسے کہا
جب تمھارے شوہر آئین تو انسے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اب تمھارے دروازہ کی چوکھٹ درست ہوگئی
چنانچہ جب حضرت اسمعیل آئے اور انھین اپنے والد کی خوشبو معلوم ہوئی تو انھون نے اپنی بی بی سے
پوچھا کہ کیا یہان کوئی آدمی آیا تھا انھون نے کہا ایک پیر مرد آئے تھے جو نہایت حسین تھے اور انکے
جسم کی خوشبو نہایت پاکیزہ تھی وہ مجھسے ایسا ایسا کہہ گئے ہین مینے انسے یہ یہ باتین کین اور انکا سر دھو دیا
مقام پر انکے قدم کا نشان بن گیا ہے حضرت اسمعیل نے پوچھا وہ تمھین کچھ پیغام دے گئے ہین انھون نے کہا

ہان وہ کہہ گئے ہین کہ جب تمھارے شوہر آئین تو انسے سلام کہنا اور کہنا کہ اب تمھارے دروازہ کی چوکھٹ درست ہوگئی ہو حضرت اسمعیل نے کہا وہ پیر مرد ابراہیم علیہ السّلام تھے پھر تھوڑے دنون کے بعد اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم کو کعبہ کی تعمیر کا حکم دیا چنانچہ حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل دونون نے ملکر اُسکو بنایا جب بنا چکے تو انکو حکم ملا کہ لوگون مین حج کا اعلان کرو پس حضرت ابراہیم (اعلان کرنے کے لیے چلے) جس طرف سے انکا گذر ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ اے لوگو تمھاری (عبادت کے) لیے ایک گھر بنایا گیا ہو اسکا حج کرو انکی اس آواز کو جو شجر و حجر سنتا تھا وہ لبیک اللھم لبیک کہتا تھا حضرت ابراہیم کے اس قول ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم مین اور اس قول مین الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسماعیل واسحاق اتنے برس گذرے تھے جنکی مقدار عطا کو یاد نہین رہی۔ (بسندہ) حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ حضرت ابراہیم آئے تو انھون نے حضرت اسمعیل کو اس حال مین پایا کہ وہ زمزم کے پیچھے بیٹھے ہوے اپنے تیر درست کر رہے تھے حضرت ابراہیم نے کہا اے اسمعیل مجھے تمھارے پروردگار نے حکم دیا ہو کہ اسکے لیے ایک گھر بناؤن حضرت اسمعیل نے کہا تو اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کیجیے حضرت ابراہیم نے کہا انھون نے یہ حکم دیا ہو کہ تم میری اعانت کرو حضرت اسمعیل نے کہا مین حاضر ہون یہ کہکر وہ اُٹھ کھڑے ہوے پس حضرت ابراہیم بناتے جاتے تھے اور حضرت اسمعیل پتھر دیتے جاتے تھے اور دونون یہ کہتے تھے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم یہان تک جب عمارت بلند ہوگئی اور حضرت ابراہیم پتھرون کے اُٹھانے سے عاجز آگئے تو انھون نے ایک پتھر رکھا اور اسپر کھڑے ہوے اُسی پتھر کا نام مقام ابراہیم ہو پھر حضرت اسمعیل پتھر دینے لگے اور یہ کہتے جاتے تھے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ پھر جب حضرت ابراہیم کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوے جسکا اللہ نے انھین حکم دیا تھا تو اللہ نے انھین حکم دیا کہ لوگون مین حج کا اعلان کرو چنانچہ انسے فرمایا واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق (بسندہ) حضرت ابراہیم نے عرض کیا میری آواز (سب لوگون تک) کیسے پہونچے گی اللہ نے فرمایا تم اعلان کرو

۵۱ ترجمہ اے پروردگار مین نے اپنی ذریت کو ایک بے آب وگیاہ جنگل مین تیرے بزرگ گھر کے پاس چھوڑ دیا ہو۱۲

۵۲ اللہ کا شکر ہو جس نے بڑھاپے مین مجھے اسمعیل واسحاق (جیسے فرزند) دیے ۱۲ **۵۳** حدثنی محمد بن سنان قال ثنا عبید اللہ بن عبد المجید ابو علی الحنفی قال ثنا ابراہیم بن نافع قال سمعت کثیر ابن کثیر یحدث عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ **۵۴** ترجمہ اے ہمارے پروردگار (اس کام کو) ہم سے قبول کر بیشک تو سننے والا دانا ہو ۱۲ **۵۵** ترجمہ لوگون مین حج کا اعلان کرو تاکہ وہ تمھارے پاس پیادہ پا اور لاغر اونٹنی پر سوار ہو کر دور دور سے آئین ۱۲ **۵۶** حدثنا ابن حمید قال ثنا جریر عن قابوس بن ابی ظبیان عن ابیہ عن ابن عباس ۱۲

اور آواز کا پہونچا دینا میرا کام ہو پس حضرت ابراہیم نے اعلان کیا کہ اے لوگو تم پر اس پرانے گھر کا حج فرض کر دیا گیا ہو پس اس آواز کو آسمان اور زمین کے درمیان کی تمام مخلوق نے سنا کیا تم نہین دیکھتے کہ لوگ دور دور سے لبیک کہتے چلے آتے ہین۔ (بسندہ[۵۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ کو بنایا تو اللہ عزوجل نے انپر وحی بھیجی کہ لوگون مین حج کا اعلان کردو حضرت ابراہیم نے کہا آگاہ ہو جاؤ بتحقیق تمھارے پروردگار نے ایک گھر بنایا ہو اور تمھین حکم دیا ہو کہ اسکا حج کرو پس جس قدر مخلوق شجر و حجر ٹیلہ اور مٹی وغیرہ نے انکی آواز سنی سب نے کہا لبیک اللھم لبیک (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول واذن فی الناس بالحج کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے کہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام ایک پتھر پر کھڑے ہوے اور انھون نے اعلان دیا کہ اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا یہ آواز خدا نے اُن لوگون کو بھی سنا دی جو مردون کی پشت مین اور عورتون کے رحم مین تھے جو جو لوگ مومن تھے اور خدا کے علم مین تھا کہ وہ حج کرینگے ان سب نے لبیک اللھم لبیک کہا۔ (بسندہ[۵۳]) مجاہد سے مروی ہو وہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے کہا گیا کہ لوگون مین حج کا اعلان کرو حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مین کیا کہون اللہ نے فرمایا کہو لبیک اللھم لبیک مجاہد کہتے تھے کہ سب سے پہلا لبیک یہی ہوا۔ (بسندہ[۵۴]) عبداللہ بن زبیر نے عبید بن عمیر لیثی سے پوچھا کہ تمکو یہ روایت کیونکر پہونچی ہو کہ حضرت ابراہیم نے حج کا اعلان کس طرح دیا انھون نے کہا مجھے یہ معلوم ہوا ہو کہ جب حضرت ابراہیم و اسمعیل نے کعبہ کی عمارت بلند کی اور جس قدر چاہتے تھے اسقدر بنا چکے اور حج کا زمانہ آیا تو وہ یمن کی طرف منھ کرکے کھڑے ہوے اور انھون نے اللہ کی طرف اور اُسکے گھر کے حج کی طرف بلایا پس اُدھر سے جواب آیا کہ لبیک اللھم لبیک پھر مشرق کی طرف منھ کرکے کھڑے ہوگئے اور انھون نے اللہ کی طرف اور اُسکے گھر کے حج کی طرف بلایا پس وہان سے بھی جواب آیا کہ لبیک اللھم لبیک پھر وہ مغرب کی طرف منھ کرکے کھڑے ہوے اور انھون نے اللہ کی طرف اور اُسکے گھر کی طرف بلایا وہان سے بھی جواب آیا کہ لبیک اللھم لبیک پھر [illegible] کی طرف منھ کرکے کھڑے ہوے اور انھون نے اللہ عزوجل کی طرف اور اُسکے گھر کے حج کی طرف بلایا وہان سے بھی جواب آیا کہ لبیک اللھم لبیک پھر حضرت اسمعیل کو اپنے ساتھ لے کے ترویہ (ذیحجہ

---

[۵۱] حدثنا الحسین بن عرفہ قال ثنا محمد بن فضیل بن غزوان الضبی عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا یحیی بن واضح قال ثنا الحسین بن واقد عن ابی الزبیر عن مجاہد عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن بشار قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا سفیان عن سلمۃ عن مجاہد ۱۲ [۵۴] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن محمد بن اسحاق عن عمر ابن عبد اللہ بن عروۃ ان عبد اللہ بن الزبیر قال لعبید بن عمیر اللیثی ۱۲

کی آٹھوین تاریخ) کے دن منیٰ گئے اور وہان وہ اور انکے ساتھ جس قدر مسلمان تھے ٹھیرے پھر انکو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھائی بعد اسکے رات کو بھی وہین رہے جب صبح ہوئی تو فجر کی نماز بھی اُن کو پڑھائی بعد اُسکے عرفہ گئے اور وہان قیلولہ کیا بعد زوال آفتاب کے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھ کے موقف گئے اور اراک مین وقوف کیا یہ وہ مقام ہو کہ امیر حج اب بھی وہین وقوف کرتا ہو پھر جب آفتاب غروب ہوگیا تو وہان سے اپنے ساتھ والون کو لیکر چلدیے اور مزدلفہ مین آئے وہان مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھی پھر شب کو وہین رہے بعد طلوع فجر کے نماز پڑھکر جبل قزح مین وقوف کیا امیر حج اب بھی وہین وقوف کرتا ہو پھر روشنی پھیل جانے کے بعد لوگون کو بغرض تعلیم دکھا کر رمی جمرہ کی اور منیٰ مین قربانی کی جگہ انکو دکھائی اسکے بعد قربانی کی اور سر منڈوایا پھر منیٰ سے طواف کرنیکے لیے گئے اور پھر منیٰ لوٹ کر آئے اور باقی جمرون کی رمی کی یہانتک کہ حج سے فراغت پائی اور لوگون مین حج کا اعلان کر دیا۔

ابو جعفر کہتا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپکے بعض صحابہ سے مروی ہو کہ جبریل نے حضرت ابراہیم کو مناسک حج تعلیم کیے تھے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت

(بسندہ[۵۱]) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ آپ نے فرمایا ترویہ کے دن جبریل حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور انکو منیٰ لے گئے اور اور ظہر عصر مغرب عشا فجر کی نماز منیٰ مین پڑھائی بعد اسکے عرفات لے گئے اور وہان انکو مقام اراک مین اُتارا جہان لوگ اُترتے ہین پھر جبریل نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھائی بعد اُسکے وقوف کرایا وقوف صرف اتنی دیر رہا جتنی دیر مین کوئی شخص جلدی سے مغرب کی نماز پڑھلے بعد اُسکے انکو وہان سے لے کے مزدلفہ مین آئے اور وہان مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھائی اُسکے بعد قیام کیا پھر جب فجر کی نماز مین اتنا وقت باقی رہا جتنی دیر مین کوئی شخص جلدی سے فجر کی نماز پڑھلے تو انھون نے فجر کی نماز پڑھائی بعد اُسکے وقوف کرایا یہ وقوف اتنی دیر رہا جتنی دیر مین کوئی مسلمان فجر کی نماز خوب ٹھیر ٹھیر کے پڑھے بعد اُسکے انکو لے کے منیٰ گئے اور وہان رمی جمرہ کی اُسکے بعد قربانی کرائی اور سر منڈوایا پھر وہان سے کعبہ کی طرف لائے پس اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی کہ اتبع ملۃ ابراہیم حنیفا وما کان من المشرکین۔

(بسندہ[۵۲]) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی مروی ہو۔

---

۵۱ حدثنا ابو کریب قال ثنا عبید اللہ بن موسیٰ وحدثنا محمد بن اسمٰعیل الاحمسی قال ثنا عبید اللہ بن موسیٰ قال ثنا ابن ابی لیلیٰ عن ابی ملیکۃ عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ **۵۲** حدثنا ابو کریب قال ثنا عمران بن محمد بن ابی لیلیٰ قال حدثنی ابی عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ عن عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

پھر اللہ تعالی نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السّلام کو انکے بیٹے کی قربانی سے آزمایا

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علماے سلف[۵۱] اس بارے مین مختلف ہین کہ وہ کون بیٹا تھا جسکے قربانی کرنیکا ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا تھا بعض لوگون کا قول ہے کہ وہ اسحاق علیہ السّلام تھے اور بعض کا قول ہے کہ وہ اسمٰعیل علیہ السّلام تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دونون قول مروی ہین (اور دونون قول صحت روایت مین برابر ہین) اگر انمین سے صرف ایک قول صحیح ہوتا تو ہم دوسرے کو ذکر نکرتے ہان قرآن[۵۲] کی دلالت اس روایت کی صحت پر جسمین یہ مروی ہے کہ وہ اسحاق علیہ السّلام تھے زیادہ واضح ہے بہ نسبت دلالت صحت اس روایت کے جسمین مروی ہے کہ وہ اسمٰعیل علیہ السّلام تھے

وہ روایت جسمین مروی ہے کہ ذبیح حضرت اسحاق تھے یہ ہے (بسند[۵۳]) حضرت عباس بن عبد المطلب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے وفدیناہ بذبح عظیم[۵۴] کی تفسیر مین فرمایا کہ وہ اسحاق تھے۔ یہ حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے جو اس سے بہتر ہے مگر وہ سند حضرت عباس تک پہونچتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچتی (بسند[۵۵]) حضرت عباس بن عبد المطلب سے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ اسحاق علیہ السّلام تھے۔

وہ روایت جسمین مروی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل تھے یہ ہے (بسند[۵۶]) صُنابحی سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس بیٹھے ہوے تھے لوگون نے اسمین بحث کی کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل تھے یا حضرت اسحاق تو حضرت معاویہ نے کہا تم نے ایک باخبر کے سامنے یہ ذکر چھیڑا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتائیے کیا کیا چیزین آپ کو اللہ نے دی ہین اے فرزند دو ذبیح کے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے آپ سے پوچھا گیا کہ

---

[۵۱] بہت سے صحابہ مثل حضرت عمر بن خطاب وحضرت علی وعباس وغیرہ رضی اللہ عنہم کے اسی طرف ہین ۱۲ [۵۲] قرآن کی دلالت مین علماء نے کلام کیا ہے اور لکھا ہے کہ قرآن سے اشارۃً یہی نکلتا ہے کہ وہ ذبیح حضرت اسمٰعیل تھے کیونکہ قرآن مین قصہ ذبح کے بعد لکھا ہے کہ ہمنے ابراہیم کو اسحاق کی بشارت دی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسحاق علیہ السلام اسوقت تک پیدا بھی نہوے تھے اور حضرت ابراہیم کو اس قربانی کے صلے مین انکے پیدائیش کا مژدہ سنایا گیا ۱۲ [۵۳] حدثنا ابو کریب قال ثنا زید بن الحباب عن الحسن ابن دینار عن علی بن زید بن جدعان عن الحسن عن الاحنف بن قیس عن العباس بن عبد المطلب ۱۲ [۵۴] ترجمہ اور ہمنے انکے فدیہ مین ایک بڑی قربانی دی ۱۲ [۵۵] حدثنا ابو کریب قال ثنا ابن یمان عن مبارک عن الحسن عن الاحنف بن قیس عن العباس بن عبد المطلب ۱۲ [۵۶] حدثنا محمد بن عمار الرازی قال ثنا اسمٰعیل بن عبید بن ابی کریمۃ قال ثنا عمر بن عبد الرحیم الخطابی عن عبد اللہ ابن محمد العتبی من ولد عتبۃ بن ابی سفیان عن ابیہ قال حدثنی عبد اللہ بن سعید عن الصنابحی ۱۲

یارسول اللہ دو ذبیح کون آپ نے فرمایا کہ عبد المطلب کو جب زمزم کے کھودنے کا حکم ہوا تو انھون نے اللہ سے نذر مانی کہ اگر اللہ اس کام کو میرے لیے آسان کر دیگا تو مین اپنے ایک بیٹے کو قربانی کرونگا چنانچہ جب وہ وقت آیا تو قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا مگر اُنکے ماموون نے اس کام سے انکو روکا اور کہا کہ اپنے بیٹے کے عوض مین سو اونٹ فدیہ دیدو چنانچہ انھون نے سو اونٹ فدیہ مین دیے (پس ایک ذبیح عبد اللہ ہوے) اور دوسرے ذبیح حضرت اسمعیل تھے۔

اب ہم اُن علماے سلف کے قول کو نقل کرتے ہین جنھون نے کہا ہو کہ وہ ذبیح حضرت اسحاق تھے اور ان لوگون کے اقوال بھی جنھون نے کہا ہو کہ وہ حضرت اسمعیل تھے۔

اُن لوگون کا قول جو حضرت اسحاق کو ذبیح کہتے ہین۔

(بسند ۵۱) حضرت عباس بن عبد المطلب سے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ حضرت اسحاق تھے۔ (بسند ۵۲) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا حضرت ابراہیم کو جسکے ذبح کا حکم دیا گیا تھا وہ حضرت اسحاق تھے۔ (بسند ۵۳) حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ ذبیح حضرت اسحاق تھے (بسند ۵۴) حضرت ابن عباس سے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہو کہ ذبیح حضرت اسحاق تھے (بسند ۵۵) حضرت ابوالاحوص سے مروی ہو کہ ایک شخص نے حضرت ابن مسعود کے سامنے فخر کیا کہا کہ فلان فلان بزرگون کا مین بیٹا ہون حضرت عبد اللہ نے کہا یہ (فخر تو) حضرت یوسف (کو زیبا ہو کیونکہ وہ) بیٹے ہین حضرت یعقوب کے وہ بیٹے ہین اسحاق ذبیح اللہ کے وہ بیٹے ہین ابراہیم خلیل اللہ کے (بسند ۵۶) حضرت ابوہریرہ نے کعب سے اللہ تعالیٰ کے قول وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین روایت کیا ہو کہ وہ حضرت اسحاق تھے (بسندہ) کعب احبار سے حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہو کہ حضرت ابراہیم کو جس فرزند کے قربانی کا حکم ہوا تھا وہ حضرت اسحاق تھے (بسند ۵۷) کعب نے حضرت ابوہریرہ سے کہا کیا مین آپ سے حضرت اسحاق فرزند ابراہیم پیغمبر علیہما السلام کا قصہ بیان کرون حضرت ابوہریرہ نے کہا ہان تو کعب نے کہا جب حضرت ابراہیم نے اسحاق کے ذبح کا ارادہ کیا تو شیطان نے کہا اگر مینے ابراہیم کے اس بیٹے کو گمراہ نکیا تو پھر مین کبھی کسی کو

۵۱ حدثنا ابو کریب قال ثنا ابن یمان عن مبارک عن الحسن عن الاحنف بن قیس عن العباس ۱۲ ۵۲ حدثنا الحسین بن یزید الطحان قال ثنا ابن ادریس عن داود بن ابی ہند عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ ۵۳ حدثنا یعقوب قال ثنا ابن علیۃ عن داود عن عکرمۃ قال قال ابن عباس ۱۲ ۵۴ حدثنا ابن المثنی قال ثنا ابن ابی عدی عن داود عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲ ۵۵ حدثنا ابن المثنی قال ثنا محمد بن جعفر قال ثنا شعبۃ عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص ۵۶ حدثنا ابن حمید قال ثنا ابراہیم بن المختار قال ثنا محمد بن اسحاق عن عبد الرحمن بن ابی بکر عن الزہری عن العلاء بن جاریۃ الثقفی عن ابی ہریرۃ عن کعب ۱۲ ۵۷ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال حدثنی محمد بن اسحاق عن عبد اللہ بن ابی بکر عن محمد بن مسلم الزہری عن ابی سفیان بن العلاء بن جاریۃ الثقفی حلیف بن زہرۃ عن ابی ہریرۃ عن کعب الاحبار ۱۲ ۵۸ حدثنی یونس قال ثنا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب ان عمرو بن ابی سفیان بن السید بن جاریۃ الثقفی اخبرہ ان کعبا قال ۱۲

گمراہ نکرسکونگا پس شیطان ایک ایسے شخص کا ہمشکل بنا جسکو ابراہیم کے گھر والے پہچانتے تھے پھر چلا یہانتک کہ جب حضرت ابراہیم اسحاق کو ذبح کرنے کے لیے لے چلے تو ابلیس حضرت سارہ زوجۂ ابراہیم کے پاس گیا اور انسے پوچھا کہ ابراہیم آج صبح صبح اسحاق کو لے کے کہان گئے ہین حضرت سارہ نے کہا اپنے کسی کام سے گئے ہین شیطان نے کہا نہین خدا کی قسم کسی کام سے نہین گئے حضرت سارہ نے کہا پھر کیون اسحاق کو لے گئے ہین ابلیس نے کہا وہ اسحاق کو ذبح کرنے کے لیے لے گئے ہین حضرت سارہ نے کہا یہ کوئی بات نہین ہے وہ اپنے بیٹے کو ذبح نکرینگے شیطان نے کہا ہان خدا کی قسم (وہ ذبح کرنے لے گئے ہین) حضرت سارہ نے کہا وہ کیون ذبح کرتے ہین اُس نے کہا ابراہیم کہتے ہین کہ انھین خدا نے اسکا حکم دیا ہو حضرت سارہ نے کہا تو یہ بہت اچھی بات ہو کہ وہ اپنے پروردگار کی اطاعت کرین اگر اُس نے انھین یہ حکم دیا ہو پس شیطان حضرت سارہ کے پاس سے چلا گیا اور جاکے اسحاق سے ملا وہ اپنے والد کے پیچھے پیچھے جارہے تھے انسے کہا کہ تمھارے والد تمھین کہان لیے جارہے ہین حضرت اسحاق نے کہا اپنے کسی کام سے لیے جارہے ہین شیطان نے کہا نہین خدا کی قسم کسی کام سے نہین لیے جاتے بلکہ تمھین ذبح کرنے لیے جاتے ہین حضرت اسحاق نے کہا میرے والد مجھے ہرگز ذبح نکرینگے ابلیس نے کہا بیشک وہ ذبح کرینگے حضرت اسحاق نے پوچھا کیون تو اُس نے کہا وہ کہتے ہین کہ میرے پروردگار نے مجھے اسکا حکم دیا ہو حضرت اسحاق نے کہا واللہ اگر انکے پروردگار نے انکو اسکا حکم دیا ہو تو وہ اسکی اطاعت کرینگے پس شیطان نے انکو چھوڑ دیا اور جلدی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہونچا اور انسے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو کہان لیے جاتے ہین انھون نے کہا مین اپنے کسی کام سے لیے جاتا ہون ابلیس نے کہا نہین خدا کی قسم آپ انھین ذبح کرنے کے لیے جاتے ہین حضرت ابراہیم نے کہا مین انکو کیون ذبح کرونگا ابلیس نے کہا آپ کہتے ہین کہ آپکے پروردگار نے آپکو یہ حکم دیا ہو حضرت ابراہیم نے کہا واللہ اگر میرے پروردگار نے مجھے اسکا حکم دیا ہو تو مین ضرور ایسا کرونگا پس جب حضرت ابراہیم نے اسحاق کو ذبح کرنے کے لیے پکڑا تو اللہ نے انکو بچالیا اور انکے عوض مین ایک بڑی قربانی بھیجی حضرت ابراہیم نے اسحاق سے کہا کہ اے میرے بیٹے اُٹھ کھڑے ہو اللہ نے تمھین بچالیا پھر اللہ نے حضرت اسحاق پر وحی بھیجی کہ مین اجازت دیتا ہون ایک بات جو جی چاہے مانگ لو مین قبول کرونگا حضرت اسحاق نے کہا تو اے اللہ مین تجھسے یہ دعا کرتا ہون کہ جو بندہ تیرا اگلون یا پچھلون سے اس حال مین تجھسے ملے کہ وہ تیرے ساتھ شرک نکرتا ہو تو اُسکو جنت مین داخل کر (لہ) حضرت موسی نے (ایک مرتبہ) کہا کہ اے میرے پروردگار لوگ یہ کیون کہا کرتے ہین کہ اے ابراہیم و اسحاق

لہ حدثنی عمرو بن علی قال ثنا ابو عاصم قال ثنا سفیان عن زید بن اسلم عن عبداللہ بن عبید بن عمیر عن ابیہ ۱۲

ویعقوب کے خدا) تو تو سب کا خدا ہو ان لوگون کی کیا تخصیص) اللہ نے فرمایا ابراہیم میرے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے اور اسحاق میرے لیے اپنی جان دینے پر تیار ہو گئے جان کے علاوہ اور چیزون کا دیدینا تو کوئی بات ہی نہین اور یعقوب پر جسقدر مین مصائب ڈالتا تھا وہ میرے ساتھ حسن ظن بڑھاتے جاتے تھے۔ (بسندہ[۵۱]) حضرت موسیٰ نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو نے ابراہیم واسحاق ویعقوب کو اسقدر بزرگی کیون دی پھر اسی طرح کی حدیث ذکر کی (بسندہ[۵۲]) ابن سابط سے مروی ہو کہ ذبیح حضرت اسحاق تھے (بسندہ[۵۳]) ابن ابی الھذیل سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ذبیح اسحاق علیہ السّلام تھے (بسندہ[۵۴]) ابومیسرہ سے مروی ہو وہ کہتے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السّلام نے عزیز مصر سے کہا کہ تو میرے ساتھ کھانے سے پرہیز کرتا ہو حالانکہ واللہ مین یوسف ہون بیٹا یعقوب پیغمبر کا جو بیٹے ہین اسحاق ذبیح اللہ کے جو بیٹے ہین ابراہیم خلیل اللہ کے (بسندہ[۵۵]) ابن ابی الھذیل سے مروی ہو کہ یوسف علیہ السّلام نے بادشاہ سے کہا الخ (بسندہ[۵۶]) حضرت ابن مسعود اور چند اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خواب مین دکھایا گیا کہ اپنی اس نذر کو پورا کرو جو تمنے کہا تھا کہ اگر اللہ مجھے سارہ سے فرزند دیگا تو مین اسکو ذبح کرونگا۔ (بسندہ[۵۷]) مسروق سے اللہ تعالیٰ کے قول وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے کہا یہ حضرت اسحاق علیہ السّلام تھے۔

اس بات کے کون لوگ قائل ہین کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل تھے

(بسندہ[۵۸]) حضرت ابن عمر سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ذبیح حضرت اسمٰعیل تھے (بسندہ[۵۹]) حضرت ابن عباس سے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ حضرت اسمٰعیل تھے (بسندہ[۶۰]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ ابراہیم علیہ السّلام کو جس فرزند کے ذبح کرنیکا حکم ملا تھا وہ حضرت اسمٰعیل تھے (بسندہ[۶۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ وفدیناہ بذبح عظیم مین حضرت اسمٰعیل کی طرف اشارہ ہو (بسندہ[۶۲])

---

۵۱ حدثنا ابن بشار قال ساموٴمل قال سفیان عن زید بن اسلم عن عبداللہ بن عبید بن عمیر عن ابیہ ۱۲ ۵۲ حدثنا ابوکریب قال سا ابن یمان عن اسرائیل عن جابر عن ابن سابط ۱۲ ۵۳ حدثنا ابوکریب قال سا ابن یمان عن سفیان عن ابی سنان الشیبانی عن ابن ابی الھذیل ۱۲ ۵۴ حدثنا ابوکریب قال سا سفیان بن عقبۃ عن حمزۃ الزیات عن ابی اسحاق عن ابی میسرۃ ۱۲ ۵۵ حدثنا ابوکریب قال سا وکیع عن سفیان عن ابی سنان عن ابن ابی الھذیل ۱۲ ۵۶ حدثنا موسیٰ بن ہارون قال سا عمرو بن حماد قال سا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الھمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵۷ حدثنا یعقوب قال سا ہشیم قال سا زکریا وشعبۃ عن ابی اسحاق عن مسروق ۱۲ ۵۸ حدثنا ابوکریب واسحاق بن ابراہیم بن حبیب ابن الشہید قالا سا یحیی بن یمان عن اسرائیل عن ثویر عن مجاہد عن ابن عمر ۱۲ ۵۹ حدثنا ابن بشار قال سا یحیی قال سا سفیان قال سا بیان عن الشعبی عن ابن عباس ۱۲ ۶۰ حدثنا ابن حمید قال سا یحیی بن واضح قال سا ابوحمزہ محمد بن میمون السکری عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ ۶۱ حدثنا یعقوب قال سا ہشیم عن علی بن زید عن عمار مولی بنی ہاشم وعن یوسف بن مہران عن ابن عباس ۱۲ ۶۲ حدثنا یعقوب قال سا ابن علیۃ

حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ ذبیح حضرت اسمعیل تھے (بسندہ[51]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ ذبیح حضرت اسمعیل تھے (بسندہ[52]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ اللہ نے جنکے فدیہ مین بڑی قربانی بھیجی تھی وہ حضرت اسمعیل تھے (بسندہ[53]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ جنکے فدیہ مین قربانی آئی تھی وہ حضرت اسمعیل تھے اور یہود کہتے ہین کہ وہ حضرت اسحاق تھے یہود جھوٹے ہین (بسندہ[54]) حضرت ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہو (بسندہ[55]) ابن عباس سے مروی ہو کہ ذبیح حضرت اسمعیل تھے (بسندہ[56]) حضرت ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہو (بسندہ[57]) عامر سے مروی ہو کہ انھون نے کہا جس فرزند کے ذبح کرنیکا حضرت ابراہیم نے ارادہ کیا تھا وہ حضرت اسمعیل تھے (بسندہ[58]) عامر سے مروی ہو کہ انھون نے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین کہا کہ وہ حضرت اسمعیل تھے اور انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ (جو مینڈھا حضرت اسمعیل کے فدیہ مین جنت سے آیا تھا اس) مینڈھے کے دونون سینگ کعبہ مین لٹکے ہوے تھے (بسندہ[59]) شعبی سے مروی ہو کہ ذبیح حضرت اسمعیل تھے (بسندہ[60]) شعبی سے مروی ہو کہ انھون نے کہا مینے اُس مینڈھے کے دونون سینگ کعبہ مین دیکھے تھے (بسندہ[61]) یوسف بن مہران سے مروی ہو کہ انھون نے کہا ذبیح حضرت اسمعیل تھے (بسندہ[62]) مجاہد سے مروی ہو کہ ذبیح حضرت اسمعیل تھے (بسندہ[63]) حسن بصری سے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ حضرت اسمعیل تھے (بسندہ[64]) محمد بن کعب قرظی سے مروی ہو کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم کو جسکے ذبح کا حکم دیا گیا تھا وہ حضرت اسمعیل تھے ہم کتاب اللہ عزوجل مین جب حضرت ابراہیم کا حال اور انکے بیٹے کے ذبح کرنیکا قصہ دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہو کہ وہ ذبیح حضرت اسمعیل تھے کیونکہ اللہ عزوجل اس قصہ کے بیان کرنے کے بعد فرماتا ہو وبشرناہ باسحاق نبیاً من الصالحین[65] اور (دوسری جگہ) فرماتا ہو

---

۵۱ حدثنی یعقوب مرۃ اخری قال ساابن علیۃ قال سُئل داؤد بن ابی ہند اے انبی ابراہیم امر بذبحہ فزعم ان الشعبی قال قال ابن عباس ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن المثنی قال سا محمد بن جعفر قال سا شعبۃ عن بیان عن الشعبی عن ابن عباس ۱۲ ۵۳ حدثنا یعقوب قال سا لیث عن مجاہد عن ابن عباس ۱۲ ۵۴ حدثنی یونس بن عبد الاعلی قال سا ابن وہب قال اخبرنی عمر بن قیس عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس ۱۲ ۵۵ حدثنا محمد ابن سنان القزاز قال سا ابو عاصم عن مبارک عن علی بن زید عن یوسف بن مہران عن ابن عباس ۱۲ ۵۶ حدثنی محمد سنان قال سا حجاج عن حماد عن ابی عاصم الغنوی عن ابی الطفیل عن ابن عباس ۱۲ ۵۷ حدثنا اسحاق بن شاہین قال حدثنی خالد بن عبد اللہ عن داؤد عن عامر ۱۲ ۵۸ حدثنا ابن المثنی قال حدثنا عبد الاعلی قال سا داؤد عن عامر ۱۲ ۵۹ حدثنا ابو کریب قال سا ابن یمان عن اسرائیل عن جابر عن الشعبی ۱۲ ۶۰ حدثنا ابو کریب قال سا ابن یمان عن اسرائیل عن جابر عن الشعبی ۱۲ ۶۱ حدثنا ابو کریب قال سا ابن یمان عن مبارک بن فضالہ عن علی ابن زید بن جدعان عن الف ۱۲ ۶۲ حدثنا ابو کریب قال سا ابن یمان قال سا سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ ۶۳ حدثنی یعقوب قال سا عوف عن الحسن ۱۲ ۶۴ حدثنا ابن حمید قال سا سلمۃ عن ابن اسحاق قال سمعت محمد بن کعب القرظی ۱۲ ۶۵ ترجمہ ہمنے ابراہیم کو اسحاق کی بشارت جو نیکون مین سے ایک نبی تھے ۱۲ ف اس دلیل کا جواب نے آگے جا کر یہ دیا ہو کہ ممکن ہو کہ بعد ولادت یعقوب کے حضرت اسحاق کے ذبح کا حکم دیا گیا ہو مگر اس دلیل کا کوئی جواب نہین جو ہم حاشیہ مین پہلے لکھ چکے ہین ۱۲

فبشرناہا باسحاق ومن وراء اسحاق یعقوب پس جب حضرت اسحاق کے بیٹے کی بشارت بھی انکو دی گئی تھی تو اللہ ایسی بات کا انکو کب حکم دیتا جس سے اسکے وعدہ کا خلاف لازم آتا پس معلوم ہوا کہ ذبیح حضرت اسمعیل تھے (بسندہ [۵۲]) محمد بن کعب قرظی سے مروی ہو کہ انھون نے یہی مضمون عمر بن عبد العزیز سے جب وہ خلیفہ تھے اور محمد بن کعب انکے ہمراہ شام مین رہتے تھے عمر بن عبد العزیز نے انسے کہا کہ اس بات مین مین بھی غور کرتا تھا اور میرا خیال بھی یہی ہو جو تمنے بیان کیا پھر عمر بن عبد العزیز نے ایک یہودی کو جو شام مین رہتا تھا بلوایا یہ یہودی آخر مین مسلمان ہوا اور بہت اچھا مسلمان ہوا وہ علماے یہود مین سے تھا محمد بن کعب کہتے تھے مین اُسوقت وہان موجود تھا عمر بن عبد العزیز نے اس سے پوچھا کہ حضرت ابراہیم کو انکے دونون بیٹون مین سے کسکے ذبح کا حکم دیا گیا تھا اس نے کہا اسمعیل کا اے امیر المومنین خدا کی قسم یہود اسکو جانتے ہین مگر وہ اہل عرب سے حسد رکھتے ہین نہین چاہتے کہ یہ فضیلت عرب کے جد اعلی مین ثابت ہو جائے اسی لیے وہ اسکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ذبیح حضرت اسحاق تھے کیونکہ حضرت اسحاق انکے جد اعلی ہین۔ (بسندہ [۵۳]) حسن بصری سے مروی ہو کہ انکو اسمین کچھ شک نہ تھا کہ ذبیح حضرت اسمعیل تھے (بسندہ [۵۴]) محمد ابن کعب قرظی سے مروی ہو کہ وہ اسکا ذکر اکثر کیا کرتے تھے۔

باقی رہی قرآن کی دلالت جسکو ہم لکھ چکے ہین کہ وہ اسی بات پر ہو کہ ذبیح حضرت اسحاق تھے یہ اس طرح پر ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کی دعا کا ذکر کیا ہو جب وہ اپنی قوم کو چھوڑ کر اپنی بی بی سارہ کے ہمراہ ملک شام کی طرف چلے تو انھون نے کہا انی ذاہب الی ربی سیہدین رب ہب لی من الصالحین [۵۵] اور یہ دعا اس سے پہلے کی ہو کہ وہ ہاجرہ کو جانتے ہون اور ہاجرہ سے اسمعیل پیدا ہون پھر اُسکے بعد اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم کی دعا قبول کرنے اور انکو ایک بردبار فرزند کی بشارت دینے کا ذکر کیا ہو اور یہ کہ حضرت ابراہیم نے اس فرزند کے ذبح کرنے کو خواب مین دیکھا جبکہ وہ انکے ساتھ دوڑنے لگا کتاب اللہ مین معلوم نہین ہوتا کہ سوا اسحاق کے اور کسی فرزند کی بشارت حضرت ابراہیم کو دی گئی ہو وہ بشارت یہ ہو وامرأتہ قائمۃ فضحکت فبشرناہا باسحاق ومن وراء اسحاق یعقوب [۵۶] اور یہ آیت فاوجس منہم خیفۃ قالوا لا تخف وبشروہ بغلام علیم فاقبلت امرأتہ فی صرۃ فصکت وجہہا وقالت عجوز عقیم [۵۷] اسی طرح جہان کہین اللہ نے حضرت ابراہیم کو فرزند کی بشارت دی ہو وہان انکی بی بی

---

[۵۱] ترجمہ ہمنے سارہ کو اسحاق کی بشارت دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال ثنا محمد بن اسحاق عن بریدۃ بن سفیان بن فروہ الاسلمی عن محمد بن کعب القرظی ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق عن الحسن ۱۲ [۵۴] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال قال محمد بن اسحاق سمعت محمد بن کعب القرظی ۱۲ [۵۵] مین اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہون وہ مجھے ہدایت کریگا اے میرے پروردگار مجھے نیک فرزند دے ۱۲ [۵۶] ترجمہ ابراہیم کی بی بی کھڑی ہوئی تھین وہ ہنسین پھر ہمنے انکو بشارت دی اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی ۱۲ [۵۷] ترجمہ پس ابراہیم انسے ڈرے انھون نے کہا ڈرو نہین اور انھون نے ابراہیم کو ایک فرزند دانا کی بشارت دی انکی بی بی درحلقہ کے پاس آئین اور انھون نے (تعجب سے) پیشانی

سارہ کے بطن سے ہونیکا ذکر ہو پس ضروری ہو کہ فبشرناہ بغلام حلیم مین بھی حضرت سارہ ہی کے بطن سے اُس فرزند کے ہونے کی بشارت سمجھی جائے باقی رہا یہ اعتراض کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسحاق کے ذبح کا حکم نہ دیتا جبکہ پہلے سے حضرت ابراہیم کو یہ بشارت دیدی گئی تھی کہ حضرت اسحاق سے یعقوب پیدا ہونگے یہ اعتراض کچھ ٹھیک نہین ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحاق کے ذبح کا حکم اُسوقت دیا ہو جب وہ (بڑے ہو گئے تھے اور) اپنے والد کے ہمراہ دوڑنے لگے تھے پس ممکن ہو کہ حکم ذبح سے پہلے حضرت یعقوب پیدا ہو چکے ہون اسی طرح یہ دلیل بھی صحیح نہین کہ بعض لوگون نے مینڈھے کے سینگ کعبہ مین لٹکے ہوے دیکھے کیونکہ یہ محال نہین ہو کہ یہ سینگ ملک شام سے کعبہ مین اٹھا لائے گئے ہون اور وہان لٹکا دیے گئے ہون۔

حضرت ابراہیم کے فعل کا بیان

اور اُنکے بیٹے کی کیفیت جنکے ذبح کا انھین حکم دیا تھا اور اس سبب کا بیان جسکی وجہ سے ابراہیم علیہ السّلام کو انکے ذبح کا حکم دیا گیا تھا

اللہ عزوجل نے جو حضرت ابراہیم کو اُنکے فرزند کی قربانی کا حکم دیا اسکا سبب جیسا کہ بیان کیا گیا ہو یہ تھا کہ حضرت ابراہیم جب اپنی قوم کو چھوڑ کر اپنی پروردگار کی طرف ملک شام مین چلے تو انھون نے اللہ سے دعا کی کہ انھین ایک فرزند صالح حضرت سارہ کے بطن سے عنایت فرمائے چنانچہ انھون نے کہا ربّ[لہ] ھب لی من الصالحین پھر جب وہ فرشتے مہمان بنکر اُنکے یہان آئے جو موتفکہ کی طرف قوم لوط کے لیے بھیجے گئے تھے اور انھون نے خدا کے حکم سے حضرت ابراہیم کو ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی تو حضرت ابراہیم نے کہا کہ اگر یہ لڑکا پیدا ہوا تو اسکو اللہ کے لیے قربانی کرونگا چنانچہ جب لڑکا پیدا ہوا اور حضرت ابراہیم کے ساتھ دوڑنے لگا تو حضرت ابراہیم سے کہا گیا کہ اپنی نذر پوری کرو جو تمنے خدا کے لیے مانی تھی۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۲]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ حضرت جبریل نے سارہ سے کہا کہ تم کو ایک لڑکے کی بشارت دیجاتی ہو جسکا نام اسحاق ہوگا اور اسحاق سے یعقوب پیدا ہونگے پس سارہ نے تعجب سے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا کہ کیا میرے بچہ پیدا ہوگا حالانکہ مین بڑھیا ہوگئی اور میرے شوہر بھی بوڑھے ہین فرشتون نے کہا کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو اے اہلبیت (ابراہیم) اللہ کی رحمتین اور برکتین تمپر ہین وہ بڑا تعریف والا

لہ ترجمہ اے میرے پروردگار مجھے (ایک فرزند) عنایت کر (جو) نیکون مین سے (ہو) ۱۲ ۵۲ حدثنا موسیٰ بن ہارون قال حدثنی عمرو ابن حماد قال حدثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن عبد اللہ وعن ناس من اصحاب رسول اللہ صلعم ۱۲

بزرگ ہو سارہ نے جبریل سے پوچھا کہ اسکی نشانی کیا ہو جبریل نے ایک خشک لکڑی اپنے ہاتھ مین لے لی وہ سبز ہوگئی حضرت ابراہیم نے کہا یہ لڑکا پیدا ہوگا تو مین اسکو اللہ کے لیے ذبح کرونگا چنانچہ حضرت اسحاق جب (پیدا ہوے اور) بڑے ہوے تو حضرت ابراہیم کو خواب دکھایا گیا کہ اپنی وہ نذر پوری کرو جو تمنے مانی تھی کہ اگر اللہ تمھین سارہ کے بطن سے فرزند دیگا تو تم اُسکی قربانی کروگے پس حضرت ابراہیم نے اسحاق سے کہا کہ چلو ہمین اللہ کے لیے ایک قربانی کرنا ہو اور انھون نے ایک رسی اور چھُری لیلی بعد اسکے حضرت اسحاق کو لے کے چلے جب پہاڑون کے درمیان مین پہونچ گئے تو حضرت اسحاق نے کہا کہ اے باپ تمھاری قربانی کہان ہو انھون نے کہا اے میرے بیٹے مینے خواب مین دیکھا ہو کہ مین تمکو ذبح کرون تمھاری کیا رائے ہو انھون نے کہا اے باپ جو تمھین حکم ملا ہو تم اُسکو کرو انشاء اللہ مجھے صبر کرنیوالا پاؤگے حضرت اسحاق نے کہا میرے ہاتھ پیر باندھ دیجیے تاکہ مین تڑپون نہین اور آپ اپنے کپڑے سمیٹ لیجیے تاکہ انپر میرے خون کی چھینٹ نہ پڑے کیونکہ اگر سارہ اسکو دیکھین گی تو انھین رنج ہوگا اور میرے حلق پر چھُری کو جلد چلا دیجیے تاکہ موت کی تکلیف مجھپر آسان ہو جائے اور جب سارہ کے پاس جانا تو اُنسے میرا سلام کہدینا حضرت ابراہیم علیہ السّلام انکو پیار کرنے لگے اور روتے جاتے تھے اور انکو باندھتے جاتے تھے یہانتک کہ انکے آنسو حضرت اسحاق کے رخسارہ کے نیچے پہونچے پھر انھون نے چھُری اُنکے حلق پر پھیری مگر اُس نے نہ کاٹا اللہ تعالیٰ نے ایک تانبے کا پترا حضرت اسحاق کے حلق پر رکھدیا تھا جب حضرت ابراہیم نے ایسا دیکھا تو چھُری انکی پیشانی پر ماری اور گدی پر پھیری یہی مطلب اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ہو فلمّا اسلما وتلّہ للجبین[1] یعنے جب وہ دونون تعمیل حکم پر مستعد ہوگئے تو آواز دی گئی کہ اے ابراہیم تمنے اپنا خواب سچّا کردیا حضرت ابراہیم نے جو دیکھا تو ایک مینڈھا کھڑا ہوا ہو انھون نے اُسکو لے کے ذبح کردیا اور اپنے بیٹے کو چھوڑ دیا اور انکو لپٹا کے پیار کرنے لگے اور کہا کہ اے میرے بیٹے آج تم مجھے ملے ہو اسی کی طرف اشارہ ہو اللہ کے اس قول مین وفدیناہ بذبح عظیم پھر حضرت اسحاق نے سارہ سے آکر سب حال کہا سارہ بہت غمگین ہوئین اور کہنے لگین اے ابراہیم تمنے چاہا تھا کہ میرے بیٹے کو ذبح کر ڈالو اور مجھے اطلاع بھی نکرو۔ (بسندہ[2]) بعض علما سے مروی ہو کہ حضرت ابراہیم جب ہاجرہ کے دیکھنے کو (مکہ مین) آتے تھے تو ایک براق انھین سواری کے لیے ملتا تھا اسپر سوار ہو کے صبح کو ملک شام سے چلتے تھے اور قیلولہ آکر مکہ مین کرتے تھے اور پھر دوپہر کو مکہ سے چلتے تھے اور رات کو اپنے گھر جاکر رہتے تھے پھر جب اسحاق اتنے بڑے ہوے کہ ابراہیم کے ساتھ دوڑ کر چلنے لگے اور اپنے سن تمیز کو پہونچ گئے اور امید کے موافق اپنے پروردگار کی عبادت اور اُسکے احکام کی تعظیم کرنے لگے تو انھین خواب مین دکھایا گیا کہ انکو ذبح کردین۔

[1] ترجمہ جب وہ دونون راضی ہوگئے اور ابراہیم نے اپنے فرزند کو پیشانی کے بل لٹایا ۱۲ [2] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق عن بعض اہل العلم ۱۲

(بسنده[۵۱]) بعض اہل علم سے مروی ہو کہ حضرت ابراہیم کو جب اُنکے بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا تو انھون نے کہا کہ اے میرے بیٹے چُھری اور رسّی لے لو اور ہمارے ساتھ اس پہاڑ تک چلو تاکہ ہم تمھارے گھر کے لیے کچھ لکڑیان لے آئین اور انسے اسکا کچھ ذکر نہین کیا کہ مجھے یہ حکم ملا ہو پھر جب پہاڑ کی طرف چلے تو راستے مین دشمن خدا ابلیس انکے پاس آیا تاکہ انھین خدا کے حکم سے روک دے ایک آدمی کی صورت مین آیا اور کہنے لگا کہ اے شیخ کہان جاتے ہو حضرت ابراہیم نے کہا مین ایک کام سے اس پہاڑ تک جاتا ہون ابلیس نے کہا واللہ مین سمجھتا ہون کہ شیطان تمھارے خواب مین آیا اور اُس نے تمھین تمھارے فرزند کے ذبح کرنیکا حکم دیا ہو لہذا تم انھین ذبح کرنے کے لیے جاتے ہو حضرت ابراہیم سمجھ گئے اور کہنے لگے اے دشمن خدا دور ہو مین واللہ اپنے خدا کا حکم بجالاؤنگا جب ابلیس حضرت ابراہیم سے مایوس ہوا تو حضرت اسمعیل کے پاس گیا وہ حضرت ابراہیم کے پیچھے رسّی اور چُھری لیے ہوے جارہے تھے اُنسے کہا کہ اے صاحبزادے تم جانتے ہو تمھارے والد تمھین کہان لیے جاتے ہین انھون نے کہا ہمارے گھر کے لیے لکڑی لانے کے واسطے لیے جاتے ہین ابلیس نے کہا واللہ وہ یہ چاہتے ہین کہ تمکو ذبح کرین حضرت اسمعیل نے پوچھا یہ کیون ابلیس نے کہا وہ کہتے ہین کہ انکے پروردگار نے انھین اسکا حکم دیا ہو حضرت اسمعیل نے کہا تو جو کچھ انکے پروردگار نے انکو حکم دیا ہو اسکو وہ کرین مین خوشی سے رضامند ہون جب حضرت اسمعیل نے بھی اسکی بات نہ مانی تو وہ حضرت ہاجرہ والدہ اسمعیل کے پاس گیا وہ گھر مین تھین انسے کہا کہ اے اسمعیل کی والدہ تم جانتی ہو کہ ابراہیم اسمعیل کو لیکر کہان گئے ہین حضرت ہاجرہ نے کہا ہمارے لیے لکڑی لینے گئے ہین ابلیس نے کہا نہین وہ انکو ذبح کرنے کے لیے لے گئے ہین حضرت ہاجرہ نے کہا نہین وہ تو اسمعیل سے بہت محبت رکھتے ہین ابلیس نے کہا ابراہیم کہتے ہین کہ انھین خدا نے اسکا حکم دیا ہو حضرت ہاجرہ نے کہا اگر خدا نے انکو اسکا حکم دیا ہو تو ہم خدا کے حکم کو تسلیم کر لیتے ہین پس دشمن خدا ابلیس غصہ مین آکر واپس آگیا کہ آل ابراہیم کو کبھی بہکا نہ سکیگا اللہ کی مہربانی سے ابراہیم اور آل ابراہیم سب اسکے فریب سے بچ گئے اور انھون نے اللہ کے حکم کی تعمیل کا ارادہ کر لیا پس جب حضرت ابراہیم اپنے بیٹے کو پہاڑ مین لے گئے لوگ کہتے ہین کہ وہ ثبیر نامی پہاڑ تھا تو حضرت ابراہیم نے اسمعیل سے کہا کہ اے میرے بیٹے مینے خواب مین دیکھا ہو کہ مین تمکو ذبح کرون حضرت اسمعیل نے کہا اے باپ جو حکم تمھین ملا ہو اسکی تعمیل کرو انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پاؤگے (بسنده[۵۲]) بعض اہل علم سے مروی ہو کہ حضرت اسمعیل نے اسوقت کہا کہ اے باپ اگر تم مجھے ذبح کرنا چاہتے ہو تو میرے ہاتھ پیر باندھ دو تاکہ میرے ہاتھ پیر (تڑپنے کی حالت مین) تمھارے لگ نہ جائین اور میرا ثواب کم ہو جائے کیونکہ موت بہت سخت چیز ہی

[۵۱] حدثنا ابن حمید قال سلمة عن ابن اسحاق عن بعض اہل العلم ۱۲ [۵۲] قال ابن حمید قال سلمة قال محمد بن اسحاق عن بعض اہل العلم ۱۲

مین اس بات کا اندیشہ رکھتا ہون کہ مرتے وقت تڑپونگا اور اپنی چھری خوب تیز کرلو تاکہ جلد کام کرے
اور مجھے تکلیف کم ہو اور جب تم مجھے ذبح کرنے کے لیے لٹاؤ تو مجھے منھ کے بل اوندھا لٹاؤ اور مجھے پہلو کے
بل نہ لٹاؤ مجھے اندیشہ ہی کہ اگر تم میری صورت دیکھوگے تو تمکو محبت آجائیگی اور خدا کے حکم کی تعمیل رہجائیگی
اور اگر مناسب ہو تو میرا یہ کرتا میری والدہ کو دیدینا تاکہ انکو کچھ تسلی ہو حضرت ابراہیم نے کہا اے میرے بیٹے
خدا کے حکم کی تعمیل مین تمنے کیا اچھی مدد دی پھر حضرت ابراہیم نے انکے ہاتھ پیر باندھے جیسا کہ انھون نے
کہا تھا بعد اسکے چھری کو تیز کیا اور انکو اوندھا لٹایا اور انکی صورت کی طرف آنکھ نہین ڈالی بعد اسکے چھری
انکے حلق پر چلائی اللہ نے وہ چھری اُنکے ہاتھ مین الٹی کردی بعد اُسکے حضرت ابراہیم نے چھری کو زور سے چلایا
تاکہ جلد فراغت ہوجائے آواز آئی کہ اے ابراہیم تمنے اپنا خواب سچا کردیا یہ ذبیحہ تمھارے بیٹے کے فدیہ مین دیا
جاتا ہی اسکو ذبح کرو اُسکی طرف اشارہ ہی اللہ کے اس قول مین فلما اسلما وتلہ للجبین تمام ذبیحہ پہلو کے بل لٹائے
جاتے ہین اور حضرت اسمعیل کو انھون نے پیشانی کے بل لٹایا اُسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت اسمعیل نے خود اُسے
اسکی فرمایش کی تھی پس اس آیت سے اسکی تصدیق ہوتی ہی اللہ تعالی فرماتا ہی وتلہ للجبین (۵۱) وناديناه ان يا ابراهيم
قد صدقت الرویا انا كذلك نجزي المحسنين ان هذا لهو البلاء المبين وفديناه بذبح عظيم (۵۲) (بسندہ) حضرت عبد اللہ
ابن عباس سے مروی ہی کہ ایک مینڈھا جنت سے حضرت ابراہیم کے پاس آیا جس نے جنت مین چالیس
برس تک چرا تھا پس حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے کو چھوڑ دیا اور مینڈھے کو لے لیا اور اُسے لیکے جمرہ اولی کے
پاس گئے اور سات کنکریان اُسپر مارین پھر وہ مینڈھا بھاگا اور اسکو انھون نے جمرۂ کبری کے پاس جاکے
پکڑا اور سات کنکریان اُسکو مارین بعد اُسکے اُسکو لےکے منی مین قربانی کی جگہ پر آئے اور اُسکو ذبح کیا قسم
اسکی جسکے ہاتھ مین ابن عباس کی جان ہی کہ شروع زمانۂ اسلام تک مینڈھے کی سینگین کعبہ مین میزاب کے پاس
لٹکی ہوئی تھی اور وہ خشک ہوگئی تھین۔ (بسندہ (۵۳)) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جب ابراہیم علیہ السلام
کو مناسک حج کا حکم ہوا تو سعی کرنے کے مقام مین شیطان اُنکے پاس آیا اور حضرت ابراہیم کے ساتھ دوڑا حضرت
ابراہیم اس سے آگے نکل گئے بعد اسکے حضرت جبریل انکو لےکے جمرۂ عقبہ کے پاس گئے پھر شیطان اُنکے سامنے
آیا حضرت ابراہیم نے اسکو سات کنکریان مارین یہانتک کہ وہ چلا گیا پھر جمرۂ وسطی کے قریب شیطان اُنکے

۵۱ ترجمہ اور ابراہیم نے اپنے فرزند کو پیشانی کے بل لٹایا اور ہمنے انکو آواز دی کہ ای ابراہیم تمنے اپنا خواب سچ کردیا ہم نیکی کرنے والون کو
ایسا ہی بدلا دیتے ہین بیشک یہ بہت بڑا امتحان تھا اور ہمنے ابراہیم کو فدیہ مین ایک بڑی قربانی دی ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن حمید قال ثنا
سلمۃ عن ابن اسحاق عن الحسن بن دینار عن قتادۃ بن دعامۃ عن جعفر بن ایاس عن عبد اللہ بن عباس ۱۲ ۵۳ حدثنی محمد بن سنان
القزاز قال حدثنی حجاج عن حماد عن ابی عاصم الغنوی عن ابی الطفیل قال قال ابن عباس ۱۲

سامنے آیا پھر حضرت ابراہیم نے اسکو سات کنکریان مارین یہانتک کہ وہ چلا گیا اُسکے بعد حضرت ابراہیم نے اسمعیل کو پیشانی کے بل لٹایا اسمعیل اُسوقت ایک سفید کرتہ پہنے ہوے تھے انھون نے کہا اے میرے باپ میرے پاس اسکے سوا کوئی کپڑا نہین ہی جسمین آپ مجھے کفن دین لہذا اسکو میرے جسم سے اتار لیجیے اور مجھے اسی مین کفن دیجیے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پیچھے پھر کے جو دیکھا تو دیکھا کہ ایک مینڈھا بڑی آنکھ والا سفید رنگ کا سینگ دار کھڑا ہی حضرت ابراہیم نے اسکو ذبح کر دیا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ تم جو ہمکو دیکھتے ہو کہ ہم اس قسم کے مینڈھون کی تلاش مین رہتے ہین اسکی وجہ یہی ہی (بسندہ[۵۱]) مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول وتلہ للجبین کی تفسیر مین مروی ہی کہ حضرت ابراہیم نے اسمعیل کی پیشانی زمین پر رکھی تو اسمعیل نے کہا کہ اس حال مین مجھے ذبح کیجیے کہ آپ میری طرف دیکھ رہے ہین کیونکہ شاید آپکو رحم آجائے اور آپ مجھے ذبح نکر سکین پس میرے ہاتھ میری گردن پر باندھ دیجیے اور مجھے منھ کے بل زمین پر لٹائیے (بسندہ[۵۲]) حضرت علی سے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ ایک سفید مینڈھا تھا سینگ والا بڑی آنکھ کا مقام ثبیر مین ببول کے درخت سے بندھا ہوا تھا۔ (بسندہ[۵۳]) حضرت ابن عباس سے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ ایک مینڈھا تھا عبید بن عمیر کہتے تھے کہ وہ مقام ابراہیم مین ذبح کیا گیا اور مجاہد کہتے تھے کہ وہ منیٰ مین قربانی کی جگہ ذبح کیا گیا۔ (بسندہ[۵۴]) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ وہ مینڈھا جسکو ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا وہی مینڈھا تھا جسکو ابن آدم نے تقربا الی اللہ پیش کیا تھا اور انکی قربانی مقبول ہو گئی تھی۔ (بسندہ[۵۵]) سعید بن جبیر سے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہو وہ کہتے تھے کہ جس مینڈھے کو ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا اُسنے جنت مین چالیس برس چرا تھا وہ ایک سفید رنگ کا مینڈھا تھا اسکے بال مثل سرخ روئی کے تھے (بسندہ[۵۶]) حضرت ابن عباس سے وفدیناہ بذبح عظیم کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ ایک مینڈھا تھا۔ (بسندہ[۵۷]) حسن بصری سے مروی ہو کہ اسمعیل علیہ السلام کے فدیہ مین ایک بکرا آیا تھا جو مقام اروی کا تھا ثبیر (نامی پہاڑ) سے اُتارا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسکو ذبح عظیم صرف اس وجہ سے فرمایا تھا کہ وہ ذبح کیا گیا حضرت ابراہیم نے اسکو اپنے دین کے موافق ذبح کیا یہ سنت قیامت تک باقی رہیگی پس جان لو کہ ذبح کرنا بُری موت سے بہتر ہے پس

---

۵۱ حدثنی محمد بن عمرو قال حدثنی ابو عاصم قال ثنا عیسی وحدثنا الحارث قال ثنا الحسن قال ثنا ورقاء جمیعا عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ ۵۲ حدثنا ابو کریب قال ثنا ابن یمان عن سفیان عن جابر عن ابی الطفیل عن علی ۱۲ ۵۳ حدثنی یونس قال ثنا ابن وہب قال اخبرنی ابن جریج عن عطاء ابن رباح عن ابن عباس ۱۲ ۵۴ حدثنا ابن بشار قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا سفیان عن ابن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ ۵۵ حدثنا ابن حمید قال ثنا یعقوب عن جعفر عن سعید بن جبیر ۱۲ ۵۶ حدثنا ابو کریب قال ثنا معاویہ بن ہشام عن سفیان عن رجل عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ ۵۷ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق عن عمرو بن عبید عن الحسن ۱۲

اے خدا کے بندو قربانی کرو ۔ امیہ بن ابی صلت نے حضرت ابراہیم کو ذبح فرزند کے حکم ملنے کا ایک سبب اپنے اشعار مین بیان کیا ہو اور ان اشعار سے اسی روایت کی تصدیق ہوتی ہو جو ہمنے سدی سے روایت کی کہ حضرت ابراہیم نے نذر مانی تھی اللہ نے انکو اسکے پورے کرنیکا حکم دیا ۔ وہ اشعار یہ ہین **اشعار**

ولابراہیم الموفی بالنذر [۵۱]
احتسابا وحامل الاجزال
بکرہ لم یکن لیصبر عنہ
او یراہ فی معشر الاقتال

ابنی انی نذرتک للہ
شحیطا فاصبر فدی لک حالی
واشدد الصفد لا احید عن السکین
حید الاسیر ذی الاغلال

ولہ مدیۃ تخایل فی اللحم
حذام جلیۃ کالہلال
بینا یخلع السرابیل عنہ
فکہ ربہ بکبش جلال

فخذن ذا فارسل ابنک انی
للذی قد فعلتما غیر قال
والد یتقی وآخر مولو
د فطارا منہ بسمع فعال
ربما تجزع النفوس من الا
مر لہ فرجۃ کحل العقال

(بسندہ [۵۲]) عکرمہ سے اللہ عزوجل کے قول فلما اسلما کی تفسیر مین مروی ہو کہ دونون خدا کے حکم کی تعمیل پر راضی ہوگئے بیٹا اسپر راضی ہوگیا کہ ذبح کردیا جائے اور باپ اسپر راضی ہوگئے کہ ذبح کردین بیٹے نے کہا اے باپ مجھے منہ کے بل لٹا دو تاکہ تمھین میری صورت دیکھکر رحم نہ آئے اور مین چھری کو دیکھکر بے صبری نکرون بلکہ آپ چھری کو میری گردن کے نیچے سے داخل کیجیے اور خدا کے حکم کو پورا کیجیے یہی مطلب اللہ تعالی کے اس قول کا ہو فلما اسلما وتلہ للجبین جب وہ اس بات پر مستعد ہوگئے تو ہمنے انھین آواز دی کہ اے ابراہیم تمنے اپنا خواب سچا کردیا ہم نیکوکارون کو ایسا ہی بدلا دیتے ہین ۔ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو امتحان لیا اور بعد اسکے کہ نمرود بن کوش کے معاملہ مین انکی آزمائش کی جبکہ اُس نے حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنا چاہا اور بعد اس امتحان کے کہ انکو انکے فرزند کے ذبح کرنیکا حکم دیا بعد اسکے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ دوڑنے لگے تھے اور انکو یہ امید ہوگئی تھی کہ اب انسے نفع ہوگا اور خدا کی عبادت مین اور کعبہ کی تعمیر مین انسے مدد ملیگی اللہ نے انکو چند کلمات کے ساتھ آزمایا

[۵۱] ترجمہ بیشک ابراہیم نے اپنی نذر خدا کی رضامندی کے لیے پوری کی ؛ اپنے اکلوتے پہلوٹی کے بیٹے کو ذبح کرنے پر مستعد ہوگئے جسکے بغیر وہ صبر نکر سکتے تھے نہ انکو میدان جنگ مین دیکھ سکتے تھے ؛ اس لڑکے سے انھون نے کہا کہ اے میرے بیٹے مینے تجھے اللہ کے لیے نذر کیا ہو پس تو صبر کر میری جان تجھپر قربان ہوجائے ؛ اور خوب مضبوط باندھا تاکہ چھری سے ہٹ نہ سکین جس طرح قیدی باندھا جاتا ہو اور ایک چھری جو گوشت مین گھس جاتی تھی تیز اور خمدار مثل ہلال کے تھی ؛ اسی حال مین کہ وہ انکے کپڑے اُتار رہے تھے انکے پروردگار نے انکے فدیہ مین ایک مینڈھا بھیجا ؛ کہ اسکو لے لو اور اپنے بیٹے کو چھوڑ دو بیشک جو کام تم دونون نے کیا اس سے مین خوش ہوا ؛ ایک پیر کار باپ ہو اور دوسرا بیٹا ہو دونون نے کارنمایان کیا ؛ اکثر لوگ کسی کام سے گھبرا جاتے ہین حالانکہ انجام کار اسکا اچھا ہوتا ہو ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا یحیی بن واضح قال ثنا الحسین یعنے ابن واقد عن زید عن عکرمۃ ۱۲

جنکی بابت اللہ نے فرمایا ہی واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن۔
علماء سلف کا اسمین اختلاف ہو کہ وہ کون کلمات تھے جنسے اللہ نے حضرت ابراہیم کو آزمایا اور وہ اس آزمایش مین پورے اُترے۔
بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ تیس رکن شریعت اسلام کے تھے۔ (بسندہ ۵۲) حضرت ابن عباس سے مروی ہی انھون نے کہا کہ کوئی ایسا نہین ہوا جو اس دین کے ساتھ مکلف کیا گیا ہو اور پورا اتر گیا ہو سوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کہ وہ پورے اُترے پس اللہ تعالیٰ نے اُنکے لیے برأت لکھدی اور فرمایا ابراہیم الذی وفی دس حکم اسمین سے سورۂ احزاب مین ہین اور دس اسمین سے سورۂ برأت مین ہین اور دس سورۂ مؤمنین اور سال سائل مین ہین حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ اسلام کے یہی تیس شعبہ ہین۔ (بسندہ ۵۳) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا کوئی ایسا نہین ہوا جو اس دین کے ساتھ مکلف کیا گیا ہو اور اُس نے پوری تعمیل کی ہو سوا ابراہیم علیہ السلام کے وہ پورے اُترے پس اللہ نے اُنکے لیے برأت لکھی اور فرمایا ابراہیم الذی وفی دس باتین انھین سے اللہ نے سورۂ برأت مین ذکر کی ہین التائبون العابدون الحامدون الخ اور دس باتین سورۂ احزاب مین ذکر کی ہین ان المسلمین والمسلمات الخ اور دس باتین سورۂ مومنین مین ذکر کی ہین الی قولہ تعالیٰ والذین ہم علی صلوٰتہم یحافظون الخ (بسندہ ۵۶) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا کہ اسلام کے تیس شعبہ ہین کوئی ایسا نہین جو اس دین کے ساتھ مکلف کیا گیا ہو اور وہ پورا اترا ہو سوا ابراہیم علیہ السلام کے جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا وابراہیم الذی وفی پس اللہ نے انکے لیے آگ سے برأت لکھدی۔
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسلام کے دس فریضہ ہین پانچ سر کے متعلق ہین اور (انمین سے) پانچ باقی جسم کے متعلق ہین (بسندہ ۵۷) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جن باتون مین آزمایش کی تھی وہ طہارت کے متعلق تھین پانچ سر مین اور پانچ جسم مین سر کے

۵۱ ترجمہ جب ابراہیم کو انکے پروردگار نے چند باتون مین آزمایا اور ابراہیم نے انکو پورا کیا ۱۲

۵۲ حدثنا محمد بن المثنی قال ثنا عبد الاعلی قال ثنا داؤد عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲

۵۳ حدثنا اسحاق بن شاہین الواسطی قال ثنا خالد الطحان عن داؤد عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲

۵۴ ترجمہ توبہ کرنیوالے عبادت گذار حمد کرنیوالے ۱۲ ۵۵ ترجمہ اور وہ لوگ جو اپنی نمازون کی حفاظت کرتے ہین ۱۲

۵۶ حدثنا عبد اللہ بن احمد المروزی قال ثنا علی بن الحسن قال ثنا خارجہ بن مصعب عن داؤد بن ابی ہند عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲

۵۷ حدثنی الحسن بن یحیی قال ثنا عبد الرزاق قال ثنا معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس ۱۲

متعلق یہ تھیں مونچھون کا ترشوانا کلی کرنا ناک مین پانی لینا مسواک کرنا سر مین مانگ نکالکر کنگھی کرنا اور جسم کے متعلق یہ ہین ناخونون کا ترشوانا زیر ناف کے بال دور کرنا ختنہ کرانا بغل کے بال صاف کرانا پاخانہ پیشاب کے بعد جسم مخصوص کو دھونا (بسندہ[۵۲]) حضرت ابن عباس سے ایساہی مروی ہو صرف پاخانہ پیشاب کے بعد طہارت کرنیکا ذکر اس روایت مین نہین ہو (بسندہ[۵۳]) قتادہ سے اللہ عزوجل کے قول واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات کی تفسیر مین مروی ہو کہ اللہ نے انھین ان باتون کا حکم دیا تھا ختنہ کرانا زیر ناف کے بال دور کرنا مونچھون کا ترشوانا ناخونون کا ترشوانا بغل کے بالون کا صاف کرنا ابو ہلال کہتے تھے کہ ایک بات مین بھول گیا (بسندہ[۵۴]) ابو خالد سے مروی ہو کہ انھون نے کہا حضرت ابراہیم کی آزمایش اللہ نے دس باتون سے کی ہین جو اللہ نے اسلام مین سنت قرار دی ہین کلی کرنا ناک مین پانی لینا مونچھون کا ترشوانا مسواک کرنا بغل کے بالون کا صاف کرانا ناخونون کا ترشوانا اعضا کا دھونا ختنہ کرانا زیر ناف کے بالون کا دور کرنا پاخانہ پیشاب کے اعضا کا دھونا -

اور بعض لوگون نے ایساہی بیان کیا ہو مگر انھون نے کہا ہو کہ ان دس باتون مین سے چھ جسم انسان سے متعلق ہین اور چار شعائر اسلام کے متعلق ہین (بسندہ[۵۵]) حضرت ابن عباس سے اللہ عزوجل کے قول واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمھن کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے کہا ان باتون مین سے چھ جسم انسان سے متعلق ہین اور چار ارکان حج سے متعلق ہین جو امور انسان سے متعلق ہین وہ یہ ہین زیر ناف کے بالون کا دور کرنا اور ختنہ کرانا بغل کے بالون کا صاف کرنا ناخونون کا ترشوانا اور مونچھون کا ترشوانا اور جمعہ کے دن غسل کرنا اور چار باتین جو ارکان حج سے متعلق ہین وہ یہ ہین طواف کرنا صفا مروہ کے درمیان مین سعی کرنا رمی جمرہ کرنا افاضہ کرنا بعض لوگون نے کہا ہو کہ اللہ تعالی کے قول انی جاعلک للناس اماما سے یہی مراد ہو -

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۶]) ابو صالح سے اللہ تعالی کے قول واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمھن کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھین باتون مین سے ایک بات یہ تھی انی جاعلک للناس اماما اور آیات نسک - (بسندہ[۵۷]) ابو صالح مولی ام ہانی سے اللہ تعالی کے

[۵۲] حدثنی المثنی قال ثنا اسحاق قال ثنا عبد الرزاق عن معمر عن الحکم بن ابان عن القاسم بن ابی بزة عن ابن عباس ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن بشار قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا ابو ہلال قال ثنا قتادة ۱۲ [۵۴] حدثنی عبدان المروزی قال ثنا عمار بن الحسن قال ثنا عبد اللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن مطر عن ابی خالد ۱۲ [۵۵] حدثنی المثنی قال ثنا اسحاق قال ثنا محمد بن حرب قال ثنا ابن لہیعة عن ابی ہبیرة عن حنش عن ابن عباس ۱۲ [۵۶] حدثنا ابو کریب قال ثنا ابن ادریس قال سمعت اسمعیل بن ابی خالد عن ابی صالح ۱۲ [۵۷] حدثنی ابو السائب قال ثنا ابن ادریس قال سمعت اسمعیل بن ابی خالد عن ابی صالح ۱۲

قول واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے کہا انھین کلمات مین سے یہ آیتین ہین انی جاعلک للناس اماما اور انھین مین سے ہین آیات نسک اور واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت (بسندہ[۵۱])
مجاہد سے اللہ تعالی کے قول واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن کی تفسیر مین مروی ہو کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے کہا مین تمھاری ایک بات مین آزمائش کرنے والا ہون تم جانتے ہو وہ کیا بات ہو حضرت ابراہیم نے کہا تو مجھے لوگون کا امام بنا نیوالا ہو اللہ نے فرمایا ہان ابراہیم نے کہا میری اولاد کو امام بنا دے اسد نے فرمایا میرا عہد ظالمون کو نہ پہونچیگا حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ اس گھر کو لوگون کے لیے باعث ثواب بنا دے اللہ نے فرمایا اچھا پھر ابراہیم نے عرض کیا کہ اس شہر کو باعث امن بنا دے اللہ نے فرمایا ہان ابراہیم نے کہا میری اولاد کو امام بنا دے اللہ نے فرمایا میرا عہد ظالمون کو نہ پہونچیگا حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ اس گھر کو لوگون کے لیے باعث ثواب بنا دے اللہ نے فرمایا اچھا پھر ابراہیم نے عرض کیا کہ ہم سب کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد مین سے بھی ایک جماعت اپنی فرمانبردار پیدا کر اللہ نے فرمایا اچھا ابراہیم نے عرض کیا ہمکو طریقہ حج کے بتا دے اور ہماری توبہ قبول کر اللہ نے فرمایا اچھا پھر ابراہیم نے عرض کیا کہ اس شہر کے رہنے والون کو میوون سے رزق دے اللہ نے فرمایا اچھا - (بسندہ[۵۲]) مجاہد سے اسی طرح مروی ہو ابن جریج کہتے تھے کہ اسی بات پر مجاہد اور عکرمہ دونون متفق ہین - (بسندہ[۵۳]) مجاہد سے واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن کی تفسیر مین مروی ہو کہ اللہ نے ابراہیم کو ان کلمات سے آزمایا تھا جو اسکے بعد مذکور ہین یعنی انی جاعلک للناس اماما پھر ابراہیم نے کہا ومن ذریتی اللہ نے فرمایا ولاینال عہدی الظالمین (بسندہ[۵۴]) عکرمہ کہتے ہین مینے اس قول کو مجاہد کے سامنے پیش کیا تو انھون نے اسکا انکار نہین کیا - (بسندہ[۵۵]) سدی سے وہ کلمات مروی ہین جنسے اللہ نے ابراہیم کی آزمائش کی تھی اور وہ کلمات یہ ہین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیہم رسولا منہم (بسندہ[۵۶]) ربیع سے اللہ تعالی کے قول واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ کلمات یہ ہین

۵۱ حدثنی محمد بن عمرو قال ثنا ابو عاصم قال حدثنی عیسی بن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲
۵۲ حدثنی القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنا حجاج عن ابن جریج عن مجاہد ۱۲
۵۳ حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابی عن سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲
۵۴ حدثنی المثنی بن ابراہیم قال ثنا ابو خلیفۃ قال ثنا شبل عن ابن ابی نجیح قال اخبرنی بہ عکرمۃ ۱۲
۵۵ حدثنی موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی ۱۲
۵۶ حدثت عن عمار بن الحسن قال ثنا عبد اللہ بن ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع ۱۲

انی جاعلک للناس اماما اور واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا اور واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور وعہدنا الی ابراہیم واسمٰعیل الایہ اور واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت الایہ ربیع کہتے تھے کہ یہ سب باتین انھین کلمات مین سے ہین جنسے ابراہیم کی آزمایش کی گئی تھی (بسندہ) حضرت ابن عباس سے واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے کہا انھین کلمات مین سے انی جاعلک اماما اور واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت اور آیات نسک اور مقام ابراہیم اور اہل مکہ کا رزق اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکی اولاد مین مبعوث ہونا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ان کلمات سے مراد صرف مناسک حج ہین۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ) حضرت ابن عباس سے واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات کی تفسیر مین مروی ہے کہ انھون نے کہا اس سے مراد مناسک حج ہین۔ (بسندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ انھون نے کہا وہ کلمات جنسے ابراہیم علیہ السلام کی آزمایش کی گئی تھی وہ مناسک حج تھے (بسندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ ان کلمات سے مراد مناسک حج ہین (بسندہ) حضرت ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہو (بسندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کی مناسک سے آزمایش کی تھی۔

اور بعض لوگ کہتے ہین یہ نہین بلکہ حضرت ابراہیم کی آزمایش چند امور سے کی گئی تھی جنمین سے ختنہ کرانا بھی ہو

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ) شعبی سے مروی ہو کہ ان کلمات مین سے ختنہ کرانا بھی ہو (بسندہ) شعبی سے ایسا ہی مروی ہو (بسندہ) شعبی سے ابو اسحاق نے پوچھا کہ وہ کون کلمات تھے جنسے اللہ نے ابراہیم کی آزمایش کی تھی شعبی نے کہا اے ابو اسحاق انھین سے ختنہ کرانا بھی ہو۔

اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ چھ باتین تھین کوکب اور قمر اور شمس اور آگ اور ہجرت اور ختنہ کرانا ان سب باتون سے حضرت ابراہیم کی آزمایش کی گئی اور ان پر انھون نے صبر کیا۔

---

۵۱ حدثنی محمد بن سعد قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن بشار قال ثنا مسلم ابن قتیبہ قال ثنا عمر بن نبہان عن قتادۃ عن ابن عباس ۱۲ ۵۳ حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادۃ ۱۲ ۵۴ حدثت عن عمار بن الحسن قال ثنا ابن ابی جعفر عن ابیہ قال بلغنا عن ابن عباس ۱۲ ۵۵ حدثنا احمد بن اسحاق الاہوازی قال ثنا ابو احمد الزبیری قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن التمیمی عن ابن عباس ۱۲ ۵۶ حدثنا ابن المثنی قال حدثنی الحمانی قال ثنا شریک عن ابی اسحاق عن التمیمی عن ابن عباس ۱۲ ۵۷ حدثنا ابن بشار قال ثنا سلم بن قتیبہ عن یونس بن ابی اسحاق عن الشعبی ۵۸ حدثنا ابن حمید قال ثنا یحیی بن واضح قال ثنا یونس بن ابی اسحاق قال سمعت الشعبی ۱۲

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۱]) ابو رجاء سے مروی ہو کہ مینے حسن بصری سے پوچھا کہ وہ کلمات یہ ہین اللہ نے ابراہیم کو کوکب کے ساتھ آزمایا[۵۲] وہ اُسپر راضی ہو گئے پھر اللہ نے انکو قمر کے ساتھ آزمایا وہ اُسپر راضی رہے پھر اللہ نے انکو آفتاب کے ساتھ آزمایا وہ اُسپر راضی رہے پھر اللہ نے انکو آگ کے ساتھ آزمایا وہ اسپر راضی رہے پھر اللہ نے انکو ہجرت کرنے اور ختنہ کرانیکا حکم دیا (بسندہ[۵۳]) قتادہ سے مروی ہو کہ حسن (بصری) کہتے تھے کہ اللہ نے ابراہیم کی جس بات مین آزمایش کی وہ اسمین پورے اُترے اللہ نے انکو کوکب کے ساتھ اور شمس و قمر کے ساتھ آزمایا وہ اس آزمایش مین بہت اچھے رہے اور انھون نے سمجھ لیا کہ انکا پروردگار ابدی اور لم یزلی ہو اور انھوان نے اپنا منہ اسی کی طرف کیا جس نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا اور وہ مشرکون مین سے نہوے اور اللہ نے انکو ہجرت کے ساتھ آزمایا پس وہ اپنے شہر اور اپنی قوم کو چھوڑکر چلے گئے اور شام مین خدا کی طرف ہجرت کرکے سکونت اختیار کی پھر اللہ نے ہجرت سے پہلے آگ کے ساتھ انکی آزمایش کی انھون نے اُسپر بھی صبر کیا پھر اللہ نے انکو ذبح فرزند اور ختنہ کے ساتھ آزمایا اُسپر بھی انھون نے صبر کیا۔ (بسندہ[۵۴]) حسن (بصری) سے مروی ہو کہ اللہ تعالی نے ابراہیم کی آزمایش جن کلمات سے کی تھی وہ یہی تھے کہ اللہ نے کوکب اور شمس اور قمر سے انکی آزمایش کی تھی۔ (بسندہ[۵۵]) حسن (بصری) سے مروی ہو کہ اللہ نے ابراہیم کو جن کلمات سے آزمایا تھا وہ یہ تھے کہ انکو کوکب اور شمس و قمر سے آزمایا تو انکو صابر پایا (بسندہ[۵۶]) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسّی برس کی عمر مین بسولے سے اپنا ختنہ کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلمات کی بابت دو قول مروی ہین۔

ایک یہ کہ (بسندہ[۵۷]) آپ نے فرمایا ابراہیم الذی وفی کا مطلب تم لوگ جانتے ہو کہ کیا ہو ابراہیم نے کیا چیز پوری کی تھی صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ و رسول کو اسکا خوب علم ہو آپ نے فرمایا ابراہیم اپنے دن کا کام پورا کیا کرتے تھے یعنے چار رکعت نماز اور دوسرا یہ کہ (بسندہ[۵۸]) آپ نے فرمایا مین تمکو بتاؤن کہ ابراہیم کو

---

[۵۱] حدثنی یعقوب بن ابراہیم قال ثنا ابن علیۃ عن ابی رجاء ۱۲ [۵۲] ان چیزون سے آزمایش کا مطلب یہ ہو کہ حضرت ابراہیم کی نظر مین ان چیزون کی عظمت ظاہر کی کہ دیکھین وہ انکو خدا کہتے ہین یا سب سے علٰحدہ ہوکر ہماری طرف آتے ہین ۱۲ [۵۳] حدثنا بشر قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا سعید عن قتادۃ ۱۲ [۵۴] حدثنا الحسن بن یحیی قال ثنا عبدالرزاق قال ثنا معمر عن سمع الحسن یقول ۱۲ [۵۵] حدثنا ابن بشار قال ثنا سلم بن قتیبہ قال ثنا ابو ہلال عن الحسن ۱۲ [۵۶] احمد بن اسحاق ابن المختار قال حدثنی غسان بن الربیع قال ثنا عبدالرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ ۱۲ [۵۷] حدثنا ابو کریب قال ثنا الحسن بن عطیۃ قال ثنا اسرائیل عن جعفر بن الزبیر عن القاسم عن ابی امامۃ ۱۲

اللہ نے اپنا خلیل کیون کہا اور وفی کس لیے فرمایا اس وجہ سے کہ وہ صبح شام اس آیت کا مضمون پڑھ لیا کرتے تھے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون الآیہ ۔

الحاصل جب اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کا صبر تمام ان باتون مین جنسے انکو آزمایا معلوم کر لیا اور یہ معلوم کر لیا کہ وہ اپنے فرائض پر خوب قائم ہین اور خدا کی عبادت کو تمام چیزون پر ترجیح دیتے ہین تو اللہ نے انکو اپنا خلیل بنایا اور آیندہ نسلون کے لیے انکو امام مقرر کیا اور اُنکی اولاد مین نبوت اور کتاب اور رسالت قائم کی اور اپنی نازل کی ہوئی کتابون اور حکمتون کے ساتھ انکو خاص کیا اور اُنمین بڑے بڑے پیشوا اور رئیس اور سردار پیدا کیے جب ایک سردار گذر جاتا دوسرا سردار پیدا ہوتا جو پہلے سے بہتر ہوتا اور اسکا ذکر پچھلون مین قائم رہتا تمام لوگ اُس سے محبت رکھتے اور اُسکی تعریف کرتے اُسکے فضل کا اقرار کرتے یہ درجہ تو دنیا مین ملتا اور آخرت مین جو کچھ اللہ تعالی نے اُسکے لیے مہیا کیا ہو وہ بیان ہو ہی نہین سکتا ۔

اب ہم خدا کے دشمن او رحضرت ابراہیم کے دشمن کا حال بیان کرتے ہین جس نے حضرت ابراہیم کی تکذیب کی تھی اور جو نصیحت حضرت ابراہیم نے اُسکو کی تھی اسنے اپنی جہالت اور خدا کے حلم سے مغرور ہو کر رد کر دی تھی ۔ (اُسکا نسب یہ ہو) **نمرود** بن کنعان بن حام بن نوح ہم یہ بھی بیان کرینگے کہ اسکا انجام دنیا مین کیا ہوا جبکہ اُس نے اپنے پروردگار سے سرکشی کی باوجودیکہ اللہ نے اسکو مہلت دی اور اسکے کفر پر اور خلیل اللہ کے آگ مین جلانے کے قصد پر جبکہ انھون نے اسکو اللہ کی توحید اور بتون کے ترک کی طرف بلایا اُسکو جلد عذاب نہین کیا۔ جب نمرود کی سرکشی خدا سے بہت بڑھ گئی باوجودیکہ اللہ نے اسکو چار سو برس تک مہلت دی اُس زمانے مین خدا جسقدر حجتین اسپر پیش کرتا تھا اور جسقدر عبرتین اسکو دلاتا تھا اُسکی سرکشی اور گمراہی اور بڑھتی جاتی تھی پس اللہ نے اُسکو جیسی مہلت دی تھی ویسا ہی دنیا مین اُسپر عذاب کیا اور وہ بھی اپنی ایک ننھی مخلوق کے ذریعہ سے یعنے ایک مچھر اُسپر مسلط کر دیا۔

نمرود کے حالات اُسکی جہالت اور اُسپر نزول عذاب

(باسنده)[1] زید بن اسلم سے مروی ہو کہ سب سے پہلا جابر بادشاہ جو زمین مین ہوا وہ نمرود تھا لوگ جا کے اسکے یہان سے غلہ مول لاتے تھے (ایک مرتبہ) حضرت ابراہیم بھی اُن لوگون کے ساتھ گئے نمرود کے پاس جب لوگ جاتے تھے تو وہ انسے پوچھتا تھا کہ تمھارا پروردگار کون ہو وہ لوگ کہتے تھے کہ تو ہی ہو یہانتک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو وہان پہونچے تو اس نے انسے بھی پوچھا کہ تمھارا پروردگار کون ہو حضرت ابراہیم نے

[1] حدثنا الحسن بن یحیی قال۔ اخبرنا عبدالرزاق قال انا معمر عن زید بن اسلم ۱۲

فرمایا میرا پروردگار وہ ہی جو جلاتا ہی اور موت دیتا ہی نمرود نے کہا مین بھی جلاتا اور موت دیتا ہون حضرت ابراہیم نے فرمایا تو اللہ آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہی تو اُسے مغرب سے نکالدے پس وہ کافر مبہوت ہو گیا اور اُس نے حضرت ابراہیم کو بغیر غلہ دیے ہوے واپس کردیا حضرت ابراہیم لوٹ آئے اثناے راہ مین انکا گذر ایک سرخ ریت کے ٹیلہ پر ہوا حضرت ابراہیم نے اپنے دل مین کہا کہ مین اسمین سے کچھ اپنے گھر کیون نہ لیجاؤن جس سے وہ لوگ خوش ہو جائین چنانچہ انھون نے اس سے (ریت کا کچھ حصہ) لیا اور اپنے گھر گئے پھر اپنا سامان رکھکر سو گئے انکی بی بی اُٹھین اور انھون نے اُس سامان کو کھولکر دیکھا تو دیکھا کہ اسمین نہایت عمدہ غلہ رکھا ہوا ہی پس انھون نے کھانا تیار کیا اور حضرت ابراہیم کے سامنے لے گئین اُسوقت حضرت ابراہیم کے یہان کچھ کھانیکو نہ تھا حضرت ابراہیم نے پوچھا یہ کھانا کہان سے آیا انکی بی بی نے کہا اُسی غلہ سے مینے تیار کیا ہی جو آپ لائے تھے حضرت ابراہیم نے سمجھ لیا کہ اللہ نے اُنکے لیے رزق بھیجا ہی پس انھون نے اللہ کا شکر کیا۔

اُسکے بعد اللہ نے نمرود کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اور کہلایا کہ مجھپر ایمان لے آمین تیری سلطنت قائم رکھونگا نمرود نے فرشتے کو یہ جواب دیا کہ کیا میرے سوا بھی کوئی خدا ہی فرشتہ دوبارہ آیا اور اُس نے یہی کہا مگر نمرود نے نہ مانا پھر سہ بارہ آیا مگر نمرود نے نہ مانا تو فرشتے نے کہا کہ اچھا تو تین دن مین اپنا لشکر جمع کر (بعد تین دن کے تجھپر عذاب آئیگا) چنانچہ اُس نے اپنا لشکر جمع کیا پس اللہ نے فرشتے کو حکم دیا کہ مچھرون کا دروازہ نمرود پر کھولدے چنانچہ اُس نے کھولدیا (اسقدر مچھر آئے کہ) جب آفتاب نکلا تو اُن لوگون کو (ٹڈی دل) مچھرون کی کثرت کے سبب سے نہین دکھائی دیا پھر اللہ نے مچھرون کو ان لوگون پر مسلط کردیا مچھرون نے اُنکے گوشت کو کھالیا اور اُنکے خون کو پی لیا صرف ہڈیان انکی باقی رہ گئین ابھی بادشاہ اُسی حال مین تھا اسکو کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اللہ نے ایک مچھر بھیجا وہ اُسکی ناک مین گھس گیا (اور دماغ مین جا کر بیٹھ گیا جب وہ مچھر دماغ مین ڈنک مارتا تھا تو نمرود کو بغیر اسکے چین نہ پڑتی تھی کہ کوئی شخص اُسکے سر پر مارے) چنانچہ چار سو برس تک وہ اپنے سر کو ہتوڑیون سے پٹواتا رہا سب سے زیادہ درد مند اسکا وہ سمجھا جاتا تھا جو دونون ہاتھ سے اُسکے سر کو کوٹے۔ چار سو برس تک اُسنے ظلم کیا تھا اسی قدر مدت تک اللہ نے اسکو اس عذاب مین مبتلا رکھا بعد اُسکے اللہ نے اسکو موت دی۔ اس نمرود نے ایک بلند عمارت آسمان کے حالات دریافت کرنے کے لیے بنائی تھی اور اللہ تعالی نے اُس عمارت کو جڑ سے گرادیا تھا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فاتی اللہ بنیانہم من القواعد (بسند[ه]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ انھون نے کہا جس شخص نے ابراہیم سے انکے

سلہ ترجمہ اللہ نے انکی عمارت جڑ سے گرادی ۱۲ ۵ہ حدثنا موسی بن ہرون قال نا عمرو بن حماد قال نا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

پروردگار کی بابت جھگڑا کیا تھا اور اُسنے ابراہیم کو شہر سے باہر نکالدیا تھا اسکی کیفیت ہو کہ شہر کے دروازے پر حضرت ابراہیم سے اور لوط سے ملاقات ہوگئی تھی جو ابراہیم کے بھتیجے تھے حضرت ابراہیم نے انکو (اپنے دین کی طرف) بلایا اور وہ ایمان لے آئے پھر حضرت ابراہیم نے کہا کہ مین اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنیوالا ہون نمرود نے قسم کھائی کہ ابراہیم کے خدا کو مین تلاش کرونگا چنانچہ اُس نے چار بچے نسر (نامی پرند) کے لیے اور انکو گوشت اور شراب سے پرورش کیا یہانتک کہ جب وہ بڑے ہوے اور خوب فربہ ہوے اور کام کے قابل ہوگئے تو نمرود نے اُنکی سینگون سے ایک تخت باندھ دیا اور اُس تخت مین بیٹھ گیا پھر ایک ٹکڑا گوشت کا اوپر اٹھا کر انکو دکھایا وہ پرند اُس گوشت کی خواہش مین اوپر کو اُڑے یہانتک کہ جب فضا مین پہونچ گیا تو نمرود نے زمین کی طرف نظر کی دیکھا کہ پہاڑ چیونٹی کی طرح آہستہ آہستہ چل رہے ہین پس وہ گوشت کو اسی طرح اٹھائے رہا (پرند اور اوپر چڑھے) اُس نے زمین کو دیکھا کہ پانی سے گھری ہوئی ہو یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی سی کشتی پانی مین پڑی ہو جب پرند اور اوپر چڑھے تو اندھیرا چھا گیا نہ اوپر کی چیز دیکھ سکتا تھا نہ نیچے کی چیز دیکھ سکتا تھا پس ڈر گیا اور گوشت ہاتھ سے چھوڑ دیا پرند اُس گوشت کے لیے نیچے کی طرف جھکے جب پہاڑون نے ان پرندون کو دیکھا کہ نیچے اترتے ہوے چلے آرہے ہین اور اُنکی آواز بھی پہاڑون نے سنی تو ڈر گئے اور قریب تھا کہ اپنی جگہ سے ہٹ جائین مگر انھون نے ایسا کیا نہین یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہو وقد مکروا مکرہم وعند اللہ مکرہم[سلہ] وان کان مکرہم لتزول منہ الجبال حضرت ابن مسعود کی قرارت مین (بجاے وان کان مکرہم کے) وان کاد مکرہم ہو یہ پرند بیت المقدس سے اُڑے تھے اور جبل دخان پر اُترے جب نمرود نے دیکھا کہ وہ کچھ نہین کرسکتا تو اُس نے ایک عمارت بنانا شروع کی یہانتک کہ جب اسکو خوب بلند کر چکا تو اُسکے اوپر چڑھا تاکہ اپنے ارادہ کے موافق ابراہیم کے خدا کو دیکھے پس اُسے حدث ہوگیا اور اس سے پہلے اُسے کبھی حدث نہوا تھا اور اللہ نے اُسکی عمارت کو جڑ سے گرا دیا فخر علیہم السقف من فوقہم واتاہم العذاب من حیث لا یشعرون یعنی جسکو وہ امن کا مقام سمجھتے تھے وہین سے اُنپر عذاب آگیا اور وہ عمارت جڑ سے گر گئی اُسوقت مارے خوف کے لوگون کی زبانین بدل گئین اور تہتر زبانون مین لوگ بات کرنے لگے اسی وجہ سے اُس مقام کا نام بابل رکھا گیا ورنہ اس سے پہلے لوگون کی زبان سریانی تھی (بسندہ[سلہ]) سعید بن جبیر سے وان کان مکرہم لتزول منہ الجبال کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے کہا نمرود جس نے نسر پالے تھے اُس نے حکم دیا کہ ایک تخت بنایا جائے چنانچہ بنایا گیا اور گوشت بھی اُسپر رکھا گیا پھر اُس نے حکم دیا کہ یہ تخت نسرون پر لاد دیا جائے چنانچہ وہ لاد دیا گیا اور (وہ نسر اوپر کو

سلہ ترجمہ انھون نے اپنا مکر کیا اور اللہ کے یہان انکا مکر (بالکل لکھا ہوا) تھا گو انکا مکر ایسا تھا کہ اس سے پہاڑ ٹلجا ئین ۱۲ سلہ

ابن وکیع قال ثنا ابو داود الحفری عن یعقوب عن حفص بن حمید او جعفر عن سعید بن جبیر ۱۲

چڑھے نمرود نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ تم کیا دیکھ رہے ہو اُس نے کہا مین پانی دیکھتا ہون اور دنیا کو مثل
ایک جزیرہ کے دیکھتا ہون پھر جب اور بلندی پر چڑھتا تو پوچھا کہ اب کیا دیکھتے ہو اُس نے کہا مین یہ دیکھتا ہون
کہ آسمان سے دوری بڑھتی جاتی ہے تو نمرود نے کہا اچھا اُتر چلو اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ نمرود کو یہ آواز دیگئی
کہ اے سرکش تو کہان جانا چاہتا ہے (اُسوقت اس نے کہا کہ اُتر چلو) پس پہاڑون نے نسرون کی آواز سنی وہ
سمجھے کہ یہ کوئی آفت آسمان سے آرہی ہے بس قریب تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائین یہی مطلب اللہ عزوجل
کے اس قول کا ہے وان کان مکرہم لتزول منہ الجبال (بسندہ) حضرت علی سے روایت ہے کہ انھون نے اس آیت
یعنے وان کان مکرہم لتزول منہ الجبال کی تفسیر مین روایت کیا کہ جس شخص نے ابراہیم سے اُنکے پروردگار کی
بابت جھگڑا کیا تھا اُس نے دو بچے نسر کے پالے جب وہ بڑے ہوے اور کام کے قابل ہوے اور خوب
طاقتور ہو گئے تو اُس نے ہر ایک کا ایک ایک پیر تخت سے باندھ دیا اور ان پرندون کو بھوکا رکھا پھر وہ خود
اور ایک شخص اور تخت پر بیٹھ گیا اس تخت مین ایک لکڑی بھی کھڑی کی گئی تھی جسمین گوشت بندھا ہوا تھا پس وہ پرند
(گوشت کو دیکھکر) اوپر اُڑے نمرود اپنے ساتھی سے پوچھتا جاتا تھا کہ تم کیا دیکھتے ہو وہ کہتا تھا کہ مین فلان فلان
چیز دیکھتا ہون یہانتک کہ اُس نے کہا مین تمام دنیا کو مثل ایک مکھی کے دیکھتا ہون تو نمرود نے کہا اب اُتر چلو
چنانچہ دونون اُتر آئے یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہے وان کان مکرہم لتزول منہ الجبال - ابو اسحاق
کہتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود کی قراءت مین وان کاد مکرہم ہے - یہ حال ہے نمرود بن کوش بن کنعان کا اور چند لوگون
نے بیان کیا ہے کہ یہ نمرود بن کوش بن کنعان تمام مشرق و مغرب کا بادشاہ تھا مگر اس بات کو وہ لوگ نہین مانتے جو
ملوک ازمنہ ماضیہ کے حالات اور زمانۂ گذشتہ کے واقعات کا علم رکھتے ہین کیونکہ وہ لوگ سب اس بات پر متفق
ہین کہ حضرت ابراہیم کی ولادت ضحاک بن اندرماسپ کے زمانے مین ہوئی جسکے کچھ حالات ہم پہلے بیان کر چکے
ہین اور یہ کہ مشرق و غرب کا بادشاہ اُسوقت ضحاک تھا اور بعض لوگ جو ضحاک کے زمانے اور اُسکے حالات کو
جانتے ہین اور یہ روایت بھی انکو پہونچی ہے کہ تمام روے زمین کے مالک چار شخص ہوے دو کافر اور دو مومن
کافر تو نمرود اور بخت نصر اور مومن سلیمان بن داؤد اور ذوالقرنین تھے یہ لوگ نمرود کے معاملہ مین بہت پریشان
ہین (کہ وہ کون شخص تھا) اور جن مورخین نے یہ بیان کیا ہے کہ ضحاک تمام مشرق و مغرب کا بادشاہ تھا اور وہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے عہد مین تھا وہ کہتے ہین کہ ضحاک ہی کا نام نمرود تھا حالانکہ جو اہل تحقیق اگلون کے حالات
اور سلف کے واقعات کا علم رکھتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ بات صحیح نہین ہے کیونکہ نمرود کا نسب قوم نبطہ مین مشہور ہے
اور ضحاک کا نسب اہل عجم مین مشہور ہے اور وہ لوگ جو گذشتہ زمانہ کے واقعات اور اہل علم کے حالات سے

سله حدثنا الحسن بن محمد قال ثنا محمد بن ابی عدی عن شعبة عن ابی اسحاق قال ثنا عبدالرحمن بن دانیال ان علیا قال ۱۲

واقف ہین وہ کہتے ہین کہ ضحاک ہی نے نمرود کو ملک سواد اور اسکے آس پاس کے شہر دیدیے تھے اور نمرود کو اور نمرود کی اولاد کو ان مقامات مین اپنی طرف سے عامل مقرر کیا تھا اور خود تمام شہرون کا دورہ کیا کرتا تھا ضحاک کا آبائی وطن دنباوند تھا جو طبرستان کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ تھا فریدون جب اُسپر ظفریاب ہوے تو انھون نے اسکو اسی پہاڑ پر لوہے کی زنجیرون مین جکڑ کے ڈلوا دیا تھا۔ اسی طرح بخت نصر بھی اہواز کے درمیانی مقامات کا سرحد روم تک دجلہ کے غربی جانب مین لہراسپ کی طرف سے حاکم تھا لہراسپ خود ترکون سے لڑنے مین مصروف رہتا تھا اور انکے مقابلہ کے لیے بلخ مین مقیم تھا بلخ کو بقول بعض راویون نے آباد کیا تھا چونکہ لہراسپ کا قیام بغرض قتال ترک بلخ مین زیادہ رہا لہذا ناواقف لوگ یہ سمجھ گئے کہ بخت نصر جو ان مقامات پر قابض ہوا در ان مقامات مین جکو ستاہی وہی ان مقامات کا بادشاہ ہے اور کسی واقف کار مورخ نے میرے علم مین اس بات کو نہین بیان کیا کہ قوم نبط کے کسی شخص نے ایک بالشت بھر زمین پر بھی مستقل بادشاہت کی ہو شرق و غرب کا مالک ہو جانا تو درکنار ہے۔ مگر علما سے اہل کتاب اور اہل معرفت اور جنھون نے تواریخ کو غائر نظر سے دیکھا ہے بیان کیا ہے کہ نمرود کی بادشاہت اقلیم بابل مین ضحاک یعنے بیوراسپ کی طرف سے چار سو برس رہی پھر نمرود کے بعد اُسیکی نسل کا ایک شخص جسکا نام نبط ابن قعود تھا سو برس تک بادشاہ رہا نبط کے بعد داوص بن نبط اسی برس بادشاہ رہا پھر داوص کے بعد بالش ایک سو بیس برس بادشاہ رہا پھر بالش کے بعد نمرود بن بالش ایک سال اور چند ماہ بادشاہ رہا پس یہ کل سات سو ایک برس کچھ مہینے ہوے یہ تمام زمانہ ضحاک کی بادشاہت کا تھا جب فریدون بادشاہ ہوے اور انھون نے ضحاک کو مغلوب کیا تو فریدون نے نمرود بن بالش کو بھی قتل کیا اور تمام قوم نبط کو مار کے نکال دیا اور انسے بڑی سخت جنگ کی کیونکہ انھون نے ضحاک کی مدد کی تھی اور نمرود اور اسکی اولاد اُسکی طرف سے حاکم رہے تھے اور بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ بیوراسپ (یعنے ضحاک) نے اپنی ہلاکت سے پہلے نمرود اور اسکی اولاد کو معزول کر دیا تھا۔

اب ہم پھر اُن باقی واقعات کو بیان کرتے ہین جو ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین ہوے

منجملہ اُن واقعات کے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی مین ہوے

حضرت لوط علیہ السلام

کا واقعہ ہے۔ حضرت لوط بیٹے تھے ہاران بن تارخ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے اُنکا اور اُنکی قوم سدوم کا حال جیساکہ بیان کیا ہے اس طرح پر ہے کہ حضرت لوط سرزمین بابل سے اپنے چچا حضرت ابراہیم

خلیل اللہ پر ایمان لائے اور انکے پیرو بن کے اسکے ساتھ ملک شام کی طرف ہجرت کر گئے حضرت سارہ بنت ناحور زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی انکے ہمراہ تھین اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ سارہ بیٹی تھین ہنال بن ناحور کی اور بقول بعض حضرت ابراہیم کے ہمراہ انکے والد تارخ بھی ہجرت کر گئے تھے حالانکہ وہ دین مین حضرت ابراہیم کے مخالف تھے اور اپنے کفر پر قائم تھے جب یہ لوگ مقام حران مین پہونچے تو تارخ وہین بحالت کفر مر گئے اور حضرت ابراہیم ولوط وسارہ علیہم السلام شام کی طرف چلے جب مصر مین پہونچے تو وہان ایک ظالم بادشاہ تھا جسکا نام سنان بن علوان بن عبید بن عویج بن عملاق بن لاوذ بن سام بن نوح بیان کیا جاتا ہو بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ مصر کا فرعون اسوقت مین ضحاک کا بھائی تھا ضحاک نے اسے مصر کا حاکم بنا کے اپنی طرف سے بھیجا تھا مین اسکا کچھ واقعہ جو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا اس سے پہلے بیان کر چکا ہون پھر اُسکے بعد حضرت ابراہیم شام کی طرف چلے گئے اور بیان کیا گیا ہو کہ خود مقام فلسطین مین فروکش ہوئے اور اپنے بھتیجے حضرت لوط کو مقام اردون مین ٹھیرایا پھر اللہ تعالی نے حضرت لوط کو اہل سدوم کی طرف رسول بنادیا وہ لوگ خدا کے منکر تھے اور فواحش کا ارتکاب کیا کرتے تھے جیساکہ اللہ تعالی قوم لوط کے حال مین بیان فرماتا ہو انکم لتاتون الفاحشۃ ماسبقکم بہا من احد من العالمین ائنکم لتاتون الرجال وتقطعون السبیل وتاتون فی نادیکم المنکر رہزنی کا مطلب ہو کہ جو شخص اُنکے شہر مین آتا تھا اس سے بدکاری کیا کرتے تھے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ ۵۲) ابن زید سے اللہ تعالی کے قول وتقطعون السبیل کی تفسیر مین مروی ہو کہ سبیل سے مراد مسافر کی راہ ہو جب کوئی مسافر انکی طرف سے ہوکے نکلتا تو اسکا راستہ بند کر دیتے اور اُسکے ساتھ اس فعل خبیث کا ارتکاب کرتے۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ کیا فعل قبیح تھا جسکا ارتکاب وہ اپنی مجلسون مین کیا کرتے تھے۔ اہل علم کا اسمین اختلاف ہو بعض لوگون کا بیان ہو کہ وہ فعل یہ تھا کہ جو مسافر انکی طرف سے ہوکے نکلتا تھا اسپر ڈھیلے چلاتے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ (وہ فعل یہ تھا کہ) عمداً اپنی مجلسون مین گوز کیا کرتے تھے اور بعض کا بیان ہو کہ (وہ فعل یہ تھا کہ) مجلسون مین ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ہمبستری کرتا تھا۔

اسکے کون لوگ قائل ہین کہ وہ مسافر پر ڈھیلے چلاتے تھے

(بسندہ ۵۳) عکرمہ سے اللہ تعالی کے قول وتاتون فی نادیکم المنکر کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ لوگ مسافرون کو ستاتے تھے جب کسی مسافر کو

---

۵۱ ترجمہ کیا تم ایسی بیحیائی کی حرکت کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا مین کسی نے نہین کی کیا تم مردون سے جماع کرتے ہو اور راہزنی کرتے ہو اور اپنی مجالس مین بُرے کام کرتے ہو ۱۲ **۵۲** حدثنا یونس بن عبد الاعلی قال ثنا ابن وہب قال قال ابن زید ۱۲

۵۳ حدثنا ابن حمید قال ثنا یحیی بن واضح قال ثنا عمر بن ابی زائدۃ قال سمعت عکرمۃ ۱۲

پاتے تو اسپر ڈھیلے چلاتے تھے (بسندہ ۵۲) عکرمہ سے مروی ہو کہ انکا فعل قبیح یہی تھا کہ مسافر پر ڈھیلے چلاتے تھے (بسندہ ۵۲) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ تاتون فی نادیکم المنکر کا مطلب یہ ہو کہ جو مسافر اُنکے یہان پہونچ جاتا اُسپر ڈھیلے چلاتے تھے۔

اسکے کون لوگ قائل ہین کہ وہ عمداً گوز کیا کرتے تھے

(بسندہ ۵۳) حضرت عائشہ سے وتاتون فی نادیکم المنکر کی تفسیر مین مروی ہو کہ انھون نے کہا وہ گوز کیا کرتے تھے۔

اسکے کون لوگ قائل ہین کہ ایک دوسرے سے ہمبستری کرتے تھے

(بسندہ ۵۴) مجاہد سے وتاتون فی نادیکم المنکر کی تفسیر مین مروی ہے کہ انھون نے کہا وہ لوگ مجلسون مین ایک دوسرے سے جماع کرتے تھے (بسندہ ۵۵) مجاہد سے مروی ہو کہ ایک دوسرے سے جماع کرتے تھے۔

(بسندہ ۵۶) مجاہد سے ایسا ہی مروی ہو (بسندہ ۵۷) مجاہد سے مروی ہو کہ وہ لوگ اپنی مجلسون مین مردون سے جماع کرتے تھے (بسندہ ۵۸) مجاہد سے وتاتون فی نادیکم المنکر کی تفسیر مین مروی ہو کہ نادی سے مراد مجالس اور منکر سے مراد یہ ہو کہ مردون کے ساتھ جماع کرتے تھے۔ (بسندہ ۵۹) قتادہ سے وتاتون فی نادیکم المنکر کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ لوگ بےحیائی کی بات اپنی مجلسون مین کرتے تھے (بسندہ ۶۰) ابن زید سے وتاتون فی نادیکم المنکر کی تفسیر مین مروی ہو کہ نادی سے معنی مجالس اور منکر سے مراد انکا وہ فعل خبیث ہو جسکو وہ کیا کرتے تھے مسافر کی راہ روک کے کھڑے ہو جاتے تھے اور اُسپر سوار ہوتے تھے اُسیکی تائید مین انھون نے یہ آیت پڑھی اتاتون الفاحشۃ وانتم تبصرون اور یہ آیت بھی پڑھی ما سبقکم بہا من احد من العالمین (بسندہ ۶۱) عمرو بن دینار سے ما سبقکم بہا من احد من العالمین کی تفسیر مین مروی ہو کہ (ابتداے عالم سے کبھی) کوئی مرد کسی مرد سے موث نہوا تھا یہانتک کہ قوم لوط پیدا ہوئی۔

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا یحیی بن واضح قال ثنا عمر بن ابی زائدۃ قال سمعت عکرمۃ ۱۲ ۵۲ حدثنا موسی بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ۵۳ حدثنا عبد الرحمن بن الاسود الطفاوی قال ثنا محمد بن ربیعۃ قال ثنا روح بن غطیف الثقفی عن عمرو ابن مصعب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ۱۲ ۵۴ حدثنا ابن وکیع وابن حمید قالا ثنا جریر عن منصور عن مجاہد ۱۲ ۵۵ حدثنا سلیمان بن عبد الجبار قال ثنا ثابت بن محمد اللیثی قال ثنا فضیل بن عیاض عن منصور بن المعتمر عن مجاہد ۱۲ ۵۶ حدثنا ابن حمید قال ثنا حکام عن عمرو عن منصور عن مجاہد ۱۲ ۵۷ حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابی عن سفیان عن منصور عن مجاہد ۱۲ ۵۸ حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عیسی وحدثنا الحارث قال ثنا الحسن قال ثنا ورقاء جمیعا عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ ۵۹ حدثنا بشر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادۃ ۱۲ ۶۰ حدثنی یونس قال ثنا ابن وہب قال قال ابن زید ۱۲ ۶۱ حدثنا ابن وکیع قال ثنا اسمعیل بن علیۃ عن ابن ابی نجیح عن عمرو بن دینار ۱۲

ابوجعفر (مصنف کتاب) کہتا ہو کہ صحیح قول اس بارے مین میرے نزدیک اسی شخص کا ہی جس نے منکر سے اس آیت مین یہ مراد لیا ہو کہ وہ مسافرین سے مسخراپن کرتے تھے اُنپر ڈھیلے چلاتے تھے کیونکہ اسی کے موافق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہو (بسندہ[۱]) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی کے قول وتاتون فی نادیکم المنکر کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ لوگ مسافرون پر ڈھیلے چلاتے تھے اور اُن سے مسخراپن کرتے تھے اور یہی منکر ہو جسکا وہ لوگ ارتکاب کرتے تھے (بسندہ[۲]) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ وہ لوگ مسافرون سے مسخراپن کرتے تھے اور اُنپر ڈھیلے چلاتے تھے (بسندہ[۳]) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتاتون فی نادیکم المنکر کی تفسیر مین مروی ہو کہ وہ لوگ راہ مین بیٹھ جاتے تھے اور مسافرون پر ڈھیلے چلاتے تھے اور اُن سے مسخراپن کرتے تھے -

پس لوط علیہ السلام اُن لوگون کو عبادت خدا کی طرف بلاتے تھے اور بحکم خدا انھین اُن افعال سے منع کرتے تھے جنکو خدا ناپسند فرماتا تھا مثل رہزنی وارتکاب فواحش وخلاف وضع فطرت کے اور اُن لوگون کو ان امور قبیحہ پر اصرار کرنے اور انپر قائم رہنے سے اور توبہ نکرنے کی حالت مین عذاب الیم کا خوف دلاتے تھے پر حضرت لوط کے ڈرانے اور وعظ ونصیحت کرنے سے انکی سرکشی اور بڑھتی چلی گئی اور حضرت لوط کی باتون کی تکذیب اور عذاب کی جلدی چلانے لگے اور حضرت لوط سے کہنے لگے اگر تم سچے ہو تو خدا کا عذاب ہمپر لے آؤ یہانتک کہ جب معاملہ طول پکڑ گیا اور انکی سرکشی بہت بڑھ گئی تو حضرت لوط نے اپنے پروردگار بزرگ و برتر سے انپر فتح ملنے کی درخواست کی پس اللہ تعالی نے جب انکو رسوا اور ہلاک کرنا چاہا اور اپنے پیغمبر لوط علیہ السلام کی مدد کرنی چاہی تو حضرت جبریل کو اور اُنکے ہمراہ اور دو فرشتون کو جنمین سے ایک کا نام میکائیل اور دوسرے کا اسرافیل بتایا جاتا ہو بھیجا- یہ فرشتے نوجوان مردون کی صورت مین متشکل ہو کر آئے-

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۴]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کہ اللہ نے فرشتون کو قوم لوط کے ہلاک کرنے کے لیے بھیجا پس وہ نوجوان مردون کی شکل مین آئے اور (پہلے) حضرت ابراہیم کے پاس گئے اور انکے مہمان بنے ان فرشتون کی جو کچھ باتین حضرت ابراہیم اور سارہ کے ساتھ ہوئین وہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہین جب حضرت ابراہیم کا خوف دور ہوا انکو فرزند کی بشارت ملی تو فرشتون نے انسے بیان کیا کہ ہم اس لیے آئے ہین اور

[۱] حدثنا ابو کریب وابن وکیع قال ثنا ابو اسامۃ عن حاتم بن ابی صغیرۃ عن سماک بن حرب عن ابی صالح مولی ام ہانی عن ام ہانی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [۲] حدثنا ابن حمید احمد بن [illegible] القیسی [illegible] سلیمان بن حیان قال ثنا ابو یونس القشیری عن سماک بن حرب عن ابی صالح عن ام ہانی [illegible] سالت النبی [illegible] [۳] حدثنا الربیع بن سلیمان قال ثنا [illegible] قال ثنا [illegible] عن ابی صالح [illegible] ام ہانی عن ام ہانی ۱۲ [۴] [illegible] ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط

یہ کہ اللہ نے ہمین قوم لوط کے ہلاک کرنے کے لیے بھیجا ہی پس حضرت ابراہیم نے ان سے بحث کرنا شروع کی اور ان سے
اس باب مین جھگڑنے لگے اللہ تعالی نے ان کے حال مین فرمایا ہی فلما ذہب عن ابراہیم الروع وجاءتہ البشری یجادلنا
فی قوم لوط[1] حضرت ابراہیم کا جھگڑا فرشتون سے یہ تھا کہ ہم سے ابن حمید نے بیان کیا ہی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب قمی
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر نے سعید سے یجادلنا فی قوم لوط کی تفسیر مین روایت کرکے بیان کیا کہ جب جبرئیل
اور اُن کے ساتھ والے فرشتے حضرت ابراہیم کے پاس آئے تو اُنھون نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ ہم اس گاؤن
والون کو ہلاک کرنے والے ہین کیونکہ یہان کے لوگ ظالم ہین حضرت ابراہیم نے اُن سے کہا کیا تم اس گانون کو ہلاک
ہلاک کردوگے جسمین چارسو مومن ہون فرشتون نے کہا نہین حضرت ابراہیم نے کہا کیا اس گاون کو ہلاک کردوگے جسمین
تین سو مومن ہون فرشتون نے کہا نہین حضرت ابراہیم نے کہا کیا تم اُس گاون کو ہلاک کردوگے جسمین دوسو مومن
ہون فرشتون نے کہا نہین حضرت ابراہیم نے کہا کیا تم اُس گاؤن کو ہلاک کردوگے جسمین ایک سو مومن ہون فرشتون
نے کہا نہین حضرت ابراہیم نے کہا کیا تم اُس گانون کو ہلاک کردوگے جسمین چالیس مومن ہون فرشتون نے
کہا نہین حضرت ابراہیم نے کہا کیا تم اُس گانون کو ہلاک کردوگے جسمین چودہ مومن ہون فرشتون نے کہا نہین
(جب فرشتون نے چودہ کی بابت بھی یہ اقرار کرلیا تو) حضرت ابراہیم چپ ہوگئے اور ان کے دل کو اطمینان ہوگیا
کیونکہ حضرت ابراہیم وہان چودہ مومن سمجھتے تھے حضرت لوط کی بی بی کو ملا کے (بشندہ) حضرت ابن عباس سے[2]
مروی ہی کہ فرشتون نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اگر اس بستی مین پانچ نماز پڑھنے والے بھی ہونگے تو وہان سے
عذاب اُٹھالیا جائیگا (بشندہ) قتادہ سے[3] یجادلنا فی قوم لوط کی تفسیر مین مروی ہی کہ اُنھون نے کہا ہمین یہ خبر ملی ہی
کہ حضرت ابراہیم نے اُسوقت فرشتون سے یہ کہا کہ بتاؤ اگر وہان پچاس مسلمان ہون فرشتون نے کہا اگر وہان
پچاس مسلمان ہون گے تو ہم اُنکو ہرگز عذاب نکرینگے حضرت ابراہیم نے کہا اگر چالیس ہون فرشتون نے کہا
چالیس ہون جب بھی حضرت ابراہیم نے کہا اگر تیس ہون فرشتون نے کہا اگر تیس ہون جب بھی یہانتک کہ
حضرت ابراہیم نے کہا اگر دس ہون فرشتون نے کہا دس ہون جب بھی حضرت ابراہیم نے اپنے دل مین کہا
کوئی قوم ایسی نہوگی جسمین دس آدمی اچھے نہون پھر جب حضرت ابراہیم کو قوم لوط کا حال فرشتون کے خبر دینے
سے معلوم ہوا تو حضرت ابراہیم نے کہا کہ وہان لوط بھی تو ہین وہ ڈرے کہ کہین وہ بھی مبتلاے عذاب نہوجائین
فرشتون نے کہا ہم خوب جانتے ہین اُن لوگون کو جو وہان ہین ہم لوط کو اور اُن کے عزیزون کو بچا دینگے۔

---

[1] جب ابراہیم کا خوف دور ہوگیا اور اُنکو بشارت (فرزند کی بھی مل گئی تو وہ ہم سے قوم لوط کے بارہ مین جھگڑنے لگے ۱۲

[2] حدثنا ابوکریب قال ہنا الحمانی عن الاعمش عن المنہال عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲

[3] حدثنا محمد بن عبد الاعلی قال ہنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادہ ۱۲

سوا انکی بی بی کے کہ وہ عذاب مین رہ جائیگی اسکے بعد فرشتے اہل سدوم یعنی قوم لوط کی بستی کیطرف چلے گئے جب وہان پہونچے تو بیان کیا گیا ہی کہ حضرت لوط سے اس حال مین ملاقات ہوئی کہ وہ اپنے کھیت مین کام کر رہے تھے اور اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ نہر کے پاس حضرت لوط کی صاحبزادی سے ملاقات ہوئی وہ نہر سے پانی بھر رہی تھین

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[1]) حضرت حذیفہ سے مروی ہی کہ جب فرشتے حضرت لوط کے پاس آئے اسوقت حضرت لوط اپنے کھیت مین کام کرنے گئے تھے فرشتون کو حکم ہوچکا تھا کہ بغیر اسکے کہ لوط اپنی قوم کی بدکاری کی شہادت نہ دین انکی قوم کو ہلاک نہ کرنا چنانچہ یہ فرشتے حضرت لوط کے پاس گئے اور کہا ہم آج شب کو آپ کے یہان مہمان رہینگے حضرت لوط انکو ہمراہ لے کے (اپنے گھر کی طرف) چلے تھوڑی دیر کے بعد حضرت لوط نے اُنکی طرف پھر کے دیکھا اور فرمایا کیا تم نہین جانتے کہ اس بستی کے لوگ کیسی حرکت کرتے ہین واللہ روے زمین پر مین یہان کے لوگون سے بڑھکر کسی کو خبیث نہین پاتا تھوڑی دور اور چل کر حضرت لوط نے پھر دوبارہ ایسا ہی کہا آگے چل کر وہ بداعمال بڑھیا یعنی حضرت لوط کی بی بی نے انھین دیکھ لیا وہ گئی اور جاکر قوم کے لوگون کو اُسنے اطلاع کردی۔ (بسندہ[2]) قتادہ سے مروی ہی کہ فرشتے جو حضرت لوط کے پاس آئے تو اس وقت حضرت لوط اپنے کھیت مین تھے اللہ تعالی نے فرشتون کو حکم دیدیا تھا کہ اگر لوط ان لوگونکی بدکاری کی چار مرتبہ گواہی دین تو مین تمکو اُن کے ہلاک کرنیکی اجازت دیتا ہون چنانچہ جب فرشتے حضرت لوط سے ملے تو کہا کہ اے لوط ہم چاہتے ہین کہ آج کی شب آپ کے مہمان رہین حضرت لوط نے فرمایا کیا تمھین یہان کے لوگون کا حال معلوم نہین فرشتون نے کہا کیا حال حضرت لوط نے کہا مین خدا کی قسم کھاکے گواہی دیتا ہون کہ اس بستی سے بدتر کوئی دوسرا مقام روے زمین پر نہوگا اسیطرح حضرت لوط علیہ السلام نے چار مرتبہ گواہی دی پس فرشتے حضرت لوط کے مکان مین گئے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین کہ فرشتون نے سب سے پہلے حضرت لوط کی صاحبزادی سے ملاقات کی

(بسندہ[5]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرشتے جب حضرت ابراہیم کے پاس سے اُٹھکے حضرت لوط کی بستی کیطرف چلے تو وہان دوپہر کے وقت پہونچے جب نہر سدوم پر پہونچے تو وہان حضرت لوط کی صاحبزادی سے ملاقات ہوئی وہ اپنے گھر کے لیے پانی بھرنے آئی تھین حضرت لوط کی دو صاحبزادیان تھین بڑی کا نام ریثا تھا اور چھوٹی کا نام رعزیا تھا فرشتون نے ان سے کہا کہ اے لڑکی اس بستی مین کوئی ٹھیرنے کی جگہ بھی ہی انھون نے کہا ہان تم یہین ٹھہرے رہو جبتک مین نہ آؤن اس بستی کے اندر نہ جانا ان کو ان مسافرون کے حق مین اپنی قوم کی طرف سے خوف معلوم ہوا پس وہ

[1] حدثنا ابن بشار قال ثنا معاذ بن ہشام قال ثنا ابی عن قتادة عن حذیفہ ۱۲ [2] حدثنا ابن حمید قال ثنا الحکم بن بشیر قال ثنا عمرو بن قیس الملائی عن سعید بن بشیر عن قتادہ ۱۲

[5] حدثنی موسی بن ہرون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرة الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

اپنے والد کے پاس گئین اور کہنے لگین اے باپ کچھ نوجوان آپ سے ملنے کے لیے آئے ہین شہر کے دروازے پر کھڑے ہین مین نے ان سے زیادہ خوبصورت آدمی نہین دیکھے کہین ایسا نہو کہ آپکی قوم کے لوگ انکو پکڑ لیجائین اور انکی فضیحت کرین حضرت لوط کو انکی قوم نے منع کر دیا تھا کہ تم اپنے یہان کسی کو مہمان نہ رکھنا اور یہ کہدیا تھا کہ تم مردون سے خبر نہونا ہم انکی مہمانی کر دیا کرینگے مگر باوجود اسکے حضرت لوط ان لوگون کو پوشیدہ طور پر لے آئے کسیکو معلوم نہین ہوا سوا انکی بی بی کے اُسنے جا کے قوم کو اطلاع کر دی کہ آج لوط کے گھر مین کچھ مرد آئے ہین ایسے خوبصورت آدمی مین نے کبھی نہین دیکھے اُن کی قوم کے لوگ دوڑ پڑے جب وہ حضرت لوط کے پاس پہونچے تو اُن سے حضرت لوط نے فرمایا کہ ای میری قوم کے لوگو خدا سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانون کے سامنے رسوا نکرو کیا تم مین کوئی سمجھدار نہین ہی یہ میری بیٹیان موجود ہین یہ تمھارے لیے زیادہ پاکیزہ ہین اس بات سے جسے تم چاہتے ہو اُن لوگون نے کہا ہم نے تو تمکو منع کر دیا تھا کہ تم کسی کو مہمان نہ بنانا تم جانتے ہو کہ تمھاری بیٹیون مین ہمارا کوئی حق نہین ہی اور تم جانتے ہو جو ہماری خواہش ہی جب اُن لوگون نے حضرت لوط کی کوئی بات نہ مانی تو حضرت لوط نے فرمایا کاش مجھے طاقت ہوتی یا کوئی مضبوط سہارا ہوتا حضرت لوط علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ اگر کچھ میرے مددگار ہوتے جو تمھارے مقابلہ مین میری مدد کرتے یا میرا قبیلہ میری معاونت کرتا تو جس کام کے لیے تم آئے ہو مین کبھی اُسکو نہ کرنے دیتا (بسندہ)[1] وہب کہتے تھے کہ لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگون سے کہا کہ کاش مجھے قوت ہوتی یا کوئی مضبوط سہارا ہوتا یہ سُنکے فرشتے رنجیدہ ہوئے اور انھون نے کہا ای لوط (تم یہ کیا کہتے ہو) تمھارا سہارا بہت مضبوط ہی جب حضرت لوط اپنی قوم کو ہر طرح سمجھا کے تھک گئے اور انکا دل بہت تنگ ہوا تو فرشتون نے کہا ای لوط ہم تمھارے پروردگار کے فرشتے ہین ان لوگون کا ہاتھ تم تک نہین پہونچ سکتا تم اپنے گھر والون کو لیکر تھوڑی رات سے چلدو اور تم مین سے کوئی شخص پیچھے پھر کے نہ دیکھے سوا تمھاری بی بی کے (کہ وہ ضرور دیکھیگی اور) اسکو وہی عذاب پہونچیگا جو ان لوگون کو پہونچیگا پس بیان کیا گیا ہی کہ حضرت لوط کو جب یہ معلوم ہوا کہ اُن کے مہمان خدا کے فرشتے ہین اور وہ انکی قوم کے ہلاک کرنے کے لیے بھیجے گئے ہین تو حضرت لوط نے ان سے فرمایا کہ انکو تم ابھی ہلاک کر دو۔

یہ حسن عیثما کا قول ہی

(بسندہ)[2] سعید سے مروی ہی کہ جب فرشتے حضرت ابراہیم کے پاس سے اُٹھکے حضرت لوط کی طرف چلے تو جب حضرت لوط کے پاس پہونچے تو انکا واقعہ اسطرح ہوا جسطرح اللہ تعالی نے ذکر فرمایا ہی کہ جبریل نے لوط علیہ السلام سے کہا ای لوط ہم اس بستی کو ہلاک کرنے والے ہین بے شک

[1] حدثنا ابن المثنی قال ثنا اسحاق بن الحجاج قال ثنا اسماعیل بن عبد الکریم قال حدثنا عبد الصمد بن معقل انہ سمع وہبا ۱۲

[2] حدثنا ابن حمید قال ثنا یعقوب عن جعفر عن سعید ۱۲

یہان کے لوگ ظالم ہین حضرت لوط نے اُن سے کہا ان لوگون کو ابھی ہلاک کردو حضرت جبریل نے کہا صبح کا
وقت ان کے ہلاک کرنے کے لیے مقرر ہے کیا صبح قریب نہین ہی اور انھون نے حضرت لوط سے کہا کہ اپنے
گھر والون کو لیکے تھوڑی رات سے چلدیتا اور تم مین سے کوئی شخص تیچھے پھر کے نہ دیکھے سوا تمھاری بی بی کے
کہ وہ ضرور دیکھیگی اور مبتلاے عذاب ہوجائیگی چنانچہ حضرت لوط وہان سے چلدیے جب ان لوگون کی ہلاکت
کا وقت آیا تو حضرت جبریل نے اپنا بازو اُن کی زمین مین داخل کیا اور اُنکی بستی کو اُٹھا لیا اسقدر اونچا کیا کہ
آسمان والون نے مرغون کی آواز اور کتون کے بھونکنے کی آواز سُنی پھر اتنی بلندی پر لیجا کر اس بستی کو
اُلٹ دیا اور اسپر پتھر برسا دیے جب حضرت لوط کی بی بی نے دھماکے کی آواز سُنی تو کہنے لگین ہاے میری
قوم یہ کہتے ہی ایک پتھر ان کے بھی لگ گیا اور وہ مرگئین۔ (بسندہ)[1] شمر بن عطیہ کہتے ہین کہ حضرت
لوط نے اپنی بی بی سے عہد لے لیا تھا کہ ہمارے مہمانون کے کسی راز کو افشا نکرنا مگر اسکے خلاف جب حضرت
جبریل اور ان کے ساتھ والے فرشتے بصورت نوجوانان حسین حضرت لوط کے یہان مہمان بن کے آئے تو
حضرت لوط کی بی بی نے قوم کو جا کے خبر کردی تو تمام مجلس کی مجلس دوڑتی ہوئی آگئی جب وہ سب لوگ
حضرت لوط کے پاس پہونچے تو حضرت لوط نے ان لوگون سے وہی گفتگو کی جو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین
ذکر فرمائی ہی حضرت جبریل نے کہا اے لوط ہم تمھارے پروردگار کے فرشتے ہین یہ لوگ تم پر دسترس نہین
حاصل کرسکتے (تم کیون اسقدر گھبراتے ہو) اسکے بعد حضرت جبریل نے جو اپنے ہاتھ کا اشارہ کردیا تو ان
لوگون کی بینائیان جاتی رہین اور وہ دیوارون کو ٹٹولتے رہگئے انھین کچھ دکھائی ندیا (بسندہ)[2] حضرت
حذیفہ سے مروی ہی کہ جب اس بداعمال بڑھیا یعنی حضرت لوط کی بی بی نے فرشتون کو دیکھا تو اسنے جاکے
قوم کو اطلاع کردی اور کہا کہ آج لوط کے گھر مین ایسے لوگ آئے ہین کہ ان سے زیادہ خوبصورت آدمی
مین نے نہین دیکھے وہ بہت ہی گورے ہین اور اُن کے جسم سے بہت عمدہ خوشبو آتی ہی بس وہ لوگ
دوڑتے ہوے حضرت لوط کے پاس آئے جیسا کہ اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہی حضرت لوط علیہ السلام نے
گھر کا دروازہ بند کرلیا اُن لوگون نے دروازہ توڑنے کی تدبیر کی اس وقت حضرت جبریل نے انکو اپنے پر
کی ہوا دیدی وہ لوگ نابینا ہوگئے اس رات وہ خراب خستہ پھرتے رہے پھر فرشتون نے حضرت لوط سے
کہا کہ ہم تمھارے پروردگار کے فرشتے ہین تم اپنے گھر والون کو لیکر تھوڑی رات سے نکل جاؤ ہم ان لوگون پر
عذاب نازل کرینگے (بیان کیا گیا ہی کہ حضرت لوط علیہ السلام جب چلے تو ان کے ساتھ انکی بی بی بھی تھی پھر

---

[1] حدثنا ابن حمید قال ثنا یعقوب عن حفص بن حمید عن شمر بن عطیۃ ۱۲

[2] حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادۃ عن حذیفہ ۱۲

ان کی بی بی نے جب (بستی کے اُلٹنے کی) آواز سُنی تو پیچھے پھر کے دیکھا پس اللہ تعالی نے ان پر بھی ایک پتھر گرادیا وہ بھی مرگئین (بسندہ[۱]) قتادہ سے مروی ہی کہ انھون نے کہا حضرت لوط کی بی بی نے جب فرشتون کو دیکھا تو جاکے قوم سے بیان کیا کہ لوط کے یہان آج رات کو کچھ مہمان آئے ہین مین نے ایسے خوبصورت آدمی کبھی نہین دیکھے نہ ایسی خوشبو کسی کے جسم مین دیکھی (یہ سنتے ہی) وہ لوگ دوڑتے ہوے حضرت لوط کے پاس آئے حضرت لوط نے جلدی سے اُٹھکے دروازے پر ان کو روکا اور کہا کہ یہ میری بیٹیان موجود ہین اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو ان کو لیجاؤ اُن لوگون نے کہا ہم تو انھین مہمانون کو لیجا ئینگے ہم نے تمکو مہمانون کے رکھنے سے منع کردیا تھا یہ کہکے وہ لوگ فرشتون کے پاس گئے اور اُنکی طرف ہاتھ بڑھایا فرشتون نے ان کو اندھا کردیا اُن لوگون نے (یہ حال دیکھکر) کہا اے لوط تم ہمارے یہان جادوگرون کو لے آئے ہو جیسے تم ہوا نھون نے ہمارے اوپر جادو کردیا اچھا صبح ہونے دو پس حضرت جبریل نے قوم لوط کی چارون بستیون کو جنمین سے ہر بستی مین ایک ایک لاکھ آدمی تھے حضرت جبریل نے ان سب بستیون کو لپیٹ پر اوپر معلق آسمان و زمین کے بیچ مین اُٹھالیا یہانتک کہ آسمان دنیا کے لوگون نے ان بستیون کے مرغون کے آواز سُنی بعد اسکے حضرت جبریل نے ان بستیون کو اُلٹ دیا اللہ نے اس بستی کے اوپر والے حصہ کو نیچے کردیا۔ (بسندہ[۲]) حذیفہ سے مروی ہی کہ جب فرشتے حضرت لوط کے پاس گئے تو وہ بڑا عمال بڑھیا جاکے قوم کو خبر کرآئی کہ آج لوط کے یہان کچھ مہمان آئے ہین مین نے ان سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہین دیکھا قوم کے لوگ دوڑتے ہوے حضرت لوط کے پاس آئے ایک فرشتے نے اُٹھکے دروازہ بند کردیا حضرت جبریل نے اللہ سے اُن پر عذاب نازل کرنیکی اجازت مانگی اللہ نے اُن کو اجازت دیدی پس حضرت جبریل نے اپنا پر ان پر مار دیا وہ سب لوگ اندھے ہوگئے اور رات بھر خستہ خراب رہے بعد اسکے فرشتون نے (حضرت لوط سے کہا) کہ ہم آپ کے پروردگار کے فرشتے ہین یہ لوگ آپ پر دسترس نہین حاصل کرسکتے (آپ مطمئن رہیے) آپ اپنے گھر والون کو لیکے تھوڑی رات رہے یہان سے نکل جائیے اور کوئی شخص آپکے ساتھیون مین سے پیچھے پھر کے نہ دیکھے سوا آپکی بی بی کے حذیفہ بیان کرتے تھے کہ ہمین یہ خبر ملی ہی کہ حضرت لوط کی بی بی نے جو آواز (عذاب کی سُنی) تو انھون نے پیچھے پھر کے دیکھا ایک پتھر ان کے بھی لگ گیا وہ وہین مرگئین چنانچہ انکی قبر اس بستی سے علحدہ ہی (بسندہ[۳]) حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ جب حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ کاش مجھے کچھ قوت ہوتی یا مجھے کوئی مضبوط سہارا ہوتا تو حضرت جبریل نے

---

[۱] حدثنا ابن حمید قال ثنا الحکم بن بشیر قال ثنا عمرو بن قیس الملائی عن سعید بن بشیر عن قتادة ۱۲ [۲] حدثنا محمد بن عبد الاعلی قال ثنا محمد بن ثور وحدثنا الحسن بن یحیی قال ثنا عبد الرزاق جمیعا عن معمر عن قتادة قال قال حذیفة ۱۲ [۳] حدثنی موسی بن هارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی فی خبر ذکره عن ابی مالک و عن ابی صالح عن ابن عباس و عن مرة الهمدانی عن ابن مسعود و عن ناس من اصحاب النبی صلعم

اپنا پر پھیلایا اور اُن لوگون کی آنکھین پھوڑ دین وہ حضرت لوط کے گھر سے اس حال مین نکلے کہ بالکل اندھے تھے ایک دوسرے کے پیچھے یہ کہتے ہوے چلے جا رہے تھے کہ پناہ ہے پناہ ہے لوط کے گھر مین بڑے جادوگر آئے ہین یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہے ولقد راودوہ عن ضیفہ فطمسنا اعینہم فرشتون نے حضرت لوط سے کہا کہ ہم تمھارے پروردگار کے فرشتے ہین یہ لوگ تم پر دسترس نہین حاصل کرسکتے تم تھوڑی رات رہے اپنے گھر والون ... تھوڑے کے چلدو اور تم مین سے کوئی شخص پیچھے پھر کے نہ دیکھے اور جہان کا تمھین حکم دیا جاتا ہے وہان چلے جاؤ اللہ نے انھین ملک شام کی طرف جانے کا حکم دیا حضرت لوط نے کہا ان لوگون کو ابھی ہلاک کردو فرشتون نے کہا ہمین تو صبح کے وقت (ہلاک کرنے کا) حکم ملا ہے کیا صبح قریب نہین ہے پس جب صبح قریب ہوئی تو لوط اور اُن کے گھرانے کے لوگ سوا اُنکی بی بی کے چلدیے یہی مطلب اللہ کے اس قول کا ہے الا آل لوط نجیناہم بسحر (بسندہ) وہب بن منبہ کہتے تھے کہ اہل سدوم جنمین حضرت لوط علیہ السلام (مبعوث ہوے) تھے بہت ہی برے لوگ تھے انھون نے عورتون سے قطع تعلق کرکے مردون کے ساتھ شغل شروع کردیا تھا جب اللہ نے انکی یہ بات دیکھی تو فرشتون کو ان کے عذاب کے لیے بھیجا یہ فرشتے (پہلے) حضرت ابراہیم کے پاس آئے حضرت ابراہیم سے اور ان سے جو بات چیت ہوئی اُسکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ذکر فرمایا ہے جب ان فرشتون نے حضرت سارہ کو اولاد کی بشارت دی اور اسکے بعد اُٹھے تو حضرت ابراہیم بھی اُنکے ساتھ اُٹھے اور کہا مجھے یہ تو بتاؤ کہ تم کس لیے بھیجے گئے ہو اور تمھارا کام کیا ہے فرشتون نے کہا ہم قوم سدوم کے ہلاک کرنے کے لیے بھیجے گئے ہین وہ بہت ہی برے لوگ ہین انھون نے عورتون سے قطع تعلق کرکے مردون سے شغل شروع کیا ہے حضرت ابراہیم نے کہا اچھا بتاؤ اگر انمین پچاس آدمی بھی اچھے ہوے تو فرشتون نے کہا تو ہم انپر عذاب نکرینگے اسیطرح حضرت ابراہیم ان سے برابر کہتے رہے یہانتک کہ فرمایا اگر ایک گھر (مسلمانون کا) ہو فرشتون نے کہا اگر ایک گھر بھی نیکون کا ہوگا (تو ہم انپر عذاب نکرینگے) حضرت ابراہیم نے کہا لوط اور اُن کے گھر والے (تو وہان ہین) فرشتون نے کہا (انکا گھر بھی پورا مومن نہین ہے) انکی بی بی کافرون ہی کے ساتھ ہے جب حضرت ابراہیم بالکل مایوس ہوگئے تو لوٹ آئے اور فرشتے اہل سدوم کی طرف چلدیے جب یہ فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس پہونچے اور اُنکی بی بی نے اُن کو دیکھا تو ان کا حسن وجمال ان کو پسند آیا اور انھون نے بستی والون کو اطلاع کرادی کہ آج ہمارے یہان کچھ لوگ آئے ہین ہم نے ایسے حسین وجمیل آدمی کبھی نہین دیکھے اُن لوگون نے اسکو سُنتے ہی حضرت لوط کے گھر کو ہر طرف سے آکے گھیر لیا اور دیوارون سے

ے ترجمہ اُن لوگون نے لوط سے انکے مہمانون کی خواہش کی تو ہمنے انکو اندھا کردیا ۱۲ ے سوا ال لوط کے کہ ہم نے انکو صبح کیوقت بچادیا

ے حدثنی المثنی قال ثنا اسحاق قال ثنا اسماعیل بن عبدالکریم قال حدثنا عبدالصمد انہ سمع وہب بن منبہ ۱۲

پھاند پھاند کے گھر مین گھسے حضرت لوط ان کے پاس گئے اور کہا کہ ای میری قوم کے لوگو میرے مہمانون کے متعلق مجھے فضیحت نکرو مین تم سے اپنی لڑکیون کا نکاح کیے دیتا ہون وہ تمھارے لیے بہت ہی اچھی ہین اُن لوگون نے کہا اگر ہم کو تمھاری لڑکیونکی خواہش ہوتی تو ہم انکا مکان جانتے ہین (اب تک کب کا انھین لے چکے ہوتے) اُسوقت حضرت لوط نے فرمایا کاش مجھے قوت ہوتی یا کوئی مضبوط سہارا ہوتا فرشتون کو یہ سُنکے رنج ہوا اور انھون نے کہا (ای لوط یہ تم کیسی بات کہہ رہے ہو) تمھارا سہارا تو بہت مضبوط ہی اور بے شک ان لوگون پر ایسا عذاب آنے والا ہی جو ٹل نہ سکیگا پھر ایک فرشتے نے اُن لوگونکی آنکھون پر اپنا پر مل دیا سب کی بینائی جاتی رہی اور کہنے لگے ہم پر جادو کردیا گیا (اس وقت لوٹ چلو پھر آوینگے اسکے بعد انکا حال وہی ہوا جو اللہ تعالی نے قرآن مین بیان فرمایا ہی پس میکائیل نے جو کہ مالک عذاب ہین اپنا بازو زمین کے ساتوین طبقہ تک داخل کردیا اور اُس بستی کو اٹھا کے اُلٹ دیا پھر آسمان سے پتھر بھی برسے جو لوگ اس بستی مین نہ تھے ان کا تعاقب اللہ نے اُن پتھرون سے کیا جو جہان تھا وہین اللہ نے اسکو ہلاک کیا اور لوط کو اور اُن کے گھر والون کو سوا انکی بی بی کے بچا لیا (بسندہ) مجاہد سے مروی ہی کہ حضرت جبریل نے قوم لوط کو ان کے گھرون اور مواشی اور مال و متاع سمیت اُٹھایا یہانتک کہ آسمان والون نے انکے کتون کے بھونکنے کی آواز سُنی بعد اسکے حضرت جبریل نے اس بستی کو اُلٹ دیا (بسندہ) مجاہد سے مروی ہی کہ حضرت جبریل نے اپنا بازو قوم لوط کی زمین کے ساتوین طبقہ تک داخل کیا اور اس بستی کو اپنے داہنے بازو پر تمام مال و متاع و مواشی سمیت اُٹھا لیا تھا (بسندہ) مجاہد سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ جب صبح ہوئی تو جبریل انکی بستی کیطرف گئے اور اسکا کنارہ شق کرکے اپنا پر اُسمین داخل کیا پھر اُس بستی کو اپنے بازو پر اٹھا لیا۔(بسندہ) مجاہد سے مروی ہی کہ جبریل نے اس بستی کو مع اُسکی تمام چیزون کے اپنے بازو پر اُٹھا لیا پھر اُسے آسمان تک اُٹھا لیگئے یہانتک کہ آسمان والون نے ان کے کتون کے بھونکنے کی آواز سُنی بعد اسکے جبریل نے اُس بستی کو اُلٹ دیا پس سب سے پہلے زمین کے اوپر والی چیزین گرین یہی مطلب اللہ تعالی کے اس قول کا ہی فجعلنا عالیہا سافلہا وامطرنا علیہا حجارۃ من سجیل (بسندہ) قتادہ سے مروی ہی کہ انھون نے کہا ہمکو یہ خبر ملی ہی کہ جبریل علیہ السلام نے زمین کے وسطی حصہ کو پکڑ کر اُسے آسمان کی طرف بلند کیا یہانتک کہ آسمان

ف۱ حدثنا ابو کریب قال ثنا جابر بن نوح قال ثنا الاعمش عن مجاہد ۱۲ ف۲ حدثنا ابو کریب مرۃ اخری عن مجاہد ۱۲ ف۳ حدثنا المثنی قال ثنا ابو حذیفہ قال ثنا شبل عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ ف۴ حدثنا المثنی قال ثنا ابو حذیفۃ قال ثنا شبل قال وحدثنا ہذا ابن ابی نجیح عن ابراہیم بن ابی بکر قال ولم یسمعہ ابن ابی نجیح من مجاہد ۱۲ ف۵ ترجمہ ہم نے اُس بستی کے اوپر والے حصہ کو نیچے کردیا اور اُس بستی پر ہم نے پتھر برسائے ۱۲ ف۶ حدثنا محمد بن عبد الاعلی قال ثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادہ ۱۲

آسمان والون نے اُن کے کتون کی آواز سُنی بعد اسکے جبریل نے اُن لوگون کو یکی بعد دیگرے ہلاک کر دیا اور اُس بستی کو اُلٹ دیا اسکے بعد ان پر پتھر برسادیے قتادہ کہتے تھے ہمکو خبر ملی ہے کہ اس بستی مین چار کرور آدمی تھے (بسندہ[1]) قتادہ سے مروی ہے کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ جبریل نے اُس بستی کے درمیانی حصہ کو پکڑ کے اُٹھالیا اور آسمان تک اُٹھا لیگئے یہانتک کہ فرشتون نے اُن کے کتون کے بھونکنے کی آواز سُنی پھر اُن لوگون کو یکی بعد دیگرے گرادیا اور جو لوگ سخت جان تھے اُن پر پتھر برسادیے قتادہ کہتے تھے وہ تین بستیان تھین جنکے مجموعہ کو سدوم کہتے تھے یہ بستیان مدینہ اور شام کے درمیان مین تھین اور ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ اسمین چار کرور آدمی تھے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا گذر جب کبھی اُس طرف سے ہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ یہ بستیان ایک دن ہلاک ہونگی (بسندہ[2]) سدی سے مروی ہو کہ جب صبح ہوئی تو جبریل علیہ السلام آئے اور اُنھون نے اس زمین کو ساتوین طبقہ سے اکھاڑ لیا اور اُسکو اُٹھا کے آسمان کی طرف لے گئے یہانتک کہ آسمان دنیا کے قریب پہونچگئے اور اس آسمان والون نے ان کے کتون کی اور مرغون کی آواز سُنی بعد اسکے اُس بستی کو اُلٹ دیا وہ سب لوگ مرگئے یہی مطلب اللہ تعالی کے اس قول کا ہو والموتفکۃ اھوی موتفکہ کے معنی اُلٹے ہوے اور لفظ اھوی سے اُس حالت کا بیان مقصود ہے کہ جبریل علیہ السلام اُس زمین کو اُکھاڑ کر اپنے بازو پر لاد کر لیگئے۔ پھر جب وہ زمین اُلٹی گئی سپر بھی کچھ لوگ نہ مرے تو اللہ تعالی نے اُس پر پتھر برسادیے اس حال مین کہ وہ زمین کے نیچے تھے اور جو شخص اُس بستی سے علیحدہ ہو کے بچ رہا تھا اُسپر بھی پتھر برسے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہو فجعلنا عالیھا سافلھا وامطرنا علیھم حجارۃ من سجیل پھر اس بستی کے لوگ اور جہان جہان تھے اُن لوگون پر پتھر برسے (یہ کیفیت تھی کہ) آدمی باتین کر رہا ہو اور اُسکے پتھر آگے لگا اور وہ مرگیا (بسندہ[3]) محمد بن کعب قرضی سے مروی ہے کہ اُنھون نے کہا مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت جبریل کو قوم لوط کی بستی کیطرف بھیجا جسکو موتفکہ کہتے تھے اسی بستی مین حضرت لوط علیہ السلام رہتے تھے پس حضرت جبریل نے اُس بستی کو اپنے بازو پر اُٹھالیا یہانتک کہ دنیا کے آسمان والون نے ان کے کتون اور مرغون کی آواز سُنی پھر حضرت جبریل نے اُس بستی کو اُلٹ دیا بعد اسکے اللہ تعالی نے اُس بستی پر پتھر برسائے الغرض اللہ تعالی نے اُس بستی کو اور نیز اُسکے آس پاس کے مقامات کو غارت کردیا یہ سب پانچ بستیان تھین جنکے نام یہ ہین صبعہ صعرہ عمرہ۔ دوما سدم۔ سدوم ہی بڑی بستی تھی اللہ تعالی نے حضرت لوط اور اُن کے گھرانے کو بچالیا سوا اُنکی بی بی کے کہ وہ ہلاک ہوگئین

---

[1] حدثنا بشر بن معاذ قال نا یزید قال نا یزید عن قتادہ ۱۲ [2] حدثنی موسی بن ہارون قال نا عمرو بن حماد قال نا اسباط عن السدی ۱۲

[3] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ قال حدثنی ابن اسحاق قال حدثنی محمد بن کعب القرظی ۱۲

ذکر وفات سارہ بنت ہاران و ہاجرہ والدہ اسمٰعیل و ذکر ازواج و اولاد ابراہیم علیہ السلام

ہم اس سے پہلے حضرت سارہ والدہ اسحٰق علیہ السلام کی عمر کے متعلق جو اقوال ہین ان کو بیان کر چکے ہین باقی رہا انکی وفات کا مقام تو اسپر تمام اہل علم عرب و عجم کے متفق ہین کہ انکی وفات شام مین ہوئی۔ بعض لوگون کا قول ہے کہ قریہ جبابرہ مین ہوئی جو سرزمین کنعان مین حبرون کے مضافات سے ہے اور وہ ایک مزرعہ مین مدفون ہوئین جسکو ابراہیم علیہ السلام نے مول لیا تھا اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ حضرت ہاجرہ سارہ کے بعد ایک مدت تک زندہ رہین لیکن روایتین اسکے خلاف ہین (بسند[۱]) سدّی سے مروی ہے کہ بعد اسکے کہ حضرت ابراہیم (ہاجرہ اور اسمٰعیل کو مکہ مین چھوڑ گئے) حضرت ابراہیم کو اسمٰعیل کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور انھون نے سارہ سے کہا کہ مجھے اجازت دو تو مین اپنے بیٹے کو جا کر دیکھ آؤن سارہ نے اجازت دی مگر ان سے عہد لے لیا کہ وہان شب کو نہ رہنا شب کو یہین آ رہنا پس حضرت ابراہیم براق پر سوار ہوے جب مکہ مین پہونچے تو اسمٰعیل کی والدہ کی وفات ہو چکی تھی اور اسمٰعیل نے قبیلہ بنو جرہم کی ایک عورت سے نکاح کر لیا تھا۔

حضرت ابراہیم کے پاس مال اور مواشی بہت تھے اسکا سبب جیسا کہ (بسند[۲]) سدی سے منقول ہے یہ ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام ایک مرتبہ محتاج ہوگئے انکا ایک دوست تھا جو اکثر انکی خدمت مین آیا کرتا تھا اور ان کو دیا کرتا تھا تو سارہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ کاش تم اپنے دوست کے یہان جاتے شاید تمھین وہان سے ہمارے لیے کچھ کھانے کو مل جاتا حضرت ابراہیم اپنے گدھے پر سوار ہو کے اس دوست کے پاس تشریف لے گئے جب وہان پہونچے تو وہ روپوش ہو گیا حضرت ابراہیم کو اس ناکامی کی حالت مین گھر لوٹتے ہوے شرم آئی راستے مین ایک ٹیلہ ریت کا ملا اس ریت کو ایک خورجی مین بھر کے گدھے پر لاد دیا اور اسکو گھر کی طرف چھوڑ دیا وہ گدھا جس وقت گھر پہونچا تو اسکی خورجی مین نہایت عمدہ گیہون تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام (وہین جنگل مین) سو رہے تھے جب بیدار ہوے تو اپنے گھر آئے دیکھا کہ سارہ نے کھانا تیار کیا ہے اور کہتی ہین کہ کیا آپ نہ کھائینگے حضرت ابراہیم نے (تعجب سے) پوچھا کیا تمھارے یہان کچھ ہے سارہ نے کہا ہان وہی گیہون جو تم اپنے دوست کے یہان سے لائے ہو (حضرت ابراہیم سمجھ گئے کہ اللہ نے اُس ریت کو گیہون بنا دیا)

۱؎ حدثنا موسیٰ بن ہارون قال نا عمرو بن حماد قال نا اسباط عن السدی ۱۲

۲؎ حدثنا موسیٰ بن ہارون قال نا عمرو بن حماد قال نا اسباط عن السدی ۱۲

کہنے لگے تم سچ کہتی ہو یہ وہ گیہوں اپنے جانی دوست کے یہاں سے لایا ہوں پھر حضرت ابراہیم نے اُن گیہوؤں کو بو دیا وہ اُگے اور اُنکی کھیتی کی حالت بہت عمدہ رہی اور لوگوں کی کھیتی تباہ ہو گئی پس حضرت ابراہیم کا راس المال یہی تھا سائل لوگ حضرت ابراہیم سے مانگنے آتے تھے حضرت ابراہیم فرماتے تھے کہ جو لا الٰہ الا اللہ کہدے وہ میرے گھر میں چلا آئے اور لے چنانچہ بعض لوگ لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے اور لیتے تھے اور بعض لوگ انکار کرتے تھے اور لوٹ جاتے تھے یہی مطلب اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ہے فمنهم من آمن به ومنهم من صد عنه وكفى بجهنم سعيرا۔ [1] پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مال اور مویشی زیادہ ہو گئے تو انھیں گھر اور چراگاہ کے وسیع کرنے کی ضرورت ہوئی حضرت ابراہیم کے مکانات جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے مدین اور حجاز کے درمیان میں شام تک تھے اُن کے بھتیجے لوط بھی اُن کے ہمراہ رہتے لہٰذا انھوں نے اپنا کچھ مال لوط کو بھی دیدیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ نصف دیدیا تھا اور انھیں اختیار دیا تھا کہ جس مسکن میں چاہیں فروکش ہوں سوا اُس مکان کے جسمیں حضرت ابراہیم خود رہتے تھے پس حضرت لوط نے ناحیہ اردن کو پسند کیا اور وہیں سکونت اختیار کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہیں قیام رکھا بیان کیا گیا ہے کہ اسی سبب سے انھوں نے مکہ کو اختیار کیا اور اسمٰعیل کو وہاں چھوڑا اکثر وہ شام کے شہروں میں بھی تشریف لیجایا کرتے تھے۔

جب سارہ بنت ہاران زوجہ ابراہیم علیہا السلام کی وفات ہو گئی تو حضرت ابراہیم نے ایک کنعانی خاتون سے جنکا نام قطورا بنت یقطین تھا نکاح لیا اور ان سے چھ بیٹے پیدا ہوئے یقسان زمران مدیان یشبق سوح لبشہ یہ سب بیٹے حضرت ابراہیم کے اسمٰعیل اور اسحٰق کو ملا کر آٹھ ہوئے اسمٰعیل اُن کے پلوٹھی کے لڑکے تھے اور سب میں بڑے تھے یقسان بن ابراہیم نے رعوہ بنت زمر بن یقطن بن یودان بن جرہم بن یقطن بن عابر سے نکاح کیا اور ان سے بربر اور لقہا پیدا ہوئے زمران بن ابراہیم کی اولاد میں بہت سے جاہل لوگ پیدا ہوئے اور مدیان سے اہل مدین پیدا ہوئے جو شعیب بن میکائیل کی قوم سے تھے شعیب اور انکی قوم سب مدیان ہی کی اولاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کو انکی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا (بسندہ) [2] محمد بن سائب نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیم کے والد اہل حران سے تھے ایک مرتبہ قحط پڑا تو وہ ہرمز جرد کے پاس اہوانہ میں گئے ان کے ہمراہ حضرت ابراہیم کی والدہ بھی تھیں جنکا نام بونا بنت کربنا بن کوثی تھا وہ ارفخشد بن سام بن نوح کے خاندان سے تھیں (بسندہ) [3] بہت سے علما کا بیان ہے کہ

---

[1] ترجمہ انھیں سے بعض لوگ ایمان لائے اور بعض لوگ رکے رہے (انکے لیے) جہنم کافی ہے ۱۲ [2] حدثني الحارث بن محمد قال نا محمد بن سعد قال نا هشام بن محمد بن السائب عن ابيه ۱۲ [3] غنا الحارث قال نا محمد بن سعد قال نا محمد بن عمر الاسلمي عن غير واحد من اهل العلم ۱۲

ان کا نام امیوتا تھا وہ افراہم بن ارغوا بن قانع بن عابر بن تالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کی اولاد سے تھین بعض لوگ کہتے ہین انکا نام المتلی بنت یکفور تھا (بسندہ[۱]) محمد بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا نہر کوثی حضرت ابراہیم کے نانا کرینا کی بنائی ہوئی تھی اور حضرت ابراہیم کے والد نمرود بادشاہ کے بتون کے محافظ تھے حضرت ابراہیم مقام ہرمز جرد مین پیدا ہوے اور وہان سے مقام کوثی مین آئے جو حدود بابل مین ہے جب حضرت ابراہیم بالغ ہوے اور انھون نے اپنی قوم کی مخالفت کی اور انھین اللہ کی عبادت کی طرف بلایا تو یہ خبر نمرود کو پہونچی نمرود نے ان کو سات برس قید رکھا بعد اسکے اسنے ایک پختہ گڑھا بنوایا اور اسمین لکڑیان جمع کراکے آگ روشن کرائی حضرت ابراہیم کو اسمین ڈالا حضرت ابراہیم نے اسوقت کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل پس حضرت ابراہیم وہان سے صحیح و سالم نکل آئے ذرا بھی آگ کا صدمہ نہین پہونچا۔ (بسندہ[۲]) حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ جب حضرت ابراہیم مقام کوثی سے بھاگے اور آگ سے نکلے اسوقت انکی زبان سریانی تھی مگر جب وہ مقام حران مین فرات کے پل کو عبور کرنے لگے اسوقت اللہ نے انکی زبان بدل دی اسی وجہ سے اس زبان کو عبرانی کہتے ہین یعنی وہ زبان جو عبور دریاے فرات کے وقت پیدا ہوئی نمرود نے حضرت ابراہیم کے تعاقب مین کچھ آدمی بھیجے تھے اور کہدیا تھا کہ جسکو سریانی زبان بولتے ہوے سننا اسے میرے پاس پکڑ لانا ان لوگون سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی مگر چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عبرانی زبان مین کلام کیا اسلیے ان لوگون نے انھین چھوڑ دیا وہ حضرت ابراہیم کی زبان نہین سمجھے (بسندہ[۳]) ہشام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام بابل سے ہجرت کر کے شام کیطرف چلے تو سارہ ان کے پاس آئین اور انھون نے اپنے آپ کو حضرت ابراہیم کے لیے ہبہ کر دیا حضرت ابراہیم نے ان سے نکاح کر لیا سارہ بھی حضرت ابراہیم کے ساتھ چلدین حضرت ابراہیم کی عمر اس وقت سینتیس سال تھی پھر حضرت ابراہیم مقام حران مین جب پہونچے تو وہان ایک زمانے تک مقیم رہے بعد اسکے اردن گئے اور وہان بہت دنون تک مقیم رہے پھر وہان سے مصر گئے اور وہان ایک زمانے تک رہے مصر سے لوٹ کر پھر شام آئے اور مقام سبع مین جو کہ ایلیا اور فلسطین کے درمیان مین ہے فروکش ہوے وہان ایک کنوان بنایا اور ایک مسجد بنائی

---

[۱] حدثنا الحارث قال نا محمد بن سعد قال نا ہشام بن محمد عن ابیہ ۱۲ [۲] حدثنی الحارث قال نا محمد بن سعد قال نا ہشام بن محمد عن ابیہ عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ [۳] حدثنا الحارث قال نا ابن سعد قال نا ہشام عن ابیہ ۱۲

پھر شہر کے بعض لوگون نے انھین ستانا شروع کر دیا تو وہان سے چلے اور رملہ اور ایلیا کے درمیان مین جا کے قیام کیا اور وہان بھی ایک کنوان بنایا حضرت کے مال اور خادمون مین بہت وسعت ہو گئی تھی سب سے پہلے مہمان نوازی کی رسم انھون نے ایجاد کی اور سب سے پہلے ثرید[1] انھون نے بنایا اور سب سے پہلے سفید بال انھین کے ہوے انھون نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک فرزند اسمعیل تھے وہی انکی اولاد مین سب سے بڑے تھے انکی والدہ حضرت ہاجرہ قبطیہ تھین اور ایک فرزند حضرت اسحق تھے وہ نابینا تھے انکی والدہ حضرت سارہ بنت بتویل بن ناحور بن ساروغ بن ارغو ابن فالغ بن عابر بن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح تھین اور (باقی چھہ فرزندون کے نام یہ ہین) مدن[1] مدیان[2] یقسان[3] زمران[4] اشبق[5] سوح[6] ان سب کی والدہ قنطورا بنت مفطور خالص الخاص عربیہ تھین۔ یقسان کی اولاد تو مکہ مین جا کے رہی اور مدان اور مدین کی اولاد سرزمین مدین مین مقیم ہوئی اس سرزمین کا نام مدین اسی وجہ سے رکھا گیا اور باقی بیٹو نکی اولاد متفرق شہرون مین جا کے آباد ہوئی باقی بیٹون نے (ایک مرتبہ) حضرت ابراہیم سے کہا کہ اے باپ آپ نے اسماعیل و اسحق کو اپنے پاس رکھا اور ہمین حکم دیا کہ ہم غربت و وحشت کے مقامات مین رہین اسکی کیا وجہ ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے پھر حضرت ابراہیم نے ان لوگون کو کچھ نام اللہ تعالی کے نامون مین سے تعلیم کر دیے کہ ان کے وسیلے سے وہ لوگ پانی برسنے کی دعا مانگتے تھے اور فتح طلب کرتے تھے ان بیٹون مین سے کوئی خراسان مین جا کے رہا تو اُن قوم خزر کے لوگ آئے (اُنھون نے جو اللہ تعالی کے نامون کی برکت دیکھی) تو کہنے لگے کہ جسنے تمکو یہ نام تعلیم کیے ہین اُسکے لیے سزاوار یہ ہے کہ وہ تمام روے زمین کے لوگون سے افضل اور اُن سب کا بادشاہ ہو اسی وجہ سے اُن لوگون نے اپنے بادشاہون کا لقب خاقان رکھا۔

ابو جعفر کہتا ہے کہ یسبق کو بعض لوگ یسباق اور سوح کو ساح کہتے ہین اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم نے سارہ کے بعد عرب کی دو خاتون سے نکاح کیا ایک کا نام قنطورا بنت یقطان تھا ان سے یہی چھہ بیٹے پیدا ہوے جنکا ہم نے ذکر کیا اور دوسرے کا نام حجو بنت اربہیر تھا ان سے پانچ بیٹے پیدا ہوے کیسان۔ شورخ۔ امیم۔ لوطان نافس۔

---

[1] ثرید توڑ کر شوربے مین بھگوئی ہوئی روٹی کو کہتے ہین۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی وفات کا بیان

جب اللہ بزرگ برتر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبض روح کا ارادہ کیا تو ملک الموت کو ایک بہت بوڑھے آدمی کی شکل مین بناکر انکے پاس بھیجا (بسندہ) سدی سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم[۱] لوگونکی مہمانی بہت کیا کرتے تھے ایک دن وہ لوگون کو کھانا کھلارہے تھے کہ انھون نے دیکھا ایک بڑھا دھوپ مین چلا آرہا ہے حضرت ابراہیم نے ایک گدہا اسکے پاس بھیجدیا وہ اس گدہے پر سوار ہوکے حضرت ابراہیم کے پاس پہونچا حضرت ابراہیم نے اسکے سامنے کھانا رکھدیا تو وہ بڑھا لقمہ لوے کر جب منھ مین رکھنا چاہتا تو (رعشہ کے سبب سے) کبھی ہاتھ اسکا آنکھ پر پڑجاتا اور کبھی کان پر بعد اسکے منھ تک پہونچتا پھر جب وہ لقمہ اسکے پیٹ مین پہونچتا تو (فوراً ہی) اسکے پاخانہ کے مقام سے نکل جاتا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے یہ دعا مانگی تھی کہ جب تک مین موت کی خواہش نکرون مجھے موت نہ آئے جب انھون نے اس بڈھے کی یہ حالت دیکھی تو پوچھا کہ اے پیر مرد تم یہ کیا کررہے ہو بڈھے نے کہا اے ابراہیم بڑہاپا (بری چیز ہے) حضرت ابراہیم نے پوچھا تمھاری عمر کسقدر ہوگی بڈھے نے اپنی عمر حضرت ابراہیم کی عمر سے دو برس زائد بتائی حضرت ابراہیم نے کہا ہائے میرے اور تمھارے درمیان مین صرف دو برس کا فرق ہے جب مین تمھاری عمر کو پہونچونگا تو ایسا ہی ہوجاؤنگا بڈھے نے کہا ہان تو حضرت ابراہیم نے دعا مانگی کہ الٰہی مجھے اس حالت سے پہلے ہی اٹھالے پس وہ بڈھا اٹھا اور اسنے حضرت ابراہیم کی روح قبض کرلی وہی بڈھا ملک الموت تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوئی اسوقت عمر انکی دو سو برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ایک سو پچھتر برس کی حضرت سارہ کے پاس مزرعۂ حبرون مین دفن ہوے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اللہ نے دس صحیفے نازل کیے تھے (بسندہ[۲]) حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے وہ کہتے تھے مین نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ کسقدر کتابین اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہین آپ نے فرمایا ایک سو چار کتابین دس صحیفہ آدم پر پچاس صحیفے شیث پر تیس صحیفہ خنوخ پر دس صحیفہ ابراہیم پر اور نیز اللہ تعالیٰ نے توریت انجیل زبور فرقان نازل فرمائین مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ابراہیم کے صحیفون مین کیا مضامین تھے آپ نے فرمایا کہ تمام ترحکمتین تھین

[۱] حدثنی موسیٰ بن ہارون قال ثنا عمرو بن حماد قال ثنا اسباط عن السدی ۱۲ [۲] حدثنی احمد بن عبد الرحمن بن وہب قال اخبرنی عمی عبد اللہ بن وہب قال حدثنی الماضی بن محمد عن ابی سلیمان عن القاسم بن محمد عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر الغفاری ۱۲

مثل اسکے اے بادشاہ غالب مبتلا مغرور مین نے تجھے اسلیے نہین بھیجا کہ تو دنیا جمع کرے بلکہ اسلیے بھیجا ہو کہ تو مظلوم کی بددعا مجھ تک نہ آنے دے (اسکا انصاف وہین کردے) کیونکہ مین مظلوم کی بددعا رد نہین کرتا گو وہ کافر ہو اسی قسم کی نصیحتین اسمین تھین (مثلاً ایک نصیحت یہ تھی) عقلمند پر لازم ہو جب تک کہ اُسکی عقل صحیح رہے کہ وہ اپنے وقت کے کئی حصہ کردے ایک حصہ مین اپنے پروردگار سے مناجات کرے اور ایک حصہ مین اللہ عزوجل کی قدرتون پر غور کرے اور ایک حصہ مین اپنے نفس سے تمام کامون کا حساب لے اور ایک حصہ مین اپنی جائز ضرورتون کو مثل کھانے پینے کے پورا کرے اور عقلمند کو لازم ہو کہ وہ سفر نکرے مگر تین باتون کے لیے زاد آخرت جمع کرنے کے لیے رزق حاصل کرنے کے لیے کسی جائز لذت کی تحصیل کے لیے اور عقلمند پر لازم ہے کہ اپنے زمانے سے باخبر رہے اپنے کامون کو پہلے سے سوچ لیا کرے اپنی زبان کی حفاظت کرتا رہے اور جو اپنے قول اور عمل کو ملاکے دیکھتا رہیگا وہ بے فائدہ بات بہت کم کریگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بھائی بھی بیان کیے جاتے ہین ایک ہاران جو حضرت لوط کے والد تھے اور انھین نے شہر حرّان کو آباد کیا تھا وہ شہر انھین کی طرف منسوب ہوا اور دوسرے بھائی ناحور تھے وہ بتویل کے والد تھے بتویل کے ایک بیٹے تھے لابان اور ایک بیٹی تھین رفقا۔ رفقا سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نکاح کیا وہی حضرت یعقوب علیہ السلام کی والدہ تھین اور لیا اور راحیل جو حضرت یعقوب کی بی بیان تھین وہ دونون لابان کے بیٹی تھین۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے حالات

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ حضرت ابراہیم اپنے بیٹے اسمٰعیل اور اُنکی والدہ ہاجرہ کو مکہ کیون لیگئے تھے اور اُن دونون کو مکہ مین کیون چھوڑ دیا تھا اور جب حضرت اسمٰعیل بڑے ہوے تو اُنھون نے قبیلۂ جرہم کی ایک عورت سے نکاح کیا پھر اپنے والد حضرت ابراہیم کے حکم سے اُس عورت کو طلاق دیکر دوسری عورت سے نکاح کیا جسکا نام سیدہ بنت مضاض بن عمرو جرہمی تھا انھین کی نسبت حضرت ابراہیم نے فرمایا تھا جب وہ مکہ مین آئے کہ تم اسمٰعیل سے کہدینا کہ مین تمھارے گھر کی چوکھٹ سے خوش ہون (بلفظہٖ) ابن اسحق کہتے تھے کہ حضرت اسمٰعیل کے بارہ فرزند ہوے

سلہ حدثنا ابن حمید قال ساسلمۃ عن ابن اسحق ۱۲

اور یہ سب سیدہ بنت مضاض ابن عمرو جرہمی کے بطن سے تھے (ان بیٹون کے نام یہ ہین) نابت[1] قیدر[2] ادبیل[3] مبشا[4] مسمع[5] دما[6] ماش[7] وادو[8] وطور[9] نفیش[10] طما[11] قیدمان[12]۔ انھون نے کہا ہی کہ حضرت سمعیل کی عمر جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہین ایک سوتیس برس کی ہوئی اور نابت و قیدر سے اللہ نے عرب کو پیدا کیا اور اللہ عزوجل نے اسمعیل کو نبی بنایا اور اُنھین عمالقہ اور قبائل یمن کی طرف مبعوث کیا حضرت اسمعیل کی اولاد کے نام ان الفاظ کے علاوہ اور الفاظ مین بھی ادا کیے گئے ہین مثلاً بعض لوگون نے قیدر کو قیدار بیان کیا ہی اور ادبیل کو ادبال اور مبشا کو مبشام اور دما کو ذوما اور ماس کو مسا اور وادو کو وحداد اور وطور کو ویطور اور نفیس کو نافس اور قادمن۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ اسمعیل علیہ السلام کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انھون نے اپنے بھائی اسحاق کو وصیت کی اور اپنی بیٹی کا نکاح عیس بن اسحق سے کردیا حضرت اسماعیل جیسا کہ بیان کیا گیا ہی ایک سو سینتیس برس زندہ رہے اور مقام حجر مین اپنی والدۂ ہاجرہ کی قبر کے پاس مدفون ہوے (بسندہ[1]) عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہی کہ انھون نے کہا حضرت اسماعیل نے اپنے پروردگار سے مکے کی گرمی کی شکایت کی تو اللہ نے انکی طرف وحی بھیجی کہ مین جنت کا ایک دروازہ تمھارے لیے کھولے دیتا ہون اسکی ہوائین قیامت تک تمکو پہونچا کرینگی اور اُسی مقام مین دفن کیے جاؤگے۔

اسحق بن ابراہیم علیہ السلام کا ذکر اور اُنکی بی بیون اور اُنکی اولاد کا ذکر

چونکہ کسی قوم کی تاریخ سوا اہل فارس کے علی الاتصال معروف نہین ہے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ اہل فارس کی سلطنت کیومرث کے وقت سے قائم ہوئی جسکا حال مین بیان کرچکا ہون اور برابر علی الاتصال قائم رہی یہانتک کہ خیر الامم یعنی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہاتھون سے انکی سلطنت زائل ہوئی اور نبوت و سلطنت دونون ملک شام اور اسکے قرب وجوار مین اسرائیل بن اسحق کی اولاد مین رہین یہانتک کہ بعد یحیی بن ذکریا اور عیسی بن مریم علیہما السلام کے اہل فارس و روم کے ہاتھون انکی سلطنت زائل ہوئی ہم جب یحیی و عیسی کے حالات تک پہونچینگے تو بنی اسرائیل کی زوال سلطنت کا سبب بھی انشاء اللہ بیان کرینگے پس سوا اہل فارس کے اور کسی قوم کی تاریخ کا (پوری طرح) معلوم کرنا غیر ممکن ہی کیونکہ اور کسیکی

---

[1] حدثنی ... بن عبداللہ الاصفہانی قال ثنا خالد بن ... الرحمن محمد ... بن مبارک ... غسان ... عمر بن عبدالعزیز

سلطنت اسقدر متصل نہین رہی نہ زمانہ قدیم مین نہ جدید مین جس سے اس قوم کی تاریخ اور ایسکے بادشاہون کی عمرین معلوم ہوسکین سوا اولاد یعقوب کے وہ بھی اُس وقت تک کہ جس وقت کا حال مین نے بیان کیا گو اولاد یعقوب کی سلطنت بھی زائل ہوگئی مگر جتنے دنون تک زائل رہی اسکی مقدار معلوم ہے اور یمن مین بھی کچھ بادشاہ گذرے ہین ہان انکی سلطنت متصل نہین رہی بلکہ ایک بادشاہ کے بعد دوسرا بادشاہ بہت دنون کے بعد ہوتا تھا کہ اس طویل مدت کی مقدار علما کو معلوم نہین بوجہ اسکے کہ انکی توجہ اس طرف بہت کم تھی اور بادشاہان مین کی عمرین بھی معلوم نہین بوجہ اسکے کہ انکی سلطنتین علی الاتصال نہین ہوئین اگر کسیکی سلطنت انمین سے علی الاتصال رہی تو اس طور پر کہ وہ کسی دوسرے بادشاہ کی طرف سے اس مقام کا حاکم تھا خود مستقل بادشاہ نہ تھا جسطرح کہ نصر بن ربیعہ بن حارث بن مالک بن عجم بن نمارہ بن غم کی اولاد مین سلطنت رہی یہ لوگ سرحد عرب پر مقام حیرہ سے یمن تک طولاً اور ملک شام اور اسکے قرب وجوار تک عرضاً اہل فارس کی طرف سے حاکم تھے یہانتک کسری پرویز بن ہرمز بن نوشیروان نے نعمان بن منذر کو قتل کیا اور نعمان کے خاندان حکومت سرحد عرب نکال کر ایاس بن قبیصہ طائی کے حوالہ کردی۔ (بسند ۹) ابن اسحاق سے منقول ہے کہ انھون نے کہا اسحاق بن ابراہیم نے رفقا بنت بتویل بن الیاس سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے عیص بن اسحاق اور یعقوب بن اسحاق پیدا ہوے لوگ کہتے ہین یہ دونون توام پیدا ہوے تھے اور عیص بڑے تھے پھر عیص بن اسحق نے اپنے چچا کی بیٹی بسمہ بنت اسمعیل بن ابراہیم سے نکاح کیا اور ان سے روم بن عیص پیدا ہوے پس تمام رومی انھین کی اولاد سے ہین۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ عیص کا ایک بیٹا اشبان بھی تھا مین نہین جانتا کہ آیا اشبان بھی بسمہ بنت اسمعیل کے بطن سے تھے یا نہین۔ اور یعقوب بن اسحاق نے جنکا نام اسرائیل بھی تھا اپنے ماموں کی بیٹی لیا بنت لیان بن بتویل بن الیاس سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے روبیل پیدا ہوے یہ حضرت یعقوب کی اولاد مین سب سے بڑے تھے اور شمعون اور لاوی اور یہودا اور زبالون اور یسحر اور دنیہ نامے دختر پیدا ہوئین۔ یسحر کا نام یشجر بھی بیان کیا گیا ہے پھر جب لیا بنت لیان کی وفات ہوگئی تو حضرت یعقوب نے انکی بہن راحیل بنت لبان بن بتویل بن الیاس سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے یوسف اور بنیامین پیدا ہوے اور دو لونڈیان حضرت یعقوب

---

۹ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحق ۱۲

ن تھین ایک کا نام زلفہ اور دوسری کا نام بلہمہ ان دونون سے بھی چار بیٹے پیدا ہوے دان اور نفتالی اور جاد اور عشر پس سب بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ ہوے اور بعض اہل تورات نے بیان کیا کہ رفقا زوجہ اسحق علیہ السلام بیٹی تھین باہر بن آذر عم اسحاق کی اور انھین سے حضرت اسحق کے دونون بیٹے عیص اور یعقوب توام پیدا ہوے حضرت اسحق نے اپنے بیٹے یعقوب کو حکم دیا تھا کہ کنعان کی کسی عورت سے نکاح نکرین اور انھین یہ حکم دیا تھا کہ اپنے ماموں لبان بن ناہر کی کسی لڑکی سے نکاح کرین چنانچہ حضرت یعقوب نے جب نکاح کرنا چاہا تو اپنے ماموں لبان بن ناہر کے پاس منگنی لیکر چلے اثنائے راہ مین رات ہوگئی حضرت یعقوب ایک پتھر سے تکیہ لگا کر سو رہے خواب مین دیکھا کہ انکے سرہانے ایک سیڑھی رکھی ہی جسکا سر آسمان کے دروازے تک پہونچتا ہی فرشتے اُس سیڑھی سے اُترتے چڑھتے ہین (اس خواب کو دیکھکر حضرت یعقوب بیدار ہوے) پھر اپنے ماموں کے پاس گئے اور اُن سے اُنکی بیٹی راحیل کی درخواست کی انکی دو بیٹیان تھین ایک لیا اور وہ بڑی تھین دوسری راحیل اور وہ چھوٹی تھین ان کے ماموں نے پوچھا کہ کیا تمھارے پاس کچھ مال ہی جسکی وجہ سے تمھارے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردون حضرت یعقوب نے کہا نہین (مال تو نہین ہی مگر کچھ دنون آپ کی مزدوری کردونگا جس سے آپ اپنی بیٹی کا مہر وصول کرلین ان کے ماموں نے کہا اسکا مہر یہ ہی کہ تم سات برس تک میری خدمت کرو حضرت یعقوب نے کہا (یہ مجھے منظور ہی) مگر میرے ساتھ راحیل کا نکاح کردینا یہی میری شرط ہی اور راحیل ہی کے لیے مین آپکی خدمت کرونگا ان کے ماموں نے کہا ہان یہ میرے اور تمھارے درمیان مین عہد رہا چنانچہ حضرت یعقوب نے سات برس تک انکی بکریان چرائین جب حضرت یعقوب اپنی شرط پوری کرچکے تو ان کے ماموں نے اپنی بڑی لڑکی لیا کو بوقت شب ان کے پاس بھیجا صبح کو جب حضرت یعقوب نے شرط کے خلاف دیکھا تو اپنے ماموں کے پاس گئے وہ اپنی قوم کی مجلس مین بیٹھے ہوے تھے حضرت یعقوب نے ان سے کہا کہ تم نے مجھے دھوکہ دیا اور میری سات برس کی محنت ضایع کردی اور میری بی بی کو مشتبہ کردیا ان کے ماموں نے کہا اے میرے بھانجے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے ماموں کی سبکی کراؤ حالانکہ ماموں اور باپ برابر ہوتا ہی تم نے یہ دستور کہین دیکھا ہی کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح بڑی لڑکی سے پہلے کردیا جائے۔ اب تم سات برس اور میری خدمت کرو مین دوسری لڑکی کا بھی نکاح تمھارے ساتھ کردونگا لوگ اُس وقت مین دو بہنون کے ساتھ ایک دم نکاح کرلیتے تھے یہانتک کہ موسی علیہ السلام مبعوث ہوے اور ان پر تورات نازل کیگئی الغرض

حضرت یعقوب نے سات برس اور بکریان چرائین اسکے بعد ان کے مامون نے راحیل کا نکاح بھی ان سے کردیا لیا سے حضرت یعقوب کے چار بیٹے پیدا ہوے۔ رؤبیل یہوذا شمعان لاوی اور راحیل سے یوسف اور بنیامین اور کئی لڑکیان پیدا ہوئین لابان نے اپنی دونون لڑکیون کو جہیز مین دو لونڈیان دی تھین ان دونون نے اپنی اپنی لونڈیان حضرت یعقوب کو ہبہ کردی تھین ان لونڈیون مین سے ہر ایک سے تین تین لڑکے پیدا ہوے۔ اسکے بعد حضرت یعقوب اپنے مامون سے علیحدہ ہوگئے اور اپنے وطن مین آکر اپنے بھائی عیص کے ساتھ مل کر رہے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ حضرت یعقوب کے دو بیٹے دان اور نفتالی زلفی سے تھے جو راحیل کی لونڈی تھی بن راحیل نے اپنی لونڈی حضرت یعقوب کو ہبہ کردی تھی اور ان سے کہا تھا کہ اس سے فرزند کی کوشش کرو اس وقت تک راحیل کے کوئی لڑکا نہوا تھا، لیا نے بھی محض راحیل کی ریس کرنے کے لیے اپنی لونڈی بلہا (نامی) حضرت یعقوب کو ہبہ کردی تھی اور ان سے کہا تھا کہ اس سے پھر بعد سخت نا امیدی کے راحیل سے یوسف اور بنیامین پیدا ہوے بعد اسکے حضرت یعقوب اپنے لڑکون اور اپنی دونون بی بیون کو لیکر اپنے دادا کے وطن فلسطین مین چلے آئے مگر اپنے بھائی کی طرف سے ان کو بہت خوف تھا لیکن ان سے کوئی ضرر ان کو نہین پہونچا (چند روز کے بعد) عیص اپنے چچا اسمعیل کے پاس چلے گئے اور ان سے انکی بیٹی بسمہ کی درخواست کی اور (ان سے نکاح کرکے) انکو شام مین لے آئے بسمہ سے ان کے کئی لڑکے ہوے اور وہ بہت بڑھے یہان تک کہ کنعانیون پر غالب آگئے اور ساحل بحر اور ناحیہ اسکندریہ تک پہونچگئے عیص کا رنگ چونکہ گندمی تھا لہذا لوگ ان کو آدم کہتے تھے اور اسی وجہ سے انکی اولاد کو بنی اصفر کہتے ہین۔ رفقا بنت بتویل سے جسوقت عیص اور حضرت یعقوب پیدا ہوے اُسوقت حضرت اسحق کی عمر ساٹھ برس کی تھی یہ دونون توام پیدا ہوے تھے مان کے شکم سے پہلے عیص باہر آئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت اسحق عیص کو زیادہ چاہتے تھے اور رفقا حضرت یعقوب کو زیادہ پیار کرتی تھین ایک مرتبہ جب کہ حضرت اسحق بہت ضعیف ہوگئے تھے اور انکی بینائی بہت کم ہوگئی تھی حضرت یعقوب نے عیص کو ایک ذبیحہ کی بابت جسکا حکم حضرت اسحق نے دیا تھا دھوکہ دیا (کہ عیص تعمیل نہ کرسکے اور حضرت یعقوب نے جلدی سے تعمیل کردی) اسوقت سے حضرت اسحق کی دعائین زیادہ تر حضرت یعقوب کے لیے ہونے لگین اور برکت انھین کیطرف متوجہ ہوگئی عیص کو اس بات پر بہت غصہ آیا اور انھون نے حضرت یعقوب کو قتل کی دھمکی دی حضرت یعقوب ان کے خوف سے بھاگ کر اپنے مامون لابان کے

پاس بابل چلے گئے لابان نے انھین اپنے پاس رکھ لیا اور ان سے اپنی دونون بٹیون لیا اور راحیل کا نکاح کر دیا (ایک مدت کے بعد) حضرت یعقوب اپنی دونون بی بیون اور انکی دونون لونڈیون اور اپنے بارہ بیٹون اور ایک بیٹی دینا کو لے کے شام مین اپنے باپ دادا کے وطن مین آئے اور اپنے بھائی عیص کو ملا لیا یہانتک کہ تمام شہر ان کے لیے چھوڑ دیے اور خود ملک شام پر قناعت کی تمام سواحل بحر اور روم تک عیص نے قبضہ کر لیا او . بادشاہ انھین کی اولاد سے ہوے اہل یونان بھی انھین کی اولاد سے ہین جیسا کہ اس قائل نے بیان کیا ہو (سدی سے مروی ہو) وہ کہتے تھے کہ اسحق علیہ السلام نے ایک خاتون سے نکاح کیا ایک ہی حمل مین دو بچہ ان کے شکم مین آئے جب وضع حمل کا وقت قریب آیا تو دونون بچون نے پیٹ ہی مین جھگڑا کیا (یعنی یعقوب نے چاہا کہ عیص سے پہلے نکل آئین اور عیص نے کہا واللہ اگر تو مجھ سے پہلے باہر نکلا تو مین اپنی مان کے پیٹ مین ترچھا ہو جاؤنگا اور ان کو مار ڈالونگا پس یعقوب پیچھے رہ گئے اور عیص ان سے پہلے نکل آئے یعقوب نے عیص کا ٹخنہ پکڑ لیا عیص کا نام عیص بوجہ اُن کے عصیان یعنی نافرمانی کے رکھا گیا اور یعقوب کا نام یعقوب اس وجہ سے رکھا گیا کہ انھون نے عیص کا عقب یعنی ٹخنہ پکڑے ہوے نکلے تھے یعقوب پیٹ مین بڑے تھے مگر پھر بھی عیص ان سے پہلے نکل آئے عیص سے باپ کو محبت زیادہ تھی عیص بڑے شکاری تھے (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ) جب حضرت اسحق ضعیف ہوگئے اور بینائی جاتی رہی تو انھون نے عیص سے کہا کہ اے میرے بیٹے مجھے شکار کا گوشت کھلاؤ اور میرے قریب آجاؤ مین تمھارے لیے وہی دعا کرون جو میرے والد نے میرے لیے کی تھی حضرت عیص کے جسم پر بال بہت تھے اور یعقوب کے جسم پر بال نہ تھے پس عیص شکار کرنے کے لیے گئے انکی والدہ اس گفتگو کو سُن رہی تھین انھون نے حضرت یعقوب سے کہا کہ اے بیٹے بکریون کے گلے مین جاؤ اور ایک بکری ذبح کرو اور اُسکو بھونو اور اُسکی کھال پہن لو اور بکری کا بھنا ہوا گوشت اپنے باپ کے سامنے پیش کر دو اور کہو کہ مین تمھارا بیٹا عیص ہون حضرت یعقوب نے ایسا ہی کیا جب حضرت اسحق کے سامنے لے گئے اور کہا کہ اے باپ کھاؤ انھون نے پوچھا تم کون ہو حضرت یعقوب نے کہا مین ہون تمھارا بیٹا عیص حضرت اسحق نے اپنے ہاتھ سے ان کو ٹٹولا اور فرمایا کہ بال تو ویسے ہی ہین جیسے عیص کے بدن پر ہین مگر بوے جسم یعقوب کی ایسی ہو انکی والدہ نے کہا نہین یہ تمھارا بیٹا عیص ہو اسکے لیے دعا کرو حضرت اسحق نے فرمایا اپنا کھانا سامنے لاؤ

۱؎ حدثنا الحسین بن محمد بن عمرو العنقزی قال ثنا ابی قال ثنا اسباط عن السدی ۱۲

حضرت یعقوب نے (وہ گوشت) ان کے سامنے رکھدیا حضرت اسحق نے اُسکو کھایا بعد اسکے فرمایا میرے قریب آؤ وہ قریب گئے تو حضرت اسحق نے انکے لیے دعا کی کہ انکی اولاد مین انبیا اور ملوک ہون اسکے بعد حضرت یعقوب اُٹھ گئے اور عیص آئے انھون نے کہا ای باپ مین وہ شکار لایا ہون جسکا مجھے تم نے حکم دیا تھا حضرت اسحق نے کہا اے میرے بیٹے تمھارا بھائی یعقوب تم سے سبقت کرگیا عیص اسکو سنکر غصہ مین آگئے اور انھون نے کہا خدا کی قسم مین اسے قتل کردونگا حضرت اسحق نے فرمایا اے میرے بیٹے ابھی تمھارے لیے ایک دعا باقی ہے چنانچہ ان کے لیے حضرت اسحق نے دعا کی اور فرمایا تمھاری اولاد اسقدر بڑھیگی جیسے مٹی (کے ذرہ) اور انپر کوئی انکا غیر حاکم نہوگا۔ حضرت یعقوب کی والدہ نے یعقوب سے کہا کہ تم اپنی مامون کے پاس چلے جاؤ پس وہ رات کو چلتے تھے اور دن کو چھپ جاتے تھے اسی وجہ سے انکا نام اسرائیل رکھا گیا اصل مین سری اللہ تھا پس وہ اپنے مامون کے پاس پہونچ گئے عیص نے حضرت یعقوب سے کہا تھا کہ دعا مین تو تم مجھپر غالب ہوگئے مگر قبر کی بابت میری حق تلفی نکرنا مین اپنے باپ دادا ابراہیم و اسحاق ہی کے پاس دفن کیا جاؤن حضرت یعقوب نے اسکا جواب یہ دیا تھا کہ اگر ایسا ہوا تو بیشک تم وہین دفن کیے جاؤگے۔ پھر حضرت یعقوب کو اپنے مامون کی بیٹی (کے ساتھ نکاح کرنے) کی خواہش ہوئی انکی دو بیٹیان تھین چھوٹی کے ساتھ انھون نے نکاح کا پیغام دیا ان کے مامون نے اس شرط پر نکاح کردیا کہ میری بکریان ایک مدت معین تک چراؤ چنانچہ جب وہ مدت گذر گئی (اور حضرت یعقوب بکریان چرا چکے) تو ان کے مامون نے اپنی بڑی لڑکی لیا کو ان کے پاس بھیجا حضرت یعقوب نے کہا مین تو راحیل کو چاہتا تھا ان کے مامون نے کہا ہمارے یہان یہ دستور نہین ہے کہ چھوٹے کا نکاح بڑے سے پہلے کردیا جائے اب تم پھر (اتنے ہی دنون) ہماری بکریان چراؤ تو راحیل سے نکاح کرلو حضرت یعقوب نے اسکو منظور کرلیا جب وہ مدت گذر گئی تو انھون نے راحیل سے بھی نکاح کردیا پس حضرت یعقوب کے نکاح مین وہ دونون بہنین آگئین یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہے وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف اسمین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ حضرت یعقوب نے لیا اور راحیل دونون سے نکاح کرلیا تھا پس لیا سے یہودا اور روبیل اور شمعون پیدا ہوے اور راحیل سے یوسف اور بنیامین پیدا ہوے بنیامین ہی کی ولادت مین نفاس کی خرابی سے راحیل کا انتقال ہوگیا حضرت یعقوب کے مامون نے اپنی بکریون کے گلہ مین سے کچھ بکریان حضرت یعقوب کو دیدی تھین اب حضرت یعقوب نے ارادہ کیا کہ بیت المقدس

سلہ ترجمہ تم پر حرام کیا گیا دو بہنون کے ساتھ نکاح کرنا مگر جو ہو چکا (وہ معاف) ۱۲

کی طرف لوٹ جائیں چنانچہ جب چلے تو کچھ خرچ نہ تھا لیا نے حضرت یوسف سے کہا کہ تم میرے باپ کے بت چرا لاؤ ان کو بیچکر خرچ چلائینگے چنانچہ حضرت یوسف نے لے لیے - یوسف و بنیامین حضرت یعقوب کی زیر تربیت رہتے تھے بوجہ یتیم ہونے کے حضرت یعقوب ان سے محبت بھی زیادہ کرتے تھے اور حضرت یوسف سے علی الخصوص بہت زیادہ محبت تھی - پس جب یہ سب لوگ ملک شام میں ہونچگئے تو حضرت یعقوب نے اپنے چرواہون سے کہدیا کہ اگر کوئی شخص آکے تم سے یہ پوچھے کہ تم کس کے چرواہے ہو تو کہنا تم یعقوب کے چرواہے ہین جو عیص کا غلام ہی چنانچہ جب عیص نے ان چرواہون کو دیکھا تو پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے کہا ہم یعقوب کے چرواہے ہین جو عیص کا غلام ہی عیص یہ سنکر حضرت یعقوب کی آزاردہی سے باز رہے - حضرت یعقوب شام مین رہنے لگے یوسف اور بنیامین سے انکو محبت بڑہتی گئی جب اور بھائیون نے یہ کیفیت دیکھی تو انکو حسد ہوا اسی درمیان مین حضرت یوسف نے خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے ہین اور آفتاب و ماہتاب ہی یہ سب مجھے سجدہ کررہے ہین یہ خواب حضرت یوسف نے اپنے والد سے بیان کیا انھون نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیون سے نبیان کرنا ایسا نہو کہ وہ تمھارے ساتھ فریب کرین بے شک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے - حضرت اسحق علیہ السلام کی اولاد مین جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے -

حضرت ایوب نبی علیہ السلام

بھی تھے (بسندہ[1]) وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ ایوب روم کے رہنے والے تھے موص بن رازح بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم کے اور ابن اسحق کے علاوہ اور لوگون نے روایت کیا ہی کہ یہ ایوب بیٹے تھے موص بن رغویل بن عیص بن اسحق کے - بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرت ایوب کے والد موص بن رغویل ان لوگون مین تھے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے اس وقت جبکہ نمرود نے اُنکے جلانے کا ارادہ کیا اور حضرت ایوب کی جنکے مارنے کا سینکڑن سے حکم دیا گیا تھا اور حضرت اسحق بن یعقوب کی بیٹی تھین نام انکا لیا تھا حضرت یعقوب نے انکا نکاح حضرت ایوب کے ساتھ کردیا تھا - (بسندہ[2]) غیاث بن ابراہیم کہتے تھے واللہ اعلم کہ جب دشمن خدا ابلیس حضرت ایوب کی بی بی سے ملا جنکا نام لیا بنت یعقوب بیان کیا جاتا ہی تو اُسنے انسے صرح خطاب کیا

[1] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحق عمن لا یتہم عن وہب بن منبہ ۱۲
[2] حدثنی الحسین بن عمرو بن محمد قال و نا ابی قال نا غیاث بن ابراہیم ۱۲

اسے صدیق کی بیٹی اور صدیق کی بہن۔ حضرت ایوب کی والدہ حضرت لوط بن ہاران علیہ السلام کی بیٹی تھین یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ حضرت ایوب کی وہ بی بی جنکے سینکون سے مارنے کا حکم ہوا تھا انکا نام رحمت تھا افرائیم بن یوسف بن یعقوب کی بیٹی تھین اور موضع ثنیہ جو ملک شام کا ایک حصہ ہے پورا انھین کے ملک مین تھا (بشندہ) وہب بن منبہ سے منقول ہو وہ کہتے تھے کہ ابلیس لعین نے جب سُنا کہ فرشتے حضرت ایوب پر رحمت بھیجتے ہین اور اللہ تعالی انکی ثنا وصفت بیان کرتا ہو تو اُسے سخت حسد ہوا اُسنے اللہ سے اس بات کی درخواست کی کہ اُسے حضرت ایوب پر قابو دیا جائے تاکہ وہ انکو دین سے پھیرے اللہ نے اُسے حضرت ایوب کے مال پر قابو دیا جسم پر اور عقل پر قابو نہ دیا ابلیس نے تمام سرکش شیاطین اور ان کے سردارون کو جمع کیا حضرت ایوب کے ملک مین جو موضع ثنیہ تھا وہان انکی ہزار بکریان اور ان بکریون کے چرواہے رہتے تھے اور پانچ سو ہل چلتے تھے ان سب پر پانچ سو غلام کام کرتے تھے ہر غلام کے ساتھ اسکی عورت اور لڑکے اور مال بھی تھا اور ہر ہل کو ایک ایک گدہی اٹھاتی تھی ہر گدہی کے ساتھ اسکے دو دو تین تین چار چار یا پانچ پانچ بلکہ اس سے بھی زیادہ بچے تھے جب ابلیس نے اپنے شیاطین کو جمع کیا کہ اب اپنے اپنے کرتب دکھاؤ مین ایوب کے مال پر مسلط کر دیا گیا ہون ایسی بلا ایوب پر نازل کرو کہ بڑے بڑے مرد اسپر صبر نہ کرسکین ہر شیطان نے اپنی قوت ایک ایک چیز کے ہلاک کرنے پر بیان کی پس ابلیس نے اُن سب کو بھیجا انھون نے حضرت ایوب کا تمام مال ہلاک کر دیا حضرت ایوب ہر بار اللہ کا شکر کرتے تھے یہ تمام مالی نقصانات ان کو اللہ کی عبادت مین کوشش کرنے اور شکر وصبر سے باز نہ رکھ سکے جب ابلیس لعین نے یہ کیفیت دیکھی تو اللہ تعالی سے درخواست کی کہ اُسے حضرت ایوب کی اولاد پر قابو دیا جائے اللہ نے اُسے حضرت ایوب کی اولاد پر بھی قابو دیدیا مگر ان کے جسم پر اور عقل پر قابو نہین دیا۔ پس ابلیس نے حضرت ایوب کی تمام اولاد کو ہلاک کر دیا اور بعد اسکے اُن لڑکون کی اُستاد کی صورت متشکل ہوکر حضرت ایوب کے پاس آیا اور اپنے جسم کو زخمی اور مجروح بنالیا تاکہ حضرت ایوب کو رحم آئے (اور حضرت ایوب سے صاحبزادون کے ہلاک ہونے کی خبر بیان کی) حضرت ایوب کو اس واقعہ پر بہت رنج ہوا اور وہ سر پر مٹی ڈال کر روئے ابلیس اس بات سے خوش ہوگیا اور اسیقدر غنیمت سمجھا بعد اسکے حضرت ایوب نے اس فعل سے توبہ کی اور استغفار کیا فرشتے انکی توبہ کو لیکے ابلیس سے پہلے اللہ عزوجل کے حضور مین پہونچ گئے پس جب مال اور اولاد کی مصیبت نے بھی

ک۱ حدثنا محمد بن سہل بن عسکر البخاری قال نا اسمٰعیل بن عبدالکریم ابو ہشام قال حدثنی عبدالصمد بن معقل قال سمعت وہب بن منبہ ۱۲

ایوب کو اللہ کی عبادت سے باز نہ رکھا اور ان تمام مصائب پر انھون نے صبر کیا تو ابلیس نے اللہ عزوجل
سے درخواست کی کہ ان کے جسم پر اُسے قابو دیا جائے صرف زبان اور عقل انکی محفوظ رکھی جائے ان
تین چیزون پر قابو نہ دیا جائے۔
ابلیس کی اس درخواست کو بھی خدا نے منظور کر لیا) پس ابلیس حضرت ایوب کے پاس آیا وہ سجدے مین تھے
اُسنے انکی ناک مین ایک ایسی پھونک ماری کہ تمام بدن اس سے مشتعل ہوگیا تمام بدن مین بو آنے لگی
اور بستی کے لوگون نے ان کو بستی سے نکال کے ایک گھورے پر پہونچا دیا جو بستی سے باہر تھا کوئی شخص
سوا انکی بی بی کے ان کے پاس نہ جاتا تھا۔ انکی بی بی کے نام اور نسب مین لوگونکا اختلاف بیان کرچکا ہون

(اب پھر وہب بن منبہ کی حدیث شروع ہوتی ہے)

حضرت ایوب کی بی بی انکی خدمت مین مستعد رہتی تھین اور اُن کے تمام کام کیا کرتی تھین۔ حضرت
ایوب کے متبع صرف تین آدمی تھے انھون نے بھی جب حضرت ایوب کو ان مصائب مین مبتلا دیکھا
تو وہ بھی حضرت ایوب سے علحدہ ہوگئے اور انھون نے حضرت ایوب کی طرف بدگمانی کی مگر اُن کے
دین کو نہین ترک کیا ان تین شخصون مین ایک کا نام بلدد تھا اور دوسرے کا نام الیفز اور تیسرے کا
نام صافر تھا یہ تینون حضرت ایوب کے پاس اُن کے مبتلا ہونیکی حالت مین گئے اور انکو ملامت کی
حضرت ایوب علیہ السلام نے جب انکی گفتگو سُنی تو اپنے پروردگار کے سامنے فریاد کرنے لگے اور گڑگڑانے
لگے پروردگار نے ان پر رحم فرمایا اور وہ مصیبت انکی دور کر دی اور انکی اولاد اور مال سب واپس دیے
اور مال و اولاد مین پہلے سے دونی ترقی دی فرمایا کہ اپنے پیر سے ٹھوکر مارو ایک چشمہ سرد پانی کا نکل آئیگا
(اُس سے نہاؤ) چنانچہ وہ اُس سے نہائے تو جیسا حُسن و جمال پہلے تھا ویسا ہی ہوگیا (بسند[1])
حسن (البصری) سے منقول ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت ایوب علیہ السلام سات برس اور چند ماہ بنی اسرائیل
کے گھورے پر پڑے رہے اور اللہ تعالی سے دعا کیا کیے کہ ان کے یہ مصائب دفع کر دیے جائین۔
باوجودیکہ (اُس وقت) روے زمین پر ایوب علیہ السلام سے زیادہ خدا کو کوئی پیارا نتھا (مگر دعا قبول
نہ ہوتی تھی) پھر بعض لوگون نے کہا کہ اگر ایوب کی کچھ بھی بزرگی خدا کے یہان ہوتی تو کبھی ایوب کے ساتھ
وہ یہ معاملہ نکرتا اس وقت حضرت ایوب نے (بہت ہی گڑگڑا کے) دعا کی۔ (بسند[2]) حسن (البصری) سے
منقول ہو کہ ایوب علیہ السلام بنی اسرائیل کے گھورے پر سات برس اور چند ماہ پڑے رہے اس

[1] حدثنی یحیی بن طلحہ الیربوعی قال ثنا فضیل بن عیاض عن ہشام عن الحسن ۱۲
[2] حدثنی یعقوب بن ابراہیم قال ثنا ابن علیہ عن یونس عن الحسن ۱۲

(مدت کی تعیین) مین راویون کا اختلاف ہی۔
یہ تھوڑا سا حال حضرت ایوب علیہ السلام کا تھا ہم نے انکا حال حضرت یوسف کے حال سے اس لیے مقدم کردیا کہ انکی بابت کہا گیا ہی کہ حضرت یعقوب ہی کے زمانے مین یہ نبی تھے اور بیان کیا گیا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر ترانوے سال کی تھی اور انھون نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے حومل کو اپنا وصی بنایا اور اللہ عزوجل نے ان کے بعد ان کے بیٹے بشر بن ایوب کو نبی بنایا اور انکا نام ذوالکفل رکھا اور انھین حکم دیا کہ خدا کی توحید کی طرف لوگون کو بلائین وہ تمام عمر شام مین رہے اور وہین وفات پائی۔ انکی عمر پچھتر سال کی تھی۔ بشر نے اپنے بیٹے عبدان کو وصیت کی تھی اور ان کے بعد اللہ عزوجل نے حضرت شعیب بن صیفون بن عنقا بن ثابت بن مدین بن ابراہیم کو اہل مدین کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ حضرت شعیب کے نسب مین اختلاف ہی اہل تورات تو انکا وہی نسب بیان کرتے ہین جو ہمنے ذکر کیا مگر (بسندہ[1]) ابن اسحٰق کا قول ہی کہ حضرت شعیب بیٹے ہین میکائیل کے اور میکائیل بیٹے تھے مدین (بن ابراہیم) کے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرت شعیب ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے نہ تھے بلکہ جو لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور ان کے ساتھ ملک شام کی طرف ہجرت کر گئے تھے انھین سے کسیکی اولاد مین تھے بلکہ (خاص) حضرت لوط کے نواسے تھے۔ یعنی حضرت شعیب کی دادی حضرت لوط کی بیٹی تھین۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا حال

بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرت شعیب کا نام تیرون تھا مین نے انکا نسب اور لوگون کا اختلاف ان کے نسب مین ذکر کردیا ہی جیسا کہ بیان کیا جاتا ہی یہ نابینا تھے (بسندہ[2]) سعید بن جبیر سے اللہ تعالی کے قول وانا لنرٰک فینا ضعیفا[3] کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ (کمزوری سے مراد یہ ہی کہ وہ) نابینا تھے۔ (بسندہ[4]) سعید بن جبیر سے ایسا ہی منقول ہی (بسندہ[5]) شریک سے اللہ تعالی کے قول وانا لنرٰک فینا ضعیفا کی تفسیر مین مروی ہی کہ حضرت شعیب نابینا تھے (بسندہ[6]) سعید بن جبیر سے ایسا ہی مروی ہے

---

[1] حدثنی بذلک ابن حمید قال نا سلمہ عن ابن اسحٰق ۱۲ [2] حدثنی عبد الاعلی بن واصل الاسدی قال نا اسید بن زید الجصاص قال نا شریک عن سالم عن سعید بن جبیر ۱۲ [3] ترجمہ بیشک اے شعیب ہم تمکو اپنے مین کمزور دیکھتے ہین یہ کافرون کا قول ہی ۱۲ [4] حدثنی احمد بن الولید الرملی قال نا ابراہیم بن زیاد و اسحٰق ابن المنذر و عبد الملک بن یزید قالوا نا شریک عن سالم عن سعید ۱۲ [5] حدثنی احمد بن الولید قال نا عمرو بن عون و محمد بن الصباح قالا سمعنا شریکا ۱۲ [6] حدثنی احمد بن الولید قال نا سعدویہ قال نا عباد عن شریک عن سالم عن سعید بن جبیر ۱۲

(بسندہ[1]) سعید بن جبیر سے وانا لنراک فینا ضعیفا کی تفسیر مین روایت ہی کہ انھون نے کہا حضرت شعیب نابینا تھے (بسندہ[2]) سعید بن جبیر سے وانا لنراک فینا ضعیفا کی تفسیر مین منقول ہی کہ وہ نابینا تھے (بسندہ[3]) سفیان سے اللہ تعالی کے قول وانا لنراک فینا ضعیفا کی تفسیر مین منقول ہی کہ انکی بینائی کمزور تھی سفیان کہتے تھے کہ حضرت شعیب (ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ اُن) کو لوگ خطیب الانبیا کہتے تھے اللہ تعالی نے انھین اہل مدین کیطرف نبی بناکر بھیجا تھا انھین لوگونکو اصحاب الایکہ بھی کہتے تھے ایکہ ایک درخت پیچدار کا نام ہی (وہ درخت ان کے ملک مین بکثرت تھا) یہ لوگ اللہ کا انکار کرتے تھے اور ناپ جوکھ مین کمی کرتے تھے لوگون کو مال خراب دیتے تھے اللہ عزوجل نے اُن کے رزق مین بہت وسعت دی تھی اور اُن کو عیش و عشرت کے سامان خوب دیے تھے یہ صرف اللہ کی ڈھیل تھی پس شعیب علیہ السلام نے ان لوگون سے کہا یا قوم[4] اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ ولا تنقصوا المکیال والمیزان انی اراکم بخیر وانی اخاف علیکم عذاب یوم محیط حضرت شعیب سے اور انکی قوم سے جو سوال و جواب ہوے ان کو اللہ عزوجل نے اپنی کتاب مین ذکر فرمایا ہی (بسندہ[5]) ابن اسحق کہتے تھے مجھسے یعقوب بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت شعیب کا ذکر فرماتے تو فرماتے وہ تمام انبیا کے خطیب تھے انھون نے اپنی قوم کو بہت اچھے اچھے جواب دیے مگر جب انکی سرکشی اور گمراہی بڑھ گئی اور حضرت شعیب کی نصیحت اور ڈرانے سے ان پر کچھ اثر نہوا اور اللہ بزرگ و برتر نے ان کے ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو جیسا کہ (بسندہ[6]) حضرت ابن عباس سے فاخذہم عذاب یوم الظلۃ انہ کان عذاب یوم عظیم کی تفسیر مین مروی ہی اللہ تعالی نے ان کے اوپر دھوان اور گرمی مسلط کردی جس سے انکا دم گھٹنے لگا اور وہ اپنے گھرون کے اندر بھاگے دھوان وہان بھی گیا اور وہان بھی انکا دم گھٹنے لگا تو گھرون سے بھاگ کر جنگل کیطرف گئے اللہ عزوجل نے ایک ٹکرا ابر کا بھیجا جسنے ان پر آفتاب سے سایہ کیا وہان ان کو کچھ ٹھنڈک اور آرام معلوم ہوا تو انھون نے اپنے سب لوگون کو وہان جمع کرلیا جب سب جمع ہوگئے تو اللہ نے آگ انپر برسادی حضرت عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ سائبان والے دن کا عذاب یہی تھا اور بے شک یہ عذاب بہت سخت تھا (بسندہ[7]) قتادہ سے مروی ہی کہ حضرت شعیب اپنی قوم کے دو گروہون

---

[1] حدثنی المثنی قال ثنا الحمانی قال ثنا عباد عن شریک عن سالم عن سعید ۱۲ [2] حدثنی العباس بن ابی طالب قال ثنا ابراہیم بن مہدی المصیصی قال ثنا خلف بن خلیفۃ عن سفیان عن سالم عن سعید بن جبیر ۱۲ [3] حدثنی المثنی قال ثنا ابونعیم قال ثنا سفیان ۱۲ [4] ترجمہ اے میری قوم (کے لوگو) اللہ کی عبادت کرو تمہارا کوئی خدا اسکے سوا نہین ہی اور ناپ جوکھ مین کمی نہ کرو مین تمہین اچھی حالت مین دیکھتا ہون اور بیشک مین تمہارے لیے ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب کا خوف رکھتا ہون ۱۲ [5] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال قال ابن اسحق ۱۲ [6] حدثنا الحارث قال ثنا الحسن بن موسی الاشیب قال حدثنا سعید بن زید اخو حماد بن زید قال ثنا حاتم بن ابی صغیرۃ قال حدثنی یزید الباہلی قال سالت عبداللہ بن عباس ۱۲ [7] ترجمہ پس انھین سائبان والے عذاب نے آلیا وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا ۱۲ [8] حدثنی یونس بن عبدالاعلی قال ثنا ابن وہب قال حدثنی جریر بن حازم انہ سمع قتادہ ۱۲

کی طرف بھیجے گئے تھے اہل مدین کیطرف اور اصحاب ایکہ کیطرف ایکہ ایک پیچدار درخت کا نام ہی جب اللہ عزوجل نے ان پر عذاب کرنا چاہا تو انپر سخت گرمی مسلط کردی اور عذاب ان کے سرون کے اوپر اسطرح نمودار ہوا جیسے ابر کا ٹکڑا جب یہ ٹکڑا قریب آیا تو سب لوگ ٹھنڈک کے خیال سے اسکے پاس گئے جیسے ہی اسکے نیچے پہونچے اس سے آگ برسنے لگی یہی مطلب اللہ تعالی کے اس قول کا ہی فاخذہم عذاب یوم الظلہ (بسندہ[1]) معمر بن راشد سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ ہمارے ایک ساتھی نے بعض علما سے نقل کرکے بیان کیا کہ حضرت شعیب کی قوم نے جب ایک حکم (خدا) کو ترک کیا تو اللہ نے ان کا رزق اور وسیع کردیا پھر انھون نے دوسرے حکم کو ترک کیا تو اللہ نے ان کا رزق اور بھی وسیع کردیا پس جسقدر وہ احکام الٰہی کو ترک کرتے جاتے تھے انکے رزق مین اللہ وسعت دیتا جاتا تھا یہانتک کہ جب اللہ نے اُن کے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو گرمی کو انپر مسلط کردیا کہین انکو ٹھنڈک نہ ملتی نہ کسی سایے مین انکو آرام ملتا تھا نہ پانی (کے استعمال) سے گرمی دفع ہوتی تھی یہانتک کہ ایک دن انھین سے ایک شخص باہر گیا تو ایک ابر کے ٹکڑے کے نیچے وہ سایے مین بیٹھا وہان اسکو کچھ آرام ملا تو اسنے اپنے اور ساتھیون کو بلایا کہ آؤ یہان یہان ٹھنڈک ہی سب لوگ دوڑتے ہوے وہان پہونچے یہانتک کہ جب سب لوگ وہان جمع ہوگئے تو اللہ نے اُس ابر سے اُن پر آگ برسادی یہی سائبان والے دن کا عذاب تھا۔ (بسندہ[2]) زید بن معاویہ سے اللہ تعالی کے قول فاخذہم عذاب یوم الظلہ کی تفسیر مین مروی ہی کہ انپر سخت گرمی پڑی جسکی وجہ سے ان کو گھر مین نہ چین پڑتی تھی پس ایک ابر پیدا ہوا مثل سائبان سب لوگ جلدی سے اسکے نیچے گئے اور وہان جاکے سوئے پس یکایک زلزلہ نے انھین آلیا۔ (بسندہ[3]) مجاہد سے عذاب یوم الظلہ کی تفسیر مین مروی ہی کہ وہ سایہ عذاب کا تھا (بسندہ[4]) مجاہد سے فاخذہم عذاب یوم الظلہ کی تفسیر مین مروی ہی کہ حضرت شعیب کی قوم پر عذاب مثل سائبان کے آیا ابن جریج کہتے تھے کہ جب اللہ تعالی نے قوم شعیب پر عذاب نازل فرمایا تو ابتدا اسکی اسطرح ہوئی کہ پہلے سخت گرمی مین وہ مبتلا ہوے پھر خدا نے ایک ابر ان کے سامنے بھیجا اُس ابر کے نیچے انمین کے کچھ لوگ گئے تاکہ اسکے سایہ مین بیٹھین وہان انکو ٹھنڈک ہوا معلوم ہوئی اور آرام ملا پھر اللہ نے اُسی ابر سے ان پر عذاب بھیجا یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہی عذاب یوم الظلہ انہ کان عذاب یوم عظیم (بسندہ[5]) ابن زید سے فاخذہم عذاب یوم الظلہ انہ کان عذاب یوم عظیم کی

---

[1] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی ابو سفیان عن معمر بن راشد ۱۲ [2] حدثنی بن بشار قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا سفیان عن ابی اسحاق عن زید بن معاویہ ۱۲ [3] حدثنی محمد عمرو قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عیسی وحدثنی الحارث قال ثنا الحسن قال ثنا ورقاء جمیعا عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ [4] حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج عن ابن جریج عن مجاہد ۱۲ [5] حدثنی یونس قال ثنا ابن وہب قال قال ابن زید ۱۲

تفسیر مین مروی ہی کہ اللہ عزوجل نے ایک ابر کا ٹکڑا اُن لوگون پر بھیجا اور آفتاب کو حکم دیا کہ زمین کو خوب گرم کردے پس وہ سب لوگ اُس ابر کے نیچے گئے یہانتک کہ جب سب وہان جمع ہوگئے تو اللہ تعالی نے اس ابر کو اُنکے اوپر سے ہٹالیا اور آفتاب نے انھین اسطرح بھون دیا جسطرح ٹڈی بھاڑ مین بھونی جاتی ہی - (بشنده[۱]) عامر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا جو عالم تم سے یہ بیان کرے کہ سائبان والے دن کا عذاب یہ تھا اُسکی بات نہ مانو (کیونکہ اس دن کا عذاب کسی کو معلوم نہین) - (بشنده[۲]) زید بن اسلم سے اللہ تعالی کے قول اصلوتک[۳] تامرک ان نترک ما یعبد آباؤنا او ان نفعل فی اموالنا ما نشاؤ کی تفسیر مین مروی ہی کہ حضرت شعیب علیہ السلام اُن لوگون کو روپیہ کے کاٹنے سے منع کرتے تھے (بشنده[۴]) محمد بن کعب قرظی کہتے تھے مجھے یہ خبر ملی ہی کہ حضرت شعیب کی قوم پر روپیہ کے کاٹنے کی بابت عذاب کیا گیا تھا پھر مین نے اسکی تصدیق قرآن مین بھی پائی اصلوتک تامرک ان نترک ما یعبد آباؤنا او ان نفعل فی اموالنا ما نشاؤ (بشنده[۵]) محمد بن کعب قرظی سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ قوم شعیب پر روپیہ کاٹنے کی وجہ سے عذاب کیا گیا تھا انھون نے کہا تھا کہ یا شعیب اصلوتک تامرک ان نترک ما یعبد آباؤنا او ان نفعل فی اموالنا ما نشاؤ -

اب ہم حضرت یعقوب اور اُنکی اولاد کا ذکر پھر شروع کرتے ہین

مورخین نے بیان کیا ہی واللہ اعلم کہ حضرت اسحق علیہ السلام عیص اور یعقوب کی ولادت کے بعد سو برس زندہ رہے اسکے بعد ایک سو ساٹھ برس کی عمر مین وفات پائی ان کے دونون بیٹون عیص اور یعقوب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر کے پاس مزرعہ حبرون مین ان کو دفن کیا حضرت یعقوب کی عمر کل ایک سو سینتالیس برس کی تھی حضرت یعقوب کے بیٹے

حضرت یوسف علیہ السلام

اور اُنکی والدہ اسقدر حسین تھے کہ بہت کم لوگ ایسے حسین ہوتے ہین - (بشنده[۶]) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

---

[۱] حدثنی القاسم قال ثنا الحسین قال ثنا ابو تمیلة عن ابی حمزة عن جابر عن عامر عن ابن عباس ۱۲ [۲] حدثنی محمود بن خداش قال ثنا حماد بن خالد الخیاط قال ثنا داود بن قیس عن زید بن اسلم ۱۲ [۳] ترجمہ (کافرون نے کہا) اے شعیب کیا تمھاری نماز تمھین تعلیم دیتی ہی کہ ہم اُن چیزون کو چھوڑ دین جنکی ہمارے باپ دادا پرستش کیا کرتے تھے یا ہم اپنے مال مین جو چاہین کر ڈالین ۱۲ [۴] یہ لوگ جب کسیکو روپیہ دیتے تو اسکی چاندی تھوڑی سی کاٹ کے نکال لیتے ۱۲ [۵] حدثنی سہل بن موسی الرازی قال ثنا ابن ابی فدیک عن ابی مودود قال سمعت محمد بن کعب القرظی ۱۲ [۶] حدثنی ابن وکیع قال ثنا زید بن حباب عن موسی بن عبیدة عن محمد بن کعب ۱۲ [۷] حدثنا عبد اللہ بن محمد بن ثابت الزہری قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

کہ حضرت یوسف اور اُنکی والدہ کو نصف حُسن دیا گیا تھا راحیل سے جب حضرت یوسف پیدا ہوے تو حضرت یعقوب نے انھین اپنی بہن کو پرورش کے لیے دیا پھر حضرت یوسف اور انکی پھوپھی کا جو حال ہوا کہ (ابن حمید سے [۱]) مجاہد سے مروی ہی کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام کا جو امتحان لیا گیا وہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پھوپھی نے جو حضرت اسحاق کی اولاد مین سب سے بڑی تھین اور حضرت اسحق کا پٹکا انھین کے پاس تھا یہ پٹکا وراثۃً بڑی اولاد کو ملا کرتا تھا یہ دستور تھا کہ اگر اس پٹکے کو کوئی چرالیتا تو وہ چور اُس پٹکے کے مالک کا غلام ہوجاتا اور اسکو پورا اختیار اسپر ملتا کہ جو چاہے کرے حضرت یعقوب نے یوسف کو جب سے انکی پھوپھی کے حوالہ کیا تھا وہ انھین کے پاس رہتے تھے کسی کو اتنی محبت کسی سے نہوگی جتنی حضرت یوسف کی پھوپھی کو حضرت یوسف سے تھی یہانتک کہ جب حضرت یوسف کچھ بڑے ہوے اور انکی عمر کئی سال کی ہوئی تو حضرت یعقوب کو ان سے بیحد محبت ہوگئی وہ اپنی بہن کے پاس گئے اور کہا کہ اے میری بہن یوسف کو میرے حوالہ کردو واللہ اب مجھ مین اس بات کی طاقت نہین ہی کہ وہ ایک گھڑی بھی مجھ سے علیحدہ رہین حضرت یعقوب کی بہن نے کہا واللہ مین یوسف کو نہین چھوڑ سکتی حضرت یعقوب نے کہا واللہ مین بھی اسکو نہین چھوڑ سکتا حضرت یعقوب کی بہن نے کہا تو کچھ دنون یوسف کو میرے پاس رہنے دو تاکہ مین انکو دیکھون اور اپنے دل کو تسکین دون شاید میرا دل سیر ہوجائے یا اسی قسم کی کوئی اور بات کہی حضرت یعقوب (نے منظور کرلیا اور) باہر نکل آئے پس انکی بہن نے حضرت اسحاق کا پٹکا لے کے حضرت یوسف کی کمر مین کپڑون کے نیچے باندہ دیا بعد اسکے کہنے لگین کہ مجھے حضرت اسحق کا پٹکا نہین ملتا دیکھو کسنے لیا ہی چنانچہ ڈھونڈا گیا (مگر نہ ملا) تو انھون نے کہا کہ لوگون کے کپڑے اُتروا کر دیکھو کپڑے اُتروائے دیکھے گئے تو حضرت یوسف کے پاس ملگیا کہنے لگین خدا کی قسم یہ میرا غلام ہوگیا مین اسکو جو چاہون کرون پھر حضرت یعقوب جو ان کے پاس گئے تو انھون نے حضرت یعقوب سے اس حال کو بیان کیا حضرت یعقوب نے کہا تم جانو اور وہ جانے اگر اُسنے ایسا کیا ہو تو وہ تمھارے حوالہ ہے مین اب اسکے متعلق کچھ نہین کہہ سکتا پس حضرت یوسف کی پھوپھی نے حضرت یوسف کو روک لیا اور حضرت یعقوب کا کچھ قابو نہ چلا یہانتک کہ انکی بہن کا انتقال ہوگیا اسی واقعہ کی طرف حضرت یوسف کے بھائیون نے اشارہ کیا تھا جب حضرت یوسف نے (بحالت بادشاہی مصر) اپنے حقیقی بھائی کے ساتھ اُنکے روک لینے کی تدبیر کی اور حضرت یوسف کے بھائیون نے کہا تھا ان یسرق [۲] فقد سرق اخ لہ من قبل۔

ابو جعفر (طبری) کہتا ہی کہ جب حضرت یوسف کے بھائیون نے دیکھا کہ حضرت یعقوب لڑکپن ہی مین

---

[۱] حدثنی ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحق ۱۲ [۲] ترجمہ اگر اسنے چوری کی تو کچھ عجب نہین) اسکے بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی ۱۲

حضرت یوسف کو اسقدر چاہتے ہین اور ایک ساعت کے لیے یوسف کی جدائی پر صبر نہین کر سکتے تو ان سب کو
اس بات پر حسد پیدا ہوا اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ بیشک یوسف ہم سب سے زیادہ ہمارے باپ کو
محبوب ہی حالانکہ ہم پوری جماعت ہین یہ لوگ سب دس تھے بیشک ہمارا باپ صریح گمراہی مین ہی غرض
حضرت یوسف کا اور حضرت یعقوب کا حال وہی ہوا جو اللہ نے ذکر فرمایا ہی کہ حضرت یوسف کے بھائیون
نے حضرت یعقوب سے درخواست کی کہ یوسف کو ہمارے ساتھ جنگل بھیجدیجیے تاکہ وہ دوڑے اور کھیلے
اور سب لوگ انکی حفاظت کے ذمہ دار ہوے حضرت یعقوب نے یوسف کے جانے سے اپنے رنج کا حال
بیان کیا اور بھیڑیے کا خوف اور اُن لوگون کے فریب کا خوف ذکر کیا بعد اسکے حضرت یعقوب نے حضرت
یوسف کو ان کے ساتھ بھیجدیا چنانچہ وہ لوگ جنگل لیگئے اور انکو کنوئین مین ڈالنے کا ارادہ کیا اس وقت کے
واقعات یہ ہین (بسلسلہ سند) سدی سے مروی ہی کہ انھون نے کہا جب یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف
کو اُن لوگون کے ہمراہ بھیجدیا اور وہ لوگ حضرت یوسف کو لیگئے وہ عمر مین حضرت یوسف سے بڑے بھی تھے
پس جب جنگل مین پہونچگئے تو حضرت یوسف سے اپنی عداوت کا اظہار کرنے لگے ایک بھائی انھین مارتا تھا تو وہ
دوسرے کے پاس فریاد لیجاتے تھے وہ بھی اُنھین مارتا تھا غرض کسی بھائی سے انھون نے رحم کی کوئی بات نہ دیکھی
سب نے انھین مارا یہانتک کہ قریب تھا کہ مار ڈالین حضرت یوسف چیخ رہے تھے اور کہتے تھے اے باپ یعقوب
کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ کنیزک زادے آپ کے (پیارے) فرزند کے ساتھ کیا کرینگے بالآخر جب قریب تھا کہ حضرت
یوسف کو وہ قتل کردین اور حضرت یوسف چیخ رہے تھے تو یہودا نے کہا کیا تم نے مجھے عہد نہ دیا تھا کہ یوسف کو قتل نکروگے
(چلو اسکو کنوین مین ڈالدو) چنانچہ وہ لوگ حضرت یوسف کو کنوین مین ڈالنے کے لیے لے گئے جب وہ حضرت یوسف
کو کنوین مین لٹکاتے تھے تو حضرت یوسف کنوین کی جگت پکڑ لیتے تھے پس انھون نے حضرت یوسف کے دونون
ہاتھ باندھ دیے اور انکا کرتہ اُتار لیا حضرت یوسف نے کہا اے میرے بھائیو مجھے میرا کرتہ دیدو مین کنوین مین اس سے
ستر پوشی کرونگا بھائیون نے جواب دیا کہ اب آفتاب و ماہتاب اور گیارہ ستارون کو بلاؤ کہ وہ کنوین مین آکے
تیرے پاس رہین حضرت یوسف نے کہا مین نے کچھ نہین دیکھا الغرض انھون نے حضرت یوسف کو کنوین
مین لٹکا دیا نصف کنوین کے قریب جب وہ پہونچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ وہ مرجائین اس کنوین مین پانی بھی
تھا حضرت یوسف پانی ہی پر جاکے گرے بعد اسکے حضرت یوسف ایک پتھر پر جو اس کنوین مین تھا بیٹھ گئے
جب وہ لوگ حضرت یوسف کو کنوین مین ڈال چکے تو حضرت یوسف رونے لگے بھائیون نے انھین آواز
دی (تاکہ معلوم ہو یوسف زندہ ہین یا مرگئے) حضرت یوسف سمجھے کہ انھین کچھ رحم آگیا ہی لہذا انھون نے جواب

سلسلہ حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو بن محمد العنقزی عن اسباط عن السدی ۱۲

دیدیا تو اُن لوگون نے چاہا کہ پتھرون سے حضرت یوسف علیہ السلام کا کام تمام کردین مگر یہودا کھڑے ہوگئے اور انھون نے منع کیا اور کہا تم مجھ سے عہد کر چکے ہو کہ یوسف کو قتل نکروگے یہودا برابر حضرت یوسف کو کھانا پہونچاتے رہے پھر اللہ بزرگ برتر نے کنوین مین حضرت یوسف کو وحی بھیجی (کہ تم ایک بڑے مرتبے پر پہونچائے جاؤگے اور) تم اپنے بھائیونکو اُنکی ان حرکات سے مطلع کروگے حضرت یوسف کے بھائیون کو اس وحی کی خبر نہ تھی ایسا ہی قتادہ سے بھی مروی ہو (بشنده[1]) قتادہ سے مروی ہو کہ لتنبئنھم بامرھم ہذا کا مطلب یہ ہو کہ حضرت یوسف پر کنوین مین یہ وحی اتری کہ تم ان لوگون کو ان کے حرکات کی خبر دوگے وہم لایشعرون یعنی ان لوگون کو اس وحی کی خبر نہ تھی (بشنده[2]) قتادہ سے ایسا ہی مروی ہو اتنی بات اس روایت مین زیادہ ہو کہ وحی یہ اتری تھی کہ عنقریب تم انھین مطلع کروگے اور بعض لوگون نے کہا ہو وہم لایشعرون کا مطلب یہ ہو کہ وہ اسوقت حضرت یوسف کو نہ پہچانینگے یہی مطلب حضرت ابن عباس سے مروی ہو (بشنده[3]) عبادہ اسدی کہتے تھے مین نے حضرت ابن عباس کو یہی مطلب بیان کرتے ہوے سُنا یہی قول ابن جریج کا ہو پھر اللہ تعالیٰ نے (حضرت یوسف کے قصہ مین) بیان فرمایا ہو کہ حضرت یوسف کے بھائی رات کے وقت روتے ہوے اپنے والد کے پاس گئے اور ان سے بیان کیا کہ یوسف کو بھیڑیے نے کھا لیا انکے والد نے کہا یہ بات (بالکل غلط ہی) تمھارے نفسون نے بنائی ہو مگر اب صبر ہی بہتر ہو بعد اسکے اللہ تعالی نے ایک قافلہ کے آنے کا ذکر فرمایا ہو اور یہ کہ اُنھون نے ایک شخص کو (اسی کنوین پر) پانی بھرنے کے لیے بھیجا اور اسنے حضرت یوسف کو نکالا اور اپنے ساتھ والون کو اسکی اطلاع دی اور کہا کہ یابشری ہذا غلام یعنی اُسنے بشارت دی (اور کہا کہ یہ غلام نکلا) (بشنده[4]) قتادہ سے مروی ہو کہ انھون نے کہا یابشری ہذا غلام (ایک خوشی کا کلمہ ہو) جب حضرت یوسف علیہ السلام کو ان لوگون نے نکالا تو آپس مین ایک دوسرے کو بشارت دی یہ کنوان بیت المقدس مین ہو جسکا نشان ابتک معلوم ہو۔ اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ جس شخص نے حضرت یوسف کو نکالا تھا اسکے ایک ساتھی کا نام بشری تھا اسی کو اُسنے پکارا تھا کہ ای بشری۔ سدی سے بھی ایسا ہی منقول ہو (بشنده[5]) سدی سے یابشرے کی تفسیر مین منقول ہو کہ اسکے ایک ساتھی کا نام بشری تھا (بشنده[6]) سدی سے یابشری ہذا غلام کی تفسیر مین مروی ہو کہ اسکا نام بشری تھا اسی کو اُسنے آواز

---

[1] حدثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی قال ثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادة ۱۲ [2] حدثنی المثنی قال ثنا سوید قال ثنا ابن المبارک عن معمر عن قتادة ۱۲ [3] حدثنی الحارث قال ثنا عبد العزیز قال ثنا صدقة بن عبادة الاسدی عن ابیه ۱۲ [4] حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادة ۱۲ [5] حدثنی الحسن بن محمد قال ثنا خلف بن ہشام قال ثنا یحیی بن آدم عن قیس بن الربیع عن السدی ۱۲ [6] حدثنی المثنی قال ثنا عبد الرحمن بن ابی حماد قال ثنا الحکم بن ظہیر عن السدی ۱۲

دی تھی۔ اسکے بعد اللہ عز و جل نے اُس قافلہ اور اس پانی بھرنے والے کا حال جسنے حضرت یوسف کو نکالا تھا یہ بیان فرمایا ہو کہ اُن لوگون نے حضرت یوسف کو اُن کے بھائیون سے چند کھوٹے درہمون کے عوض مین مول لیا حضرت یوسف کے بھائیون نے بہت بے رغبتی سے انکو بیچا اور حضرت یوسف کو جن لوگون نے مول لیا تھا انھون نے بہت مخفی رکھا کہ کہین انکے ساتھ والون کو خبر نہو جائے اور وہ شرکت کی درخواست نہ کر بیٹھین اہل تاویل نے اس بارے مین ایسا ہی بیان کیا ہو (بسند[۱]) مجاہد سے واسروہ بضاعۃ کی تفسیر مین مروی ہو کہ جس شخص نے حضرت یوسف کو کنوین سے نکالا تھا اُسنے اپنے ساتھ والون سے کہا کہ ہمنے یوسف کو اسلیے چھپایا ہو کہ اور لوگ اگر جان لینگے تو شرکت کی درخواست کرینگے اور حضرت یوسف کے نکالنے والے اور اسکے ساتھیون کے پیچھے پیچھے حضرت یوسف کے بھائی بھی گئے اور انھون نے کہا کہ اس غلام کو مضبوط باندھنا کہین یہ بھاگ نہ جائے یہانتک کہ اُن لوگون نے مصر مین جاکے حضرت یوسف کو کھڑا کیا حضرت یوسف نے خود کہا کہ کون ہو جو مجھے مول لے اور خوش ہو پس شاہ مصر نے جو مسلمان تھا حضرت یوسف کو مول لے لیا (بسند[۲]) مجاہد سے ایسا ہی مروی ہو صرف اس روایت مین اس قدر فرق ہو کہ حضرت یوسف کے نکالنے والے نے کہا کہ اگر اور لوگ جان جائینگے تو شرکت کی درخواست کرینگے حضرت یوسف کے بھائی اس نکالنے والے کے پیچھے پیچھے گئے اور کہا کہ اسکو مضبوط باندھو یہ بھاگنے نہ پائے یہانتک کہ ان لوگون نے مصر مین جاکے حضرت یوسف کو کھڑا کیا (بسند[۳]) سُدی سے مروی ہو کہ حضرت یوسف کو اُن لوگون نے چھپایا دو آدمیون نے حضرت یوسف کو مول لیا تھا ڈرے کہ اگر اپنے ساتھیون سے کہدینگے کہ ہمنے انھین مول لیا ہو تو وہ بھی شرکت کی درخواست کرینگے لہذا انھون نے باہم یہ مشورہ کیا کہ اگر اور لوگ پوچھینگے کہ یہ غلام کہان سے ملا تو کہدینگے کہ ہم نے کنوین کے مالک سے اسکو مانگ لیا ہو یہی مطلب اللہ تعالی کے اس قول کا ہو واسروہ بضاعۃ۔

حضرت یوسف کے بھائیون نے حضرت یوسف کو ایک ناپاک اور ناقص مال کے عوض مین بیچا تھا اور سب بھائیون نے جو دس تھے دو دو درہم بانٹے تھے بیس درہم گنکر دیے تھے بغیر تولے ہوے کیونکہ درہم اُس زمانے مین جیسا کہ بیان کیا گیا ہو ایک اوقیہ سے کم ہوتے تھے چالیس درہم تک تولے نہ جاتے تھے کیونکہ اُس زمانے مین اوقیہ سے کم کوئی وزن نہ تھا اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انھون نے چالیس درہم مین حضرت یوسف کو بیچا تھا اور بعض کا قول ہو کہ بائیس درہم مین اور بیان کیا گیا ہو

---

[۱] حدثنی محمد بن عمرو قال حدثنی ابو عاصم قال ثنا عیسی بن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ [۲] حدثنی حسن بن محمد قال ثنا شبابۃ قال ثنا ورقاء عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ [۳] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو بن حماد عن اسباط عن السدی ۱۲

کہ جس شخص نے حضرت یوسف کو مصر مین لیجاکر بیچا اس کا نام مالک بن ذعر بن یوبب بن عفقان بن مدیان بن ابراہیم خلیل علیہ السلام تھا (بسندہ[1]) یہ حضرت ابن عباس سے مروی ہی اور وہ شخص جسنے مصر مین حضرت یوسف کو مول لیا تھا اور اپنی بی بی سے کہا تھا کہ اسکی داشت اچھی کرو اسکا نام جیسا کہ حضرت ابن عباس سے مروی ہی قطفین تھا (بسندہ[2]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جس شخص نے (مصر مین) حضرت یوسف علیہ السلام کو لیا تھا اسکا نام قطفیر تھا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ اسکا نام اطفیر بن رحیب تھا یہ شخص عزیز مصر تھا تمام خزائن مصر پر افسر تھا اس زمانے مین مصر کا بادشاہ ریان بن ولید تھا جو عمالقہ مین سے ایک شخص تھا ہم سے ابن حمید نے سلمہ سے انھون نے ابن اسحق سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہی اور اور لوگون نے بیان کیا ہی کہ اس زمانے مین مصر کا بادشاہ ریّان بن ولید بن ثروان ابن اراشہ بن قاران بن عمرو بن عملاق بن لاوذ بن سام بن نوح تھا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ یہ بادشاہ حضرت یوسف پر ایمان لاکے اور اُن کے دین کا اتباع کرکے مرا اور جب وہ مرا حضرت یوسف اُسوقت زندہ تھے پھر ریّان کے بعد قابوس بن مصعب بن معاویہ بن نمیر بن سلواس بن قاران بن عمرو بن عملاق بن لاوذ بن سام بن نوح علیہ السلام مصر کا بادشاہ ہوا وہ کافر تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے اسکو اسلام کیطرف بُلایا مگر اُسنے نہین مانا۔

اور بعض اہل توراۃ نے بیان کیا ہی کہ توراۃ مین مذکور ہی کہ یوسف اور انکے بھائیون کا حال اور یوسف کے مصر جانے کا حال یہ ہی کہ حضرت یوسف اس وقت سترہ برس کے تھے جب انکی عمر پورے تیس[3] سال کی ہوئی اُس وقت شاہ مصر ولید بن ریّان نے ان کو وزیر بنایا حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات ایک سو دس برس کی عمر مین ہوئی اور انھون نے اپنے بھائی یہوذا کو اپنا وصی بنایا۔ حضرت یعقوب سے چھوٹنے اور پھر ملنے کے درمیان مین بائیس برس کا فصل ہوا اور حضرت یعقوب کا قیام مصر مین اپنے تمام گھر سمیت سترہ برس رہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا تھا حضرت یعقوب مصر مین اپنے گھر کے ستر آدمیون سمیت گئے تھے۔

جب اطفیر نے حضرت یوسف کو مول لیا اور انکو اپنے گھر مین لایا تو اپنی بی بی سے کہا جسکا نام (بسندہ[4]) راعیل۔ بیان کیا گیا ہی کہ یوسف کی داشت بہت اچھی طرح کرو شاید ان سے ہمکو کچھ نفع ہو جبکہ بڑے ہون

---

[1] حدثنی بذلک ابن حمید قال ساسلمۃ عن ابن اسحق عن محمد بن السائب عن ابی صالح عن ابن عباس ۱۲ [2] حدثنی محمد بن سعد قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس ۱۲ [4] حدثنی ابن حمید قال ساسلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ [5] مشہور نام انکا زلیخا ہی۔ ۱۲

اور ہمارے کامون کو سمجھنے لگین تو ہمین فراغت ملجائیگی یا ہم انھین بیٹا بنا لینگے یہ اسنے اس وجہ سے کہا کہ (بسندہ[۵۱]) وہ عورتون کے پاس نہ جاسکتا تھا اسکی بی بی راعیل نہایت حسین اور اپنے ملک بلکہ دنیا مین بے نظیر تھی جب حضرت یوسف کی عمر تیتیس برس کی ہوئی تو اللہ نے انھین حکمت اور علم عنایت کیا (بسندہ) مجاہد سے آتیناہ حکما و علما کی تفسیر مین مروی ہو کہ حکم اور علم سے مراد عقل اور علم ہو یہ نبوت سے پہلے کا حال ہو جب حضرت یوسف کمال شباب پر پہونچے تو اس عورت نے جسکے گھر مین وہ رہتے تھے ان سے محبت کی اور انکا دل اپنی طرف مائل کرنا چاہا اس عورت کا نام راعیل تھا اطفیر عزیز کی بی بی تھی اسنے (ایک دن) اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے دروازے بند کیے اور حضرت یوسف سے انکے حسن وجمال کا ذکر کرنا شروع کیا تاکہ وہ اسکی طرف مائل ہون

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[۵۲]) سدی سے مروی ہو کہ لقد ہمت بہ وہم بہا کا مطلب یہ ہو کہ اس عورت نے حضرت یوسف سے کہا کہ اے یوسف تمھارے بال کیسے اچھے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ سب سے پہلے (مرنے کے بعد) میرے جسم سے یہی منتشر ہونگے راعیل نے کہا اے یوسف تمھاری آنکھین کیسی اچھی ہین حضرت یوسف نے فرمایا میرے جسم مین سب سے پہلے یہی زمین مین بہ جائینگی راعیل نے کہا اے یوسف تمھارا چہرہ کیسا اچھا ہو حضرت یوسف نے کہا یہ تو مٹی کے لیے ہو مٹی اسے کھا لیگی غرض راعیل اسی قسم کی باتین کرتی رہی یہانتک کہ حضرت یوسف کو راغب کرلیا پس راعیل نے حضرت یوسف کی طرف ارادہ کیا اور حضرت یوسف نے اسکی طرف ارادہ کیا اور دونون گھر کے اندرونی حصہ مین گئے اور اسکے دروازے بند کرلیے حضرت یوسف نے اپنا ازار کھولنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ حضرت یعقوب کو دیکھا کھڑے ہوے ہین اور اپنی انگلی دانتون مین دبائے ہوے کہہ رہے ہین کہ اے یوسف تم اس کام کو نکرو جبتک تم اس کام کو نہ کروگے تمھاری حالت ایسی ہوگی جیسے کوئی پرندہ ہوا مین اڑ رہا ہو کہ کوئی اسکو پکڑ نہین سکتا اور جب تم سے یہ حرکت صادر ہوجائیگی تو تمھاری حالت یہ ہوگی جیسے پرندہ مرکر زمین پر گرجائے کہ وہ اب خود اپنی حفاظت نہین کرسکتا جب تک تم اس کام کو نہ کروگے اسوقت تمھاری حالت ایسی ہوگی جیسے تندخو بیل کہ اس سے کوئی کام نہین لیا جاتا اور جب تم سے یہ حرکت صادر ہوجائیگی اسوقت تمھاری حالت ایسی ہوگی جیسے مرا ہوا بیل کہ جب وہ مرجاتا ہو تو چیونٹیان اسکے سینگون کی جڑ مین گھس جاتی ہین وہ انکو دفع نہین کرسکتا

---

[۵۱] حدثنی ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحق ۱۲ [۵۲] حدثنی المثنی قال ثنا ابوحذیفہ قال ثنا شبل عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو بن محمد عن اسباط عن السدی ۱۲ [۵۴] امام رازی نے تفسیر کبیر مین لکھا ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس فعل قبیح کا ارادہ بھی نکیا تھا جسقدر روایتین اس باب مین ہین وہ سب قابل رد ہین اور آیت قرآنی مین لقد ہمت بہ وہم بہا جزای مقدم ہو لولا ان رای برہان ربہ کی مطلب یہ ہو کہ اگر وہ اپنے پروردگار کا برہان نہ دیکھ لیتے تو ارادہ کرتے اور برہان سے مراد حکم حرمت زنا ہو۔ یہ راے امام رازی کی بے شبہہ قابل قبول ہو اور حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کی شان رفیع کے لیے مناسب ہو۔ [illegible]

پس حضرت یوسف نے اپنا ازار باندہ لیا اور وہان سے بھاگتے ہوے نکلے راعیل نے پیچھے سے جاکے انکا دامن پکڑلیا وہ دامن پھٹ کرو ہین رہ گیا حضرت یوسف نے اسکا کچھ خیال نہ کیا اور دوڑتے ہوے دروازے کی طرف چلے گئے (بسندہ[۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی ان سے پوچھا گیا کہ حضرت یوسف کا ارادہ کس حد تک پہونچا تھا انھون نے کہا کہ حضرت یوسف نے ازار بند کھول لیا تھا اور راعیل کے پاس اسطرح بیٹھے جیسے مرد اس حالت خاص مین بیٹھتا ہی۔ (بسندہ[۲]) ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ حضرت یوسف کا ارادہ کس حد تک پہونچا تھا انھون نے کہا راعیل ان کے سامنے لیٹ گئی تھین اور حضرت یوسف اُن کے پیرون کے درمیان مین کپڑے اُتار کر بیٹھ گئے پس اللہ تعالی نے ان کے بُرے ارادے کو اس برہان کے ذریعہ سے جو انھین دکھایا تھا باز رکھا یہ برہان جیساکہ بعض لوگون نے بیان کیا ہی حضرت یعقوب کی صورت (معاذاللہ) تھی حضرت یوسف نے ان کو دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اپنے دانتون کے درمیان مین دبائے ہوے کھڑے ہین۔

اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ (یہ نہین ہوا) بلکہ گھر کے ایک گوشہ سے یہ آواز آئی کہ (ای یوسف) کیا تم زنا کرتے ہو (اگر ایسا کیا) تو تم مثل اُس پرندے ہو جاؤگے جسکے پر گر گئے ہون اور وہ اڑنا چاہتا ہو مگر اُڑ نہ سکتا ہو اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ حضرت یوسف نے دیوار پر یہ آیت لکھی ہوئی دیکھی ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا

پس جب انھون نے اپنے پروردگار کا یہ برہان دیکھا تو اُٹھ کھڑے ہوے اور دروازے کی طرف دوڑے اُس چیز سے بھاگنا چاہتے تھے جس کا وہ عورت ارادہ کرتی تھی راعیل بھی ان کے پیچھے پیچھے چلین اور قبل اسکے کہ وہ دروازے سے نکلین انکو پالیا اور انکا کرتہ پشت کی جانب سے پکڑ کے کھینچا جس سے انکا دامن پھٹ گیا اسی حال مین ان دونون کو راعیل کا شوہر اطفیر مل گیا جو دروازے کے پاس راعیل کے چچیرے بھائی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا (بسندہ[۳]) سُدی سے والفیا سیدہا لدا الباب کی تفسیر مین مروی ہی کہ وہ دروازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور راعیل کا چچیرا بھائی بھی اسکے ساتھ تھا جب راعیل نے اپنے شوہر کو دیکھا تو پیش بندی کے طور پر کہا کہ جو شخص تیری بی بی کے ساتھ بُرائی کرنا چاہے اسکی کیا سزا ہی سوا اسکے کہ وہ قید کر دیا جائے یا اُسے درد دینے والا عذاب دیا جائے اس شخص نے میرے اوپر دست درازی کرنی چاہی مین نے اسکو اپنے سے دفع کیا پھر اپنے اسپر بھی قناعت نہ کی بلکہ اسکا کرتہ بھی پھاڑ ڈالا یوسف نے کہا (ایسا نہین ہی بلکہ) اسی نے میرے اوپر دست درازی کی اور مین نے منظور نہین کیا اور مین بھاگا اسنے دوڑ کر مجھے پکڑا اور میرا کرتہ پھاڑ ڈالا راعیل کے چچیرے بھائی نے کہا کہ اسکا فیصلہ خود کرتہ مین موجود ہی اگر کرتہ آگے سے پھٹا ہو تو راعیل سچی ہی اور یوسف جھوٹے ہین اور اگر کرتہ

---

[۱] حدثنا ابو کریب وابن وکیع وسہل بن موسی قالوا ثنا ابن عیینہ عن عثمان بن ابی سلیمان عن ابن ابی ملیکہ عن ابن عباس ۱۲ [۲] حدثنا الحسن بن محمد قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال ثنا عبداللہ بن ابی ملیکہ ۱۲ [۳] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو بن محمد عن اسباط عن السدی ۱۲ [۴] ترجمہ اور پایا دونون نے عورت کے سردار کو دروازے کے پاس ۱۲

تیچھے سے پھٹا ہو تو راعیل جھوٹی ہی اور یوسف سچے ہین چنانچہ کرتا دیکھا گیا تو وہ تیچھے سے پھٹا تھا اطفیر نے کہا بیشک یہ تم عورتون کا مکر ہی یقیناً تمھارا مکر بہت بڑا ہوتا ہی ای یوسف تم اس سے چشم پوشی کرو اور اے راعیل تو اپنے گناہ کا استغفار کر بے شک تو ہی خطاوار ہی (بسند[۱]) نوف شامی سے روایت ہی کہ (جب دروازے پر دونون کو اطفیر ملا) تو حضرت یوسف چاہتے تھے کہ اس سے سارا ماجرا بیان کرین مگر وہ کہنے نہیں پائے کہ راعیل نے (جلدی سے) کہدیا کہ اُس شخص کی کیا سزا ہی جو تیری بی بی کے ساتھ بُرا ارادہ کرے سوا اسکے کہ وہ قید کر دیا جائے یا اُسے کوئی درد دینے والا عذاب کیا جائے حضرت یوسف کو یہ سُنکر غصہ آگیا اور انھون نے کہا اسی نے میری طرف بُرا ارادہ کیا اس شاہد کے بارے مین اختلاف ہی جو راعیل کے عزیزون مین سے تھا اور اُسنے یہ شہادت دی تھی کہ اگر کرتہ سامنے سے پھٹا ہی تو راعیل سچی ہی اور یوسف جھوٹے ہین بعض لوگون نے تو وہی بیان کیا ہی جو مین نے سُدی سے نقل کیا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ وہ ایک شیر خوار بچہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس بارے مین مروی ہی (بسند[۲]) حضرت ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا چار بچون نے بہت صغرسنی کی حالت مین کلام کیا انھین مین حضرت یوسف کا گواہ بھی تھا۔

(بسند[۳]) حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ چار آدمیون نے نہایت کمسنی کی حالت مین کلام کیا فرعون کی بیٹی ماشطہ کے لڑکے نے حضرت[۴] یوسف علیہ السلام کے گواہ نے جُریج (راہب) کے لڑکے نے عیسٰی بن مریم نے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ شاہد وہی قمیص تھا اور اسکا تیچھے سے پھٹنا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسند[۵]) مجاہد سے اللہ عزوجل کے قول وشهد شاهد من اهلها کی تفسیر مین مروی ہی کہ وہ شاہد یہی تھا کہ حضرت یوسف کا کرتہ تیچھے سے پھٹا ہوا تھا یہی پھٹا ہونا شہادت تھی جب راعیل کے شوہر نے یوسف کا کرتہ تیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو اُسنے راعیل سے کہا کہ یہ تم عورتون کا مکر ہے بے شک تم لوگون کا مکر بہت بڑا ہی اسکے بعد اُسنے حضرت یوسف سے کہا کہ اے یوسف تم اس بات کے چرچے سے باز رہو کہ راعیل تمھارے ساتھ یہ ارادہ کرتی تھی تم اس کا ذکر کسی سے نکرنا پھر اُسنے اپنی بی بی سے کہا کہ تو اپنے گناہون کا استغفار کر بے شک تو خطاوار ہی۔

مصر کی عورتون مین باہم حضرت یوسف اور عزیز کی بی بی کے معاملہ کا چرچا ہوا راعیل کا عشق چھپ نہ سکا مصر کی عورتون نے کہا

---

[۱] حدثنی محمد بن عمارۃ قال ثنا عبید اللہ بن موسی قال ثنا شیبان عن ابی اسحق عن نوف الشامی ۱۲ [۲] حدثنی الحسن بن محمد قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا حماد قال ثنا عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ [۳] حدثنا ابن وکیع قال ثنا العلاء بن عبد الجبار عن حماد بن سلمۃ عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲ [۴] حدثنی محمد بن عمرو قال ثنا ابو عاصم قال حدثنی عیسی عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲ [۵] ترجمہ اور راعیل کے عزیزون مین سے ایک گواہ نے گواہی دی ۱۲

کہ عزیز کی بی بی اپنے غلام کو چاہتی ہی اُسکی محبت مین مشغوف ہی یعنی یوسف کی محبت اسکے دل کے شغاف مین سرایت کر گئی ہی اور اسکے نیچے داخل ہو گئی ہی یہانتک کہ اسکے دل پر غالب آ گئی ہی شغاف اُس جھلی کو کہتے ہین جو دل پر رہتی ہی۔ (ابؔ سندہ) سُدی سے قد شغفها حبا کی تفسیر مین مروی ہی کہ شغاف اُس جھلی کو کہتے ہین جو دل کے اوپر رہتی ہی اُسکو لسان القلب بھی کہتے ہین مطلب یہ ہی کہ حضرت یوسف کی محبت اُس جھلی سے تجاوز کر کے دل تک پہونچ گئی تھی۔ (المختصر) جب عزیز کی بی بی نے ان عورتون کی بدگوئی اور حضرت یوسف کے ساتھ اپنی عاشقی کے چرچے سنے تو اُسنے ان عورتون کو بلوا بھیجا اور ان کے لیے مسندین آراستہ کین جنپر وہ تکیہ لگا کے بیٹھین جب وہ عورتین آئین تو انکے سامنے کھانے پینے کی چیزین رکھوائین اور انمین سے ہر ایک کو ایک ایک چھری اور نیبو دیے تاکہ چھری سے وہ نیبو کو کاٹین (بہؔ سندہ) حضرت ابن عباس سے واعتدت لهن متكأ واعطت كل واحدة منهن سكينا کی تفسیر مین مروی ہی کہ عزیز کی بی بی نے ان سب عورتون کو نیبو دیے اور ہر ایک کو ایک ایک چھری دی جب اس سے فراغت کر چکے اور حضرت یوسف کو ایک دوسرے مکان مین بٹھا دیا تھا پس حضرت یوسف سے کہا کہ ان عورتون کے سامنے آؤ حضرت یوسف آئے جب اُن عورتون نے حضرت یوسف کو دیکھا تو ہیبت مین آ گئین اور اپنے ہاتھ چھری سے کاٹ ڈالے وہ یہ سمجھتی تھین کہ ہم نیبو کاٹ رہے ہین اور کہنے لگین معاذ اللہ یہ شخص انسان نہین ہی بلکہ یہ ایک بزرگ فرشتہ ہی جب ان عورتون کی یوسف کی طرف ایک نظر دیکھنے مین یہ حالت ہو گئی اور انکی عقلین زائل ہو گئین اور یہ جو انھون نے طعنہ دیا تھا کہ عزیز کی بی بی اپنے غلام کو چاہتی ہی اور انھون نے اس امر کو معیوب سمجھا تھا اسکی غلطی انھین معلوم ہو گئی تو اُسوقت راعیل نے انکے سامنے اپنے عشق کا اقرار کیا اور کہا یہی ہی وہ شخص جسکی بابت تم مجھے ملامت کرتی تھین مین نے اسکو بہت چاہا مگر وہ بچتا رہا باوجودیکہ اُسنے اپنا ازار بند بھی کھول ڈالا تھا (بسؔ سندہ) سُدی سے مروی ہی کہ راعیل نے (مصری عورتون سے) کہا یہی ہی وہ شخص جسکی بابت تم مجھین ملامت کرتی تھین اور بے شک مین نے خود اسکو چاہا مگر یہ بچتا رہا بعد اسکے کہ اسنے اپنا ازار بند کھول ڈالا تھا مین نہین سمجھتی کہ کیون اسکی رائے بدل گئی بعد اسکے راعیل نے انسے کہا کہ اگر یہ میرے حکم کی تعمیل نکریگا تو بیشک ضرور یہ قید کر دیا جائیگا اور بے شک ضرور یہ ذلیل ہو گا مگر حضرت یوسف علیہ السلام قید ہو جانے کو زنا کرنے پر اور پروردگار کی نافرمانی پر ترجیح دی پس انھون نے کہا کہ ای میرے پروردگار قید مجھے زیادہ پسند ہی بہ نسبت اُس چیز کے جسکی طرف یہ عورتین مجھے بلاتی ہین (بکؔ سندہ) سدی نے رب السجن احب الی مما يدعونني اليه کی تفسیر مین مروی ہی کہ وہ عورتین

سلہ حدثنی ابن وکیع قال ثنا عمرو بن محمد عن اسباط عن السدی ۱۲ ؏۲ حدثنی سلیمان بن عبد الجبار قال ثنا محمد بن الصلت قال ثنا ابو کدینۃ عن حصین عن مجاہد عن ابن عباس ۱۲ ؏۳ حدثنی ابن وکیع قال ثنا عمرو بن محمد عن اسباط عن السدی ۱۲ ؏۴ حدثنی ابن وکیع قال ثنا عمرو بن محمد عن اسباط عن السدی ۱۲

حضرت یوسف کو زنا کی طرف بلاتی تھیں حضرت یوسف نے اپنے پروردگار عزوجل سے فریاد کی اور کہا کہ اے میرے پروردگار اگر تو ان کے فریب کو مجھسے دفع نہ کریگا تو مین انکے ساتھ مبتلا ہو جاؤنگا اور جاہلون مین سے ہو جاؤنگا پس اللہ عزوجل نے خبر دی ہی کہ مین نے یوسف کی دعا قبول کی اور ان سے زنان مصر کے فریب کو دفع کر دیا اور انھین ارتکاب فحش سے بچا لیا پھر بعد اسکے کہ عزیز نے حضرت یوسف کی برات کے دلائل دیکھ لیے یعنی یہ کہ انکا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہی اور ان کے چہرے پر کھڑونچے بھی ہین اور عورتون نے اپنے ہاتھ بھی کاٹ ڈالے ہین اور اسکو حضرت یوسف کی برات کا یقین ہو گیا اسکی رائے حضرت یوسف کے چھوڑ دینے کے متعلق بدلگئی اور بیان کیا ہی کہ جس سبب سے اسکی رائے اس بارہ مین بدلگئی وہ یہ ہی جو (بسندہ[1]) سدی سے ثم بدالہم من بعد ما راوا الایات لیسجننہ حتی حین کی تفسیر مین مروی ہی کہ راعیل نے اپنے شوہر سے کہا کہ اس عبرانی غلام نے مجھے لوگون مین فضیحت کر دیا ہی سب سے اپنی برات بیان کرتا پھرتا ہی اور سب سے کہتا ہی کہ مین اسکو چاہتی ہون اور مین اپنی برات بیان نہین کر سکتی پس یا تم مجھے اجازت دو کہ مین باہر نکل کے سب سے اپنی برات بیان کرون یا یوسف کو بھی قید کر دو جسطرح تم نے مجھے قید کیا ہی (یعنی پردہ مین رکھا ہی) یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہی ثم بدالہم من بعد ما راوا الایات لیسجننہ حتی حین بیان کیا گیا ہی کہ ان لوگون نے سات برس تک حضرت یوسف علیہ السلام کو قید رکھا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[3]) عکرمہ سے لیسجننہ حتی حین کی تفسیر مین مروی ہی کہ سات برس تک ان لوگون نے حضرت یوسف علیہ السلام کو قید رکھا۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے آقا یعنی عزیز نے قید کیا تو ان کے ساتھ قید خانے مین دو غلام بھی شاہ مصر یعنی ولید بن ریان کے داخل ہوے ایک بادشاہ کا باورچی تھا دوسرا اسکا ساقی تھا (بسندہ[4]) سدی سے مروی ہی کہ حضرت یوسف کو بادشاہ نے قید کیا تھا پھر بادشاہ کو اپنے باورچی پر غصہ آیا اسکو یہ خبر پہونچی کہ وہ باورچی اُسے زہر دینا چاہتا ہی اور ساقی کو بھی قید کر دیا کیونکہ اسکا خیال تھا کہ ساقی بھی اُس باورچی سے مل گیا ہی یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہی ودخل معہ السجن فتیان پھر جب یوسف علیہ السلام جیسا کہ (بسندہ[5]) سدی سے مروی ہی قید خانے مین داخل ہوے تو انھون نے قیدیون سے کہا کہ مین خواب کی تعبیر بیان کرتا ہون ان دونون غلامون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آؤ ہم اس عبرانی غلام کی آزمائش کرین

---

[1] حدثنا ابن وکیع قال نا عمرو بن محمد عن اسباط عن السدی ۱۲ [2] ترجمہ پھر اُن لوگون کو بعد اسکے کہ انھون نے حضرت یوسف کی برات دیکھ لی یہ مناسب معلوم ہوا کہ حضرت یوسف کو کچھ دنون کے لیے قید کر دین ۱۲ [3] حدثنا ابن وکیع قال نا المحاربی عن داؤد عن عکرمہ ۱۲ [4] حدثنا ابن وکیع قال نا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲ [5] حدثنی ابن وکیع قال نا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲

چنانچہ دونون نے ایک خواب بنایا انھون نے درحقیقت کچھ دیکھا نتھا باورچی نے کہا کہ مین نے یہ خواب دیکھا ہی کہ مین سر پر روٹیان اُٹھائے ہوے ہون اور پرندان کو کھا سہے ہین اور ساقی نے کہا مین نے یہ خواب دیکھا ہی کہ گویا مین شراب بنار ہا ہون ہم دونون کو اسکی تعبیر بتایئے ہم آپ کو نیکمرد سمجھتے ہین حضرت یوسف کی نیکی (جسکی تعریف اُن لوگون نے کی) جیساکہ (بسلسلہ سندہ) ضحاک سے مروی ہی کہ ان سے ایک شخص نے انا نراک من المحسنین کی تفسیر پوچھی کہ وہ نیکی حضرت یوسف کی کیا تھی ضحاک نے کہا وہ نیکی یہ تھی کہ جب کوئی قیدی بیمار ہوجاتا تو حضرت یوسف اُسکی تیمارداری کرتے اور جب کوئی قیدی محتاج ہوجاتا تو حضرت یوسف چندہ جمع کردیتے تھے اور جب کسی کا مکان تنگ ہوتا تو اسکو وسیع کردیتے پس حضرت یوسف نے ان دونون غلامون سے کہا کہ تمھارا کھانا نہ آنے پائیگا کہ مین تمکو اس خواب کی تعبیر سے آگاہ کردونگا حضرت یوسف نے فورًا ان کے خواب کی تعبیر کا بتادینا مناسب نہ سمجھا کیونکہ انمین سے ایک کے خواب کی تعبیر ناگوار طبع تھی پس حضرت یوسف نے کہا کہ ای قیدیو بہت سے معبود اچھے یا ایک خدا قہار ان دونون غلامون مین سے ایک کا نام مجلب تھا یہ وہ تھا جسنے بیان کیا تھا کہ مین نے دیکھا ہی کہ مین اپنے سر پر روٹیان اُٹھائے ہوے ہون اور دوسرے کا نام نبو تھا جسنے بیان کیا تھا کہ مین نے دیکھا ہی کہ مین شراب بنارہا ہون ان دونون نے حضرت یوسف سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھنے مین اصرار کیا اور ان کو دوسری باتین نہ کرنے دین۔ یہانتک کہ حضرت یوسف کو تعبیر بیان کرنی پڑی حضرت یوسف نے کہا کہ تم مین سے ایک شخص تو اپنے آقا کو پھر شراب پلائیگا وہی جسنے دیکھا ہی کہ گویا مین شراب بنارہا ہون اور دوسرا سولی پر چڑھایا جائیگا۔ اور پرندا سکے سر کا بھیجا کھائینگے۔ جب حضرت یوسف ان دونون کے خواب کی تعبیر بتاچکے تو ان دونون نے کہا کہ ہم نے کوئی خواب نہین دیکھا (یہ تو ہم نے جھوٹ بیان کردیا تھا) (بسندہ) حضرت عبداللہ بن مسعود سے ان دونون غلامون کے بارے مین جو حضرت یوسف سے خواب کی تعبیر پوچھنے آئے تھے مروی ہی کہ اُن دونون نے حضرت یوسف کی آزمائش کے لیے جھوٹا خواب بنایا تھا جب حضرت یوسف ان کے خواب کی تعبیر بیان کرچکے تو اُنھون نے کہا کہ ہم تو مذاق کرتے تھے حضرت یوسف نے فرمایا کہ اب تو وہ کام ہوچکا جسکی بابت تم مجھسے پوچھتے تھے پھر حضرت یوسف نے نبو سے کہا وہی جسکی نسبت حضرت یوسف کا خیال تھا کہ وہ نجات پاجائیگا کہ اپنے آقا یعنی بادشاہ کے سامنے میرا ذکر بھی کرنا اُس سے کہنا کہ مین محض بے قصور قید کیا گیا ہون۔ شیطان نے حضرت یوسف کو اپنے پروردگار

۱؎ حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابن فضیل عن عمارۃ یعنی ابن القعقاع عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبداللہ ۱۲

۲؎ حدثنا اسحق بن ابی اسرائیل قال ثنا خلف بن خلیفۃ عن سلمۃ بن نبیط عن الضحاک ۱۲

کی یاد بھلادی (بسندہ) مالک بن دینار سے مروی ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ساقی سے کہا کہ اپنے آقا سے میرا ذکر بھی کرنا مالک بن دینار کہتے تھے کہ (غیب سے) حضرت یوسف کو یہ ندا کیگئی کہ لے یوسف تم نے مجھے چھوڑ کر دوسرے کو کارساز بنایا مین تھاری قید کی مدت بڑہا دونگا پس حضرت یوسف روئے اور کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار میرے دل کو کثرت مصائب نے پریشان کردیا ہو اس وجہ سے ایک بات مین نے کہدی خرابی ہو میرے بھائیون کے لیے جو شک کرتے ہین (بسندہ) ابن عباس کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یوسف اُس بات کو نہ کہتے جو اُنھون نے کہی تو قید مین اتنے دلون نہ رہتے انھون نے غیر اللہ سے دفع مصیبت کی آرزو کی اس وجہ سے وہ اتنے دلون قید مین رہے (بسندہ) وہب کہتے تھے کہ حضرت ایوب پر سات برس کے لیے بلا مسلط کیگئی اور حضرت یوسف سات برس قید خانے مین رہے اور بخت نصر پر عذاب کیا گیا وہ سات برس جانورونکی صورت مین مسخ ہو کر رہا۔

بعد اسکے شاہ مصر نے ایک خواب دیکھا جس سے وہ بہت ڈر گیا (بسندہ) سدی سے مروی ہو کہ اللہ عزوجل نے بادشاہ مصر کو ایک خواب دکھلایا جس سے وہ بہت ڈر گیا اسنے دیکھا کہ سات گائین موٹی ہین انکو دُبلی گائین کھا گئی ہین اور سات بالیان سبز ہین اور سات خشک پس اُسنے تمام جادوگرون اور کاہنون اور عالمون اور قیافہ شناسون کو جمع کیا اور اُن سے اپنا خواب بیان کیا اُن لوگون نے کہا کہ یہ خواب محض خیال ہو اور ہم خیالات کی تعبیر نہین جانتے مگر وہ غلام جو قید خانے سے چھوٹ کر آیا تھا جس کا نام نبو تھا اسکو اتنے دلون کے بعد حضرت یوسف کی بات کا خیال آگیا اور اسنے کہا کہ مین تمھین اس خواب کی تعبیر بتادونگا مجھے اجازت دو ان لوگون نے اجازت دیدی پس وہ حضرت یوسف کے پاس گیا اور اسنے کہا اے صدیق ہمین سات موٹی گایون کے بارے مین جنکو سات دُبلی گایون نے کھالیا ہو اور سات سبز بالیون اور سات خشک بالیون کے بارے مین فتوے بتاؤ بادشاہ نے اس واقعہ کو خواب مین دیکھا ہو (بسندہ) حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ قید خانہ شہر کے اندر نہ تھا اسواسطے ساقی حضرت یوسف کے پاس گیا اور اُسنے کہا کہ ہمین سات گایون کے بارہ مین فتوی بتاؤ۔ (بسندہ) قتادہ سے سات گایون کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ سات برس ارزانی کے تھے اور دُبلی گائین قحط کے

---

۱ یعنی حضرت یوسف نے خدا کے سوا دوسرے سے اپنی مخلصی کی التجا کیون کی اس مطلب کو محققین نہین مانتے حضرت یوسف صدیق علیہ السلام نبی تھے انبیا پر شیطان کا دسترس نہین ہو سکتا بلکہ وہ فانساہ الشیطان ذکر ربہ کا مطلب یہ بیان کرتے ہین کہ اس ساقی کو شیطان نے اپنے آقا کے سامنے حضرت یوسف کا ذکر کرنا بھلادیا ۱۲ ۲ حدثنا الحارث قال ثنا عبد العزیز قال ثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن بسطام بن مسلم عن مالک ۱۲ ۳ حدثنی ابن وکیع قال ثنا عمرو بن محمد عن ابراہیم بن یزید عن عمرو بن دینار عن عکرمہ عن ابن عباس ۱۲ ۴ حدثنی الحسن بن یحیی قال ثنا عبد الرزاق قال ثنا عمران ابو الہذیل الصنعانی قال سمعت وہبا ۱۲ ۵ حدثنی ابن وکیع قال ثنا عمرو بن محمد عن اسباط عن السدی ۱۲ ۶ حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی قال قال ابن عباس ۱۲ ۷ حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادہ ۱۲

سال تھے اور سات سبز بالیان اور سات خشک سبز تو ارزانی کے سال تھے او خشک قحط کے سال پس جب یوسف علیہ السلام نے نبو کو اس خواب کی تعبیر بتادی تو نبو بادشاہ کے پاس گیا اور جو کچھ حضرت یوسف نے کہا تھا اس سے بیان کیا بادشاہ سمجھہ گیا کہ جو کچھ یوسف کہتے ہین وہ حق ہی اور اسنے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ (ابن شندہ[1]) سدی نے کہا ہی کہ جب بادشاہ کے پاس اسکا بھیجا ہوا آدمی لوٹ کے آیا اور اسنے (حضرت یوسف کا قول) بیان کیا تو بادشاہ نے کہا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ پھر جب حضرت یوسف کے پاس آدمی گیا اور اسنے انھین بادشاہ کیطرف بلایا تو حضرت یوسف نے اسکے ساتھ جانے سے انکار کیا اور کہا کہ تو اپنے آقا کے پاس لوٹ جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتون کا کیا حال ہی جنھون نے (مجھے دیکھکر) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے میرا پروردگار ان کے مکر سے خوب واقف ہی سدی نے بیان کیا ہی کہ حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ اگر حضرت یوسف اسی وقت چلے جاتے قبل اسکے کہ بادشاہ کو انکا پورا حال معلوم ہو تو عزیز کا دل انکی طرف سے ہمیشہ مکدر رہتا وہ کہتا کہ یہ شخص وہی ہی جسنے میری بی بی سے صحبت پیدا کی تھی چنانچہ جب قاصد حضرت یوسف کے پاس سے لوٹ کر بادشاہ کے پاس آیا تو بادشاہ نے ان عورتون کو جمع کیا اور پوچھا کہ تمھارا کیا واقعہ ہی جب تم نے یوسف کی طلبگاری کی ان سب عورتون نے بیان کیا جیسا کہ (ابن شندہ[2]) سدی سے مروی ہی کہ حاشا للہ ہم نے یوسف مین کوئی برائی نہین دیکھی بلکہ عزیز کی بی بی نے ہم سے بیان کیا کہ اسنے خود یوسف کی خواہش کی اور حضرت یوسف اسکے ساتھ اس مکان مین گئے تھے عزیز کی بی بی نے بھی اسوقت کہدیا کہ اب حق کھل گیا بیشک خود مین نے یوسف کی خواہش کی تھی اور بے شک یوسف سچے ہین حضرت یوسف نے کہا یہ کام مین نے صرف اسلیے کیا یعنی ان عورتون کی تحقیقات کے لیے بادشاہ کے قاصد کو واپس کیا تاکہ میرا آقا اطفیر اس بات کا یقین کرے کہ مین نے اسکی غیبت مین اسکی بی بی راعیل کے معاملہ مین اسکی خیانت نہین کی اور اللہ خیانت کرنے والون کے فریب کو چلنے نہین دیتا جب حضرت یوسف نے یہ کہا تو جبرئیل نے انسے کہا جیسا کہ (ابن شندہ[3]) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جب بادشاہ نے ان عورتون کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ کیا تم نے خود یوسف کی خواہش کی تھی (یا یوسف کی طرف سے خواہش تھی) ان عورتون نے کہا حاشا للہ ہم نے یوسف مین کوئی بری بات نہین دیکھی عزیز کی بی بی نے کہا اب حق کھل گیا بے شک مین نے خود یوسف کی خواہش کی تھی اور بے شک یوسف سچے ہین حضرت یوسف نے فرمایا مین نے یہ اسلیے کیا کہ عزیز اس بات کو سمجھ لے کہ مین نے اسکی غیبت مین اسکی خیانت نہین کی اور بیشک اللہ خیانت کرنے والون کا فریب نہین چلنے دیتا جبرئیل نے کہا کیا (تم نے) اس دن بھی خیانت نہین کی جسدن تمنے

---

[1] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲ [2] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲ [3] حدثنا ابو کریب قال ثنا وکیع عن اسرائیل عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس ۱۲

راعیل کے ساتھ وہ ارادہ کیا تھا حضرت یوسف نے کہا مین اپنے نفس کو بری نہین کرسکتا بیشک نفس بُرائی کا حکم دینے والا ہی پس جب بادشاہ کو حضرت یوسف کا بے قصور ہونا اور امین ہونا معلوم ہوگیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آو مین اُن کو اپنے لیے خاص کرونگا چنانچہ حضرت یوسف لائے گئے اور بادشاہ نے اُن سے گفتگو کی بادشاہ نے اُن سے کہا کہ آج سے تم ہمارے یہان مقرب اور امین ہو حضرت یوسف نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے اپنے مُلک کے خزانون کا اختیار دید یجیے (بسندہ) ابن زید سے اللہ تعالےٰ کے قول اجعلنی علیٰ خزائن الارض کی تفسیر مین مروی ہے کہ شاہ مصر کے پاس غلہ کے علاوہ اور چیزون کے خزانے بہت تھے بادشاہ نے اِن سب پر حضرت یوسف کو اختیار دیا اور انھین کو (مُلک کا) قاضی بنایا انھین کے احکام نافذ ہوتے تھے (بسندہ[۵۲]) شیبہ ضبی سے اجعلنی علے خزائن الارض کی تفسیر مین مروی ہی کہ حضرت یوسف نے غلہ کی حفاظت اپنے متعلق کرنے کی درخواست کی انی حفیظ علیم کا مطلب یہ ہی کہ مین اِس کام کو اچھی طرح کرونگا مین قحط کے انتظام سے خوب واقف ہون بادشاہ نے اسکو منظور کرلیا (بسندہ[۵۳]) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ جب حضرت یوسف بادشاہ کے پاس گئے تو اُس سے کہا کہ مجھے اپنے مُلک کے خزانون پر اختیار دیجیے مین حفاظت کرنے والا واقف کار ہون بادشاہ نے کہا مین نے اِسکو منظور کیا پھر جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہین بادشاہ نے اطفیر کو معزول کرکے اسکا کام حضرت یوسف کے متعلق کردیا اس کے متعلق اللہ بزرگ برتر نے فرمایا وکذلک[۵۴] مکنا لیوسف فی الارض یتبوا منھا حیث یشاء نصیب برحمتنا من نشاء ولا نضیع اجر المحسنین پھر اطفیر انھین دنون مین مرگیا اور بادشاہ یعنی ریان بن ولید نے اطفیر کی بی بی راعیل کا نکاح حضرت یوسف سے کردیا حضرت یوسف نے راعیل سے جب وہ آئین کہا کہ کیا یہ اس سے بہتر نہین ہی جو تم چاہتی تھین راعیل نے جواب دیا مین ایک حسین وجمیل عورت تھی جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور سلطنت مین اور (عیش) دُنیا مین پرورش پائی تھی میرا شوہر عورت کے پاس نہ آسکتا تھا اور تمھارا حسن وجمال بھی جیسا کہ تمھین خدا نے بنایا ہی (بے نظیر) تھا پس میرا نفس مجھے اس بات پر مجبور کرتا تھا جسکو تم جانتے ہو ارباب سیر نے بیان کیا ہی کہ حضرت یوسف نے راعیل کو باکرہ پایا حضرت یوسف نے اُن کے ساتھ خلوت کی اُن سے

۵۱ حدثنی یونس قال سا ابن وہب قال قال ابن زید ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن حمید قال سا ابراہیم بن المختار عن شیبۃ الضبی ۱۲
۵۳ حدثنا ابن حمید قال سا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ ۵۴ ترجمہ اور ہمنے اسی طرح یوسف کو زمین (مصر) مین حکومت دی کہ وہ جہان چاہین، رہین ہم اپنی رحمت جسپر چاہتے ہین پہونچاتے ہین ہم نیکو کارون کا اجر ضائع نہین کرتے ۱۲

دو بیٹے حضرت یوسف کے پیدا ہوئے افراہیم اور منشا - (بشندہ) سُدی سے وکذلک مکنا لیوسف فی الارض یتبوأ منہا حیث یشاء کی تفسیر مین مروی ہی کہ بادشاہ نے حضرت یوسف کو مصر کا حاکم بنادیا وہان کی حکومت اور خرید و فروخت اور تجارت کے تمام معاملات حضرت یوسف کے متعلق ہوئے یہی اس آیت مین مراد ہی (المختصر) جب یوسف علیہ السلام کو بادشاہ مصر نے اپنے ملک کے تمام خزانون پر حاکم بنادیا اور انکی حکومت قائم ہوگئی اور ارزانی کے سات برس گذر گئے جن مین حضرت یوسف نے حکم دیا تھا کہ جو کچھ پیداوار ہو وہ بالیون ہی مین جمع رکھی جائے اور قحط سالی کے دن آئے اور لوگون پر قحط پڑا فلسطین بھی ان قحط زدہ ملکون مین داخل تھا اس قحط کے مصائب حضرت یعقوب علیہ السلام کے اولاد کو بھی پہونچے جہان وہ تھے (وہان بھی قحط پڑا) پس حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون کو مصر بھیجا (بشندہ) سدی سے مروی ہی کہ جب لوگون پر قحط پڑا یہانتک کہ یعقوب علیہ السلام جس شہر مین تھے وہان بھی قحط پڑا تو حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون کو مصر بھیجا اور حضرت یوسف کے (حقیقی) بھائی بنیامین کو اپنے پاس رکھ لیا جب یہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہونچے تو حضرت یوسف نے ان کو پہچان لیا مگر ان لوگون نے حضرت یوسف کو نہین پہچانا جب حضرت یوسف نے ان کو دیکھا تو کہا تم اپنے حالات بتاؤ مین تمھین مشتبہ سمجھتا ہون ان لوگون نے کہا ہم سرزمین شام کے رہنے والے ہین حضرت یوسف نے پوچھا یہان کیون آئے ہو وہ بولے ہم غلہ خریدنے آئے ہین حضرت یوسف نے کہا تم جھوٹے ہو (میرے خیال مین) تم جاسوس ہو تم کسی آدمی ہو اُنھون نے کہا ہم دس آدمی ہین حضرت یوسف نے کہا تم دس ہزار کی برابر ہو تم مین سے ایک ایک آدمی ہزار کی برابر ہی مجھسے تم اپنی ساری کیفیت بیان کرو اُن لوگون نے کہا ہم سب بھائی بھائی ہین ایک مرد صدیق کے بیٹے ہین ہم سب بارہ بھائی تھے ہمارے والد ہمارے ایک بھائی کو زیادہ چاہتے تھے وہ (ایک دن) ہمارے ساتھ جنگل گیا وہین ہلاک ہوگیا وہ ہمارے والد کا بہت ہی پیارا تھا حضرت یوسف نے پوچھا پھر اسکے بعد تمھارے والد نے کس سے اپنا دل بہلایا اُن لوگون نے کہا ہمارے اُس بھائی سے جو اُس سے بھی چھوٹا تھا حضرت یوسف نے کہا یہ بات ہی تم مجھسے کہتے ہو کہ تمھارا باپ صدیق ہی اور پھر (یہ بے انصافی کہ) بڑے کو چھوڑکر چھوٹے سے محبت رکھتا ہی اچھا تم اپنے اُس چھوٹے بھائی کو میرے پاس لے آؤ

۵۱ حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲ ۵۲ ترجمہ اسی طرح ہم نے یوسف کو زمین مین حکومت دی وہ جہان چاہین رہین ۱۲ ۵۳ حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲

تاکہ مین اسکو دیکھون اگر تم اسکو میرے پاس نہ لاؤگے تو تمھین میرے یہان سے غلہ نہ ملے گا اور نہ پھر تم میرے پاس آنا ان لوگون نے کہا ہم اپنے والد سے اسکی درخواست کرین گے اور ہم (اس کام کو) ضرور کرین گے حضرت یوسف نے کہا تو اپنے کسی بھائی کو اعتبار کے لیے یہان چھوڑتے جاؤ تاکہ تم پھر لوٹ سکے آؤ چنانچہ ان لوگون نے شمعون کو (حضرت یوسف کے پاس) چھوڑ دیا (بسندہ[۵۱]) ابن اسحاق سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ حضرت یوسف نے جب (قحط کے زمانے مین) لوگون کی تکلیف دیکھی تو انھون نے (عامہ خلائق کی) بہت غمخواری کی (اور سب کو غلہ تقسیم کرنا شروع کیا) ایک شخص کو صرف ایک اونٹ (غلہ کا) دیتے تھے ایک شخص کو دو اونٹ نہ دیتے تھے اس واسطے کہ جسمین سب کو برابر پہونچے (تمام اطراف ملک سے لوگ یوسف کے پاس غلہ خریدنے کیلئے آنے لگے) انھین لوگون مین حضرت یوسف کے بھائی بھی آئے حضرت یوسف نے ان کو پہچان لیا مگر ان لوگون نے حضرت یوسف کو نہین پہچانا اللہ تعالے کو منظور تھا کہ حضرت یوسف جو چاہتے تھے وہ پورا ہوجائے (چنانچہ وہ پورا ہوا) پھر حضرت یوسف نے حکم دیا کہ ان مین سے ہر شخص کا اونٹ غلہ سے بھر دیا جائے اور حضرت یوسف نے ان سے کہا کہ تم اپنے اس بھائی کو بھی میرے پاس لے آؤ تو مین تمھین ایک اونٹ اور دلوا دون اس ترکیب سے تمھین ایک اونٹ غلہ اور زیادہ ملجائیگا کیا تم نہین دیکھتے کہ مین پورا پیمانہ دیتا ہون کسی کو کم نہین دیتا اور مین سب کی اچھی میزبانی کرتا ہون اس شہر مین مجھسے بہتر کوئی میزبانی نہین کرتا مین تمھاری بھی میزبانی کرتا ہون لیکن اگر تم اپنے اس بھائی کو نہ لاؤگے تو پھر تمھین میرے یہان سے بالکل نہ ملیگا نہ پھر تم میرے شہر مین آنا اور حضرت یوسف نے اپنے غلامون سے کہدیا کہ یہ جو کچھ مال غلہ کی قیمت دینے کیلیے لائے تھے وہ بھی انکے غلہ مین رکھدو (بسندہ[۵۲]) قتادہ سے اجعلوا بضاعتہم کی تفسیر مین مروی ہی کہ مال سے مراد چاندی چنانچہ حضرت یوسف کے غلامون نے ان کی چاندی ان کے اسباب مین رکھدی اور ان کو اسکا علم نہین ہوا پھر جب حضرت یعقوب کے بیٹے اپنے والد کے پاس لوٹ کر گئے تو کہا جیسا کہ (بسندہ[۵۳]) سدی سے مروی ہی کہ ای باپ شاہ مصر نے ہماری بڑی عزت کی اگر کوئی شخص آل یعقوب سے ہوتا تو وہ بھی ہماری اتنی عزت نہ کرتا اور اسنے

---

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ ۵۲ حدثنا بشر قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا سعید عن قتادۃ ۱۲ ۵۳ حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲

شمعون کو اپنے پاس روک لیا ہی اور ہم سے کہا ہی کہ تم اپنے اُس بھائی کو لے آؤ جس سے تمہارے باپ تمہارے اُس مرے ہوئے بھائی کے بعد محبت کرنے لگے ہین اگر تم اُسکو نہ لاؤ گے تو تمھین میرے یہان غلہ ملے گا اور نہ پھر تم کبھی میرے پاس آنا حضرت یعقوب نے کہا کیا مین بنیامین پر بھی تمکو اُسی طرح امین بناؤن جس طرح اِس سے پہلے اسکے بھائی پر امین بنایا تھا پس اللہ بہتر حفاظت کرنے والا ہی اور وہ ارحم الراحمین ہی پھر حضرت یعقوب نے اُن سے کہا کہ جب تم شاہ مصر کے پاس جانا تو اس سے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ہمارے باپ تم پر رحمت بھیجتے ہین اور تمھارے لیے دعا کرتے ہین اِس احسان کے صلہ مین جو تم نے ہمارے ساتھ کیا (بسند ۵۱) ابن اسحاق سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ حضرت یوسف کے بھائی جب (حضرت یوسف کے پاس سے) لوٹے اور اپنے والد کے پاس پہونچے {جو سرزمین شام کے قصبہ عربات مین رہتے تھے بعض لوگ اس قصبہ کا نام اولاج کہتے ہین جو پہاڑ کے قریب فلسطین کے اضلاع مین ہی حضرت یعقوب جنگل ہی مین رہتے تھے اپنی بکریان چراتے تھے} تو ان لوگون نے کہا کہ ای باپ اب ہمارا غلہ بند کر دیا گیا ہی جسقدر اونٹ ہم لے گئے تھے اُس سے زیادہ غلہ نہ ملا ہر شخص کو ایک ایک اونٹ ملا ہی لہذا ہمارے ساتھ ہمارے بھائی بنیامین کو بھیج دیجیے کہ وہ بھی اپنے لیے غلہ لے آئے اور ہم اُسکی حفاظت کرینگے حضرت یعقوب نے اُن سے کہا کیا مین بنیامین پر بھی تمکو امین بناؤن جس طرح اس سے پہلے اسکے بھائی پر تمھین امین بنایا تھا پس اللہ بہتر حفاظت کرنے والا ہی اور وہ ارحم الراحمین ہی پھر جب حضرت یعقوب کے بیٹون نے اپنا اسباب جو مصر سے لائے تھے کھولا تو اُنھون نے اُس مین وہ روپیہ بھی رکھا ہوا دیکھا جس کے عوض مین اُنھون نے غلہ خرید کیا تھا تب اُن لوگون نے کہا کہ ای باپ اب (اِس سے زیادہ) ہم چاہین گے یہ ہمارا روپیہ ہی جو ہمین واپس کر دیا گیا اب ہم پھر اپنے گھر والون کے لیے غلہ خریدنے جائین گے اور اپنے بھائی کی حفاظت اور ایک اونٹ غلہ ہمین اور زیادہ ملیگا (بسند ۵۲) ابن جریج سے ونزداد وکیل بعیر کی تفسیر مین مروی ہی کہ اِن مین سے ہر شخص کو ایک ایک اونٹ غلہ ملا تھا لہذا (حضرت یعقوب سے) لوگون نے کہا کہ ای باپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے تو ہمین ایک اونٹ غلہ اور زیادہ ملیگا ابن جریج کہتے تھے مجاہد نے بیان کیا ہی کہ ایک اونٹ غلہ سے مراد ایک گدھا غلہ کا ہی ایک لغت مین گدھے کو بعیر کہتے ہین پس حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ مین بنیامین کو ہرگز تمھارے ساتھ نہ بھیجونگا یہانتک کہ تم مجھے ایک عہد نامہ خدا کی قسم

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ ۵۲ حدثنی الحارث قال ثنا القاسم قال ثنا حجاج عن ابن جریج ۱۲

کھا کر دو کہ تم اُسے ضرور واپس لاؤ گے ہان اگر تم سب گھیر لیئے جاؤ یعنی ہلاک ہوجاؤ تو اُس
وقت تم معذور سمجھے جاؤ گے جب اُن لوگون نے یہ عہد دیدیا اور قسمین کھائین تو حضرت یعقوب
نے کہا کہ جو ہم کہہ رہے ہین اللہ اس کا شاہد ہی پھر حضرت یعقوب نے بعد اسکے کہ بنیامین کو اُن کے
ساتھ جانے کی اجازت دی یہ نصیحت فرمائی کہ تم لوگ شہر کے ایک دروازے سے نہ جانا حضرت
یعقوب کو اُن پر نظر لگ جانے کا خوف ہوا یہ لوگ بہت حسین وجمیل وخوبصورت تھے لہذا حضرت
یعقوب نے اُنھین حکم دیا کہ تم لوگ علٰحدہ علٰحدہ دروازون سے جانا (بسند[۵۱]) قتادہ سے وادخلوا[۵۲]
من ابواب متفرقۃ کی تفسیر مین مروی ہی کہ وہ لوگ نہایت خوبصورت اور صاحب جمال تھے حضرت
یعقوب کو ان پر نظر لگ جانے کا خوف ہوا اسی کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا ولما[۵۳] دخلوا من حیث
امرہم ابوہم ما کان یغنی عنہم من اللہ من شئی الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضٰہا یعنی حضرت یعقوب کو بوجہ
اُن کے حُسن کے نظر لگ جانے کا خوف ہوا جب حضرت یوسف کے بھائی (بنیامین کو لیکے) حضرت یوسف
کے پاس پہونچے تو حضرت یوسف نے بنیامین کو اپنے پاس رکھا (بسند[۵۴]) سدی سے ولما[۵۵] دخلوا علی یوسف
اوی الیہ اخاہ کی تفسیر مین مروی ہی کہ حضرت یوسف نے اپنے بھائی کو پہچان لیا اور ان سب لوگون
کو ایک مکان مین اُتارا اور اُن کے لیے کھانا اور پانی بھیجا جب رات ہوئی تو حضرت یوسف ان لوگون کے
لیے فرش لے آئے اور کہا کہ تم مین سے دو دو بھائی ایک فرش پر سوئین (چنانچہ دو دو آدمی لیٹ رہے)
بنیامین تنہا رہگئے تو حضرت یوسف نے کہا کہ یہ میرے ساتھ میرے فرش پر سوئیگا پس بنیامین حضرت
یوسف کے ساتھ سوئے حضرت یوسف صبح تک اِن کو پیار کرتے رہے اور اِن کو لپٹاتے رہے روبیل
کہنے لگے کہ ہم نے ایسا واقعہ کبھی نہین دیکھا دیکھیے ہم اس سے نجات پاتے ہین یا نہین مگر (بسند[۵۶])
ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ جب حضرت یوسف کے بھائی حضرت یوسف کے پاس پہونچے تو (بنیامین
کی طرف اشارہ کرکے) کہا یہی ہی وہ جسکے لانے کا آپ نے ہمین حکم دیا تھا ہم اُسکو لے آئے ہین حضرت
یوسف نے اُن سے کہا تم نے اچھا کیا اور بہتر کیا اب تم میرے یہان سے غلہ (خوب) پاؤ گے بعد اسکے
فرمایا کہ مین قابل عزت سمجھتا ہون یہ کہکر اپنے مطبخ کے داروغہ کو بلوایا اور کہا کہ انھین سے دو دو آدمیونکو

---

[۵۱] حدثنا محمد بن عبد الاعلی قال نا محمد بن ثور عن معمر عن قتادۃ ۱۲ [۵۲] ترجمہ اور تم متفرق دروازون سے داخل ہونا ۱۲ [۵۳]
ترجمہ اور جب وہ اس طرح داخل ہوئے جس طرح اُن کے باپ نے انھین حکم دیا تھا وہ خدا کیطرف سے کسی (آنی والی) بات کو انسے دفع نہ کرسکتے مگر
ایک کھٹکا تھا یعقوب کے دل مین جسکو اُنھون نے نکال ڈالا ۱۲ [۵۴] حدثنا ابن وکیع قال نا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲ [۵۵] ترجمہ جب وہ
لوگ یوسف کے پاس پہونچے تو یوسف نے اپنے (حقیقی) بھائی کو اپنے ساتھ ملا لیا ۱۲ [۵۶] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

علیحدہ علیحدہ مکان مین اُتار دو اور ہر ایک تعظیم وضیافت اچھی طرح کرو بعد اسکے کہا کہ مین اس شخص کو جسے تم لائے ہو اکیلا دیکھتا ہون اسکے ساتھ کوئی دوسرا نہین ہو اسے مین اپنے پاس رکھونگا چنانچہ داروغہ نے اُنہین سے دو دو آدمیون کو علیحدہ علیحدہ مکان مین اُتارا اور حضرت یوسف نے اپنے (حقیقی) بھائی کو اپنے پاس سُلایا جب خلوت ہوئی تو حضرت یوسف نے اُن سے کہا کہ مین تمھارا بھائی ہون مین یوسف ہون تم اب ان باتون کا غم نہ کرو جو ان لوگون نے گذشتہ زمانے مین ہمارے ساتھ کین اللہ نے ہمارے ساتھ بہت احسان کیا یہ باتین جو مین نے تم سے کہین ان لوگون کو نہ بتانا اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ (اس طرح) بیان فرماتا ہی ولما دخلوا علیٰ یوسف اٰوی الیہ اخاہ قال انی انا اخوک فلا تبتئس بما کانوا یعملون پھر جب حضرت یوسف نے اپنے بھائیون کے غلہ کے بوجھ لدوائے اور اُن کے سب کام پورے کر دیے اور جس قدر غلہ اُنھون نے مانگا تھا دیدیا تو اپنا وہ صاع جس سے وہ غلہ ناپتے تھے اپنے بھائی بنیامین کے اسباب مین رکھدیا (بسندہ) حسن (بصری) سے مروی ہی کہ صاع اور سقایہ کے ایک معنی ہین اس برتن کو کہتے ہین جس مین پانی پیا جائے اسی ظرف کو حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے اسباب مین رکھوادیا اور کسی کو خبر نہ تھی (بسندہ) سدی سے فلما جہزہم بجہازہم جعل السقایۃ فی رحل اخیہ کی تفسیر مین مروی ہی کہ بنیامین کو بھی اسکی خبر نہ تھی پھر جب اُن لوگون نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو ایک منادی نے آواز دی قبل اسکے کہ وہ کوچ کرین کہ اے قافلہ والو تم چور ہو (بسندہ) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ حضرت یوسف نے ہر بھائی کو ایک ایک اونٹ غلہ کا دیا اور بنیامین کو بھی ایک اونٹ دیا بعد اسکے شاہی ظرف یعنی صاع کو جو بیان کیا جاتا ہی کہ چاندی کا تھا اپنے بھائی بنیامین کے اسباب مین رکھوادیا بعد اسکے اُن لوگون کو رخصت دیدی جب وہ لوگ چلے گئے اور بستی سے باہر نکل گئے تو حضرت یوسف نے اُنکے تعاقب کا حکم دیا وہ لوگ روک لیے گئے اور ایک منادی نے آواز دی کہ اے قافلہ والو تم چور ہو حضرت یوسف کا قاصد اُن کے پاس گیا اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہی اُس نے جاکر (حضرت یوسف کی طرف سے) کہا کہ مین نے تمھاری مہمانی عمدہ طریقہ پر نہین کی اور کیا تمھین پورا پیمانہ نہین دیا اور کیا تمھارے ٹھیرنے کا عمدہ سامان نہین کیا اور تمھارے ساتھ وہ برتاؤ نہین کیا جو کبھی دوسرے کے ساتھ نہین کرتا اور تمھین اپنے گھرون مین ٹھیرایا اور ہمارا احسان تم پر ہوا اُن لوگون نے کہا ہان

---

۵۱ ترجمہ جب وہ لوگ حضرت یوسف کے پاس پہونچے تو اُنھون نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ مین تمھارا بھائی (یوسف) ہون اور تم رنجیدہ نہو ان باتون پر جو یہ لوگ کرتے تھے ۱۲ ۵۲ حدثنا الحسن بن محمد قال ثنا عفان قال ثنا عبدالواحد عن یونس عن الحسن ۱۲ ۵۳ حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲ ۵۴ ترجمہ جب یوسف نے اُن کا سامان لدوایا تو پیالہ اپنے بھائی کے اسباب مین رکھوادیا ۱۲ ۵۵ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

(یہ سب باتین درست ہین) مگر یہ ہوا کیا اُس نے کہا بادشاہ کا پیالہ نہین ملتا اور تمھارے سوا کسی
اور پر شبہہ نہین ہی اُن لوگون نے کہا خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ ہم مُلک مین فساد پھیلانے نہین آئے
اور ہم چور نہین ہین مجاہد کہتے تھے کہ یہ سب لوگ گدھون پر سوار تھے (اونٹ پر نہ تھے بسندہ)
مجاہد سے مروی ہی کہ حضرت یوسف کے منادی نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جو شخص بادشاہ کا پیالہ
لے آئیگا اُسے ایک اونٹ غلہ کا دیا جائیگا اور مین اُسکا ذمہ دار ہون حضرت یوسف کے بھائیون
سنے جو یہ کہا کہ تم جانتے ہو کہ ہم مُلک مین فساد پھیلانے نہین آئے اسکی وجہ یہ تھی کہ اُنھون نے اُس
قیمت کو واپس کردیا تھا جو پہلی مرتبہ اُن کے اسباب مین رکھدی گئی تھی پس مطلب اُنکا یہ تھا
کہ اگر ہم چور ہوتے تو وہ قیمت تمکو واپس نہ دیتے یا اس وجہ سے اُنھون نے کہا کہ ان کی یہ بات
مشہور ہوگئی تھی کہ جو چیز ان کو دی نہین جاتی اسکو نہین چھوتے پس ان سے کہا گیا کہ (بتاؤ)
جس نے پیالہ چرایا ہو اُسکی کیا سزا اُن لوگون نے کہا ہماری شریعت مین تو اُسکی یہ سزا ہی کہ چور
چوری کی سزا مین اُسی کے حوالہ کردیا جائے جسکی چوری کی ہی تاکہ وہ چور کو غلام بنالے (بسندہ)
سدی سے قالوا فما جزاء ہ ان کنتم کاذبین قالوا جزاء ہ من وجد فی رحلہ فھو جزاء ہ کی تفسیر مین مروی ہی
کہ ان لوگون نے کہا اس چور کو تم پکڑلو اور اُسے غلام بنالو حضرت یوسف نے اپنے بھائی سے پہلے اور
لوگون کے اسباب دیکھنے شروع کئے جب سب کے اسباب دیکھ چکے تو اس پیالہ کو اپنے بھائی
کے اسباب سے نکالا (بسندہ) قتادہ سے مروی ہی وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا گیا ہی کہ حضرت
یوسف جب ایک کا اسباب دیکھ چکتے تھے تو اللہ سے استغفار کرتے تھے کہ مین نے ان لوگون کو ناحق
تکلیف دی یہانتک کہ ان کے بھائی کا اسباب باقی رہگیا اور وہ سب سے چھوٹے تھے حضرت یوسف
نے کہا میرا گمان اسکی طرف نہین ہی اسکو بری کردو مگر خدام جانتے تھے کہ اُنھون نے پیالہ کہان رکھا ہی
(اسکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی) ثم استخرجہا من وعاء اخیہ کذلک کدنا لیوسف ما کان لیاخذ
اخاہ فی دین الملک یعنی بادشاہ مصر کے قانون کے موافق وہ چور کو غلام نہ بنا سکتے تھے اللہ تعالیٰ
نے یہ تدبیر انکو بتائی جسکی وجہ سے اور بھائیون سے خوشی سے بنیامین کو یوسف کے حوالہ کردیا (بسندہ) مجاہد سے

۵۱ حدثنی عبد الملک الحارث قال نا عبد العزیز قال نا سفیان قال اخبرنی رجل عن مجاہد ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن وکیع قال نا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲ ۵۳ ترجمہ (حضرت یوسف کے خادمون نے انکے بھائیون سے) پوچھا اسکی کیا سزا ہو اگر تم جھوٹے ہو اُنھون نے کہا اسکی سزا یہ ہی کہ جسکے اسباب مین وہ پیالہ ملے وہی اُسکا بدلہ ہی ۱۲ ۵۴ حدثنا بشر بن معاذ قال نا یزید بن زریع قال نا سعید عن قتادہ ۱۲ ۵۵ ترجمہ پھر یوسف نے وہ پیالہ اپنے (حقیقی) بھائی کے اسباب سے نکالا ہم نے یہ تدبیر یوسف کو بتائی (ورنہ) وہ بادشاہ (وقت) کے قانون مین (اپنے بھائی کو) لے نہ سکتے تھے ۱۲ ۵۶ حدثنا الحسن بن محمد قال نا شبابہ قال نا ورقاء عن ابن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲

ماکان لیاخذ اخاہ فی دین الملک کی تفسیر مین مروی ہی کہ بغیر کسی وجہ کے وہ اپنے بھائی کو نہ لے سکتے تھے پس اللہ نے انھین یہ تدبیر بتائی اسی پر حضرت یوسف نے عمل کیا حضرت یوسف کے بھائیون نے اُس وقت کہا کہ اگر اسنے چوری کی تو کیا تعجب اسکے بھائی نے یعنی یوسف نے اس سے پہلے چوری کی تھی بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرت یوسف نے ایک بت اپنے نانا کا چُرا کر توڑ ڈالا تھا اُسی کا اُنھون نے طعنہ دیا

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسنده[۵۱]) سعید بن جبیر سے ان یسرق فقد سرق اخ له من قبل[۵۲] کی تفسیر مین مروی ہی کہ حضرت یوسف نے اپنے نانا کا بت چُرا کر توڑ ڈالا تھا اور اُسکو راستے مین ڈالدیا تھا ان لوگون نے اسی کا طعنہ دیا (بسنده[۵۳]) اور ایسے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ (ایک دن) حضرت یعقوب کے سب بیٹے دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے حضرت یوسف (اُس زمانے مین وہین تھے) حضرت یوسف نے ایک ہڈی کو دیکھا اور اُسکو چھپا لیا اُسی کا اُنھون نے طعنہ دیا حضرت یوسف نے اِس بات کو اپنے دل ہی مین رکھا اور اُن سے کہا کہ تمھاری حالت تو اس سے بھی بدتر ہی جسکو تم بنیامین کے بھائی کی طرف منسوب کرتے ہو حضرت یوسف نے صاف صاف اُن سے کچھ نہین کہا (بسنده[۵۴]) سدی سے مروی ہی کہ جب وہ پیالہ بنیامین کے اسباب سے نکلا تو اُن لوگون کی کمر ٹوٹ گئی اور اُنھون نے کہا ای راحیل کی اولاد تم سے ہمیشہ ہمین مصیبت پہونچتی رہی تو نے یہ پیالہ کب چرایا بنیامین نے کہا (یہ بات تو بالکل غلط ہی) بلکہ راحیل کی اولاد کو تم سے ہمیشہ مصیبت پہونچتی رہی تم میرے بھائی کو لے گئے اور اُسے جنگل مین ہلاک کردیا یہ صاع میرے اسباب مین اُس نے رکھا ہی جس نے وہ روپیہ تمھارے اسباب مین رکھدیا تھا تو ان لوگون نے کہا اب روپیہ کا ذکر نکرو ورنہ ہم سے اسکا مواخذہ بھی ہوگا پھر جب یہ لوگ حضرت یوسف کے سامنے پیش کئے گئے تو حضرت یوسف نے وہ پیالہ منگوایا اور اُسکو بجایا پھر اُسکو اپنے کان کے قریب لے گئے اور فرمایا کہ یہ میرا پیالہ مجھے خبر دیتا ہی کہ تم بارہ بھائی تھے تم نے اپنے ایک بھائی کو لیجاکر بیچ ڈالا جب یہ بات بنیامین نے سنی تو وہ کھڑے ہوگئے اور اُنھون نے حضرت یوسف کو سجدہ کیا بعد اسکے کہا کہ ای بادشاہ اپنے پیالہ سے پوچھ کہ وہ میرا بھائی کہان ہی حضرت یوسف نے اس پیالہ کو پھر بجایا اور بعد اسکے کہا کہ وہ زندہ ہی اور عنقریب تم اُسکو دیکھوگے بنیامین نے کہا تو اب تم جو چاہو میرے ساتھ کرو کیونکہ میرا بھائی

---

[۵۱] حدثنی احمد بن عمرو البصری قال ثنا الفیض بن الفضل قال ثنا مسعر عن ابی حصین عن سعید بن جبیر ۱۲ [۵۲] ترجمہ اگر اس نے چوری کی تو کچھ تعجب نہین اس کا بھائی (بھی) اس سے پہلے چوری کرچکا ہی ۱۲ [۵۳] حدثنا ابو کریب ... قال ... [۵۴] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲

جب میری خبر پائیگا تو وہ مجھے چھڑالیگا حضرت یوسف (یہ سُنکر) اندر چلے گئے اور روئے پھر وضو کر کے باہر نکلے بنیامین سے کہا ای بادشاہ مین چاہتا ہون کہ تو اپنے اس پیالہ کو پھر بجائے اور اس سے یہ پوچھے کہ اس پیالہ کو کس نے چرا کر میرے اسباب مین رکھدیا ہی حضرت یوسف نے پھر بجایا اور کہا کہ میرا یہ پیالہ غصہ مین ہی اور کہتا ہی کہ تم مجھسے یہ کیا پوچھتے ہو کس نے مجھسے چرایا ہی تم نے خود دیکھ لیا کہ مین کس کے پاس تھا۔ ارباب سیر نے بیان کیا ہی کہ حضرت یعقوب کے اولاد کی خاصیت تھی کہ جب وہ غصہ مین آتے تو کوئی انکا مقابلہ نہ کر سکتا تھا چنانچہ روبیل کو یہ سُنکر غصہ آگیا اور انھون نے کہا ای بادشاہ خدا کی قسم یا تو تو ہمین چھوڑ دے ورنہ مین ایک ایسی آواز سے چیخونگا کہ مصر مین جتنی حاملہ عورتین ہین سب کے حمل گر جائینگے یہ کہتے ہی اُن کے بدن کے تمام رونگٹے کھڑے ہوگئے اور کپڑے سے باہر نکل آئے حضرت یوسف نے اپنے بیٹے سے کہا کہ روبیل کے پاس جاؤ اور اُن کے بدن پر ہاتھ رکھدو حضرت یعقوب کے اولاد کی یہ بھی خاصیت تھی کہ جب ان مین سے کسی کو غصہ آتا اور انھین مین سے کوئی اسکو مس کر لیتا تو غصہ فرو ہو جاتا (اسی کے موافق ہاتھ رکھتے ہی روبیل کا غصہ فرو ہو گیا) روبیل نے کہا یہ کون شخص ہے (کیا) اس شہر مین بھی یعقوب کا تخم ہی حضرت یوسف نے کہا یعقوب کون (یہ سُنکے) روبیل کو پھر غصہ آگیا اور انھون نے کہا ای بادشاہ یعقوب کا نام (اس طرح) نہ لے وہ خدا کا اسرائیل ہی بیٹا ہی ذبیح اللہ بن خلیل اللہ حضرت یوسف نے کہا ہان یہ تم سچ کہتے ہو الغرض جب حضرت یوسف نے اپنے بھائی بنیامین کو روک لیا اور بنیامین اُن لوگون کے اختیار سے نکلکر حضرت یوسف کے اختیار مین آگئے اور ان لوگون نے دیکھا کہ اب بنیامین کے چھوڑانے کی کوئی صورت نہین ہی تو انھون نے بنیامین کے بدلے مین ایک دوسرے کو رکھ لینے کی خواہش کی اور کہا یا ایہا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا فخذ احدنا مکانہ انا نرٰک من المحسنین[۱] حضرت یوسف نے جواب دیا معاذ اللہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ انا اذا لظالمون[۲] پس حضرت یوسف کے بھائی اپنی درخواست کے منظور ہونے سے مایوس ہوگئے تو ان سب نے خلوت مین جا کر باہم مشورہ کیا ان سب مین جو بڑے تھے یعنی روبیل اور بعض لوگ کہتے ہین شمعون انھون نے کہا کہ کیا تم کو یاد نہین کہ تمھارے باپ نے تم سے خدا کی قسم لے کے عہد لیا تھا کہ تم بنیامین کو ضرور لے آنا ہان اگر تم سب گھیر لیے جاؤ (تو معذور سمجھے جاؤ گے) اور اس سے پہلے تم یوسف کے متعلق تقصیر کر چکے ہو (اب یہ واقعہ ہوگا تو باپ بہت ہی ناراض ہوجائینگے)

[۱] ترجمہ ای عزیز اس کا باپ بہت بوڑھا ہی لہذا ہم مین سے کسی کو اسکے عوض مین لے لے بیشک ہم تجھکو احسان کرنیوالون مین سے سمجھتے ہین ۱۲

[۲] ترجمہ خدا کی پناہ کہ ہم سوا اسکے جسکے پاس اپنی چیز پائی ہی کسی اور کو لین اگر ہم ایسا کرین تو ظالم ہون گے ۱۲

فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی وھو خیر الحاکمین ارجعوا الی ابیکم فقولوا یا ابانا ان ابنک سرق وما شھدنا الا بما علمنا وما کنا للغیب حافظین۔ مطلب اُن لوگون کا یہ تھا کہ (ای باپ) ہم نے جو بنیامین کے حفاظت کی ذمہ داری کی تھی اِس سے مقصود یہ تھا کہ ہم اپنے امکان بھر اُسکی حفاظت کرینگے ہم یہ کیا جانتے تھے کہ وہ چوری کریگا اور چوری کی سزا مین غلام بنا جائیگا آپ اُس بستی کے لوگون سے پوچھ لیجیے جہان ہم تھے اور اُس قافلہ سے پوچھیے جو ہمارے ساتھ مصر سے آیا ہی کہ اپ کے بیٹے کا کیا حال ہوا وہ لوگ آپ کو اُسکی حقیقت بتا دینگے (اِس مشورہ کے موافق کچھ لوگ اُن مین سے چلدیے) جب وہ اپنے والد کے پاس پہونچے اور اُنسے بنیامین کا واقعہ اور روبیل کے وہین رہجانے کا حال بیان کیا تو حضرت یعقوب نے کہا کہ یہ بات تمھارے نفسون نے بنائی ہی پس (اب مجھکو) عمدہ صبر کرنا چاہیے جس مین کوئی جزع (فزع) نہو امید ہی کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو میرے پاس لے آئیگا یعنی یوسف کو بھی اور اُن کے بھائی کو بھی اور روبیل کو بھی بعد اسکے حضرت یعقوب نے اُن سے مُنہ پھیر لیا اور فرمایا یا اسفا علی یوسف[۵۲] اسی (رنج) کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہی۔ وابیضت[۵۳] عیناہ من الحزن فھو کظیم۔ کظیم کے معنی رنج و غم مین بھرا ہوا ان سے اسکے بیٹون نے کہا جو مصر سے آئے تھے کہ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کا ذکر کرینگے اور اُسکی محبت آپ کے دل مین ہمیشہ رہیگی یہان تک کہ آپ کا جسم گھل جائیگا اور عقل زائل ہوجائیگی اور آپ مرجائینگے حضرت یعقوب نے جواب دیا مین اپنے رنج و غم کی شکایت اللہ سے کرتا ہون اور مین خدا کی طرف سے اُن باتون کو جانتا ہون جنکو تم نہین جانتے یعنی یہ کہ یوسف کا خواب سچا ہی اور اُسکی تعبیر ظاہر ہونے والی ہی اور ہم اور تم سب یوسف کو سجدہ کرینگے (بسندہ[۵۴]) حسن (بصری) سے پوچھا گیا کہ حضرت یعقوب کو اپنے بیٹے کی مفارقت کا کسقدر صدمہ ہوا تھا اُنھون نے کہا اِسقدر کہ جیسا اُن ستر عورتون کو ہو جنکے بچے مرجائین پوچھا گیا کہ ان کو ثواب کس قدر ملا حسن (بصری) نے جواب دیا کہ سو شہیدون کا اور وہ کہتے تھے کہ حضرت یعقوب کا گمان نیک خدا کی طرف سے کبھی کسی وقت نہین بدلا (بسندہ[۵۵]) حسن بصری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مضمون کو روایت کیا ہی (بسندہ[۵۶]) طلحہ بن مُصرف یامی سے منقول ہی وہ کہتے تھے

---

[۵۱] ترجمہ مین ملک (مصر) سے علیحدہ نہونگا یہانتک کہ میرے باپ مجھے اجازت دین یا اللہ حکم دے وہ سب سے بہتر حکم دینے والا ہی اب تم لوگ اپنے والد کے پاس لوٹ کر جاؤ اور کہو کہ ای باپ آپکے بیٹے نے چوری کی ہم وہی کہتے ہین جو ہمین معلوم ہی ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ۱۲

[۵۲] ترجمہ ای افسوس یوسف (کی جدائی) پر ۱۲ [۵۳] ترجمہ یعقوب کی آنکھین رنج سے (روتے روتے) سفید ہوگئین ۱۲ [۵۴] حدثنا ابن حمید قال ثنا حکام عن عنبسہ (عیسی) بن یزید عن الحسن ۱۲ [۵۵] حدثنا ابن حمید مرۃ اخری قال ثنا حکام عن ابی معاذ عن یونس عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ۱۲ [۵۶] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن المبارک بن مجاہد عن رجل من الازد عن طلحہ بن مصرف الیامی ۱۲

سے مجھے خبر ملی ہی کہ حضرت یعقوب بن اسحاق علیہما السلام کے پاس ایک انکا پروسی گیا اور کہا کہ ای یعقوب کیا وجہ ہی مین دیکھتا ہون کہ آپ بہت دبلے ہوگئے اور گھل گئے حالانکہ آپ کا سن ابھی اس قدر نہین ہی جس قدر آپ کے والد کا تھا حضرت یعقوب نے جواب دیا کہ مجھے اُن مصائب نے گھلا دیا جو یوسف کے غم مین پہونچے اور اُن سے یوسف کا حال بیان کیا پس اللہ عز وجل نے اُن کو وحی بھیجی کہ ای یعقوب کیا تم میری شکایت میرے بندون سے کرتے ہو حضرت یعقوب نے عرض کیا ای میرے پروردگار مجھسے خطا ہوئی اُسکو معاف کردے اللہ نے فرمایا مین نے معاف کردی اسکے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام جب (ان کے پریشانیون کا حال) پوچھا جاتا تو کہتے انما[۵۱] اشکو بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا تعلمون (بسنده[۵۲]) حسن (بصری) سے منقول ہی وہ کہتے تھے کہ حضرت یوسف حضرت یعقوب سے جدا ہوئے اُس وقت سے لیکر پھر ملنے تک چالیس برس کا زمانہ گذرا اُس زمانے مین کسی وقت حضرت یعقوب کے دل سے رنج زائل نہین ہوا اور برابر روتے رہے یہان تک کہ انکی بینائی جاتی رہی حسن (بصری) کہتے تھے کہ خدا کی قسم (اُس وقت) یعقوب سے زیادہ خدا کو کوئی محبوب نہ تھا پھر بھی اللہ نے انکو ایسے مصائب مین مبتلا کیا۔ (المختصر) حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون کو جو مصر سے آئے تھے پھر مصر لوٹ جانے اور یوسف اور بنیامین کی تفتیش حال کرنے کا حکم دیا اور اُن سے فرمایا اذہبوا[۵۳] فتحسسوا من یوسف واخیہ ولا تایئسوا من روح اللہ یعنی اللہ اس غم کو دور کردے گا جس مین ہم اور تم گرفتار ہین چنانچہ وہ لوگ پھر مصر لوٹ گئے اور حضرت یوسف کے پاس پہونچے اور اُن سے کہا ایہا العزیز[۵۴] مسنا واہلنا الضر وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل وتصدق علینا ان اللہ یجزی المتصدقین وہ کھوٹی پونجی جسکو یہ لوگ اپنے ساتھ لائے تھے چند درہم تھے کہ کھوٹے جو کسی ادنی چیز کے عوض مین بھی نہ لیے جاتے اور بعض لوگون نے کہا ہی وہ کھوٹی پونجی زنجیر کے کچھ حلقے اور کچھ رسیان اور اسی قسم کی اشیا تھین اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ صنوبر اور حبۃ الخضرا تھی اور بعض نے بیان کیا ہی کہ (انکے مال کو تھوڑی پونجی اس وجہ سے کہا کہ) وہ اس سے بھی کم لائے تھے جس سے

---

۵۱ ترجمہ مین اپنے رنج و غم کی شکایت اللہ سے کرتا ہون اور مین خدا کیطرف سے وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے ۱۲ ۵۲ حدثنا عمرو بن عبد الحمید الآملی قال ثنا ابو اسامۃ عن ہشام عن الحسن ۱۲ ۵۳ ترجمہ جاؤ اور یوسف اور اُسکے بھائی کی جستجو کرو اور اللہ کی بخشش سے ناامید نہ ہو ۱۲ ۵۴ ترجمہ ای عزیز ہمین اور ہمارے گھر والون کو سخت مصیبت پہونچی اور ہم تھوڑی پونجی لیکر آئے ہین پس تم ہمین پورا پیمانہ دو اور ہمین خیرات دو بیشک اللہ خیرات دینے والون کو دوست رکھتا ہی ۱۲

وہ پہلے غلہ خرید لیگئے تھے پس انھون نے حضرت یوسف سے درخواست کی کہ ان سے درگذر کرین اور اسی قلیل مال کے عوض مین انھین پورا غلہ دیدین جیسا کہ اس سے پہلے دونون مرتبہ دیا تھا کچھ کم نہ کرین اسی وجہ سے انھون نے کہا کہ ہمین پورا پیمانہ دیجیے اور ہمین خیرات دیجیے اللہ خیرات دینے والون کو دوست رکھتا ہی (بسند[۱]ہ) سدی سے مروی ہی کہ خیرات دینے سے مراد ان لوگون کی یہ تھی کہ جس قدر غلہ ہمارے روپے سے بڑھے وہ ہمین خیرات دیدیجیے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ مطلب ان کا یہ تھا کہ ہمارے بھائی کو ہمین بطور خیرات کے دیدیجیے کیونکہ اللہ خیرات دینے والون کو دوست رکھتا ہی (بسند[۲]ہ) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ جب ان لوگون نے حضرت یوسف سے یہ گفتگو کی تو حضرت یوسف بے اختیار رو دیئے اور ان سے وہ بات ظاہر کر دی جسکو ان سے چھپاتے تھے اور کہا۔ ہل[۳] علمتم ما فعلتم بیوسف واخیہ اذ انتم جاھلون۔ بنیامین کے ساتھ جو کچھ انھون نے کیا اس سے مراد وہ واقعات نہ تھے جو حضرت یوسف کے یہان پیش آئے جبکہ حضرت یوسف نے انھین لے لیا بلکہ وہ واقعات مراد تھے کہ انھون نے انکے اور انکے بھائی کے درمیان مین جدائی ڈالدی جبکہ انھون نے یوسف کے ساتھ وہ معاملات کئے پس جب حضرت یوسف نے ان سے یہ کہا تو ان لوگون نے کہا کہ کیا یوسف تمھین ہو حضرت یوسف نے کہا۔ انا[۴] یوسف وھذا اخی قد من اللہ علینا انہ من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین (بسند[۵]ہ) سدی سے مروی ہی کہ جب ان سے حضرت یوسف نے بتا دیا کہ مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہی تو وہ معذرت کرنے لگے اور کہنے لگے۔ تاللہ[۶] لقد آثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین۔ حضرت یوسف نے ان سے کہا۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین اسکے بعد حضرت یوسف نے ان سے اپنے والد کے حالات پوچھے (بسند[۸]ہ) سدی سے مروی ہے کہ حضرت یوسف نے ان سے پوچھا کہ میرے بعد میرے والد کی کیا حالت ہوئی انھون نے کہا (آپ کے بعد وہ بنیامین سے اپنا غم بہلاتے رہے مگر) جب بنیامین بھی ان سے جدا ہو گئے تو وہ رنج و غم مین نابینا ہو گئے پس حضرت یوسف نے

[۱] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲ [۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ [۳] ترجمہ۔ تم جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ کیا کیا جبکہ تم جاہل تھے ۱۲ [۴] ترجمہ۔ مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہی اللہ نے ہمپر احسان کیا ہی بیشک جو شخص پرہیزگاری کرتا ہی اور صبر کرتا ہی تو اللہ نیکو کارون کا اجر ضائع نہین کرتا ۱۲ [۵] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲ [۶] ترجمہ۔ اللہ کی قسم اللہ نے تمھین ہمپر فضیلت دی ہی اور بیشک ہم خطاوار ہین ۱۲ [۷] ترجمہ۔ آج تمپر کچھ ملامت نہین اللہ تمھین بخش دے اور وہ سب رحم کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے والا ہی ۱۲ [۸] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲

اذہبوا بقمیصی ہذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا واتونی باہلکم اجمعین[۱] جب حضرت یعقوب کے بیٹے (حضرت یوسف کا کرتہ لیکے) تو حضرت یعقوب نے کہا مجھے یوسف کی بو آرہی ہی (بسندہ[۲]) ابو ایوب ہوزنی سے روایت ہی کہ ہوا نے (اللہ سے) اجازت مانگی کہ حضرت یوسف کی بو اُن کے والد کو پہونچا دے اُس سے پہلے کہ وہ لوگ کرتہ لے کے حضرت یعقوب کے پاس پہونچین چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا حضرت یعقوب نے کہا - انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون[۳] (بسندہ[۴]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جب وہ لوگ (کرتہ لیکے) مصر سے چلے تو ہوا نے جوش کیا اور وہ حضرت یوسف کی خوشبو آٹھ دن کے راستہ سے لیکر پہونچگئی حضرت یعقوب نے کہا مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہی کہین تم مجھکو سٹھیایا ہوا نہ کہو (بسندہ[۵]) حسن (بصری) سے مروی ہی کہ اُنھون نے کہا ہم سے بیان کیا گیا ہی کہ اُس وقت حضرت یعقوب و حضرت یوسف کے درمیان مین اسی فرسخ کی مسافت تھی حضرت یوسف سرزمین مصر مین تھے اور حضرت یعقوب سرزمین کنعان مین تھے اور اُسکو بہت زمانہ گذر گیا تھا (مگر پھر بھی حضرت یعقوب نے انکی خوشبو پہچان لی) (بسندہ[۶]) ابن جریج سے انی لاجد ریح یوسف کی تفسیر مین مروی ہی کہ اُس وقت حضرت یعقوب و حضرت یوسف کے درمیان مین اسی فرسخ کا فصل تھا اور ستتر برس جدائی کو ہوچکے تھے (مگر پھر بھی حضرت یعقوب نے انکی بو پہچان لی) اور لولا ان تفندون کا مطلب یہ ہی کہ تم مجھے بے وقوف نہ کہو اور یہ نہ کہو کہ بڑھاپے کی وجہ سے تمھاری عقل زائل ہوگئی ہی اُس وقت انکے جو لڑکے وہان موجود تھے اُنھون نے کہا خدا کی قسم تم یوسف کی محبت مین اپنی اُسی قدیم غلطی پر ابتک قائم ہو (سمجھتے ہو یوسف زندہ ہی) پھر جب وہ قاصد جسے حضرت یوسف نے بھیجا تھا حضرت یوسف کی زندگی کی بشارت لیکر حضرت یعقوب کے پاس پہونچگیا بیان کیا گیا ہی کہ یہ قاصد یہوذا ابن یعقوب تھے (بسندہ[۷]) سدی سے مروی ہی کہ جب حضرت یوسف نے کہا کہ میرا یہ کُرتہ لیجاؤ اور میرے باپ کے مُنہ پر ڈالدو انکی بینائی پھر لوٹ آئیگی اور تم اپنے سب گھر والون کو میرے پاس لے آؤ تو یہودا نے کہا کہ مین ہی یوسف کا کرتہ خون مین ڈبو کر یعقوب کے پاس لیگیا تھا اور مین نے ہی انسے کہا تھا کہ یوسف کو بھیڑیئے نے کھا لیا اب آج مین ہی یہ کُرتہ

---

[۱] ترجمہ میرا یہ کُرتا لیجاؤ اور اُسکو میرے باپ کے مُنہ پر ڈالدو وہ پھر بینا ہو جائینگے اور تم اپنے سب لوگون کو لے آؤ ۱۲
[۲] حدثنی یونس قال نا ابن وہب قال حدثنی ابن شریح عن ابی ایوب الہوزنی ۱۲
[۳] ترجمہ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہی کہین تم مجھے سٹھیایا ہوا نہ کہو ۱۲
[۴] حدثنا ابو کریب قال نا وکیع عن اسرائیل عن ابن سنان عن ابن ابی الہذیل عن ابن عباس ۱۲
[۵] حدثنا بشر بن معاذ قال نا یزید بن زریع قال نا سعید عن قتادۃ عن الحسن ۱۲
[۶] حدثنا القاسم قال نا الحسین قال نا حجاج عن ابن جریج ۱۲
[۷] حدثنا ابن وکیع قال نا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲

لیجاؤنگا اور یعقوب سے کہونگا کہ یوسف زندہ ہی اور اُن کی آنکھ ٹھنڈی کرونگا جیسا کہ مین نے انھین رنجیدہ کیا تھا پس یہی یہوذا بشارت لیکر آئے الغرض جب یہ قاصد حضرت یوسف کا کُرتہ لیکر حضرت یعقوب کے پاس پہونچ گیا اور اُسکو اُنکے مُنہ پر ڈالدیا اور اُنکی بینائی پھر عود کر آئی تو اُنھون نے اپنی اولاد سے کہا کہ مین تم سے نہ کہتا تھا کہ مین اللہ کی طرف سے وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے اور یہ اِس وجہ سے کہ حضرت یعقوب کو معلوم ہوگیا تھا کہ حضرت یوسف کا خواب بہت سچا ہی جو اُنھون نے دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے اور آفتاب و ماہتاب مجھے سجدہ کر رہے ہین پس اُنھون نے حضرت یعقوب سے کہا کہ ای باپ ہمارے گناہون کے لیے استغفار کیجیے بیشک ہم خطاوار ہین حضرت یعقوب نے اُن سے کہا عنقریب مین تمھارے لیے اپنے پروردگار سے استغفار کرونگا بیان کیا گیا ہی کہ اُنھون نے صبح تک کے واسطے استغفار کو مؤخر کیا اور بعض لوگون نے یہ بھی کہا ہی کہ اُنھون نے شب جمعہ کے انتظار مین دعا کو مؤخر کیا (بسندہ [۵۱]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حضرت یعقوب نے (اپنے بیٹون سے) کہا عنقریب مین تمھارے لئے اپنے پروردگار سے استغفار کرونگا مطلب اُسکا یہ تھا کہ شب جمعہ کو مین تمھارے لیے دعا مانگونگا۔ پھر جب حضرت یعقوب اور اُن کی اولاد اور تمام گھر کے لوگ حضرت یوسف کے پاس پہونچے تو حضرت یوسف نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی حضرت یوسف سے ملاقات مصر مین داخل ہونے سے پہلے ہی ہوگئی کیونکہ حضرت یوسف اُن کے استقبال کو آئے تھے (بسندہ [۵۲]) سدی سے مروی ہی کہ حضرت یوسف کے بھائی اپنے تمام گھر بار کو لیکے چلے جب مصر کے قریب پہونچ گئے تو حضرت یوسف نے بادشاہ مصر سے کہا چنانچہ وہ اور شاہ مصر دونون استقبال کے لیے آئے جب یہ سب لوگ مصر پہونچ گئے تو حضرت یعقوب نے کہا اب انشاء اللہ امن کے ساتھ مصر مین داخل ہو پھر جب یہ لوگ حضرت یوسف کے پاس پہونچ گئے تو حضرت یوسف نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی (بسندہ [۵۳]) فرقد سنجی سے مروی ہی کہ جب قمیص حضرت یعقوب کے چہرہ پر ڈالدیا اور ان کی بینائی پھر عود کرائی تو حضرت یوسف کے کہنے کے موافق حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کے سب بھائی مصر کی طرف چلے جب مصر

---

[۵۱] حدثنا احمد بن الحسین الترمذی قال ثنا سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی قال ثنا الولید بن مسلم قال ثنا ابن جریج عن عطاء و عکرمۃ مولی ابن عباس عن ابن عباس ۱۲ [۵۲] حدثنا ابن وکیع قال ثنا عمرو عن اسباط عن السدی ۱۲

[۵۳] حدثنی الحارث قال ثنا عبد العزیز قال ثنا جعفر بن سلیمان عن فرقد السنجی ۱۲

قریب پہونچ گئے تو حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو اطلاع دی کہ مین اب قریب آگیا ہون پس حضرت یوسف انکی پیشوائی کے لیے چلے اور ان کے ساتھ مصر کے اور لوگ بھی تھے اہل مصر حضرت یوسف کی بہت تعظیم کرتے تھے جب دونون ایک دوسرے کے قریب آگئے حضرت یعقوب اپنے بیٹے یہوذا کے سہارے سے چل رہے تھے حضرت یعقوب نے جو گھوڑون کی طرف اور آدمیون کی طرف نظر کی تو پوچھا کہ اے یہوذا کیا یہ شاہ مصر ہی یہودا نے کہا نہین یہ آپ کا بیٹا یوسف ہی جب حضرت یوسف بالکل سامنے آگئے تو حضرت یوسف نے چاہا کہ پہلے سلام کرین مگر حضرت یعقوب نے روکدیا باوجودیکہ وہ اسکے زیادہ مستحق اور افضل تھے چنانچہ حضرت یعقوب نے کہا السّلام[1] علیک یا مذہب الاحزان پھر جب یہ لوگ مصر مین داخل ہوگئے تو حضرت یوسف نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھلایا لوگون کا اس مین اختلاف ہی کہ یہ دونون کون تھے جنکو حضرت یوسف نے تخت پر بٹھلایا بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ ایک تو اُن کے والد تھے اور دوسری اُنکی مان راحیل تھین اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ نہین بلکہ دوسری ان کی خالہ لیا تھین حضرت یوسف کی والدہ راحیل تو اس سے پہلے ہی انتقال کرچکی تھین پھر حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کی والدہ اور حضرت یعقوب کے تمام بیٹے سجدہ مین گر گئے (بسندہ[2]) قتادہ سے وخرّوا لہ سجدا[3] کی تفسیر مین مروی ہی کہ اُس زمانے مین تعظیم کا دستور یہ تھا کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرے (اُس وقت) حضرت یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ اے باپ میرے خواب کی یہی تعبیر ہی جو مین نے پہلے دیکھا تھا اللہ نے اُسے سچ کردیا یعنی آپ سب نے مجھے سجدہ کیا وہ گیارہ ستارے اور آفتاب و ماہتاب یہی ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرت کے یوسف کے خواب دیکھنے اور اسکی تعبیر ظاہر ہونے پر چالیس برس کا فصل ہوا

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[4]) سلمان فارسی سے مروی ہی کہ حضرت یوسف کے خواب دیکھنے اور اسکی تعبیر ظاہر ہونے مین چالیس برس کا فصل ہوا۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ اسّی برس کا فصل ہوا۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ[5]) حسن (بصری) کہتے تھے کہ حضرت یوسف کے یعقوب علیہ السلام سے جُدا ہونے اور پھر ملنے مین اسّی برس کا

---

[1] ترجمہ سلام ہو تجھپر اے دور کرنے والے رنج و غم کے ۱۲ [2] حدثنا محمد بن عبد الاعلی قال ثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادہ ۱۲
[3] ترجمہ اور وہ سب لوگ یوسف کے سامنے سجدہ مین گر پڑے ۱۲ [4] حدثنا محمد بن عبد الاعلی قال ثنا معتمر عن ابیہ قال ثنا ابو عثمان عن سلمان الفارسی ۱۲ [5] حدثنا عمرو بن علی قال ثنا عبد الوہاب الثقفی قال ثنا ہشام عن الحسن ۱۲

فصل تھا اِسی مدت مین حضرت یعقوب کے دل سے کبھی رنج دور نہین ہوا اور اُن کے آنسو برابر اُنکے رخسارون پر جاری رہے حالانکہ خدا کو اُس وقت روے زمین پر یعقوب سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا ([1]سندہ) حسن (بصری) سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ حضرت یوسف جب کنوین مین ڈالے گئے اُس وقت ان کی عمر سات برس کی تھی اور اس واقعہ کے اسّی برس کے بعد وہ حضرت یعقوب سے پھر ملے اور بعد اسکے تئیس برس اور زندہ رہے جب اُن کی وفات ہوئی اُس وقت اُن کی عمر ایکسو بیس برس کی تھی ([2]سندہ) حسن (بصری) کہتے تھے کہ حضرت یوسف جب کنوین مین ڈالے گئے اُس وقت اُن کی عمر سات برس کی تھی اور اسّی برس اپنے والد سے جدا رہے پھر بعد اسکے کہ اللہ نے اُنھین اُنکے والد سے ملا دیا اور اُنھون نے اپنے خواب کی تعبیر دیکھ لی تئیس برس زندہ رہے ایک سو بیس برس کی عمر مین وفات پائی۔

اور بعض اہل کتاب نے بیان کیا ہی کہ حضرت یوسف جس وقت مصر پہونچے اُن کی عمر سترہ سال کی تھی پھر تیرہ سال عزیز کے گھر مین رہے جب اِن کی عمر پوری تیس برس کی ہوئی اُس وقت شاہ مصر نے جس کا نام ریّان بن ولید بن ثروان بن اراشہ بن قاران بن عمرو بن عملاق بن لاود بن سام ابن نوح تھا ان کو اپنا وزیر بنایا یہ بادشاہ ایمان لے آیا تھا جب یہ مرا تو اسکے بعد قابوس بن مصعب ابن معاویہ بن نمیر بن سلواس بن قاران بن عمرو بن عملاق بن لاوذ بن سام بن نوح بادشاہ ہوا وہ کافر تھا اُسے حضرت یوسف نے خدا پر ایمان لانیکی ترغیب دی مگر اُسنے قبول نہین کیا۔

حضرت یوسف نے اپنے بھائی یہوذا کو اپنا وصی کیا بوقت وفات حضرت یوسف کی عمر ایکسو بیس برس کی تھی حضرت یعقوب سے بائیس برس جدا رہے اور پھر اُن کے ساتھ مصر مین سترہ برس رہے حضرت یعقوب کی وفات کا جب وقت آیا تو اُنھون نے حضرت یوسف کو وصی بنایا حضرت یعقوب مصر مین اپنے گھرانے کے ستر آدمیون کے ساتھ گئے تھے اُنھون نے اپنی وفات کے وقت حضرت یوسف سے کہدیا تھا کہ میری نعش لیجا کر میرے والد اسحاق کے پہلو مین دفن کرنا چنانچہ حضرت یوسف نے ایسا ہی کیا اُنکی نعش مبارک کو ملک شام مین لیجا کر دفن کیا پھر وہان سے لوٹ کر مصر آئے حضرت یوسف نے بھی وصیت کی تھی کہ میری نعش میرے باپ دادا کے پہلو مین دفن کیجائے چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام (اپنے زمانہ مین) اُنکی نعش کو

[1] حدثنا الحسن بن محمد قال ثنا داؤد بن مهران قال ثنا عبد الواحد بن زیاد عن یونس عن الحسن ۱۲ [2] حدثنی الحارث قال ثنا عبد العزیز قال ثنا مبارک بن فضالة عن الحسن ۱۲

تابوت مصر سے اپنے ساتھ لیگئے تھے جبکہ وہ مصر سے چلے۔ (لسندہ) ابن اسحاق سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھسے بیان کیا گیا ہی واللہ اعلم کہ حضرت یوسف کی جدائی حضرت یعقوب سے اٹھارہ برس رہی اور اہل کتاب کہتے ہین کہ چالیس برس یا اسکے قریب رہی اور حضرت یعقوب مصر آنیکے بعد سترہ برس حضرت یوسف کے ساتھ رہے اسکے بعد اللہ نے اُن کی روح قبض فرمائی۔ بیان کیا گیا ہی کہ حضرت یوسف کی نعش مبارک سنگ مرمر کے ایک صندوق مین رکھکر دریاے نیل کے کنارے پانی کے اندر دفن کیگئی تھی بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ حضرت یوسف اپنے والد کے بعد تیئیس برس زندہ رہے اور ایکسو بیس برس کی عمر مین وفات پائی ابن اسحاق کہتے تھے کہ توراۃ مین ان کی عمر ایکسو دس برس لکھی ہوئی ہی حضرت یوسف کے دو بیٹے پیدا ہوئے افرائیم اور منشا۔ افرائیم سے نون پیدا ہوئے اور نون سے یوشع پیدا جو حضرت موسی کے شاگرد تھے اور منشا سے موسے پیدا ہوئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ موسی بن منشا بھی نبی تھے اور حضرت موسیٰ بن عمران سے پہلے گذرے ہین اور اہل توراۃ کہتے ہین کہ خضر کی تلاش انھین موسی بن منشا نے کی تھی۔

حضرت خضر کا قصہ اور اُنکے حالات اور حضرت موسیٰ اور اُنکے شاگرد کے حالات علیہم السلام

ابوجعفر (طبری) کہتا ہی کہ خضر علیہ السلام بادشاہ فریدون بن اثفیان کے زمانے مین تھے یہی اکثر اگلے اہل کتاب کا قول ہی حضرت خضر علیہ السلام موسی بن عمران علیہ السلام کے پہلے سے تھے بعض لوگون نے کہا ہی کہ حضرت خضر ذوالقرنین اکبر کے لشکر کے سردار تھے وہ ذوالقرنین جو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے زمانے مین تھا جس نے بیر سبع (نامی کنوین) کی بابت فیصلہ کیا تھا اس کنوین کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مویشی کیلیے صحراے اردن مین کھودا تھا مگر اردن کے رہنے والون مین سے چند لوگون نے اس زمین پر اپنا دعوی ظاہر کیا جس مین وہ کنوان تھا پس حضرت ابراہیم نے اس کا مقدمہ ذوالقرنین کے سامنے پیش کیا جسکے یہان خضر علیہ السلام سردار لشکر تھے جب کہ ذوالقرنین تمام عالم کی سیر کر رہے تھے حضرت خضر کا گذر ذوالقرنین کے ساتھ چشمۂ آبحیات پر ہوا اور انھون نے اسکا پانی پی لیا یہ واقف نہ تھے کہ آب

سلہ حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲۔

الحشمی کی کیا خاصیت ہی اور نہ ذوالقرنین کو اور اُن کے ساتھ والون کو اس کا حال معلوم تھا
پس حضرت خضر کو حیات جاوید ملی اور وہ اُن[1] کے نزدیک ابتک زندہ ہین اور بعض لوگون کا
بیان ہی کہ ذوالقرنین اُن لوگون کی اولاد سے ہین جو ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے تھے
اور ان کے دین کے پیرو تھے اور اُن کے ساتھ بابل سے ہجرت کر کے گئے تھے اور کہا ہی کہ
انکا نام بلیا تھا وہ بیٹے تھے ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کے
اور اُنھون نے یہ بھی کہا ہی کہ ان کے والد بہت بڑے بادشاہ تھے۔ اور بعض لوگون نے
بیان کیا ہی کہ وہ ذوالقرنین جو ابراہیم علیہ السلام کے زمانے مین تھے یہ وہی فریدون بن
اثفیان تھے اور اُنھون نے کہا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام انھین کے لشکر کے سردار تھے
اور (بسند[2]) عبداللہ بن شوذب نے بیان کیا ہی کہ حضرت خضر جو فارس کی اولاد مین سے
ہین اور حضرت الیاس جو بنی اسرائیل کی اولاد سے ہین یہ دونون ہر سال موسم حج مین ملتے ہین
(بسند[3]) ابن اسحاق سے مروی ہی وہ کہتے تھے مجھے خبر ملی ہی کہ اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل
مین ایک شخص کو جو انھین مین سے تھے بادشاہ بنایا اُنکا نام ناشیہ بن اموص تھا پھر اللہ
عزوجل نے اُنکے لیے خضر علیہ السلام کو نبی کیا خضر علیہ السلام کا نام جیسا کہ وہب بن منبہ نے
بنی اسرائیل سے نقل کیا ہی اور میا بن خلقیا تھا ہارون بن عمران کی اولاد سے تھے اس بادشاہ کے زمانے
مین جسکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہی اور فریدون کے زمانے مین ہزار برس سے زیادہ فصل تھا۔
مگر جس شخص نے یہ بیان کیا ہی کہ خضر علیہ السلام فریدون اور ذوالقرنین اکبر کے زمانے مین تھے اور
موسیٰ علیہ السلام کے پہلے سے تھے اسی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہی اور اس شخص کا قول بھی صحیح ہوسکتا
ہی جس نے بیان کیا ہی کہ وہ اُس ذوالقرنین کے لشکر کے سردار تھے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے زمانے مین تھا اور اُنھون نے آبحیات پی لیا تھا (اس وجہ سے اتنی بڑی زندگی پائی) اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے زمانے مین معبوث نہین ہوئے بلکہ ناشیہ بن اموص کے زمانے مین معبوث
ہوئے یہ ناشیہ بن اموص وہی شخص ہی جسکو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہی کہ وہ بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا
اور بشتاسب بن لہراسپ کے زمانے مین تھا بشتاسپ اور فریدون کے درمیان مین اتنا

---

[1] جمہور اہل اسلام کے نزدیک بھی حضرت خضر علیہ السلام ابتک زندہ ہین ۱۲ [2] حدثنا عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالحکیم المصری قال ثنا محمد بن المتوکل قال ثنا ضمرۃ بن ربیعۃ عن عبداللہ بن شوذب ۱۲ [3] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال حدثنی ابن اسحاق ۱۲

طویل زمانہ گذرا ہی جسکو کوئی مورخ بھول نہین سکتا اور عنقریب جب مین لہتاسپ کا ذکر کرونگا تو اس زمانے کی مقدار بیان کرونگا۔

ہم نے اس قول کو کہ حضرت خضر موسی بن عمران علیہ السلام کے پہلے سے تھے۔ اس قول پر جسکے قائل ابن اسحاق ہین اور وہ اُسکو وہب بن منبہ سے نقل کرتے ہین بسبب اُس حدیث کے ترجیح دی جو اُبی ابن کعب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ حضرت موسی بن عمران کے وہ ساتھی یعنی وہ عالم جنکی تلاش کا اللہ نے انھین حکم دیا تھا جب انھون نے خیال کیا کہ دُنیا مین مجھسے زیادہ کوئی عالم نہین ہی وہ خضر ہی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خدا کی مخلوقات کا اور ایام ماضیہ کا اور ایام مستقبلہ کا علم کسی کو ہو نہین سکتا ابی بن کعب سے[1] (بسندہ) مروی ہی سعید کہتے تھے مین نے ابن عباس سے کہا کہ نوف کہتے ہین کہ خضر انکا نام نہین ہی جنکے ساتھ موسی علیہ السلام رہے تھے ابن عباس نے کہا وہ غلط کہتے ہین ہم سے ابی بن کعب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ موسی علیہ السلام (ایک مرتبہ) بنی اسرائیل مین خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اُنسے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ علم کس کو ہی حضرت موسیٰ نے کہا مجھے پس اللہ کو انپر غصہ آیا کہ اُنھون نے اس بات کو خدا کے حوالہ کیون نہ کیا پھر اللہ نے اُن سے فرمایا کہ ہان ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین مین ہی وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہی حضرت موسی نے کہا کہ اے پروردگار مین اُس سے کیونکر ملون اللہ نے فرمایا تم ایک مچھلی لو اور اسکو زنبیل مین رکھو جہان وہ مچھلی گم ہوجائے وہ بندہ ہمارا وہین ملیگا چنانچہ حضرت موسیٰ نے ایک مچھلی اور اُسکو (پکواکر) زنبیل مین رکھ لیا اور اپنے خادم سے کہا کہ جب یہ مچھلی کھو جائے تو مجھے اطلاع دینا پھر وہ دونون دریا کے کنارے کنارے چلے یہان تک کہ ایک پتھر کی چٹان انھین ملی حضرت موسیٰ اسی پر سو رہے وہین مچھلی زنبیل سے تڑپکر دریا مین گر پڑی اللہ نے اس مقام پر پانی کا بہاؤ روک دیا اور مچھلی کے گرنے کی جگہ مین طاق کے مثل بنگیا وہ مچھلی کے جانے کی جگہ حضرت موسی اور اُنکے خادم کے لیے باعث تعجب ہوگئی (مگر اس وقت انکو کچھ خبر نہین ہوئی اور) وہ آگے چل دیے جب کھانے کا وقت آیا تو حضرت موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ ہمین دیدو اس سفر مین ہمین بہت تکلیف ہوئی حضرت موسی علیہ السلام کو تکلیف سفر اس وقت محسوس ہوئی جب وہ اس مقام سے آگے بڑھگئے جہان کا اللہ نے انھین حکم دیا تھا حضرت موسی کے خادم نے کہا کہ جب ہم اس پتھر کے پاس سو رہے تھے اس وقت مین اُس مچھلی کو بھول گیا اور اسکا یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلایا اُس مچھلی کے جانے کا نشان

[1] حدثنا ابو کریب قال ثنا ... بن ... عن عمرو ... [illegible] ۱۲

دریا مین بنگیا تھا حضرت موسیٰ نے کہا ہم اسی مقام کی تلاش مین تھے پس وہ پیچھے لوٹے یہان تک کہ
کہ اس پتھر کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ ایک شخص چادر اوڑھے ہوئے لیٹے ہین (انھین کا نام خضر تھا)
حضرت موسیٰ نے اُنکو سلام کیا اُنھون نے کہا یہان سلام کہان حضرت موسیٰ نے کہا مین موسیٰ ہون
(یہان کا رہنے والا نہین ہون) اُنھون نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ حضرت موسیٰ نے کہا ہان حضرت
خضر نے کہا اے موسیٰ مجھے خدا کی طرف سے ایسا علم ملا ہی کہ تم اسکو نہین جانتے اور تمکو خدا کی طرف سے
ایسا علم ملا ہی کہ مین اُسکو نہین جانتا حضرت موسیٰ نے کہا تو مین تمھارے ساتھ رہونگا تاکہ جو علم تمھین
خدا نے سکھایا ہی مجھے بھی سکھادو حضرت خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہو تو مجھسے کسی چیز کی بابت
سوال نکرنا جب تک کہ مین خود تمھین اُسکی اصل حقیقت نہ بتادون پھر حضرت موسیٰ اور حضرت خضر
دریا کے کنارے کنارے چلے یہانتک کہ ایک ملاح کشتی مین سوار ملا اُسنے حضرت خضر کو پہچان لیا
اور اُسنے بغیر اجرت سوار کر لیا اتنے مین ایک چڑیا آئی اور اُسنے کشتی کے کنارے پر بیٹھکر پانی مین
چونچ ڈالی حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا میرے علم اور تمھارے علم نے خدا کے علم سے اسیقدر
حصہ لیا ہی جس قدر اس چڑیا نے اس دریا سے لیا ہی پھر یکایک حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ حضرت خضر
اُس کشتی کا تختہ اکھاڑ رہے ہین حضرت موسیٰ نے اُنسے کہا ان لوگون نے ہمین بغیر اجرت سوار کر لیا
اور تم اُنکی کشتی توڑے ڈالتے ہو تاکہ ان لوگون کو غرق کردو تم نے یہ بہت ہی بُرا کام کیا حضرت
خضر نے کہا مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہکر صبر نہ کر سکوگے حضرت موسیٰ نے کہا مین
بھول گیا اسکا مواخذہ مجھسے نکرو پس یہ پہلا اعتراض حضرت موسیٰ سے بوجہ نسیان کے صادر ہوا
بعد اسکے وہ دونون کشتی سے اُترکے چلے ایک لڑکے کو دیکھا کہ وہ اور لڑکون کے ساتھ کھیل رہا ہی
حضرت خضر نے اُسکا سر کاٹ ڈالا حضرت موسیٰ نے اُنسے کہا کہ تم نے ایک بے گناہ لڑکے کو قتل
کردیا بغیر کسی قصاص کے بیشک تم نے بُرا کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم
میرے ساتھ رہکر صبر نہ کر سکوگے حضرت موسیٰ نے کہا اگر اب مین پھر کوئی اعتراض کرون تو تم مجھے
اپنے ساتھ نہ رکھنا تم میرے جانب سے معذور سمجھے جاؤگے چنانچہ پھر وہ دونون چلے یہانتک
کہ ایک بستی مین پہونچے وہان کے لوگون سے اُن دونون نے کھانا مانگا مگر وہان کوئی ایسا نہ ملا
جو اُنکو کھلادے یا پانی پلادے پھر وہان ان دونون نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی حضرت
خضر نے اسکو اپنے ہاتھ سے درست کردیا حضرت موسیٰ نے اُنسے کہا کہ ان لوگون نے ہماری
دعوت بھی نہ کی اور رہنے کو جگہ بھی ندی اگر تم چاہتے تو اُنسے اجرت لے لیتے حضرت خضر نے

کہا بس اب ہمارے اور تمھارے درمیان مین جدائی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مجھے یہ آرزو ہی کہ کاش حضرت موسی صبر کرتے تو اور آیندہ کے حالات ہمین معلوم ہوتے (بسندہ[1]) حضرت ابن عباس سے روایت ہی کہ اُنھون نے اور حر بن قیس فزاری نے اُس شخص کے نام مین اختلاف کیا جنکے ساتھ حضرت موسی رہے تھے ابن عباس کہتے تھے کہ اُنکا نام خضر تھا اسی حالت مین حضرت ابی بن کعب اُدھر سے گذرے حضرت ابن عباس نے اُنھین بُلا لیا اور کہا کہ مجھ مین اور ان مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اُس ساتھی کی بابت اختلاف ہی جن سے ملنے کی سبیل حضرت موسی علیہ السلام نے (اللہ سے) پوچھی تھی کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا حال کچھ سُنا ہی حضرت ابی بن کعب نے کہا ہان مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی آپ فرماتے تھے کہ ایکدن اس حال مین کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت مین کھڑے ہوئے تھے یکایک ایک شخص آیا اور اُسنے پوچھا کہ آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہین جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو حضرت موسیٰ نے کہا نہین پس اللہ نے اُنپر وحی بھیجی کہ ہان ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ علم رکھتا ہی حضرت موسیٰ نے اُنسے ملنے کی سبیل پوچھی تو اللہ نے مچھلی کو نشانی قرار دیا اور فرمایا کہ جب مچھلی کو تم نہ پاؤ تو پھر پیچھے لوٹ پڑنا تمھین وہ ملجائینگے پس حضرت موسی مچھلی کو لیکے چلے (جب وہ مچھلی کھوگئی تو) حضرت موسیٰ نے کہا ہم اسی کی تلاش مین تھے چنانچہ پھر وہ پیچھے لوٹ پڑے اور حضرت خضر انکو ملگئے پھر اُنکا وہی حال ہوا جو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر فرمایا ہی (بسندہ[2]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ اُنھون نے اور حر بن قیس فزاری نے حضرت موسی کے ساتھی کی بابت اختلاف کیا پھر اُنھون نے ویسی ہی حدیث نقل کی (بسندہ[3])

حضرت ابن عباس سے واذ قال موسیٰ لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین الآیہ کی تفسیر مین مروی ہی کہ جب حضرت موسیٰ اور انکی قوم کے لوگ مصر پر غالب آئے اور انکی قوم مصر مین فروکش ہوئی اور پورا تسلط ہوگیا تو اللہ عزوجل نے حضرت موسی کو حکم بھیجا کہ اپنی قوم کو خدا کے احسانات یاد دلائین آل فرعون کے پنجہ سے اُنکی نجات کا ذکر کیا اور اُنکی دشمن کی ہلاکی اور مُلک مصر مین انھین قبضہ ملنے کا ذکر کیا حضرت موسی نے

[1] حدثنی العباس بن الولید قال اخبرنی ابی قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابن عباس ۱۲ [2] حدثنی محمد بن مرزوق قال ثنا حجاج بن المنہال قال ثنا عبد اللہ بن عمر النمیری عن یونس بن یزید قال سمعت الزہری یحدث قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابن عباس ۱۲ [3] حدثنا محمد بن سعد قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس ۱۲

انھین نعمتون کے بیان مین کہا کہ خدا نے تمھارے نبی موسیٰ سے کلام کیا اور مجھے اپنے لیے برگزیدہ
اور مجھپر اپنی محبت نازل کی اور جو کچھ تم نے خدا سے مانگا خدا نے تھین دیا تمھارے نبی تمام روے
زمین کے لوگون سے افضل ہین تم لوگ توراۃ کی تلاوت سے مشرف ہو غرض جو جو نعمتین خدا
نے انھین دی تھین ان سب کا ذکر کیا بنی اسرائیل مین سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اُسنے کہا کہ یا
نبی اللہ بیشک ایسا ہی ہی جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہم سمجھ گئے مگر یہ بتائے کہ دنیا مین کوئی آپ سے
بھی زیادہ عالم ہی حضرت موسیٰ نے کہا نہین پس اللہ عزوجل نے جبرئیل علیہ السلام کو انکے پاس
بھیجا انھون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی تھین کیا معلوم کہ مین اپنا علم کہان کہان رکھتا ہون بیشک
دریا کے کنارے ایک شخص ہی وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہی حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ یہ شخص
خضر تھے پس حضرت موسیٰ نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ انسے ملاقات کرادے اللہ نے
اُنپر وحی بھیجی کہ تم دریا پر جاؤ دریا کنارے تمھین ایک مچھلی ملیگی اُسے تم پکڑلو اور اپنے خادم کو دیدو
بعد اسکے دریا کے کنارے ہی کنارے چلے جاؤ جس مقام پر وہ مچھلی تمھارے پاس سے جاتی رہے
وہین تم اُس نیک بندے کو پاؤگے جسکی تم تلاش کرتے ہو چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے
تا آنکہ سفر بہت طویل ہو گیا اور وہ تھک گئے تو اُنھون نے اپنے خادم سے مچھلی کو پوچھا انکے خادم
نے کہا کہ ہم جب اس پتھر پر سوئے تھے تو وہ مچھلی مجھسے وہین رہگئی اسکا ذکر کرنا مجھے شیطان نے بھلا
دیا پھر خادم نے کہا کہ مین نے دیکھا تھا کہ جب وہ مچھلی دریا مین گری تو اسکے جانیکا راستہ بنگیا حضرت
موسیٰ اسکو سنکر خوش ہوئے اور لوٹے یہان تک کہ جب اُس پتھر کی چٹان پر پہونچے تو مچھلی وہین
موجود تھی مچھلی نے تڑپ کر پانی مین جانا چاہا اور حضرت موسیٰ نے اسکا تعاقب کیا اپنی لاٹھی سے
مچھلی کو پانی سے ہٹاتے جاتے تھے مگر جہان جہان وہ مچھلی جاتی تھی وہان کا پانی خشک ہو جاتا
تھا یہان تک کہ وہ مثل پتھر کے ہو جاتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس واقعہ سے بڑا تعجب
ہو رہا تھا یہان تک کہ وہ مچھلی دریا کے جزائر مین سے ایک جزیرہ پر پہونچے خضر علیہ السلام وہین
ملے حضرت موسیٰ نے انھین سلام کیا حضرت خضر نے کہا وعلیک السلام اور پوچھا کہ اس سرزمین
مین یہ سلام کہان ہی تم کون ہو اُنھون نے کہا مین موسیٰ ہون حضرت خضر نے کہا بنی اسرائیل
والے اُنھون نے کہا ہان پس حضرت خضر نے کہا مرحبا مرحبا آپ کیون آئے حضرت موسیٰ نے کہا
مین اس لیے آیا ہون کہ جو علم آپ کو خدا نے تعلیم کیا ہی مجھے بھی سکھا دیجیے حضرت خضر نے کہا آپ
میرے ساتھ رہکر صبر نہین کر سکتے مطلب یہ تھا کہ آپ میری باتون کی برداشت نہ کر سکین گے

حضرت موسیٰ نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائینگے اور مین کسی بات مین آپ کی نافرمانی نہ کرونگا چنانچہ حضرت موسیٰ انکے ساتھ ہوئے حضرت خضر نے اُنسے کہا تو آپ میری کسی بات پر اعتراض نہ کیجیگا تاوقتیکہ مین اسکی حقیقت آپ سے نہ بیان کردون پھر وہ دونون عبور دریا کی غرض سے کشتی پر سوار ہوئے حضرت خضر نے کشتی توڑ ڈالی حضرت موسیٰ نے اُنسے کہا کیا تم نے یہ کشتی اس لیے توڑ ڈالی کہ اسکے سوار ڈوب جائین تم نے بہت برا کام کیا اسکے بعد راوی نے پورا قصہ بیان کیا (بسندہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار عز و جل سے (ایک روز موقع پاکر) دریافت کیا کہ ای پروردگار سب بندون مین زیادہ محبوب تجھے کون ہو اللہ نے فرمایا وہ جو مجھے یاد کرے اور کبھی نہ بھولے پھر حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ تیرے سب بندون مین علم قضا کس کو زیادہ ہو اللہ نے فرمایا وہ جو حق پر فیصلہ کرے اور اپنے خواہش نفسانی کا اتباع نہ کرے حضرت موسیٰ نے پوچھا ای میرے پروردگار تیرے بندون مین سب سے زیادہ علم کس کو ہو اللہ نے فرمایا وہ جو لوگون سے علم حاصل کر کرکے اپنا علم بڑھائے اس نیت سے کہ شاید کوئی ایسی بات اسکو معلوم ہوجائے جس سے اسکو ہدایت ملے یا گمراہی سے بچے حضرت موسیٰ نے پوچھا ای میرے پروردگار دنیا مین کوئی مجھسے بھی زیادہ علم والا ہو اللہ نے فرمایا ہان حضرت موسیٰ نے پوچھا ای میرے پروردگار کون ہو اللہ نے فرمایا خضر حضرت موسیٰ نے پوچھا مین انکو کہان پاؤنگا اللہ نے فرمایا دریا کے کنارے اس پتھر کے پاس جہان مچھلی کھو جائے حضرت موسیٰ انکی تلاش مین چلے یہان تک کہ وہ واقعات پیش آئے جو اللہ نے ذکر فرمائے ہین حضرت موسیٰ جب اُس پتھر کے پاس پہونچے (تو اُنھین خضر علیہ السلام ملے) ہر ایک نے دوسرے کو سلام کیا حضرت موسیٰ نے کہا مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے اپنے ساتھ رکھئے حضرت خضر نے کہا آپ میرے ساتھ نہین رہ سکتے حضرت موسیٰ نے کہا مین آپ کے ساتھ رہ سکتا ہون حضرت خضر نے کہا تو شرط یہ ہو کہ اگر آپ میرے ساتھ رہین تو کسی بات کو آپ مجھسے نہ پوچھین تاوقتیکہ مین خود اسکی حقیقت نہ آپ سے بیان کردون چنانچہ وہ دونون ساتھ چلے یہان تک کہ جب کشتی مین سوار ہوئے تو حضرت خضر نے اس کشتی (کے ایک تختہ) کو توڑ ڈالا حضرت موسیٰ نے کہا کیا آپنے اس کشتی کو اس لیے توڑ دیا کہ جو لوگ اسپر سوار ہین وہ ڈوب جائین بیشک آپ نے یہ بری بات کی حضرت خضر نے کہا کیا مین نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہکر صبر نہین کرسکتے حضرت موسیٰ نے کہا جو مین بھول گیا

لہ حدثنا ابن حمید قال ثنا یعقوب القمی عن ہارون بن عنترۃ عن ابیہ عن ابن عباس ۱۲

اسکا مواخذہ مجھسے نہ کیجیے اور مجھے تنگ نہ پکڑیئے اسکے بعد پھر وہ دونون چلے راستے مین ایک لڑکا ملا حضرت خضر نے اُسکو مار ڈالا حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم نے ایک بے گناہ کی جان بغیر کسی معاوضہ کے لے لی بیشک یہ کام آپ نے بُرا کیا اسلئے قولہ لاتخذت علیہ اجرا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ دیوار کے بارے مین جو کچھ حضرت موسیٰ نے کہا وہ اپنے فائدہ کیلیئے اور دُنیاوی چیز کے ملنے کے لئے کہا مگر کشتی کے اور لڑکے کے بارے مین جو کچھ کہا وہ محض اللہ عزوجل کیلیئے کہا تھا حضرت خضر نے کہا بس اب یہی ہمارے اور آپکے درمیان مین جدائی کا وقت ہی عنقریب مین آپ کو ان امور کی اصل حقیقت بتادونگا جن پر آپ صبر نہین کر سکے چنانچہ اُن سے بیان کیا کہ اما السفینۃ الخ و اما الغلام الخ و اما الجدار الخ پھر حضرت خضر اُن کو لیکر دریا مین سوار ہوئے یہان تک کہ ایک ایسے مقام پر پہونچے کہ وہان سے زیادہ پانی کہین نہ تھا وہین اللہ نے ایک پرندہ بھیجا وہ اپنی چونچ سے پانی پینے لگا حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ اس پرندہ نے آپکے خیال مین کس قدر پانی دریا سے لیا ہوگا حضرت موسیٰ نے کہا بہت ہی کم حضرت خضر نے کہا اے موسیٰ ہمارا اور آپ کا علم خدا کے سامنے ایسا ہی ہی جیسا اس پرندہ نے اس دریا سے لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل مین کہا تھا کہ مجھسے زیادہ علم کسی کو نہین ہی یا اسکو کسی سے بیان کیا تھا اس وجہ سے انھین حکم ملا کہ خضر کے پاس جاؤ (بسندہ [۵۳]) سعید بن جُبیر سے مروی ہی وہ کہتے تھے مین حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا انکے پاس کچھ لوگ اہل کتاب مین سے تھے بعض لوگون نے کہا کہ اے ابو العباس نوف جو حضرت کعب کی بی بی کے بیٹے ہین حضرت کعب سے روایت کرتے ہین کہ موسیٰ نبی علیہ السلام جو ایک عالم کی تلاش مین نکلے تھے یہ وہ موسیٰ تھے جو منشا (بن یوسف علیہ السلام) کے بیٹے تھے حضرت ابن عباس نے (بہت تعجب سے) پوچھا کہ کیا نوف ایسا کہتے ہین مین نے کہا ہان حضرت ابن عباس نے کہا نوف جھوٹ بولتے ہین پھر حضرت ابن عباس نے کہا کہ مجھسے ابی بن کعب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کرتے تھے کہ حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے انھون نے اپنے پروردگار بزرگ و برتر سے درخواست کی کہ اے پروردگار اگر تیرے بندون مین کوئی مجھسے بھی زیادہ علم رکھتا ہو تو مجھے اس کا پتہ بتادے اللہ تعالے نے ان سے فرمایا کہ ہان میرے بندون مین ایسے لوگ بھی ہین جو تم سے زیادہ علم رکھتے ہین بعد اسکے اللہ نے انھین حضرت خضر کا

---

[۵۱] یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہی جسمین یہ پورا قصہ بیان ہوا ہی ۱۲ [۵۲] یہ بھی انھین آیتون کی طرف اشارہ ہی جن مین حضرت خضر کے جوابات مذکور ہین ۱۲ [۵۳] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ قال حدثنی محمد بن اسحاق عن الحسن بن عمارۃ عن الحکم بن عتیبۃ عن سعید بن جُبیر ۱۲

پتہ بتا دیا اور اُنکو حضرت خضر سے ملنے کی اجازت دی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے اور اُنکے
ہمراہ اُنکے خادم بھی تھے اور اُنکے ساتھ (ناشتہ کے لیے) ایک بھنی ہوئی مچھلی بھی تھی اُسے کہدیا گیا تھا
کہ یہ مچھلی جس مقام پر زندہ ہو جائے حضرت خضر تمھین اسی مقام پر ملین گے اور تمھاری حاجت اُنسے
پوری ہو جائیگی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہانتک کہ جب تھک گئے اور انھین ایک پتھر ملا یہ وہ
مقام تھا جہان آب حیات کا چشمہ تھا جو شخص اسکا پانی پی لیتا تھا ہمیشہ زندہ رہتا تھا اور اگر کوئی مردہ چیز
اُس پانی کے قریب آ جاتی تھی تو وہ بھی زندہ ہو جاتی تھی جب حضرت موسیٰ اور اُنکے خادم اس مقام
مین فروکش ہوے تو اُس مچھلی کو وہ پانی لگ گیا اور وہ زندہ ہو کر دریا مین چلی گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام
جب اُس مقام سے آگے بڑھے کچھ تھوڑی ہی دور گئے ہونگے کہ حضرت موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ہمارا
ناشتہ لاؤ اس سفر مین ہمین بہت تکلیف ہوئی خادم کو اس وقت مچھلی کا خیال آیا اور انھون نے کہا کہ جب ہم
اُس پتھر کے پاس سوئے تھے وہین وہ مچھلی رہگئی مجھے اُس مچھلی کا خیال شیطان نے بھلا دیا اس مچھلی نے
دریا مین عجیب طریقہ سے اپنا راستہ بنا لیا ہے حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام جب لوٹے
اور اُس پتھر پر چڑھے تو دیکھا کہ ایک آدمی چادر اوڑھے ہوے پڑا ہے (یہی حضرت خضر تھے) حضرت
موسیٰ نے اُسے سلام کیا انھون نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو حضرت موسیٰ نے کہا مین موسیٰ
ابن عمران ہون حضرت خضر نے پوچھا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ حضرت موسیٰ نے کہا ہان مین وہی ہون
حضرت خضر نے کہا کہ آپ یہان کیون آئے ہین آپکو تو اپنی قوم ہی مین بہت کام ہے حضرت موسیٰ نے کہا
مین اس لیے آیا ہون کہ جو علم خدا نے آپکو سکھایا ہے اسکو مجھے بھی سکھا دیجیے حضرت خضر نے کہا کہ آپ
میرے ساتھ رہکر صبر نہین کر سکتے - حضرت خضر غیب کی کچھ باتین جانتے تھے اُنھین کے موافق عمل کرتے
تھے حضرت موسیٰ نے کہا مین صبر کر سکونگا حضرت خضر نے کہا آپ کیونکر ایسی بات پر صبر کر سکینگے
جسکی حقیقت آپکو معلوم نہین یعنے آپ تو ظاہری بات کو دیکھین گے اور مخفی بات پر آپکی نظر نہ پہونچے گی جسکو
مین جانتا ہون حضرت موسیٰ نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنیوالا پائینگے اور مین کسی بات مین آپکی
نافرمانی نکرونگا اگرچہ کوئی بات میرے مخالف آپ کرین حضرت خضر نے کہا تو اچھا اگر آپ میرے ساتھ ہون تو
مجھسے کسی چیز کی بابت سوال نکرین گو وہ چیز آپکو بری معلوم ہو یہانتک کہ مین خود اُسکی حقیقت آپ سے
بیان کرون چنانچہ دونون دریا کے کنارے آئے اور کشتی والون سے کہتے تھے کہ ہمکو کشتی مین سوار
کرا دو یہانتک کہ ایک نئی اور مضبوط کشتی اس طرف سے گذری کہ کوئی کشتی اس سے خوبصورت
اور اس سے عمدہ اور اس سے مضبوط اُس طرف سے نہ گذری تھی دونون نے اُس کشتی کے

لوگون سے بھی سوال کیا کہ ہمین بٹھلا لو چنانچہ انھون نے بٹھلا لیا جب یہ دونون اطمینان سے اُس کشتی مین بیٹھ گئے اور وہ کشتی وسط دریا مین پہونچ گئی تو حضرت خضر نے اپنے پاس سے ایک بسولا اور ایک ہتوڑی نکالی اور اُس کشتی کو پھاڑ ڈالا اور ایک تختہ (علیٰحدہ سے) لے کے اُسمین پیوند لگانے لگے حضرت موسیٰ نے کہا اس سے بڑھکر اور برا کام کیا ہوگا آپنے اُس کشتی کو پھاڑ ڈالا تاکہ اُسکے سوار غرق ہو جائین آپنے بہت ہی بُرا کام کیا حضرت خضر نے کہا مین تو آپ سے کہہ چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہکر صبر نہین کر سکتے حضرت موسیٰ نے کہا جو مین بھول گیا اسپر مواخذہ نہ کیجیے یعنے مینے بھولے سے خلاف عہد کیا مجھے تنگ نہ پکڑیے بعد اُسکے وہ دونون کشتی سے اُترے اور چلے یہانتک کہ ایک بستی میں پہونچے کچھ لڑکے وہان کھیل رہے تھے اُنمین ایک لڑکا ایسا تھا کہ اُس سے زیادہ خوش طبع اور خوشرو کوئی لڑکا نہ تھا حضرت خضر نے اُسے پکڑا اور ایک پتھر لیکر اُسکا سر کچل دیا اور اُسکو مار ڈالا حضرت موسیٰ نے جو ایسے سخت کام کو دیکھا تو کسی طرح وہ اسپر صبر نکر سکے کہ ایک بے گناہ کمسن بچے کو حضرت خضر نے مار ڈالا پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی معاوضہ کے قتل کر دیا بیشک آپ نے بہت برا کام کیا حضرت خضر نے کہا مینے تو آپ سے کہدیا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہکر صبر نکر سکین گے حضرت موسیٰ نے کہا (مجھسے خطا ہوئی) اگر اب مین آپکی کسی بات پر اعتراض کرون تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا بیشک آپ میری طرف سے معذور ہونگے پھر وہ دونون چلے یہانتک کہ ایک بستی مین پہونچے وہان کے رہنے والون سے ان دونون نے کھانا مانگا مگر اُن لوگون نے انکی دعوت سے انکار کر دیا وہان اُنھین ایک دیوار ملی جو گرنے چاہتی تھی حضرت خضر نے اُسکو گرا کر پھر اُسے بنا دیا حضرت موسیٰ نے جو دیکھا کہ یہ بے وجہ تکلیف اُٹھا رہے ہین تو فرمایا کہ اگر آپ چاہتے تھے تو ان لوگون سے اس کام کی اُجرت لے لیتے انسے ہمنے کھانا مانگا انھون نے ہمین کھانا نہ کھلایا انسے ہمنے مہمان بننے کی خواہش کی انھون نے ہمین مہمان نہ بنایا اور آپ بیوجہ انکا کام کر رہے ہین اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت آپ کو ملتی حضرت خضر نے کہا بس یہی ہمارے اور آپکے درمیان مین جدائی کا وقت ہو عنقریب مین آپکو ان تمام باتون کی اصل حقیقت بتاتا ہون جنپر آپ صبر نہین کر سکے - وہ کشتی چند مسکینون کی تھی جو دریا مین کام کرتے تھے مینے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دون کیونکہ دریا پار ایک بادشاہ ظالم تھا جو اچھی کشتیون کو چھین لیا کرتا تھا مینے اس کشتی کو عیب دار کر دیا تاکہ اُس بادشاہ سے محفوظ رہے چنانچہ جب اُس بادشاہ نے اس کشتی مین یہ عیب دیکھا تو اُس سے محفوظ رہی - اور اُس لڑکے کی یہ کیفیت ہو کہ اُسکے ماں باپ مومن تھے (اور خود وہ لڑکا کافر تھا) مجھے خوف ہوا کہ وہ اپنے ماں باپ کو اپنے کفر کے سبب سے پریشان

کر دیگا لہذا ہمنے چاہا کہ اللہ اسکے عوض مین اُنھین دوسرا لڑکا دے جو اس سے زیادہ پاکیزہ اور خدا ترس ہو باقی رہی دیوار تو وہ دو یتیم لڑکون کی تھی اور اُس دیوار کے نیچے انکا خزانہ تھا ان دونون لڑکون کا باپ ایک نیک مرد تھا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ خزانہ علم کا تھا (یعنے کتب علمیہ اسکے نیچے مدفون تھین) (بسند ۵۱) عکرمہ سے روایت ہو کہ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ حضرت موسیٰ کے خادم کا ذکر کسی روایت مین نہین آتا حالانکہ وہ بھی حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے حضرت ابن عباس نے کہا کہ اس خادم کا یہ حال ہوا کہ اُس نے چشمۂ آب حیات کا پانی پی لیا اور اُسے ہمیشہ کی زندگی ملگئی حضرت خضر نے اُسے پکڑ کے ایک کشتی سے باندھ دیا اور اُسکو دریا مین چھوڑ دیا وہ قیامت تک اُسی دریا مین غوطے کھاتا رہیگا اُسکی وجہ یہ ہو کہ اُسکو حق نہ تھا کہ اُس چشمہ کا پانی پیے۔ (بسند ۵۲) قتادہ سے اللہ تعالیٰ کے قول فلما بلغا مجمع بینہما نسیا حوتہما کی تفسیر مین مروی ہو وہ کہتے تھے ہمسے بیان کیا گیا ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب (غرق فرعون کے وقت) دریا کے پار اُتر گئے اور خدا نے اُنھین اور تمام بنی اسرائیل کو آل فرعون سے نجات دی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ تم تمام روے زمین کے لوگون سے افضل ہو اور سب سے زیادہ علم رکھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تمھارے دشمن کو ہلاک کر دیا اور تمھین دریا کے پار کر دیا اور تم پر توراۃ نازل کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ ایک شخص یہان ایسا ہی جو تم سے بھی زیادہ علم رکھتا ہو پس حضرت موسیٰ اور اُنکے خادم یوشع بن نون دونون حضرت خضر کی تلاش مین چلے اور ایک بھنی ہوئی مچھلی زاد راہ کے لیے اپنی زنبیل مین رکھ لی اُنسے کہدیا گیا تھا کہ جب تم اس مچھلی کو بھول جاؤ اُسوقت تمھین حضرت خضر ملجائینگے چنانچہ جب وہ اس مقام مین پہونچے تو اللہ نے مچھلی کو زندہ کر دیا اور وہ جست کر کے دریا مین پہونچ گئی دریا مین وہ جس طرف سے گئی وہان راستہ بن گیا اور وہان کا پانی جم گیا حضرت موسیٰ اور اُنکے خادم جب وہان سے چل دیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو فلما جاوزا قال لفتاہ آتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ہذا نصبا[۵۳] پس حضرت موسیٰ سے اور اُس مرد عالم سے ملاقات ہوئی جسکا نام خضر تھا ہمسے بیان کیا گیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر کا نام خضر اس سبب سے رکھا گیا کہ وہ جس صاف میدان مین بھی بیٹھ جاتے ہین وہ مقام سرسبز ہو کے لہلہانے لگتا ہو۔

---

۵۱ حدثنا ابن حمید قال ساسلمۃ قال حدثنی محمد بن اسحاق عن الحسن بن عمارۃ عن ابیہ عن عکرمۃ ۱۲ ۵۲ حدثنا بشر بن معاذ قال سایزید عن شعبۃ عن قتادۃ ۱۲ ۵۳ ترجمہ جب موسیٰ اور اُنکے خادم مجمع البحرین مین پہونچے تو اپنی مچھلی بھول گئے ۱۲ ۵۴ ترجمہ جب وہ دونون اُس جگہ سے آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر مین ہمین بڑی تکلیف ہوئی ۱۲

لیکن یہ حدیثیں وہ ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علماے سلف سے ہمنے نقل کین یہ حدیثین بتاتی ہین کہ حضرت خضر موسی علیہ السلام کے زمانے سے پہلے بھی تھے اور اُنکے زمانے مین بھی تھے اور ان حدیثون سے اُن لوگون کے قول کی غلطی بھی معلوم ہوگئی جو کہتے ہین کہ ارمیا بن خلقیا ہی کا نام حضرت خضر تھا کیونکہ ارمیا بخت نصر کے زمانے مین تھے اور حضرت موسی کے اور بخت نصر کے زمانے مین اسقدر فصل تھا کہ اسکی مقدار علماے تاریخ سے پوشیدہ نہین ہے ہمنے حضرت خضر کا ذکر اس سبب سے مقدم کیا کہ وہ فریدون کے زمانے مین تھے اور موافق ان احادیث کے انھون نے منوچہر کا زمانہ بھی پایا تھا منوچہر کی سلطنت اُسکے دادا فریدون کی سلطنت کے بعد ہوئی ہے جس قدر واقعات ہمنے بیان کئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے لیکر حضرت خضر علیہ السلام کے عہد تک یہ سب واقعات بیوراسپ اور فریدون کے عہد مین ہوے ہین اور ہم ما سبق بیوراسپ اور فریدون کی عمر اور ہر ایک کی سلطنت کی مدت بیان کرچکے ہین اب ہم منوچہر کا حال اور اُسکے زمانے کے واقعات بیان کرتے ہین۔

شاہ منوچہر کا حال

پھر فریدون بن اثفیان برگاؤ کے بعد منوچہر بادشاہ ہوا وہ ایرج بن فریدون کی اولاد سے تھا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ فارس کا نام فارس اسی منوچہر کے سبب سے ہوا یہ منوچہر جیساکہ فارس کے علماے نسب نے بیان کیا ہے منشخورنر کا بیٹا تھا وہ بیٹا تھا منشخواربغ کا وہ بیٹا تھا سروشنگ کا وہ بیٹا تھا ابتک کا وہ بیٹا تھا فریدون بن اثفیان پرکادکا- ان نامون کو بعض لوگون نے اور طرح سے بھی بیان کیا ہے - بعض مجوسیون نے بیان کیا ہے کہ فریدون نے اپنے بیٹے ایرج کی بیٹی سے جسکا نام کوشک تھا ہمبستری کی تھی اُس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام فرکوشک تھا پھر فریدون نے اُس فرکوشک سے ہمبستری کی اُس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام فرزوشک تھا پھر فریدون نے اُس فرزوشک سے ہمبستری کی اُس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام بیتک تھا پھر فریدون نے اُس بیتک سے ہمبستری کی اُس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام ایرک تھا پھر فریدون نے اُس ایرک سے بھی ہمبستری کی اس سے ایزک پیدا ہوئی پھر فریدون نے ایزک سے ہمبستری کی اُس سے ویرک پیدا ہوئی پھر فریدون نے ویرک سے ہمبستری کی اُس سے ایک لڑکا منشخرفرغ پیدا ہوا اور بعض لوگ کہتے ہین اسکا نام منشخواربغ تھا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام مسحرک تھا منشخرفرغ نے مسحرک سے ہمبستری کی اُس سے ایک لڑکا منشخرنر اور ایک لڑکی منشراروک پیدا ہوے منشخرنر نے منشراروک سے ہمبستری کی اُس سے

منوچہر پیدا ہوا۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ منوچہر مقام دنباوند مین پیدا ہوا اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ وہ مقام ری مین پیدا ہوا جب منشخرنر اور منشراروک کے یہان منوچہر پیدا ہوا تو ان دونون نے طوج اور سلم سے اس معاملہ کو چھپایا جب منوچہر بڑا ہوا تو اپنے پردادا افریدون کے پاس گیا فریدون نے اسمین عمدگی کے آثار دیکھے اور اسکو سلطنت مین وہ حقوق دیے جو اُسکے دادا ایرج کے تھے اور اپنا تاج اُسے پہنا دیا بعض مورخین نے بیان کیا ہو کہ یہ منوچہر بیٹا تھا منشخرنر بن افریقیس بن اسحاق بن ابراہیم کا اور اُسے فریدون کے بعد جبکہ کیومرث کے زمانے کو ایک ہزار نو سو بائیس برس گذر چکے تھے سلطنت ملی اس قول کی حقیقت پر جریر بن عطیہ کے ان اشعار سے بھی استدلال کیا ہو **اشعار**

وابنا اسحاق اللیوث اذا ارتدوا	حمائل موت لابسین السنورا
اذا انتسبوا عدوا الصبہبذ منہم	وکسرے وعدوا الہرمزان وقیصرا
وکان کتاب فیہم ونبوۃ	وکانوا باصطخر الملوک وتسترا
فیجمعنا والغر ابناء فارس	اب لا نبالی بعدہ من تاخرا
ابونا خلیل اللہ واللہ ربنا	رضینا بما اعطے الالہ وقدرا

مگر اہل فارس اس نسب کا انکار کرتے ہین اور وہ اولاد فریدون کے سوا اور کسی خاندان مین سلطنت ہونیکا اقرار نہین کرتے اور سمجھتے ہین کہ اگر زمانۂ قدیم مین کسی غیر نے سلطنت کی ہو تو اُسنے بغیر حق کی تھی ہشام بن محمد سے نقل کر کے بیان کیا گیا ہو کہ طوج اور سلم اپنے بھائی ایرج کے قتل کے بعد تین سو برس تک بادشاہ رہے پھر اُنکے بعد منوچہر بن ایرج بن فریدون ایک سو بیس برس بادشاہ رہا پھر منوچہر پر طوج کے ایک ترکی بیٹے نے حملہ کیا اور اُسے عراق کے شہرون سے نکالدیا بارہ برس تک منوچہر نکلا ہوا پھرا (موقع پاکر) منوچہر نے اُس ترکی کو نکالا اور اپنے ملک پر قبضہ کیا اُسکے بعد اٹھائیس برس بادشاہ رہا انھون نے کہا ہو کہ منوچہر عدل واحسان کے ساتھ موصوف تھا اور [illegible] خندق بنانیکی رسم اُسی نے نکالی تھی اور آلات حرب اُسی نے نکالے اور سرداری [illegible] اُسی نے بنایا ہر گاؤن مین اُس نے ایک ایک سردار مقرر کر دیا تھا اور دہان [illegible]

۱۹ ترجمہ اسحاق کے بیٹے شیر تھے جب وہ موت کی حمائل پہنے تلوارین لگے مین ڈالتے تھے جب وہ نسب بیان [illegible] سپہبد ان ہی مین [illegible] کسری اور ہرمزان اور قیصر کو بھی [illegible] اور شوستر مین بادشاہ تھے پس ہم اور اہل فارس ایک باپ کی اولاد ہین بعد مین جو اختلاف ہوا [illegible] ہمارے جد اعلیٰ خلیل تھے اور اللہ ہمارا خدا ہی جو کچھ خدا نے ہمین دیا اور مقدر کیا ہم اسپر راضی ہین [illegible]

اسکا محکوم کر دیا تھا اور انکو خادمون کا سا لباس پہننے کا حکم دیا تھا اور اُس سردار کی اطاعت انکو کرنی تھی یہ بھی بیان کیا جاتا ہو کہ موسیٰ علیہ السلام منوچہر کی سلطنت کے ساٹھوین سال ظاہر ہوے تھے۔ ہشام سے یہ بھی نقل کیا گیا ہو کہ منوچہر جب بادشاہ ہوا اور اُسنے شاہانہ تاج پہنا تو اُسدن اُسنے کہا کہ ہم اپنے سپاہیون کو خوب طاقتور بنائینگے اور انھین اس بات کی قدرت دینگے کہ وہ ہمارے باپ دادا کا انتقام لین اور دشمنون کو ہمارے ملک سے نکالین چنانچہ وہ ترک کے شہرون کی طرف اپنے دادا ایرج بن فریدون کا انتقام لینے گیا اور اُس نے طوج بن فریدون کو اور اُسکے بھائی سلم کو قتل کیا اور انتقام لے لیا اور لوٹ آیا پھر فراسیات طوج و سلم کے قتل ہونیکے ساٹھ برس بعد منوچہر سے لڑا افراسیات بیٹا تھا فشنج بن رستم بن ترک کا جسکی طرف تمام ترکیون کے نسب پہونچتے ہین۔ ترک بیٹا تھا شہراسپ کا اور بعض لوگ اسکو ارشپ کا بیٹا کہتے ہین اور وہ بیٹا تھا طوج بن فریدون کا (الغرض) فراسیات نے طبرستان مین منوچہر پر محاصرہ کیا آخر مین صلح اس بات پر ہوئی کہ دونون سلطنتون کے درمیان مین ایرش کے تیر کے زد کے موافق حد فاصل بنا دی جاے ایرش ایک شخص تھا منوچہر کے ساتھیون مین یہ طے ہوا کہ ایرش تیر پھینکین جس مقام پر انکا تیر جاکے گرے یہ درمیانی مقام حد فاصل قرار دیا جاے اس حد سے آگے کوئی نہ بڑھے ایرش نے جب تیر پھینکا تو وہ طبرستان کی نہر بلخ کے اس پار جاکے گرا ایرش کو تیر پھینکنے مین بڑی قوت اور مہارت تھی لہذا نہر بلخ ترک اور اولاد توج اور اولاد ایرج کے درمیان مین حد فاصل قرار دی گئی اسوقت جا کے فراسیات اور منوچہر کی لڑائی ختم ہوئی۔

لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ منوچہر نے صرات اور دجلہ اور نہر بلخ سے کئی ایک بڑی بڑی نہرین نکالی تھین اور یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ فرات کی بڑی نہر اسی نے کھودی تھی اور لوگون کو زمین کے کاشت کرنے اور اُسکے آباد رکھنے کا بھی اسی نے حکم دیا تھا اور فنون جنگ مین تیراندازی کو بھی داخل کیا تھا اور اس فن کا سردار ایرش کو قرار دیا تھا بہ [illegible] زور قوت کے جو اس سے ظہور مین آئی۔

لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ منوچہر کی سلطنت کے جب پینتیس برس گذر گئے تو ترکون نے اطراف کی رعیت پر دست درازی شروع کی منوچہر نے اپنی قوم کو ڈانٹا اور کہا کہ اے لوگو جس قدر لوگ آدمی سے پیدا ہوے ہون وہ سب آدمی نہین ہین بلکہ آدمی وہی ہین جو اپنے آپ کو پہچانین اور دشمن کو اپنے سے دفع کرین دیکھو ترکون نے تمھارے اطراف و جوانب مین کیا کر رکھا ہو یہ سب اسوجہ سے ہو کہ تم اُنسے لڑنا چھوڑ دیا اور تم انکی پروا کم کرتے ہو اللہ بزرگ و برتر نے یہ سلطنت ہمین اس لیے دی ہو تاکہ وہ ہماری آزمایش کرے تاکہ اگر ہم شکر کرین تو ہمین زیادہ دے اور اگر ہم ناشکری کرین تو ہمین عذاب کرے اور ہم لوگ عزت کے گھرانے کے ہین

اور خدا کی دی ہوئی سلطنت کے معدن ہین لہذا کل تم سب لوگ جمع ہوا ُن سب لوگون نے اِسکو منظور کیا اور
(گذشتہ غفلت کی) معذرت کی منوچہر نے کہا اب تم جاؤ دوسرے دن منوچہر نے تمام ملک کے لوگون کو
اور سرداروان کو بلوایا اور سردارون کو اپنے پاس بٹھلایا اور بڑے عالم کو بلاکر ایک کرسی پر اپنے تخت کے
سامنے بٹھلایا پھر خود تخت پر کھڑا ہو گیا اُسکے گھرانے کے تمام سردار اور ملک کے سردار سب کھڑے ہو گئے
اُسنے کہا تم لوگ بیٹھ جاؤ مین تو اس لیے کھڑا ہوا ہون کہ تمکو اپنا کلام سناؤن چنانچہ وہ لوگ بیٹھ گئے
منوچہر نے کہا اے لوگو تمام مخلوق خدا کی ہی اور منعم کا شکر فرض ہی اور قادر کے احکام کا تسلیم کرنا ضروری ہی
مخلوق سے زیادہ کوئی کمزور نہین خواہ طالب ہو یا مطلوب اور خالق سے بڑھکر کوئی قوی نہین اور اس سے
زیادہ اپنی مراد کے حاصل کرنے پر کوئی قادر نہین اور مخلوق سے بڑھکر کوئی عاجز نہین اور فکر کرنے سے
نور پیدا ہوتا ہی اور غفلت سے تاریکی پیدا ہوتی ہی اور جہل سے گمراہی پیدا ہوتی ہی اور بیشک اگلے لوگ مر چکے
اور پچھلون کو بھی انکے ساتھ ملنا ہی ہمارے باپ دادا پہلے ہو چکے ہین ہم اُنھین کی شاخ ہین کوئی شاخ بعد
جڑ کٹ جانیکے قائم نہین رہتی اللہ عزوجل نے ہمین یہ سلطنت دی ہی اسی کا شکر ہی ہم اسی سے ہدایت
اور صدق اور یقین کی درخواست کرتے ہین اور بادشاہ کا اُسکی رعایا پر حق ہوتا ہی کہ وہ اُسکی اطاعت کرین اور
اُسکی خیر خواہی کرین اور اُسکے دشمن سے لڑین اور انکا حق بادشاہ پر یہ ہی کہ اُنھین وقت مقررہ پر کھانیکو
دے کیونکہ بادشاہ کے سوا اور کہین جائے پناہ نہین ہی اور یہی انکی تجارت ہی اور رعیت کا حق بادشاہ پر
یہ ہی کہ انکی نگہداشت کرے اور اُنکے ساتھ نرمی کرے اور جس بوجھ کی انھین طاقت نہو انپر نہ لادے اور
اور اگر کوئی سماوی یا ارضی آفت اُنکی پیداوار پر آجائے تو جسقدر نقصان ہوا ہو اُسکا خراج معاف کردے
اور کسی آفت سے انکی آبادی مین فرق آگیا ہو تو انکو ایسا معاوضہ دے جس سے انھین تقویت حاصل
ہو آباد ہو جائین پھر بعد اسکے انسے سال دو سال مین اسقدر خراج لے جس سے وہ کمزور نہون اور
لشکر بادشاہ کے لیے ایسا ہی جیسے پرندہ کے دو باز و پس یہ لشکر والے بادشاہ کے بازو ہین اگر بازو
مین سے ایک پر بھی اُکھاڑ ڈالا جائے تو بازو ناقص ہو جائیگا یہی حال بادشاہ کا ہی وہ اپنے بازو اور
پرون ہی کے وجہ سے قائم ہی آگاہ رہو بادشاہ کو چاہیے کہ اسمین تین عادتین ہون پہلی عادت تو یہ کہ سچا ہو
جھوٹ نہ بولے دوسرے یہ کہ سخی ہو بخل نکرے تیسری بات یہ ہو کہ غصہ کے وقت مین اپنے نفس پر قابو
رکھتا ہو ایسے بادشاہ کی سلطنت قائم رہتی ہی اور اُسکا قبضہ وسیع رہتا ہی اور اُسکے پاس خراج آتا ہی پس
بادشاہ کو چاہیے کہ اپنے لشکر اور رعیت کے حقوق نہ روکے اور انسے اکثر درگذر کرے جو بادشاہ درگذر کرتا
ہوگا اس سے زیادہ سلطنت کسی کی نہین رہ سکتی اور جو بادشاہ سزائین زیادہ دیتا ہو اُس سے زیادہ جلد

کیونکہ بادشاہ اگر [illegible] اگر غلطی سے معاف کردے تو وہ بہتر ہو اس سے کہ غلطی سے سزا دے پس
بادشاہ کو چاہیے کہ جس بات مین قتل انسان ہو اُسمین خوب غور کرلے اور جب اُسکے کسی حاکم کی اس سے
شکایت کیجاے تو سزا دینے مین عجلت نکرے بلکہ اُس فریادی اور ظالم کو یکجا کرے اگر ظلم ثابت ہو جائے
تو اُسکا معاوضہ دلوائے اور حاکم معاوضہ ندے سکے تو خود بادشاہ معاوضہ دے اور اُسکو اُسکے مقام تک
واپس کردے اور جو [illegible] ہو گئی ہو اُسکی اصلاح کردے یہ تمھارے حقوق تھے - آگاہ رہو جب کوئی شخص
ناحق خون ریزی کرے یا کسی کا ہاتھ کاٹے تو بادشاہ اُسے [illegible] اُسکو نہین معاف کرسکتا یہانتک کہ وہ صاحب حق
معاف کردے اس [illegible] اور [illegible] تم دیکھو ترکی لوگ تمھارے ملک مین طمع کررہے ہین پس تم ہماری
مدد کرو یہ خود تمھاری ہی مدد ہوئی تمھارے ہتھیار اور سامان مہیا کردیے ہین اور مین مشورہ دینے مین تمھارا
شریک ہون یہ سلطنت میرے لیے برائے نام ہو وہ بھی اسوقت جبکہ تم میری اطاعت کرو آگاہ رہو بادشاہ
اُسی وقت تک بادشاہ ہو جب تک اسکی اطاعت کی جائے اور جبکہ اُسکے حکم کی مخالفت کی جاے تو وہ مالک
نہ بادشاہ ہے [illegible] جب ہمکو کسی کی مخالفت کی خبر ملتی ہو تو اُس خبر کے دینے والے کو ہم سچا نہین سمجھتے تاوقتیکہ
اصلی تحقیق نکرلین جب تحقیق ہو جاتی ہو تو ہم اُس خبر دینے والے ہی کو ہم اپنا مخالف سمجھ لیتے ہین آگاہ رہو
مصیبت کے وقت [illegible] اور یقین کے ساتھ آرام حاصل کرنا ہو جو شخص دشمن کی لڑائی
مین قتل کیا جائے مین اُسکے لیے خدا کی رضامندی کی امید رکھتا ہون اور سب سے بہتر بات یہ ہو کہ خدا کا حکم
تسلیم کیا جائے اور یقین حاصل کیا جائے اور قضاے الٰہی پر صبر کیا جائے ہونیوالی بات سے کون بھاگ
سکتا ہو بھاگ کر [illegible] اُسکی تلاش مین ہو - یہ دنیا تو لوگون کے لیے ایک سفر ہو اس سفر کا
منتہا تو دنیا سے باہر ہونا [illegible] اس عالم مین سب لوگ برہنہ جائینگے پس منعم کا شکر کیا اچھی چیز ہو اور صاحب
حکم کا حکم ماننا کیا عمدہ بات ہو اُس سے زیادہ کسی کا حکم ماننے کے قابل ہوگا جو ہمارے اور یہ ہو جس سے بھاگ
سوا اُسکے اور کسی طرف جا نہین سکتے اور [illegible] ہر کام مین بھروسہ ہو پس اے لوگو تم فتح کی قوی امید رکھو اگر
تمھاری نیتین درست ہون کیونکہ فتح خدا کی جانب سے ہو اور تم دشمن کے کامیاب ہونیکا خیال نہ لاؤ اگر تمھاری
نیتین درست ہون اور سمجھلو کہ یہ سلطنت قائم نہین رہ سکتی مگر استقامت اور حسن اطاعت کے ساتھ اور جبکہ
دشمن کو دفع کیا جاسے اور سرحد کی محافظت کی جاے اور رعیت کے ساتھ انصاف کیا جاسے اور مظلوم
کی دادرسی کی جاسے پس تمھاری شفا تمھارے ہی ہاتھ مین ہو اور وہ دوا جسمین کسی قسم کا ضرر نہین ہو
استقامت ہو اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا اور اللہ کے سوا کسی مین قوت نہین ہو رعیت کی نگہداشت
کرو کیونکہ وہی تمھارے کھانے پینے کا سامان مہیا کرتے ہین اور جب تم انکی دادرسی کروگے تو وہ آبادی کیطرف

متوجہ ہونگے اور اس سے تمھارا خراج بڑھ جائیگا اور تمھاری روزی زیادہ ہوجائیگی اور جب تم رعیت کو ڈراؤگے تو وہ آبادی کی طرف سے بے رغبت ہوجائینگے اور اکثر حصہ زمین کو بیکار چھوڑ دینگے اس سے تمھارا خراج کم ہوجائیگا اور تمھاری روزی مین نقصان آجائیگا لہذا تم انصاف سے انکی خبرگیری کرو اور جسقدر نہرین اور سڑکین اس قسم کی ہین کہ انکا خرچ بادشاہ کے ذمہ ہو انکی درستی کی طرف جلد توجہ کرو قبل اسکے کہ انمین زیادہ خرابی پیدا ہو اور جو مصارف رعیت کے ذمہ ہون اور وہ اُنکے ادا کرنے سے عاجز ہون توانکو خراج کے بیت المال سے روپیہ قرض دو اور جب انکے خراج کا وقت آجائے تو اُنکے غلہ کے خراج سے اسقدر قرض وصول کرو کہ وہ کمزور نہونے پائین مثلاً ہر سال چوتھائی لے لیا کرو یا تہائی یا نصف تاکہ یہ انکو ناگوار نہ گذرے۔ یہی میری باتین ہین اور یہی میرا حکم ہے اے موبذ موبذان اس بات کو لازم سمجھ لو اور جو کچھ تمنے آج مجھسے سنا ہے اسپر عمل شروع کرو اے لوگو تمنے سنا سب نے کہا ہان آپنے کہا اور اچھا کہا اور ہم انشاء اللہ ان باتون کو کرینگے پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ کھانا لایا جائے چنانچہ لایا گیا سبنے کھایا اور نہایت شکرگزاری کے ساتھ واپس گئے اسکی سلطنت ایکسو بیس برس رہی۔ ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہو کہ رائش بیٹا تھا قیس بن صیفی بن سبا بن لشجب بن یعرب بن قحطان کا یعرب بن قحطان بن غابر بن شالخ اور اُسکے بھائیون کے بعد یمن کے بادشاہون مین سے تھا یمن مین اسکی بادشاہت منوچہر کے عہد مین تھی۔ اسکا اصلی نام حارث تھا رائش اسکو اس سبب سے کہتے تھے کہ اس نے ایک قوم سے لڑکر مال غنیمت حاصل کیا اور اسکو یمن بھیجدیا اسی وجہ سے اسکا نام رائش ہوگیا اس شخص نے ہندوستان مین بھی جنگ کی تھی اور اُسنے یہان بھی قتل وغارت کی اور کچھ لوگون کو قید کیا اور کچھ مال لوٹا بعد اُسکے یمن لوٹ آیا پھر وہان سے نکل کر قبیلہ طی کے پہاڑون کی طرف گیا پھر انبار گیا پھر موصل گیا اور وہان سے اسنے اپنا لشکر بھیجا اس لشکر پر اپنے دوستون مین سے ایک شخص کو سردار بنایا جسکا نام شمر بن عطاف تھا یہ لشکر ترکیون پر بمقام آذربیجان مین گیا آذربیجان اسوقت ترکیون کے قبضہ مین تھا پس اس لشکر نے لڑنے کے قابل آدمیون سے جنگ کی اور نا قابل جنگ لوگون کو قید کرلیا اور اُسنے اپنے سفر کے تمام حالات دو پتھرون پر لکھدیے تھے یہ دونون پتھر آذربیجان کے شہرون مین مشہور ہین اسی کے متعلق امرء القیس کہتا ہے ؎

الم یخبرک ان الدہر غول ختور العہد یلتقم الرجالا
ازال عن المصانع ذا ریاش وقد ملک السہولۃ والجبالا

لہ ترجمہ کیا تجھے معلوم نہین کہ زمانہ فریبی ہے بدعہد ہے مردون کو کھا لیتا ہے اسنے ذوریاش کو اسکی عمارتون سے الگ کردیا حالانکہ وہ جنگلون اور پہاڑون کا مالک تھا ۱۲

والنشب فی المخالیب ذا منار ولن زاد قد نصب الجبال

ذو منار جسکا ذکر شاعر نے کیا ہو بیٹا ہو رائش بادشاہ کا جو اپنے باپ کے بعد بادشاہ ہوا تھا نام اسکا ابرہہ بن رائش تھا ذو منار اسکا نام اسوجہ سے ہوا کہ اسنے مغرب کے شہرون مین جنگ کی تھی اور اسکے جنگلون اور دریاؤن مین خوب پھرا تھا اسے اپنے لشکر کی راہ بھول جانیکا خوف ہوا تو اسنے جا بجا منارے بنادیے تھے تاکہ اُنکی وجہ سے لوگ راہ معلوم کرلین۔ امرء القیس نے یہ بھی کہا ہو کہ اہل یمن کا بیان ہو کہ ذو منار نے اپنے بیٹے عبد بن ابرہہ کو بلاد مغرب کی لڑائی مین بھیجا تھا ان لوگون نے وہان مال غنیمت حاصل کیا اور کچھ نسناس وہان سے لائے یہ لوگ بہت وحشی تھے لوگ انکو دیکھکر ڈرتے تھے اسی وجہ سے ذو منار کا نام ان لوگون نے ذو اذعار رکھا تھا ابرہہ بھی انکا ایک بادشاہ تھا جو زمین مین خوب پھرا تھا۔ مینے بادشاہان یمن کا ذکر اس مقام مین صرف اس وجہ سے کیا کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ رائش بھی یمن کا بادشاہ تھا اور منوچہر کے زمانے مین تھا اور یہ کہ بادشاہان یمن ملوک فارس کے ماتحت تھے اور ملوک فارس سے پہلے وہ خود مختار بادشاہ تھے۔

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السّلام کا نسب اور اُنکے حالات اور اُنکے عہد کے واقعات منوچہر بن منشخورنر کے زمانے کے واقعات بھی اسی ذیل مین بیان ہونگے

ہم حضرت یعقوب اسرائیل اللہ کی اولاد اور انکی اولاد کا شمار اور انکی جا سے پیدائش بیان کرچکے ہین (بالسند[۲]) ابن اسحاق سے مروی ہو کہ لاوی بن یعقوب نے ناتیہ بنت ماری بن یشخر سے نکاح کیا اور انسے غرشون بن لاوی اور مرری بن لاوی اور قاہث بن لاوی پیدا ہوے پھر قاہث ابن لاوی نے فاہی بنت مسیس بن تبوئیل بن الیاس سے نکاح کیا انسے لیصہر بن قاہث پیدا ہوے پھر لیصہر نے شمیث بنت بتادیت بن برکیا بن یقسان بن ابراہیم سے نکاح کیا اور انسے ہارون ابن عمران اور موسیٰ بن عمران علیہما السّلام پیدا ہوے۔ ابن اسحاق کے علاوہ اور لوگون نے بیان کیا ہو کہ حضرت یعقوب بن اسحاق کی عمر ایک سو سینتالیس برس کی ہوئی اور جب انسے لاوی پیدا ہوے اسوقت انکی عمر چھیالیس برس کی تھی پھر عمران سے حضرت موسیٰ پیدا ہوے حضرت موسیٰ

---

[۱] ترجمہ اور اس نے ذو منار کو موت کے پیچھے مین دبا لیا اور زرّاد کے لیے اُس نے پہاڑی کی رسیان لٹکائین ہو ۱۲ [۲] حدثنا ابن حمید قال سلمۃ بن الفضل عن محمد بن اسحاق ۱۲

کی والدہ یوخابذ تھین اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام اناخیذ تھا حضرت موسی کی بی بی سفورا تھین
جو شعیب پیغمبر علیہ السلام کی صاحبزادی تھین حضرت موسی سے جرشون اور الیعازر پیدا ہوے
حضرت موسی جسوقت (اپنی قوم کے) خوف سے مدین گئے اسوقت انکی عمر اکتالیس برس کی تھی وہ [illegible]
اللہ ہی کی طرف لوگون کو بلاتے تھے اور جب طور سینا مین انھین خدا کا دیدار ہوا اسوقت انکی عمر اسی
برس کی تھی انکے زمانے مین فرعون مصر قابوس بن مصعب بن معاویہ تھا جو یوسف ثانی کا دوست تھا [illegible]
فرعون کی بی بی آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن ریان بن ولید تھین یہ ولید وہی ہی جو حضرت یوسف پیغمبر کے
زمانے مین مصر کا فرعون تھا جب حضرت موسی علیہ السلام کو خدا کی طرف سے یہ ندا آئی کہ قابوس بن مصعب
مر گیا اور اب اسکی جگہ پر اسکا بھائی ولید بن مصعب شاہ مصر ہوا ہو ولید اپنے بھائی سے زیادہ کافر اور
متکبر تھا حضرت موسی کو حکم ملا کہ وہ اور انکے بھائی ہارون خدا کا پیغام لیکر ولید کے پاس جائین یہ بھی
بیان کیا جاتا ہو کہ ولید نے آسیہ بنت مزاحم سے اپنے بھائی کے بعد نکاح کیا تھا - عمران کی ایکسو سینتیس
برس کی تھی اور جب حضرت موسی پیدا ہوے اسوقت عمران کی عمر ستر برس کی تھی پھر حضرت موسی
فرعون کی طرف رسول ہوکے اپنے بھائی ہارون کے ہمراہ گئے حضرت موسی کی [illegible] اللہ اور بنی اسرائیل
کے مصر سے نکلنے کے درمیان مین اسی برس کا فصل تھا پھر حضرت موسی دریا سے نکلنے کے بعد تیہ کی
طرف گئے [illegible] یوشع بن نون کے ساتھ چالیس برس تک سفر مین رہے پھر حضرت
موسی [illegible] ایک سو بیس برس کا فصل تھا کہ ابن اسحاق
نے [illegible] بیان کیا ہو کہ جب اللہ تعالی نے حضرت [illegible] علیہ السلام کو وفات دی اور [illegible] بادشاہ
مصر اسکے زمانے مین تھا یعنے ریان بن ولید اسکا بھی انتقال ہو گیا [illegible] فرعنہ کو مصر کی سلطنت
ہو [illegible] تو اللہ نے مصر مین بنی اسرائیل کو سب بڑھایا حضرت یوسف [illegible] جب وفات [illegible] ہوگیا جیسے
بیان کیا گیا ہو وہ سنگ مرمر کے ایک صندوق مین رکھکر نیل [illegible] پانی [illegible] دفن کئے
گئے پھر بنی اسرائیل ہمیشہ فرعونون کے ماتحت رہے بنی اسرائیل اسی دین پر قائم تھے جو حضرت یوسف
[illegible] یعقوب و اسحاق و ابراہیم علیہم السلام کا تھا یعنے دین اسلام بنی اسرائیل اسی دین سے تمسک کرتے رہے
یہانتک کہ وہ فرعون پیدا ہوا جسکی طرف حضرت موسی کو اللہ نے نبی بنا کر بھیجا کوئی فرعون اس سے زیادہ
[illegible] اور اس سے زیادہ بڑا بول بولنے والا اور اس سے زیادہ عمر والا نہ تھا اسکا نام جیسا کہ لوگون نے
مجھسے بیان کیا ہو ولید بن مصعب تھا اس سے زیادہ کوئی فرعون سخت دل [illegible] اور قسی القلب اور بنی اسرائیل کو

سلہ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق ۱۲

ظلم کرنے والا تھا وہ بنی اسرائیل کو عذاب کرتا تھا اور انکو غلام بناتا تھا اور اپنی خدمات مین انکے کئی حصہ کر دیئے تھے بعض لوگ ایسے تھے جو اُسکی عمارتین بناتے تھے بعض ایسے تھے جو اُسکی پاسبانی کرتے تھے بعض لوگ ایسے تھے جو اُسکے لیے زراعت کرتے تھے غرض تمام بنی اسرائیل اُسکی خدمت پر مامور تھے اور جو شخص انمین سے اُسکے کسی کام مین نہ تھا اسپر جزیہ مقرر تھا المختصر وہ فرعون بنی اسرائیل کو بہت سخت تکلیف دیتا تھا اور باوجود اس تکلیف کے پھر بھی بنی اسرائیل مین کچھ لوگ ایسے تھے جو اپنے دین پر قائم تھے اور اس دین سے علیحدہ ہونا نہ چاہتے تھے اسی خاندان بنی اسرائیل کی ایک خاتون سے جنکا نام آسیہ تھا اور جو مزاحم کی بیٹی تھی اور نیک اور منتخب عورتون مین سے تھین فرعون نے نکاح کر لیا تھا اُسی حالت مین فرعون کو بہت زمانہ گذر گیا وہ برابر بنی اسرائیل کو ستاتا رہا جب اللہ کو یہ منظور ہوا کہ بنی اسرائیل سے اس مصیبت کو دور کرے اور حضرت موسیٰ اپنے سن کمال کو پہونچ گئے تو انھین رسالت عطا ہوئی ابن اسحاق نے کہا ہے مجھسے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کا زمانہ قریب آگیا تو فرعون کے نجومی اور اُسکے وزرا اُسکے پاس گئے اور کہا کہ ہوشیار ہو جاہمین اپنے علم سے یہ بات معلوم ہوئی ہو کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص پیدا ہوگا اُسکی پیدایش کا زمانہ قریب ہو وہ تیری سلطنت زائل کر دیگا اور تیرے ملک پر غالب آجائیگا اور تجھے تیرے وطن سے نکال دیگا اور تیرے دین کو بدل دیگا جب اُن لوگون نے فرعون سے یہ بات کہی تو فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل مین جو لڑکا پیدا ہو وہ قتل کیا جائے اور لڑکیون کو حکم دیا کہ وہ نہ قتل کی جائین لہٰذا اسنے اپنی سلطنت کی تمام قابلہ عورتون کو جمع کیا اور اُنسے کہا کہ بنی اسرائیل کا جو لڑکا تمھارے ہاتھ پر آئے اُسے قتل کر دو چنانچہ وہ ایسا ہی کرتی رہین اور جو بچے کہ اسوقت تک پیدا ہو چکے تھے اُنکو بھی قتل کرا دیا اور حاملہ عورتون کی نسبت حکم دیا کہ انکو (طرح طرح کی) تکلیفین دیجائین تاکہ انکا حمل ساقط ہو جائے (ابن سلمہ[۱]) مجاہد سے مروی ہو وہ کہتے تھے مجھسے بیان کیا گیا ہو کہ فرعون حکم دیتا تھا کہ بانس کے بارھ دار ٹکڑے کاٹے جائین اور ایک دوسرے سے ملا کر بچھا دیے جائین پھر بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون کو بلاتا اور انکو اسپر کھڑا کرتا جس سے انکے پیر کٹنے لگتے یہانتک کہ کوئی عورت اپنا پیٹ دبا دیتی کہ بچہ گر پڑتا اور اس بچے کو اپنے پیرون کے نیچے رکھ لیتی تاکہ پیر کٹنے سے محفوظ رہین یہانتک کہ فرعون نے اس بات مین خوب مبالغہ کیا اور بنی اسرائیل کو خوب فنا کیا (ایک مرتبہ) اُس سے کسی نے کہا کہ تو نے سب لوگون کو فنا کر دیا اور لوگون کی نسلین مٹا دین حالانکہ یہی لوگ تیرے خادم اور تیرے عامل ہین پس فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال مین جو بچے پیدا ہون وہ قتل کر دیے جائین اور دوسرے سال مین جو پیدا ہون وہ نہ قتل کیے جائین حضرت

---

[۱] حدثنا ابن حمید قال سلمۃ عن محمد بن اسحاق عن عبداللہ بن ابی نجیح عن مجاہد ۱۲

ہارون اس سال مین پیدا ہوے جس سال کے بچے قتل نہین کیے گئے اور حضرت موسیٰ اس سال مین
پیدا ہوے جس سال مین بچون کے قتل کا حکم تھا پس حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے ایک سال بڑے
تھے اور (بسند[51]) سدی نے بیان کیا ہو کہ حضرت ابن مسعود اور کئی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت ہو کہ فرعون نے خواب دیکھا کہ ایک آگ بیت المقدس کی طرف سے آئی اور اسنے مصر کے تمام
گھرون کو گھیر لیا اور قبطیون کو جلا دیا بنی اسرائیل کو نہین جلایا اور اُس نے مصر کے تمام گھر ویران کر دیے
پس فرعون نے جادوگرون اور کاہنون اور قیافہ شناسون اور عالمون کو جمع کیا اور انسے اپنے خواب کی
تعبیر پوچھی لوگون نے کہا کہ اس شہر سے جس سے کہ بنی اسرائیل آئے ہین یعنے بیت المقدس سے ایک شخص
پیدا ہوگا جسکی وجہ سے مصر برباد ہو جائیگا لہذا فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کا جو بچہ پیدا ہو اُسکو ذبح کر دین
اور جب لڑکی پیدا ہو تو اُسکو نہ مارین اور قبطیون کو حکم دیا کہ تم اپنے اُن غلامون کو جو باہر کام کرتے ہین اپنے
پاس بلا لو اور بنی اسرائیل کو حکم دو کہ اُن ناپاک کامون کو کرین چنانچہ اُن لوگون نے اپنے غلامون کی جگہ
بنی اسرائیل کو بھیج دیا اور اپنے غلامون کو اپنے پاس بلا لیا اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہو ان[52] فرعون
علا فی الارض وجعل اہلہا شیعا یستضعف طائفۃ منہم یذبح ابناءہم الغرض بنی اسرائیل کے یہان جب کوئی بچہ
پیدا ہوتا تو وہ ذبح کر دیا جاتا کوئی بچہ بڑھنے نہ پاتا تھا اور بنی اسرائیل کے بڈھون مین اللہ تعالیٰ نے موت کو
بھیجدیا اور وہ بکثرت مرنے لگے پس سرداران قبط فرعون کے پاس گئے اور اُس سے جا کر کہا کہ ان لوگون
مین موتین بہت ہو رہی ہین خیال ہو کہ عنقریب سب کام ہمارے غلامون کے سر پڑ جائینگے کیونکہ ہم
بنی اسرائیل کے بیٹون کو ذبح کیے ڈالتے ہین کوئی بچہ بڑا نہین ہونے پاتا اور بڑے لوگ خود بخود فنا ہو رہے
ہین کاش تو انکی اولاد کو باقی رکھتا لہذا فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال کے بچے ذبح کیے جائین اور ایک سال
کے بچے چھوڑ دیے جائین چنانچہ جب وہ سال آیا جسمین بچے ذبح کیے جاتے تھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام
شکم مادر مین تشریف لائے جب وضع حمل کا وقت آیا تو حضرت موسیٰ کی والدہ نہایت غمگین ہوئین اللہ نے
اسپر وحی بھیجی کہ تم (کچھ غم نکرو) اس بچے کو دودھ پلاؤ جب تمھین اسکی جان کا خوف ہو تو اسکو دریائے نیل مین
ڈالدینا اور کچھ اندیشہ نکرنا اور رنجیدہ نہونا ہم اس بچے کو پھر تمھارے پاس واپس بھیجین گے اور اسکو ہم
پیغمبر بنائینگے چنانچہ جب حضرت موسیٰ پیدا ہوے تو اُنکی والدہ نے انھین دودھ پلانا شروع کیا پھر ایک

---

[51] حدثنا موسی بن ہارون قال نا اسباط عن السدی فی خبر ذکرہ عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ الہمدانی عن ابن مسعود وعن ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [52] ترجمہ بیشک فرعون نے زمین مین سرکشی کی اور وہان کے رہنے والون کے کئی حصے کر دیے انمین سے ایک حصہ کو وہ بہت کمزور کرتا تھا اُنکے بیٹون کو ذبح کر ڈالتا تھا ۱۲

بڑھئی سے انھون نے ایک صندوق بنوایا اور اس صندوق کے کھلنے کا راستہ اندر کی جانب سے رکھا اور حضرت موسیٰ کو اس صندوق مین رکھکر دریا مین ڈالدیا اور حضرت موسیٰ کی بہن سے کہا کہ تم اس صندوق کو دیکھتی رہو کہان جاتا ہے چنانچہ وہ اجنبی بنکر اسکو دیکھتی رہین کسی نے یہ نہین سمجھا کہ وہ حضرت موسیٰ کی بہن ہین موج کبھی اس صندوق کو اونچا کر دیتی تھی کبھی نیچا کر دیتی تھی یہانتک کہ موج نے اس صندوق کو ان درختون کے درمیان مین ڈالدیا جو فرعون کے گھر کے پاس تھے آسیہ زوجہ فرعون کی لونڈیان غسل کرنے کیلیے وہان آئی ہوئی تھین انھون نے اُس صندوق کو جو دیکھا تو اُسے آسیہ کے پاس لے گئین لوگ یہ سمجھے کہ اسمین کچھ مال ہوگا مگر آسیہ نے جب (صندوق کھولکر دیکھا تو اُسکے اندر ایک بچہ کو پایا) اس بچہ کو دیکھا تو اُسکے دل مین رحم آیا اور اُسکے دل مین محبت پیدا ہوگئی آسیہ نے جب اسکی اطلاع فرعون سے کی تو فرعون نے چاہا کہ اس بچہ کو ذبح کرڈالے مگر آسیہ برابر اس سے سفارش کرتی رہین یہانتک کہ انکی خاطر سے فرعون نے چھوڑ دیا فرعون نے کہا مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ یہ لڑکا بنی اسرائیل کا ہے اور شاید یہ وہی ہے جسکے ہاتھون سے ہلاک ہونگے اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ اس طرح بیان فرماتا ہے فالتقطہ آل فرعون لیکون لہم عدوا وحزنا[۵۱] لوگون نے حضرت موسیٰ کے لیے دودھ پلانے والی تلاش کی مگر حضرت موسیٰ نے کسی عورت کا پستان منہ مین نہین لیا حضرت موسیٰ کی بہن بہت اسکی خواہشمند تھین کہ اسکی وجہ سے انھین فرعون کے یہان رہنا ملیگا یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہے وحرمنا علیہ المراضع من قبل فقالت ہل ادلکم علی اہل بیت یکفلونہ لکم وہم لہ ناصحون[۵۲] لوگون نے حضرت موسیٰ کی بہن کو پکڑ لیا اور کہا تم اس بچہ کو پہچانتی ہو بتاؤ یہ کسکا لڑکا ہے حضرت موسیٰ کی بہن نے کہا مین اس بچہ کو نہین پہچانتی مینے صرف اسواسطے کہدیا کہ وہ لوگ بادشاہ کے خیرخواہ ہین حضرت موسیٰ کی والدہ آئین تو حضرت موسیٰ نے انکا پستان لے لیا حضرت موسیٰ کی والدہ قریب تھین کہ کہدین یہی چاہتی تھین کہ یہ میرا لڑکا ہے مگر خدا نے انھین بچالیا ہے مطلب اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ہے ان کادت لتبدی بہ لولا ان ربطنا علی قلبہا لتکون من المومنین[۵۳] حضرت موسیٰ کا نام اسی وجہ سے رکھا گیا کہ وہ پانی اور درختون کے بیچ مین ملے تھے قبطی زبان مین پانی کو مو اور درخت کو شا کہتے ہین یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہے فرددناہ الی امہ کی تقر عینہا ولا تحزن[۵۴] پس فرعون نے حضرت

[۵۱] ترجمہ پس موسیٰ کو آل فرعون نے پایا تاکہ موسیٰ انکے دشمن اور باعث رنج بنین ۱۲ [۵۲] ترجمہ ہمنے پہلے ہی سے موسیٰ پر اور لوگون کا دودھ حرام کردیا پس موسیٰ کی بہن نے کہا کیا مین تمھین ایسے لوگ بتا دون جو اس بچہ کو پرورش کرلین اور وہ بادشاہ کے خیرخواہ ہون ۱۲ [۵۳] ترجمہ قریب تھا کہ موسیٰ کی مان موسیٰ کو ظاہر کر دیتی (کہ یہ میرا بیٹا ہے) اگر ہم اسکے دل کو مضبوط نکر دیتے (یہ ہمنے اسواسطے کیا) تاکہ وہ ایمانداروں مین سے ہوجائے ۱۲ [۵۴] ترجمہ پھر ہمنے موسیٰ کو موسیٰ کی بہن کے پاس واپس بھیجا تاکہ اُسکی آنکھین ٹھنڈی ہون اور وہ رنجیدہ نہو ۱۲

موسی کو بیٹا بنایا انکو سب لوگ فرعون کا بیٹا کہتے تھے جب حضرت موسیٰ کچھ ہاتھ پیر ہلانے لگے تو انکی والدہ
انکو آسیہ کے پاس لے گئین آسیہ انکو کھلانے لگین اسی حال مین انھون نے فرعون کو دیدیا اور کہا کہ
میرے اور تمھارے آنکھون کی ٹھنڈک ہی فرعون نے کہا تمھارے آنکھون کی ٹھنڈک ہوگا مگر میرے آنکھون
کی ٹھنڈک نہین ہی عبداللہ بن عباس فرماتے تھے کہ اگر وہ کہدیتا کہ میری آنکھون کی بھی ٹھنڈک ہی تو وہ بھی
حضرت موسیٰ پر ایمان لاتا مگر اُسنے یہ نہ کہا پھر جب فرعون نے حضرت موسیٰ کو اپنی گود مین لیا تو حضرت موسیٰ نے
اُسکی داڑھی پکڑکر نوچی فرعون (کو اسی بات پر بہت غصہ آیا اور اس) نے کہا جلاد ون کو میرے پاس بلالاؤ
یہ وہی لڑکا ہی آسیہ نے کہا اس بچہ کو نہ قتل کرو شاید یہ ہمین فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنائین یہ ایک ناسمجھ بچہ ہی
جو کچھ اسنے کیا لڑکپن سے کیا تم یہ جانتے ہو کہ مصر مین کسی عورت کے پاس مجھسے زیادہ زیور نہین ہی مین اس
بچہ کے سامنے کچھ زیور یاقوت کے رکھتی ہون اور کچھ انگارے اگر اسنے یاقوت کو اٹھایا تو معلوم ہوگا کہ یہ سمجھدار
ہی تم اسکو قتل کردینا اور اگر اُسنے انگارے کو اٹھالیا تو سمجھ لینا کہ اسنے لڑکپن سے کیا چنانچہ آسیہ نے اپنا یاقوتی
زیور نکالکر رکھا اور ایک طشت مین انگارے رکھے حضرت جبریل نے آکر حضرت موسیٰ کا ہاتھ انگارون پر
ڈالدیا حضرت موسیٰ نے انگارا اٹھاکر اپنے منھ مین رکھ لیا جس سے انکی زبان جل گئی (اور اسی وجہ سے
انکی زبان مین لکنت پیدا ہوگئی تھی) یہی مطلب اللہ عزوجل کے اس قول کا ہی واحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا
قولی پس اس دعا کے سبب سے وہ لکنت زائل ہوگئی جب حضرت موسیٰ بڑے ہوے تو فرعون کی سواری
کے جانورون پر سوار ہوتے تھے اور ویسے ہی کپڑے پہنتے تھے جیسے فرعون پہنتا تھا سب لوگ انکو موسے
ابن فرعون کہکر پکارتے تھے ایک روز فرعون کہین سوار ہوکر گیا اسوقت حضرت موسی وہان موجود نہ تھے
جب حضرت موسی وہان آئے تو انسے کہا گیا کہ فرعون کہین سوار ہوکر گیا حضرت موسیٰ بھی اُسی وقت سوار ہوکر
چل دیے دوپہر کو ایک مقام مین پہونچے جسکا نام منف تھا دوپہر کا وقت تھا اس وجہ سے وہان کی بازارین
بند تھین اور راستون مین کوئی نہ تھا اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہی کہ موسیٰ ایک شہر مین پہونچے
اس حال مین کہ وہان کے لوگ غافل تھے حضرت موسی نے وہان دو آدمیون کو دیکھا کہ لڑ رہے ہین ایک بنی اسرائیل
مین سے تھا اور دوسرا انکے دشمن کے گروہ یعنے قبطیون مین سے تھا پس جو شخص اُنکے گروہ یعنے بنی اسرائیل مین سے
تھا اسنے موسیٰ کے سامنے اپنے دشمن سے فریاد کی موسیٰ نے ایک گھونسہ مارا اور وہ مرگیا حضرت موسیٰ نے
کہا یہ تو شیطانی کام تھا پس تو مجھے بخشدے چنانچہ اللہ نے انھین بخشدیا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے موسیٰ نے
کہا اے میرے پروردگار جو احسان تو نے مجھپر کیا ہی اسکے شکریہ مین مین اب کبھی مجرمون کا مددگار نہ بنون گا

سلہ ترجمہ موسیٰ نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ میری بات سمجھ لین ۱۲

پس موسی صبح کو شہر مین خوف کرتے ہوے گئے اس بات کا ڈر تھا کہ پکڑ نہ لیے جائین یکایک وہ شخص جس نے کل انسے مدد مانگی تھی انھین پکارتا ہوا آیا موسی نے اس سے کہا کہ یقیناً تو صریح گمراہ ہو پھر موسی اُسکی مدد کی طرف متوجہ ہوے جب اس نے موسی کو دیکھا کہ قبطی کی طرف تاکہ اسرائیل کے دشمن پر حملہ کرین تو اسرائیلی ڈرا کہ کہین مجھکو نہ مارین اسوجہ سے کہ موسی اسکو سخت بات کہہ چکے تھے پس اس نے کہا کہ اے موسی کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی قتل کردو جس طرح کل تمنے ایک شخص کو قتل کردیا تھا تم یہ چاہتے ہو کہ زمین مین سرکشی کرو تم صلح کرانے والون مین ہونا نہین چاہتے پس موسی نے اسے چھوڑ دیا قبطی نے جاکر موسی کا راز فاش کردیا کہ انھین نے اس شخص کو قتل کیا تھا پس فرعون نے انکو طلب کیا اور کہا کہ موسی کو پکڑ لاؤ اُسی نے ہمارے قبطی کو قتل کیا تھا جو لوگ موسی کی تلاش مین نکلے تھے انسے فرعون نے کہا کہ پگ ڈنڈی کے راستون مین موسی کو تلاش کرنا موسی لڑکے ہین راستہ نہین جانتے موسی پگ ڈنڈی ہی کے راستون مین جارہے تھے ایک فرشتہ اُنکے پاس (بشکل انسان) گھوڑے پر سوار ہاتھ مین عصا لیے ہوے پہونچا جب موسی نے اُسے دیکھا تو مارے خوف کے اُسکے سامنے سجدہ[1] کرنے لگے اُسنے کہا مجھے سجدہ نکرو بلکہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ چنانچہ موسی اُسکے پیچھے چلے اُسنے موسی کو مدین کے راستے پر لگا دیا موسی جسوقت مدین کے راستے پر جارہے تھے (اپنے دل ہی دل مین) کہنے لگے امید ہو کہ میرا پروردگار مجھے راہِ راست کی ہدایت کرے پس فرشتہ انھین لیے ہوے چلا گیا یہانتک کہ وہ مدین پہونچ گئے (بسند[2]ہ) حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ فرعون نے اور اُسکے ہمنشینون نے ایک دن اُس وعدہ کا ذکر کیا جو خدا نے ابراہیم سے کیا تھا کہ اُنکی اولاد مین خدا انبیا و ملوک پیدا کریگا بعض لوگون نے کہا کہ بنی اسرائیل اسی کے منتظر ہین انکو اسمین شک نہین جب تک یوسف بن یعقوب زندہ رہے بنی اسرائیل سمجھتے تھے کہ یہی ابراہیم کے وعدہ کا ظہور ہی مگر جب یوسف کا انتقال ہوا تو لوگون نے کہا کہ خدا کا وعدہ ابراہیم کے ساتھ ایسا نہ تھا فرعون نے کہا پھر تم لوگون کی کیا رائے ہی پس اُن لوگون نے باہم مشورہ کیا اور اس بات پر اتفاق کرلیا کہ کچھ لوگ مقرر کیے جائین جو چھری لیے ہوے ہر طرف گشت لگائین جہان کوئی لڑکا بنی اسرائیل کا دیکھین اُسکو ذبح کردین (چنانچہ مدتون یہ دستور جاری رہا) مگر جب اُن لوگون نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کے بوڑھے خود بخود مرے جاتے ہین اور بچے ذبح کرڈالے جاتے ہین تو سب نے کہا کہ عنقریب تمام بنی اسرائیل فنا ہوجائینگے اور جتنے کام خدمت کے ہین تم لوگون کو خود اپنے ہاتھ سے کرنا پڑینگے لہذا ایک سال کے

---

[1] اُس زمانہ مین غیر اللہ کا سجدہ جائز تھا ۱۲ [2] حدثنی العباس بن الولید قال سا یزید بن ہارون قال سا اصبغ بن زید الجہنی قال سا القاسم قال حدثنی سعید بن جبیر قال قال ابن عباس ۱۲

تمام لڑکون کو ذبح کر ڈالو تاکہ انکی نسل کم ہو جائے اور ایک سال کے لڑکون کو قتل نکرو تاکہ وہ بچے بڑے ہوکر بوڑھے جو مر رہے ہین ان کے قائم مقام ہو جائین اس طریقہ سے جسقدر بچے زندہ رہجائین گے انسے بنی اسرائیل کی نسل کو ایسی ترقی نہ ہوگی کہ تمھین انکا خوف کرنا پڑے اور نہ بنی اسرائیل کی نسل بالکل معدوم ہو جائیگی پس حضرت موسیٰ کی والدہ کو ہارون کا حمل اس سال مین رہا جس سال کے بچے ذبح نہ کیے جاتے تھے لہذا انھون نے علانیہ وضع حمل کیا اور کچھ خوف درپیش نہین آیا جب دوسرا سال آیا تو انکو حضرت موسیٰ کا حمل رہا پس انکے دل مین بہت رنج و غم پیدا ہوا اے ابن[۱] جبیر یہ بھی فتنون سے ہی جو حضرت موسیٰ کو اپنی والدہ کے شکم مین پیش آئے جنسے مقصود محض حضرت موسیٰ تھے پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی والدہ کو وحی بھیجی کہ تم نہ ڈرو اور نہ رنجیدہ ہو ہم موسیٰ کو پھر تمھارے پاس واپس بھیجین گے اور اسکو پیغمبر بنائین گے اور حضرت موسیٰ کی والدہ کو حکم دیا کہ جب وضع حمل ہو تو ایک صندوق مین رکھکر بچے کو دریا مین ڈالدینا چنانچہ جب وضع حمل ہوا تو جو کچھ انھین حکم ملا تھا انھون نے تعمیل کیا یہانتک کہ جب حضرت موسیٰ کا صندوق انکی نظر سے غائب ہو گیا تو ابلیس انکے پاس آیا اور اُسنے انکے دل مین یہ بات ڈالی کہ مینے اپنے بیٹے کے ساتھ یہ کیا کیا اگر وہ میرے سامنے ذبح کر ڈالا جاتا اور مین اُسے کفنا کر دفن کر دیتی تو یہ بہتر تھا بہ نسبت اسکے کہ مینے خود اپنے ہاتھ سے اُسے دریا کی مچھلیون اور جانورون کے حوالہ کر دیا الغرض پانی اُس صندوق کو اس گھاٹ کے قریب لے گیا جہان آل فرعون کی لونڈیان پانی بھرا کرتی تھین انھون نے اس صندوق کو دیکھا تو اٹھا لیا اور ارادہ کیا کہ کھولین مگر پھر انمین سے کسی نے کہا کہ اگر ہم اس کو کھول ڈالین گے اور اسمین سے مال نکلیگا تو جو کچھ ہمین اسمین ملیگا فرعون کی بی بی ہمین سچا نہ سمجھے گی لہذا وہ اس صندوق کو اسی طرح اٹھالی گئین اسکی کسی چیز کو انھون نے حرکت نہین دی یہانتک کہ اس کو آسیہ کے حوالہ کر دیا آسیہ نے جب اس کو کھولا تو اسمین ایک لڑکے کو دیکھا اس لڑکے کی اسقدر محبت آسیہ کے دل مین پیدا ہو گئی کہ ویسی محبت اس کو کسی کے ساتھ نہ تھی اور حضرت موسیٰ کی والدہ کا یہ حال تھا کہ اُنکے دل مین سوا حضرت موسیٰ کے اور کسی کا خیال ہی نہ تھا جلادون نے اس لڑکے کی کیفیت سنی تو فرعون کی بی بی کے پاس چھریان لیکے پہونچ گئے تاکہ حضرت موسیٰ کو ذبح کر دین اے ابن جبیر یہ بھی فتنون مین سے ہی فرعون کی بی بی نے جلادون سے کہا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ یہ ایک بچہ بنی اسرائیل کی نسل کو بڑھا دیگا مین فرعون کے پاس جاؤنگی اور اس سے اس بچہ کو مانگونگی اگر اُسنے مجھے دیدیا تو تم قابل تعریف ہوگے اور اگر اُسنے اُسکے

[۱] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے کہ یہ وفتناک فتونا کی تفسیر پوچھی تھی جسکے معنی یہ ہین کہ اے موسیٰ ہم نے تمھین فتنون مین ڈالا ابن جبیر نے پوچھا کہ وہ فتنے کیا تھے حضرت ابن عباس نے فتنون کی توضیح کیلئے یہ پورا قصہ بیان کیا اور جا بجا سمجھاتے گئے کہ دیکھو یہ فتنے تھے ۱۲

ذبح کرنے کا حکم دیا تو مین تمھین ملامت نہ کرونگی چنانچہ جب آسیہ فرعون کے پاس گئین تو انھون نے اس سے
کہا کہ یہ لڑکا میرے اور تمھارے آنکھ کی ٹھنڈک کا باعث ہوگا اِسے قتل نہ کرو فرعون نے کہا تمھاری آنکھ کی
ٹھنڈک کا باعث ہو تو مگر مجھے اسکی کچھ ضرورت نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قسم اسکی
جس کی قسم کھائی جاتی ہی کہ اگر فرعون اس بات کا اقرار کرلیتا کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک بھی ہوگی جس طرح
آسیہ نے اقرار کیا تھا تو بیشک اللہ اسے بھی حضرت موسیٰ کے ذریعہ سے ہدایت کرتا جس طرح آسیہ کو
ہدایت کی مگر اللہ نے اسکو اس سے محروم رکھا - پھر آسیہ نے قریب قریب کی تمام دودھ والی عورتون کو
بلایا تاکہ حضرت موسیٰ کے لیئے دودھ پلانے والی عورت ملازم رکھے مگر جب کوئی عورت حضرت موسیٰ کو
دودھ پلانے کیلئے لیتی تو حضرت موسیٰ اسکی پستان کو نہ لیتے تھے یہانتک کہ آسیہ کو یہ خوف پیدا ہوا کہ حضرت
موسیٰ اسی طرح دودھ نہ پئین گے تو مر جائین گے اس بات کا انھین بہت رنج تھا پھر فرعون کی بی بی نے حکم دیا
کہ حضرت موسیٰ کو بازار مین جہان لوگ جمع ہون لیجائین شاید کوئی دودھ پلانے والی ایسی ملجائے جس کا پستان
حضرت موسیٰ لے لین مگر حضرت موسیٰ نے وہان بھی کسی کا پستان نہین لیا حضرت موسیٰ کی والدہ نے حضرت
موسیٰ کی بہن سے کہا کہ جاؤ اور موسیٰ کو تلاش کرو کہین انکا تذکرہ سنائی دیتا ہی یا نہین میرا بیٹا زندہ ہی یا
اس کو دریا کے جانور اور اسکی مچھلیان کھا گئین وہ (شدّت غم مین) اس وعدہ کو بھول گئین جو خدا نے انسے کیا
تھا پس حضرت موسیٰ کی بہن اجنبی بنکر دیکھنے گئین کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ موسیٰ کی بہن ہین جب انھون نے
دیکھا کہ حضرت موسیٰ کیلئے دائیان تلاش ہو رہی ہین اور کوئی نہین ملتی تو انھون نے مارے خوشی کے کہا کیا
مین تمھین ایسے لوگون کا پتہ بتادون جو تمھارے لئے اس بچہ کی پرورش کردین اور وہ اسکی خیر خواہی بھی کرینگے یہ سنکر
اُن لوگون نے حضرت موسیٰ کی بہن کو پکڑ لیا اور کہا تمھین کیونکر معلوم ہوا کہ وہ اسکی خیر خواہی کرینگے کیا تم اس
بچہ کو پہچانتی ہو اُن لوگون کو کچھ شک پیدا ہو گیا ابن جبیر یہ بھی فتنون سے ہی حضرت موسیٰ کی بہن نے
جواب دیا کہ انکی خیر خواہی اور شفقت اس بچہ پر محض اسوجہ سے ہوگی کہ بادشاہ کے یہان وہ دائیون مین ملازم
ہو جائینگی اور انکو نفع ہوگا یہ سنکر ان لوگون نے حضرت موسیٰ کی بہن کو چھوڑ دیا وہ اپنی والدہ کے پاس گئین
اور اُنسے سب حال بیان کیا وہ آئین جیسے ہی انھون نے حضرت موسیٰ کو اپنی گود مین لیا حضرت موسیٰ نے
انکی پستان کیطرف توجہ کی یہانتک کہ شکم سیر ہو گئے لوگ خوشخبری دینے کو آسیہ کے پاس گئے اور اسکو خوشخبری
دی کہ ہمین آپ کے بیٹے کیلئے دائی ملگئی پس آسیہ نے حضرت موسیٰ کی دائی کو اور حضرت موسیٰ کو بلوایا جب آسیہ نے
حضرت موسیٰ کی رغبت دیکھی تو حضرت موسیٰ کی والدہ سے کہا کہ تم میرے پاس رہو اور میرے اس
بیٹے کو دودھ پلاؤ کیونکہ جسقدر محبت مجھے اس بچہ سے ہی ایسی محبت مجھے کسی چیز سے نہین ہی حضرت موسیٰ کی

والدہ نے کہا کہ مین اپنا گھر اور اپنے بچے نہین چھوڑ سکتی آپ کی مرضی) ہو تو مین اس بچہ کو اپنے گھر لیجاؤن یہ میرے پاس رہیگا مین اسکی پرورش مین کوتاہی نہ کرونگی اور اگر آپ کی مرضی نہ ہو تو مجبوری ہی مین اپنا گھر اور اپنے بچے نہین چھوڑ سکتی اسوقت حضرت موسی کی والدہ کو اللہ کا وعدہ یاد آیا اور انھون نے فرعون کی بی بی کے سامنے اپنی بے پروائی ظاہر کی انکو یقین تھا کہ اللہ عزوجل اپنا وعدہ پورا کریگا چنانچہ وہ اسی دن اپنے بیٹے کو ساتھ لیکر اپنے گھر واپس ہوئین پھر اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ کو خوب نشو و نما دیا اور انکی حفاظت کی کیونکہ انکے لیئے (فرمان نبوت) مقدر ہو چکا تھا چنانچہ نبی اسرائیل کے ساتھ ساتھ شہر کے کنارے حضرت موسیٰ بھی رہے نبی اسرائیل حضرت موسی کے سبب سے اس ظلم و مسخر سے محفوظ رہے جو انکے ساتھ کیا جاتا تھا پھر جب حضرت موسیٰ بڑے ہوئے تو فرعون کی بی بی نے حضرت موسی کی والدہ سے کہلا بھیجا کہ مین چاہتی ہون کہ موسیٰ کو مجھے دکھلا جاؤ حضرت موسیٰ کی والدہ نے ایک دن مقرر کردیا کہ اس دن مین آؤنگی فرعون کی بی بی نے اپنی تمام خادمہ عورتون کو حکم دیا کہ تم مین سے ہر شخص کچھ نہ کچھ ہدیہ لیکر میرے بیٹے کا استقبال کرے تاکہ وہ اسکو دیکھے اور مین ایک امین عورت کو مقرر کرونگی کہ وہ دیکھے کہ تم کیا کرتی ہو چنانچہ جسوقت حضرت موسی اپنی والدہ کے گھر سے نکلے اور جسوقت فرعون کی بی بی کے پاس پہونچے برابر ہدیے اور تحفے ان کے سامنے پیش ہوتے رہے جب حضرت موسیٰ فرعون کی بی بی کے پاس پہونچے تو فرعون کی بی بی نے انکی بڑی توقیر و تکریم کی اور انکو دیکھکر بہت خوش ہوئین اور اپنا عمدہ اثر حضرت موسیٰ پر دیکھ کے بہت مسرور ہوئین اور انھون نے کہا کہ موسیٰ کو فرعون کے پاس لیجاؤ تاکہ وہ بھی انکا اعزاز و اکرام کرے چنانچہ عورتین حضرت موسی کو لیکر فرعون کے پاس گئین اور فرعون کی گود مین انکو بٹھلا دیا حضرت موسیٰ نے فرعون کی داڑھی پکڑ کر کھینچی اسوقت ایک دشمن نے دشمنان خدا مین سے کہا کہ دیکھو یہ وہی شخص ہی جسکی بابت خدا نے ابراہیم سے وعدہ کیا تھا یہی شخص تجھے مغلوب کر دیگا اور تجھپر غالب ہو جائے گا مناسب ہی کہ جلاد دن کو بلا تاکہ اسکو ذبح کردین آئی ابن جبیر یہ بھی فتنون مین سے ہی بعد تمام اُن آزمائشون کے جو حضرت موسیٰ سے لیگئین۔ فرعون کی بی بی فرعون کے پاس دوڑتی ہوئی آئین اور انھون نے کہا کہ اس بچے کے بارہ مین جسکو تم مجھے دیچکے ہو تمھاری رای کیون بدلی فرعون نے کہا تم نہین دیکھتی ہو یہ وہی شخص ہی جسکی نسبت کہا جاتا ہی کہ مجھے مغلوب کردیگا اور خود غالب ہو جائے گا (اسنے اسوقت میری داڑھی پکڑ کر کھینچی) فرعون کی بی بی نے کہا اچھا اسوقت میرے سامنے کوئی ایسی بات کرو جو ٹھیک بات معلوم ہو جائے دو انگارے آگ کے منگاؤ اور دو موتی منگاؤ اور یہ دو چیزین موسی کے قریب رکھو اگر وہ موتیون کی طرف ہاتھ بڑھائین اور انگارون کی طرف رخ نہ کرین تو جان لینا کہ وہ سمجھدار ہین اور اگر انگارون کی طرف ہاتھ بڑھائین اور موتیون کی طرف توجہ نکرین تو جان لینا کہ کوئی سمجھدار انگارون کو موتیون پر ترجیح نہین دیسکتا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا حضرت موسیٰ نے انگارون کیطرف ہاتھ بڑھایا مگر لوگون نے روک لیا تاکہ انکا ہاتھ نہ جلے فرعون کی بی بی نے

کہا دیکھو پس اللہ نے ان سے اس بات کو دفع کر دیا جس کا ارادہ انکے ساتھ کیا گیا تھا اللہ اپنے مقصود کو پورا کرتا ہی جب حضرت موسیٰ جوان ہوئے تو آل فرعون مین سے کسی کی جرأت نہوتی تھی کہ کسی بنی اسرائیل پر ظلم یا مسخرا پن کرسے یہانتک کہ یہ باتین بالکل موقوف ہوگئین ایک روز حضرت موسیٰ شہر کے کسی گوشہ مین جا رہے تھے انھون نے دو آدمیون کو دیکھا کہ لڑ رہے ہین ایک بنی اسرائیل مین سے تھا اور دوسرا آل فرعون مین سے اسرائیلی نے فرعونی پر حضرت موسی کے سامنے استغاثہ کیا حضرت موسیٰ کو غصہ آگیا کیونکہ وہ فرعونی حضرت موسیٰ کی قرابت بنی اسرائیل سے اور انکی طرفداری حضرت موسیٰ کے جانب سے جانتا تھا باوجود اسکے اُسنے بنی اسرائیل پر حملہ کیا لوگ سمجھتے تھے کہ حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کی طرفداری کرتے ہین وہ صرف اس سبب سے کہ انھون نے بنی اسرائیل کی عورت کا دودھ پیا ہی نہ یہ کہ حضرت موسیٰ کی مان بنی اسرائیل سے ہین الغرض اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے دل مین کچھ ایسی بات ڈالی کہ حضرت موسیٰ نے اس فرعونی کو گھونسہ مار دیا وہ مر گیا اس واقعہ کو سوا اللہ عز و جل کے اور اُس اسرائیلی کے کسی نے نہین دیکھا حضرت موسیٰ جب اُس فرعونی کو قتل کر چکے تو انھون نے کہا کہ یہ شیطان کا کام ہی بیشک وہ صریح دشمن گمراہ کرنے والا ہی بعد اسکے کہا کہ ای میرے پروردگار مینے اپنی جان پر ظلم کیا مجھے بخشدے چنانچہ اللہ نے بخشدیا وہ بخشنے والا مہربان ہی پھر حضرت موسی شہر مین ڈرتے ہوئے کہ کوئی خبر اس واقعہ کے متعلق سنین فرعون کے پاس کوئی شخص آیا اور اُسنے کہا کہ بنی اسرائیلی نے آل فرعون سے ایک شخص کو قتل کر دیا ہی اس سے ہمارا حق دلاوے اور بنی اسرائیل کو ایسی جرأت سے باز رکھ فرعون نے کہا اسکے قاتل کو میرے پاس لے آؤ اور جو اسپر گواہی دین انکو بھی لے آؤ کیونکہ یہ بات اچھی نہین کہ بغیر بینہ اور ثبوت کے قصاص لے لیا جائے ان لوگون نے اسکی جستجو کی آپسمین ایک دوسرے سے پوچھتے تھے مگر بینہ نہ ملتا تھا اتفاق سے دوسرے دن حضرت موسیٰ کا اس طرف سے گذر ہوا اسی اسرائیلی کو دیکھا کہ وہ ایک فرعونی سے لڑ رہا ہی اسرائیلی نے پھر حضرت موسیٰ کے سامنے استغاثہ کیا حضرت موسیٰ گو اس فعل پر نادم تھے جو انسے کل صادر ہوا تو بھی انکو غصہ آگیا اور انھون نے فرعونی کیطرف ہاتھ بڑھایا حضرت موسی نے اسرائیلی سے کل اور آج کی بابت کہا کہ تو صریح گمراہ ہی اسرائیلی نے جو حضرت موسیٰ کا غصہ دیکھا اور وہ اسپر ناخوش بھی ہوئے تھے وہ ڈرا کہ میرے ہی اوپر حملہ کرینگے حالانکہ انھون نے فرعونی پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا پس اسرائیلی ڈر گیا اور فرعونی کی آڑ مین آکر کہنے لگا کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی قتل کر دو جس طرح کل ایک شخص کو قتل کر چکے ہو یہ اسنے صرف اس خوف سے کہا کہ کہین موسی مجھے قتل نکر دین فرعونی یہ سنتے ہی اپنی قوم کیطرف گیا اور جو کچھ اسنے اسرائیلی سے سنا تھا اپنی قوم سے بیان کر دیا پس فرعون نے جلادون کو حضرت موسی کی تلاش مین بھیجا حضرت موسی ایک بڑی سڑک پر جا رہے تھے اور وہ لوگ حضرت موسیٰ کے تعاقب مین تھے وہ لوگ مطمئن تھے کہ حضرت

موسیٰ ہمارے ہاتھ سے بچکے جا نہین سکتے ایک شخص حضرت موسیٰ کے گروہ مین سے شہر کے کنارے رہتا تھا وہ ایک قریب کے راستہ سے نکلکر حضرت موسیٰ کے پاس پہونچا اور اسنے حضرت موسیٰ سے سارا قصہ بیان کیا (ابن جبیر یہ بھی فتنون سے ہی۔) اب پھر سدی کی حدیث شروع ہوتی ہی (جب حضرت موسیٰ مدین کے کنوین پر پہونچے تو دیکھا کہ بہت سے لوگ پانی بھر رہے ہین (۵۱ سندہ) سعید بن جبیر سے روایت ہی وہ کہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے مدین گئے مصر اور مدین کے درمیان مین آٹھ دن کی مسافت ہی جس طرح کوفہ اور بصرہ کے درمیان مین اس آٹھ دن مین حضرت موسیٰ کی غذا درختون کے پتے تھے پابرہنہ سفر کیا تھا جب مدین پہونچے تو ایڑیان زخمی ہوگئی تھین (۵۲ سندہ) سعید بن جبیر نے ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا ہی (اب پھر سدی کی حدیث شروع ہوتی ہی) وہان حضرت موسیٰ نے دو عورتون کو دیکھا کہ وہ اپنی بکریان روکے ہوئے کھڑی ہین حضرت موسیٰ نے انسے پوچھا کہ تم کیون کھڑی ہو اُن دونون نے کہا جب سب لوگ پانی پلا چکین گے تو ہم بھی پلائین گے ہمارے باپ بہت بوڑھے ہین حضرت موسیٰ کو ان دونون پر رحم آیا اور انھون نے کنوین پر جاکر اسکے منہ سے اس پتھر کو تنہا ہٹا دیا جسکو مدین کے بہت سے لوگ جمع ہوکر اٹھاتے تھے پھر ڈول بھر بھر کے حضرت موسیٰ نے پانی نکالنا شروع کیا یہانتک کہ ان دونون نے اپنی بکریونکو سیراب کرلیا اور وہ سے جلدی واپس گئین ہر روز وہ اس پانی کو پلایا کرتی تھین جو اور لوگون کے جانورون سے بچکر حوض مین رہجاتا تھا بعد اسکے حضرت موسیٰ ایک غار اور درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ ای میرے پروردگار جو بھلائی تو میرے ساتھ کرے مین اس کا محتاج ہون حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ حضرت موسیٰ نے یہ لفظ کہی حالانکہ اگر کوئی اور شخص اسقدر بھوکا ہوتا تو خدا سے سوا کھانے کے اور کچھ نہ مانگتا (۵۳ سندہ) حضرت ابن عباس اللہ تعالیٰ کے قول ولما ورد ماء مدین کی تفسیر مین کہتے تھے کہ حضرت موسیٰ جب مدین کے کنوین پر پہونچے تو یہ کیفیت تھی کہ ضعف و نقاہت کے سبب سے جو گھاس انھون نے کھائی تھی اسکی سبزی اُن کے پیٹ سے معلوم ہوتی تھی پھر انھون نے کہا کہ ای میرے پروردگار جو بھلائی تو میرے ساتھ کرے مین اس کا محتاج ہون (اب پھر سدی کی حدیث شروع ہوتی ہی) جب وہ دونون لڑکیان اپنے والد کے پاس جلدی سے لوٹکر گئین تو انکے والد نے انسے جلد آجانیکی وجہ پوچھی تو انھون نے حضرت موسیٰ کی کیفیت بیان کی پھر انھون نے انھین دونون مین سے ایک کو (حضرت موسیٰ کے بلانے کیلئے) بھیجا چنانچہ وہ شرم کے ساتھ آئین اور (حضرت موسیٰ سے) کہا کہ میرے والد تمھین

---

۵۱ حدثنا ابو عمار المروزی قال ثنا الفضل بن موسیٰ عن الاعمش عن المنہال بن عمرو عن سعید بن جبیر ۱۲ ۵۲ حدثنا ابو کریب قال ثنا عثام قال ثنا الاعمش عن المنہال عن سعید بن جبیر ۱۲ ۵۳ حدثنا ابن حمید قال ثنا حکام بن سلم عن عنبسۃ عن ابی حصین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲۔

بلاتے ہین تاکہ اسکی اجرت تمھین دین جو تمنے ہمارے لئے پانی بھرا حضرت موسی انکے ساتھ اٹھ کھڑے ہوے اور انسے کہا کہ چلو چنانچہ وہ آگے آگے چلین ہوا جو چلی تو انکے سرکا جوڑا کھل گیا حضرت موسی نے انسے کہا کہ تم میرے پیچھے چلو اور رستہ بتاتی چلو جہان مین خلاف راستہ پر چلون مجھے ٹوک دینا پھر جب حضرت موسی ان پیر مرد (یعنی شعیب پیغمبر) کے پاس پہونچے اور انسے سب حال بیان کیا تو انھون نے کہا تم کچھ خوف نکرو تم ظالم لوگون سے نجات پاگئے ان دونون لڑکیون مین سے ایکنے کہا کہ اے باپ یہ شخص سب مزدورون سے بہتر ہے طاقتور ہے امین ہے یہ وہی لڑکی تھی جو حضرت موسی کو بلانے گئی تھی حضرت شعیب نے کہا قوت کا حال تو تمکو اس سبب سے معلوم ہوا کہ انھون نے وہ پتھر کنوین سے (تنہا) اٹھالیا مگر امانت کا حال تمھین کیونکر معلوم ہوا لڑکی نے جواب دیا کہ مین موسیٰ کے آگے آرہی تھی مگر انھون نے اسکو پسند نکیا کہ میری طرف نظر کرین اور مجھے حکم دیا کہ انکے پیچھے چلون حضرت شعیب نے (حضرت موسیؑ سے) کہا مین چاہتا ہون کہ مین اپنی ان دونون لڑکیون مین سے ایک کا نکاح تمھارے ساتھ کردون اس شرط پر کہ تم میرے یہان مزدوری کرو خواہ آٹھ برس تک خواہ دس برس تک اور جو کچھ ہم کہتے ہین اسپر اللہ ضامن ہے حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ وہی لڑکی جو حضرت موسیٰ کو بلانے گئی تھی اسی کے ساتھ حضرت موسیٰ کا نکاح کردیا پھر حضرت شعیب نے اپنی لڑکی کو حکم دیا کہ انکو عصا لادو یہ عصا ایک فرشتہ بشکل انسان آکر حضرت شعیب کے ودیعت رکھا گیا تھا حضرت شعیب نے جو اس عصا کو دیکھا تو کہا کہ اور کوئی عصا لاکر دیدو مگر جب وہ لائین تو وہی عصا انکے ہاتھ مین آیا حضرت شعیب نے جب یہ معاملہ دیکھا تو وہی عصا انکو دیدیا وہ اس عصا کو لیکر بکریان چرانے نکلے پھر حضرت شعیب نادم ہوئے کہ وہ عصا مینے کیون دیدیا وہ تو امانت تھا پس وہ حضرت موسیٰ کی تلاش مین نکلے جب وہ ملے تو انسے کہا کہ وہ عصا مجھے دیدو حضرت موسیٰ نے کہا وہ میرا عصا ہے مین ندونگا دونون مین اسکی بابت جھگڑا ہوا پھر وہ دونون اس بات پر رضامند ہوئے کہ سب سے پہلے جو شخص ملے اسکو حکم بنادین چنانچہ ایک فرشتہ بشکل انسان انکو ملا اسنے یہ فیصلہ کیا کہ تم دونون آدمی اس عصا کو زمین پر رکھدو جو کوئی اسکو اٹھالے یہ عصا اسی کا ہے حضرت شعیب نہ اٹھا سکے حضرت موسیٰ نے اُسے اٹھالیا لہذا حضرت شعیب چپ ہو رہے پھر حضرت موسی نے دس برس تک انکی بکریان چرائین عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ حضرت موسیٰ وفای عہد کے زیادہ حقدار تھے (بسندہ[51]) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مینے جبریل سے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے کس میعاد کو پورا کیا تھا حضرت جبریل نے کہا جو میعاد بڑی تھی اسکو پورا کیا (بسندہ[52]) سعید بن جبیر سے

---

[51] حدثنی احمد بن محمد الطوسی قال ثنا الحمیدی بن عبداللہ بن الزبیر قال ثنا سفیان قال حدثنی ابراہیم بن یحیی بن ابی یعقوب عن الحکم ابن ابان عن عکرمہ عن ابن عباس ۱۲ [52] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ قال حدثنی ابن اسحاق عن حکیم بن جبیر عن سعید بن جبیر ۱۲

روایت ہی وہ کہتے تھے جب مین کوفہ مین تھا او حج کا سامان کر رہا تھا تو ایک یہودی نے مجھسے کہا کہ مین آپ کو دیکھتا ہون کہ آپ علم کی طلب مین رہتے ہین مجھے بتائیے کہ حضرت موسیٰ نے کس میعاد کو پورا کیا تھا۔ مینے کہا مین اس سے واقف نہین ہون ہان البتہ مین حبر عرب یعنی حضرت ابن عباس کے پاس جاتا ہون انسے اسکی بابت پوچھونگا چنانچہ جب مین مکہ پہونچا تو مینے حضرت ابن عباس سے اسکی بابت پوچھا اور انسے یہودی کی گفتگو بیان کی حضرت ابن عباس نے کہا جو مدت بڑی اور زیادہ خوش کرنے والی تھی اسی کو پورا کیا تھا نبی جو وعدہ کرتے ہین اسکے خلاف نہین کرتے سعید کہتے تھے پھر جب مین کوفہ لوٹ کر آیا تو مین یہودی سے ملا اور مینے اس سے بیان کیا یہودی نے کہا وہ سچ کہتے ہین قسم اس چیز کی جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھی اور خدا خوب جانتا ہی (بسلسلہ[۵۱] سند) سعید بن جبیر سے روایت ہی وہ کہتے تھے مجھسے ایک نصرانی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ نے کس میعاد کو پورا کیا تھا مینے کہا مین نہین جانتا اسوقت تک مجھے اسکا علم نہ تھا پھر مین حضرت ابن عباس سے ملا اور مینے انسے اسکا ذکر کیا حضرت ابن عباس نے کہا تم نہین جانتے کہ آٹھ برس کا پورا کرنا تو انپر فرض تھا اسکو تو وہ کم کر ہی نہ سکتے تھے اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ جو وعدہ حضرت موسیٰ کر چکے تھے اللہ اس کو پورا کرانے والا تھا پس انھون نے دس برس کی میعاد پوری کی تھی (بسلسلہ[۵۲] سند) شعیب جبائی سے روایت ہی کہ ان دونون لڑکیون کا نام لیا اور صفورا تھا حضرت موسیٰ کی بی بی صفورا تھین وہ بیٹی تھین تیرون کا ہن مدین کی کاہن کہتے ہین عالم کو (بسلسلہ[۵۳] سند) ابو عبیدہ کہتے تھے کہ جس نے حضرت موسیٰ سے مزدوری کرائی تھی وہ تیرون تھے حضرت شعیب نبی کے (بسلسلہ[۵۴] سند) حضرت ابن عباس سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ حضرت موسیٰ سے جس شخص نے اجرت لے لی تھی اس کا نام یثربی تھا وہ مدین کا حاکم تھا (بسلسلہ[۵۵] سند) حضرت ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت موسیٰ کی بی بی کے والد کا نام یثربی تھا (اب پھر سدی کی حدیث شروع ہوتی ہی) جب حضرت موسیٰ میعاد پوری کر چکے اور اپنی بی بی کو رخصت کرا کے لیچلے تو راستہ بھول گئے حضرت عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ وہ زمانہ جاڑون کا تھا دور سے انکو آگ معلوم ہوئی حضرت موسیٰ سمجھے کہ یہ آگ ہی حالانکہ وہ خدا کا نور تھا حضرت موسیٰ نے اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے آگ دکھائی دے رہی ہی

---

۵۱ حدثنا ابن وکیع قال ثنا یزید قال ثنا الاصبغ بن زید عن القاسم بن ابی ایوب عن سعید بن جبیر ۱۲ ۵۲ حدثنا القاسم بن الحسن قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج عن ابن جریج قال اخبرنی وہب بن سلیمان الذماری عن شعیب الجبائی ۱۲ ۵۳ حدثنی ابو السائب قال ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن ابی عبیدہ ۱۲ ۵۴ حدثنا ابن وکیع قال ثنا العلاء بن عبد الجبار عن حماد بن سلمۃ عن ابی حمزۃ عن ابن عباس ۱۲ ۵۵ حدثنی اسمٰعیل بن الہیثم ابو العالیۃ قال ثنا ابو قتیبۃ عن حماد بن سلمۃ عن ابی حمزۃ عن ابن عباس ۱۲

شاید مین وہان سے کچھ خبر راستے کی لاؤن اور اگر خبر نہ ملے گی تو مین وہان سے کچھ انگارے لے آؤنگا اس سے تم تاپنا چنانچہ حضرت موسی چلے جب اس آگ کے قریب پہونچے تو اس مقدس جنگل کے ایک سمت سے درخت مین سے آواز آئی کہ اس آگ مین اور اسکے آس پاس برکت ہی جب حضرت موسٰی نے اس آواز کو سُنا تو ڈر گئے اور انھون نے کہا اللہ رب العالمین کا شکر ہی پھر آواز آئی کہ ای موسٰی مین اللہ ہون تمام جہان کا پروردگار ای موسٰی تمھارے داہنے ہاتھ مین یہ کیا چیز ہی حضرت موسٰی نے عرض کیا یہ میری لاٹھی ہی اس سے مین ٹیک لگاتا ہون اور اپنی بکریون کیلیے پتے جھاڑتا ہون اور میرے اور کام بھی اس سے نکلتے ہین مثل اسکے کہ چھاگل وغیرہ اس پر لاد لیتا ہون اللہ نے فرمایا کہ ای موسٰی اسکو ڈال دو جیسے ہی انھون نے ڈالا وہ اژدہا بنکے دوڑنے لگی جب حضرت موسٰی نے دیکھا کہ وہ اژدہا بنکے لپک رہی ہی تو وہ پیٹھ پھیر کے پیچھے ہٹے اور اس لاٹھی کی طرف توجہ نہ کی پھر انھین آواز دیگئی کہ ای موسٰی خوف نکرو میرے سامنے پیغمبر (کسی سے) نہین ڈرتے سامنے آؤ اور خوف نکرو تم بے کھٹکے رہو اپنا ہاتھ اپنی گریبان سے ملاؤ (وہ ید بیضا ہو جائے گا) یہ دونون برہان ہین تمھارے پروردگار کیطرف سے یعنی عصا اور ید بیضا دونون نشانیان تمھاری صداقت کی ہین پس اسوقت حضرت موسٰی نے اپنے پروردگار سے کہا کہ ای میرے پروردگار مینے انمین سے ایک شخص کو قتل کرڈالا ہی مین ڈرتا ہون کہ وہ لوگ بھی مجھے قتل کرڈالینگے اور میرے بھائی مجھسے زیادہ فصیح اللسان ہین ان کو میرے ساتھ معین بنا کر بھیج تاکہ وہ میری تصدیق کرین مین ڈرتا ہون کہ وہ لوگ میری تکذیب کرینگے اللہ نے فرمایا ہم تمھارا بازو تمھارے بھائی سے قوی کردینگے اور تم دونون کو غلبہ عنایت کرینگے وہ ہماری نشانیونکی وجہ سے تمپر دسترس نپائینگے تم اور تمھارے پیرو سب غالب رہینگے چنانچہ حضرت موسٰی وہارون فرعون کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ ہم رب العالمین کے رسول ہین (بشلہ مدہ) وہب بن منبہ یمانی سے مروی ہی کہ حضرت موسٰی کے ہمراہ انکی بکریان تھین اور انکی ایک کلی تھی اور ہاتھ مین عصا تھی جس سے بکریون کے لیے پتے جھاڑ دیتے تھے جب رات ہوتی تو کلی سے آگ نکال لیتے اور خود انکی بی بی اور بکریان سب اسکی گرمی مین بسر کرتے پھر صبح کو اپنی بکریون کو لیکے عصا سے ٹیک لگاتے ہوئے چلتے تھے انکی عصا جیسا کہ وہب بن منبہ سے منقول ہی سر کی طرف ذو شاخی تھی (بشلہ مندہ) ابن اسحاق نے غیر متہم لوگون سے روایت کی ہی کہ کعب احبار جب مکہ گئے تو اس وقت وہان عبد اللہ بن عمرو بن عاص تھے کعب نے لوگون سے کہا کہ عبد اللہ سے تین باتین پوچھو اگر وہ بتا دین تو سمجھو کہ یہ عالم ہین جنت کی کوئی ایسی چیز پوچھو جس کو اللہ نے

سلہ حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ فلما قضی الموسی الاجل خرج فیا ذکرلی ابن اسحاق عن وہب بن منبہ الیمانی ۱۲

سلہ حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

دنیا مین بھی لوگون کے لیئے پیدا کیا ہو اور پوچھو کہ زمین مین سب سے پہلے کون چیز پیدا کی گئی اور پوچھو کہ سب سے
پہلا درخت زمین مین کون نصب کیا گیا چنانچہ حضرت عبداللہ سے یہ تینون باتین پوچھی گئین انھون نے کہا جنت
کی وہ چیز جو اللہ نے دنیا مین بھی لوگون کے واسطے پیدا کی ہی یہی حجر اسود ہی اور سب سے پہلے جو چیز زمین مین پیدا
کی گئی وہ کنواں ہی جو زمین مین ہی جسمین سے بڑے بڑے سردار کا فرونکے پانی لیتے ہین اور سب سے پہلا درخت جو زمین مین نصب
کیا گیا وہ عوسجہ کا درخت ہی جس سے حضرت موسیٰ نے اپنی عصا کاٹی تھی جب یہ جوابات کعب کو معلوم ہوئے
تو انھون نے کہا سچ کہتے ہین واللہ یہ شخص عالم ہی وہب بن منبہ کہتے تھے پھر جب وہ رات آئی جس مین اللہ
تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بزرگی دینے کا ارادہ کیا اور جسمین نبوت اور کلام کی ابتدا ہوئی تو حضرت موسیٰ راہ بھول گئے
یہانتک کہ انھین یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ کس طرف جارہے ہین پھر انھون نے اپنی ٹکلی نکالی تاکہ اس سے آگ
بنائین مگر اس سے آگ نہ نکلی یہانتک کہ پریشان ہوگئے پھر دور سے انھین آگ دکھائی دی انھون نے اپنی بی بی سے
کہا کہ ٹھہرو مجھے آگ دکھائی دے رہی ہی شاید مین وہان سے آگ لے آؤن یا آگ کے پاس کوئی راستہ بتانے
والا مجھے ملجائے چنانچہ حضرت موسیٰ اسی آگ کیطرف چلے یکایک معلوم ہوا کہ وہ آگ علیق نامی درخت مین ہی
اور بعض اہل کتاب کہتے ہین کہ عوسجہ نامی درخت مین غرض حضرت موسیٰ جب اسکے قریب گئے تو وہ آگ پیچھے ہٹی
حضرت موسیٰ اسکا پیچھے ہٹنا دیکھکر لوٹے اور اپنے دل مین ڈرے جب حضرت موسی نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو آگ
قریب آگئی پھر درخت سے کچھ آواز آئی آواز کو سنکر حضرت موسیٰ کو انس معلوم ہوا اللہ نے انسے فرمایا کہ ای موسیٰ
اپنی جوتیان اُتار ڈالو تم وادی مقدس مین ہو حضرت موسیٰ نے جوتیان اتار ڈالین پھر اللہ نے فرمایا کہ ای موسیٰ
تمھارے داہنے ہاتھ مین کیا ہی حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ یہ میری عصا ہی مین اس سے ٹیک لگا لیتا ہون اور
اس سے اپنی بکریون کے لیے پتے گراتا ہون اور اور کام بھی میرے اس سے نکلتے ہین اللہ نے فرمایا کہ ای موسیٰ اسے
ڈال دو حضرت موسیٰ نے اس کو ڈال دیا فوراً وہ اژدہا بنکر دوڑنے لگی اسکی دونون شاخین اسکا منہ ہوگئین اور
نوک اسکی دم ہوگئی اسکے دانت بھی چمکنے لگے جیسا خدانے چاہا وہ ہوگئی حضرت موسیٰ نے جو یہ خوفناک چیز دیکھی تو پیچھے
پھرے اور اسکی طرف رخ نکیا انکے پروردگار نے انھین آواز دی کہ ای موسی سامنے آؤ اور ڈرو نہین ہم اسے پھر پہلی
حالت پر کئے دیتے ہین جب حضرت موسیٰ سامنے آئے تو اللہ نے فرمایا کہ اسکو پکڑ لو اور ڈرو نہین اسکے منہ مین ہاتھ
ڈالدو حضرت موسی اسوقت ایک جبہ صوف کا پہنے ہوئے تھے حضرت موسیٰ نے مارے خوف کے اپنا ہاتھ اسکی
آستین مین لپیٹ لیا آواز آئی کہ اپنا ہاتھ آستین سے نکالدو چنانچہ حضرت موسیٰ نے ہاتھ نکالکر اسکے منہ مین ڈالدیا
تو وہ پھر لاٹھی بن گئی اور انکا ہاتھ اسی مقام پر تھا جہان وہ رکھا کرتے تھے پھر کہا گیا کہ اپنا ہاتھ اپنے گریبان مین
ڈالو چمکدار بے عیب ہوکر نکلے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے آدمی تھے بال پیچدار تھے اور بڑے

بڑے تھے جیسے ہی انھون نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان مین ڈالا سفید برف کے مثل ہوگیا پھر دوبارہ گریبان مین ڈالکر نکالا تو وہ ویسا ہی ہوگیا جیسا تھا پھر اللہ نے فرمایا یہ دونون برہان ہین تمھارے پروردگار کی طرف سے فرعون اور اسکے گروہ کیلئے وہ لوگ سب نافرمان ہین حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ ای میرے پروردگار مینے انمین سے ایک شخص کو قتل کرڈالا ہی مین خوف کرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرڈالین گے اور میرے بھائی ہارون مجھسے زیادہ فصیح اللسان ہین لہذا انکو میرے ساتھ مددگار بناکر بھیجدے تاکہ وہ میری تصدیق کرین یعنی جو کچھ مین کہون اسکو ان لوگون کے سامنے صاف صاف بیان کردین تاکہ میری باتین سب سمجھ لیجائین ہارون میری باتون کو سمجھادینگے جو وہ خود نہ سمجھ سکینگے اللہ نے فرمایا ہم عنقریب تمھارا بازو تمھارے بھائی سے قوی کرینگے اور تم دونون کو غلبہ عنایت کرینگے کہ فرعون کے لوگ تمپر دست درازی نکرسکین گے تم اور تمھارے پیرو غالب رہینگے (اب پھر سُدی کی حدیث شروع ہوتی ہی) پھر حضرت موسیٰ اپنی بی بی کے پاس لوٹ کر آئے اور انکو مصر کی طرف لیکے چلے یہانتک کہ بوقت شب مصر مین پہونچے اور اپنی والدہ کے یہان مہمان بنکر گئے حضرت موسیٰ بھی اُن لوگون کو پہچانتے نہ تھے حضرت موسیٰ وہان اس دن پہونچے جسدن اُن لوگون مین طفیشل کھانے کا دستور تھا حضرت موسیٰ گھر کے ایک گوشہ مین فروکش ہوے حضرت ہارون جب گھر مین آئے اور انھون نے مہمان کو دیکھا تو اپنی والدہ سے پوچھا کہ یہ کون ہی انکی والدہ نے بیان کیا کہ یہ ایک مہمان ہی پھر حضرت ہارون نے انکو بلایا اور ساتھ کھانا کھایا جب دونون پاس بیٹھے اور باتین کرنے لگے تو حضرت ہارون نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت موسیٰ نے کہا میرا نام موسیٰ ہی یہ سنتے ہی دونون کھڑے ہوئے اور ایک نے دوسرے سے معانقہ کیا جب ایک نے دوسرے کو پہچان لیا تو حضرت موسیٰ نے کہا کہ ای ہارون ہمارے ساتھ فرعون کے پاس چلو اللہ تعالیٰ نے ہمکو اور تمکو اسکی طرف رسول بناکے بھیجا ہی حضرت ہارون نے کہا مین منظور کرتا ہون مگر انکی والدہ کھڑی ہوگئین اور چلانے لگین کہنے لگین کہ مین تمھین خدا کی قسم دلاتی ہون کہ فرعون کے پاس نجاؤ وہ تمھین قتل کرڈالے گا مگر ان دونون نے مانا اور رات ہی کو اسکے پاس گئے دروازے پر پہونچکر دروازے کو کھٹکھٹایا فرعون ڈر گیا اور سب دربان ڈر گئے فرعون نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی جو اسوقت میرے دروازہ پر آیا دربان نے جھانک کر دیکھا اور انسے بات چیت کی حضرت موسیٰ نے کہا کہ مین پروردگار عالم کا رسول ہون دربان ڈر گیا اور اُسنے فرعون سے جاکر بیان کیا کہ کوئی دیوانہ ہی کہتا ہی کہ مین پروردگار عالم کا رسول ہون خدا نے حکم دیا ہی کہ بنی اسرائیل کو میرے ہمراہ بھیجدے فرعون نے حضرت موسیٰ کو پہچان لیا اور کہا کہ کیا بچپن سے تمنے ہمارے یہان پرورش نہین پائی اور اپنی عمر کے کئی سال ہمارے یہان نہین گذارے اور جو حرکت تم نے کی اُسے تم جانتے ہو اور اسوقت تم اسی دین مین تھے جسکو تم

معیوب نہ سمجھتے ہو حضرت موسیٰ نے کہا ہاں اسوقت جو مینے یہ حرکت کی تو مین گمراہ تھا پھر جب مجھے تم لوگون کا
خوف آیا تو مین بھاگ گیا میرے پروردگار نے مجھے نبوت عنایت کی اور مجھے پیغمبر بنایا اور تو میرے اوپر یہ
احسان رکھتا ہی کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور مجھے پرورش کیا فرعون نے پوچھا پروردگار عالم کون ہی اور ای
موسیٰ تم دونون کا خدا کون ہی حضرت موسیٰ نے کہا ہمارا خدا وہ ہی جس نے ہر چیز کو اسکی خلقت عنایت کی اور
اُسے ہدایت کی پھر فرعون نے کہا کہ اگر تم کوئی نشان لائے ہو تو اُسے پیش کرو اگر تم سچے ہو اور یہ اُسنے تمام اُن باتونکے
بعد کہا تھا جنکو خدا نے ذکر کیا ہی حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر مین تجھے کوئی کھلی ہوئی نشانی دکھلا دون تب بھی تو نہ
مانے گا فرعون نے کہا کہ کوئی نشانی دکھلاؤ اگر تم سچے ہو حضرت موسیٰ نے اپنی عصا ڈالدی تو یکایک وہ اژدہا
بنکے اور منہ پھیلا کر دوڑی ایک جبڑا اسکا زمین پر تھا اور دوسرا محل کی دیوار پر اسی حالت مین وہ فرعون کی طرف
چلا تاکہ اُسے پکڑلے فرعون نے جو اُسکو دیکھا یکایک ڈر کر بھاگا اور اُسے حدث ہوگیا اس سے پہلے اُسے کبھی
حدث نہ ہوا تھا چلایا کہ ای موسیٰ اس اژدہے کو پکڑلو مین تم پر ایمان لے آؤنگا اور بنی اسرائیل کو تمھارے ساتھ
رخصت کردونگا حضرت موسیٰ نے اُسے پکڑلیا وہ پھر عصا ہوگیا بعد اسکے حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ گریبان مین
ڈالکر نکالا تو وہ دیکھنے والون کیلئے سفید ہوگیا تھا بعد اسکے حضرت موسیٰ فرعون کے پاس سے چلے اور فرعون
نے ایمان لانیسے اور بنی اسرائیل کو اُنکے ساتھ رخصت کرنیسے انکار کردیا اور اپنی قوم سے کہا کہ ای لوگو مین اپنے
سوا تمھارا کوئی خدا نہین جانتا ای ہامان میرے لئے ایک بلند عمارت بنا اور اُسپر میرے لئے ایک سیڑھی
رکھدے تاکہ مین موسیٰ کے خدا کو دیکھون چنانچہ ہامان نے یہ عمارت بنادی فرعون اسپر چڑھا پھر اُسنے
حکم دیا کہ آسمان کی طرف تیر مارے جائین وہ تیر خون آلودہ ہوکر آسمان سے لوٹے تو فرعون نے کہا کہ مینے موسیٰ کے
خدا کو قتل کردیا (الشندہ) قتادہ سے فاوقدلی یاہامان کی تفسیر مین مروی ہی کہ فرعون سب سے پہلا شخص ہی جسنے
پختہ اینٹون سے عمارت بنائی (الشندہ) ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے
مبعوث کیا تو وہ اور انکے بھائی ہارون مصر مین فرعون کے پاس آئے اور فرعون کے دروازے پر پہونچکر اس سے
اندر جانے کی اجازت چاہی اور کہا کہ ہم دونون پروردگار عالم کے رسول ہین ہمارے لئے فرعون سے اجازت
طلب کرو دو برس تک اسی طرح فرعون کے دروازے پر جاتے تھے اور لوٹ آتے تھے کسی کی ہمت نہ پڑتی
تھی کہ فرعون کو انکی اطلاع کرے یہانتک کہ ایک مسخرہ جو فرعون سے ہنسی دلگی کیا کرتا تھا فرعون کے پاس
گیا اور اُسنے کہا کہ ای بادشاہ دروازے پر ایک شخص کھڑا ہوا ہی وہ عجیب عجیب باتین کرتا ہی کہتا ہی کہ تیرے
سوا کوئی اور خدا ہی فرعون نے کہا اس کو بلاؤ چنانچہ حضرت موسیٰ اسکے پاس گئے حضرت ہارون بھی انکے

[1] حدثنا بشر بن معاذ قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا سعید عن قتادۃ ۱۲ [2] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

ہمراہ تھے اور انکا عصا انکے ہاتھ مین تھا جب حضرت موسیٰ فرعون کے سامنے جاکے کھڑے ہوئے اور اس سے
جاکے کہا کہ مین پروردگار عالم کا رسول ہون تو فرعون نے انکو پہچان لیا اور کہا کہ ہم نے بچپن سے تمھین پرورش
نہین کیا اور تم نے اپنی عمر کا اتنا زمانہ ہمارے یہان نہین گذارا اور پھر تم نے وہ حرکت کی جو تم جانتے ہو اور
اسوقت تم بھی کافر تھے حضرت موسیٰ نے کہا ہان اس وقت مینے وہ کام کیا تھا اسوقت مین گمراہ تھا یعنی مینے
وہ کام غلطی سے کیا تھا میرا ارادہ نہ تھا پھر حضرت موسیٰ نے اسکے احسانات کا جواب دیا کہ یہی احسان ہی جو تو
میرے اوپر رکھتا ہی کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا انکے بیٹون کو انسے لے لیا پھر جس کو تو نے چاہا غلام
بنایا جس کو چاہا قتل کرڈالا اسی طریقہ سے مین بھی تیرے گھر آیا تھا فرعون نے کہا پروردگار عالم کون ہی یعنی
اس خدا کی صفت بیان کر جس نے تمھین رسول بنایا ہی حضرت موسیٰ نے کہا وہ پروردگار ہی آسمانون کا
اور زمین کا اور انکی درمیانی چیزون کا اگر تم یقین کرو فرعون نے اپنے قریب کے لوگون سے کہا کہ تم اس
شخص کی باتین سنتے ہو حضرت موسیٰ نے کہا وہ تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادا سب کا خدا ہی اسی نے
تم سب کو پیدا کیا ہی فرعون نے کہا یہ رسول جو تمھاری طرف بھیجا گیا ہی مجنون ہی یعنی یہ صحیح نہین کہتا کہ میری
سوا اور کوئی خدا ہی حضرت موسیٰ نے کہا وہ مشرق و مغرب اور انکی درمیان کی چیزون کا مالک ہی اگر تم
سمجھو فرعون نے کہا ای موسیٰ اگر تم میرے سوا کسی اور کو خدا بناؤگے اور مجھے چھوڑکر اسکی پرستش کروگے
تو مین تمھین قید کردونگا حضرت موسیٰ نے کہا گو مین کوئی صحیح چیز تمھین دکھادون جس سے تم میری صداقت
اور اپنا الذ سا میرا حق پر ہونا اور اپنا باطل پر ہونا معلوم کرلو فرعون نے کہا اگر تم سچے ہو تو وہ نشانی ہمین دکھاؤ
حضرت موسیٰ نے اپنی عصا ڈالدی تو یکایک وہ اژدہا بنگئی اُسنے فرعون کی تمام مجلس کو نگلنے کیلئے منہ پھیلایا
سب لوگ بھاگے فرعون اپنے تخت سے اتر پڑا اور حضرت موسیٰ کو خدا کا واسطہ دلانے لگا پھر حضرت موسیٰ نے
اپنا ہاتھ اپنے گریبان مین ڈالا اور اسکو نکالا تو وہ مثل برف کے سفید تھا پھر دوبارہ گریبان مین ڈالا تو جیسا تھا
ویسا ہی ہوگیا پھر اژدہے کو پکڑا تو وہ بھی عصا بنگیا جیسا کہ تھا اس واقعہ کی ہیبت سے فرعون کو دست آگئے
ورنہ لوگ کہتے ہین کہ وہ پانچ پانچ چھہ چھہ روز تک بیت الخلا نہ جاتا تھا اسی وجہ سے وہ کہتا تھا کہ مین اور لوگون کے
مشابہ نہین ہون (مترجم) وہب بن منبہ سے مروی ہی کہ اسی حال مین بیس دن سے زیادہ گذرگئے
یہانتک کہ قریب ہوا کہ فرعون کی جان نکل جائے تو اسنے اپنی مجلس کے لوگون سے کہا کہ یہ بڑا جاننے والا
جادوگر ہی یعنی اس سے بڑھکر کوئی جادوگر نہین ہی تم لوگ اسکے قتل کی بابت کیا مشورہ دیتے ہو فرعون کے
گھرانے مین ایک نیک مرد تھا اسکا نام جیساکہ لوگون نے بیان کیا ہی حزقیل تھا اسنے کہا کہ کیا تم ایسے شخص کو

سلہ حدثنا ابن حمید قال ساسلمۃ عن ابن اسحاق قال حدثت عن وہب بن منبہ الیمانی ۱۲

قتل کر دوگے جو کہتا ہی کہ میرا معبود اللہ ہی اور وہ روشن دلیلین بھی لایا عصا اور ید بیضا کا معجزہ دکھایا
پھر اُسنے انھین خدا کے عذاب و عقاب کا خوف دلایا اور اگلی امتون پر جو عذاب نازل ہوئے
انھین عبرت دلائی اور کہا کہ ای قوم آج تھین زمین مین بادشاہت ملی ہی کہ تم غالب ہو لیکن اگر خدا کا عذاب
آگیا تو پھر کون ہماری مدد کریگا فرعون نے کہا مین تم سے وہی بات کہتا ہون جو مناسب سمجھتا ہون اور
تمھین راہ راست کی ہدایت کرتا ہون اسکی مجلس کے لوگ چونکہ خدا کے عذاب سے خوف زدہ ہوگئے تھے
اسلیئے انھون نے کہا کہ موسیٰ کو اور انکے بھائی کو مہلت دیجیئے اور شہرون مین لوگون کو بھیجیے تاکہ ہوشیار جادوگر
لے آئین شاید کوئی جادوگر ایسا بھی ملجائے جو موسیٰ کے مانند چیزین دکھا سکے حضرت موسیٰ وہارون فرعون کو یہ
معجزات دکھا کر چلے آئے تھے الغرض فرعون نے اپنے ملک مین کوئی مقام ایسا نہین چھوڑا جہان سے جادوگر نہ
بلوائے ہون چنانچہ بیان کیا گیا ہی کہ اسکے پاس پندرہ ہزار جادوگر جمع ہوئے جب یہ سب لوگ جمع ہوگئے تو
فرعون نے اپنا دلی منشا انسے ظاہر کیا اور کہا کہ ایک جادوگر ہمارے یہان آیا ہی ہم نے ویسا جادوگر کبھی نہین دیکھا
اگر تم لوگ اسپر غالب آجاؤگے تو مین تمھاری بزرگی کرونگا اور تمھین عزت دونگا اپنا مقرب بناؤنگا ان سب
لوگون نے کہا اگر ہم لوگ غالب آگئے تو یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا فرعون نے کہا ہان ان لوگون نے کہا تو اچھا کوئی
میدان ہمارے لئے مقرر کیجئے کہ ہم اور وہ اس میدان مین جمع ہون یہ جادوگر جنکو فرعون نے حضرت موسیٰ کیلئے
جمع کیا تھا ان کے سردارون کے نام یہ تھے سابور عاذور حطحط مصفی یہ چارون جادوگر حضرت موسیٰ کا معجزہ دیکھکر
فوراً ایمان لے آئے انکے ایمان لانیسے باقی جادوگر بھی مسلمان ہوگئے اور جب فرعون نے ان لوگون کو قتل کی
دہمکی دی تو ان لوگون نے کہا کہ ای فرعون ہم تجھے اس ذات پاک پر جس نے ہمین پیدا کیا ہی اور اسکے معجزات
پر ترجیح نہ دینگے اب جو تجھے کرنا ہو کرلے الحاصل فرعون نے حضرت موسیٰ کے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے اور ہمارے
درمیان مین کوئی میعاد مقرر کرو کہ نہ ہم اسکے خلاف کرین اور نہ تم وہ ایک صاف میدان ہو حضرت موسیٰ نے
کہا مناسب ہی وہ تمھارے عید کا دن ہو اور سب لوگ صبح کے وقت جمع ہون تاکہ میرا کام بھی دیکھین اور تیرا کام
بھی دیکھین پس فرعون نے سب لوگون کو اس میدان مین جمع کیا اور جادوگرون سے کہا کہ تم صف بستہ
ہوجاؤ آج جو غالب آئیگا وہی کامیاب ہوگا چنانچہ پندرہ ہزار جادوگر صف باندھکر بیٹھ گئے اور ہر جادوگر
کیساتھ اسکی لاٹھیان اور رسیان بھی تھین موسیٰ علیہ السلام بھی اپنے بھائی کے ہمراہ اپنی عصا سے ٹیک
لگائے ہوئے تشریف لائے یہانتک کہ جب اس جماعت کے پاس پہونچے اور فرعون بھی اس مجلس مین تھا اور
اسکی سلطنت کے تمام امرا اور وسا موجود تھے یہ سب لوگ فرعون کے گرد گرد بیٹھے ہوئے تھے حضرت موسیٰ نے
تشریف لاتے ہی جادوگرون سے فرمایا کہ تمھاری خرابی ہو اللہ پر جھوٹ افترا نکرو ورنہ تمھین سخت عذاب کریگا

اور جو کوئی افترا کرے گا وہ نامراد رہیگا پس جادوگرون نے باہم کچھ رد وقدح کی اور یہ بات کہی کہ یہ دونون جادوگر ہین چاہتے ہین کہ اپنے جادو کے زور سے تمھین تمھارے ملک سے نکال دین اور تمھارے عمدہ طریقہ کو مٹا دین پھر اُن لوگون نے کہا کہ ای موسی تم پہلے اپنا کام دکھاؤ گے یا پہلے ہم دکھائین حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ پہلے تم دکھاؤ پس یکایک انکی رسیان اور لاٹھیان جادو کے زور سے یہ معلوم ہونے لگین کہ دوڑ رہی ہین پس ان لوگون نے سب سے پہلے حضرت موسی اور فرعون کی نظربندی کی بعد اسکے اور لوگون کی بھی نظربندی کر دی اسکے بعد انمین سے ہر شخص نے جو کچھ اسکے ہاتھ مین تھا رسی اور لاٹھی وغیرہ ڈالدی اور وہ بڑے بڑے اژدھے پہاڑ کے برابر بنگئے تمام میدان بھر گیا یہ دیکھکر حضرت موسی علیہ السلام اپنے دلمین ڈرے کہ انکے ہاتھ مین لاٹھیان تھین وہ سب اژدھا بنگئین اور اس طرح دوڑ رہی ہین کہ میرا عصا بھی اس طرح نہین دوڑتا اور اسی قسم کے خیالات انکے دل مین آئے پس اللہ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی کہ تم اپنی عصا ڈالدو جو کچھ انھون نے بنایا ہی وہ سب کو نگل جائے گی یہ جو کچھ انھون نے کیا ہی جادوگر کا فریب ہی اور جادوگر نبی کے مقابلہ مین کامیاب نہین ہوتا اس وحی سے حضرت موسیٰ کا خوف دور ہوا اور انھون نے اپنی عصا ڈالدی وہ اژدھا بنکر جادوگرون کے بنائے ہوئے اژدھون کو ایک ایک کرکے نگلنے لگی یہانتک کہ اس میدان مین ایک چیز بھی نہ رہگئی پھر حضرت موسیٰ نے اُسے پکڑ لیا تو وہ عصا بنگئی جیسی کہ تھی یہ دیکھتے ہی جادوگر سجدہ مین گر پڑے اور کہنے لگے ہم موسی اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے اگر یہ بھی جادو ہوتا تو ہرگز ہمپر غالب نہ آتا فرعون نے جب یہ غلبہ حضرت موسیٰ کا دیکھا تو اُسے سخت رنج و افسوس ہوا اور اُسنے جادوگرون سے کہا کہ تم بغیر میری اجازت کے موسیٰ پر ایمان لے آئے بیشک وہ تم سب کا بزرگ ہی اسی نے تمھین جادو سکھایا ہی یقینا مین تمھارے ہاتھ پیر جانب خلاف سے کاٹ ڈالونگا جادوگرون نے جواب دیا کہ جو کچھ تجھے کرنا ہو کر لے تو صرف اس دنیا وی زندگی کو ختم کر دے گا پھر اسکے بعد تیرا کچھ اختیار نہ چلے گا ہم اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے ہین تاکہ وہ ہماری خطائین انکو بخشدے اور جو تونے ہمین جادو کرنے پر مجبور کیا ہی اسکو معاف کر دے اور اللہ بہتر اور باقی رہنے والا ہی پس دشمن خدا فرعون مغضوب و ملعون ہو کر واپس آیا مگر پھر بھی وہ کفر اور شرارت پر قائم رہا لہذا اللہ نے پے در پے اسکو تنبیہ کی اور قحط سالیون مین اسکو مبتلا کیا اور طوفان بھیجا { اب پھر سدی کی حدیث شروع ہوتی ہی } جن تنبیہون مین خدا نے فرعون کی قوم کو مبتلا کیا وہ ان جادوگرون کے جمع ہونے سے پہلے تھین جب فرعون تیر آسمان کیطرف سے خون بھرے ہوئے لوٹے اور اسنے کہا کہ مینے موسی کے خدا کو قتل کر دیا تو اللہ نے ان پر طوفان بھیجا اسقدر پانی برسا کہ انکی ہر چیز غرق ہوگئی یہانتک کہ ان لوگون نے کہا کہ اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دعا کرو کہ وہ اس مصیبت کو ہم سے دور کر دے ہم اب تمپر ایمان لے آئینگے اور بنی اسرائیل کو تمھارے ہمراہ

رخصت کردینگے چنانچہ (حضرت موسیٰ کی دعا سے) اللہ نے اس مصیبت کو دور کیا اور پھر انکی زراعت نکلی تو انھون نے کہا کہ اگر پانی نہ برستا تو یہ کھیتی وغیرہ کیسے نکلتی پس اللہ نے انپر ٹڈی بھیجدی کہ وہ تمام اُن کے کھیت کھا گئی پھر اُن لوگون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو اگر وہ اس مصیبت کو دور کریگا تو ہم تمپر ایمان لے آئینگے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور وہ مصیبت دفع ہوگئی کچھ کھیتی انکی باقی رہگئی تھی کہنے لگے ابھی تو ہماری کھیتی باقی ہی ہم کیون ایمان لائین پھر اللہ نے جوئین انپر بھیجدین کہ انھون نے تمام زمین چاٹکر صاف کردی وہ جوئین ہر شخص کے کپڑون اور جسم کے درمیان مین گھس جاتی تھین اور کاٹتی تھین جب ان مین سے کوئی شخص کھانا کھانے بیٹھتا تو اسکے کھانے مین تمام جوئین ہوتین یہانتک کہ لوگون نے اینٹ اور گچ کے مینارے بنائے اور انکو خوب چکنا کیا تاکہ جوئین اسپر نہ چڑھ سکین اور اس مینارے پر اپنا کھانا رکھا مگر وہان سے بھی جب کھانے کیلئے اتارا تو اسمین جوئین بھری ہوئی پائین یہ مصیبت انپر سب مصیبتون سے زیادہ سخت تھی اسی مصیبت کو اللہ تعالیٰ سے قرآن مجید مین رجز یعنی ناپاکی کہا ہی پھر اُن لوگون نے موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ ہمارے لئے دعا کیجئے اگر یہ مصیبت ہم سے دفع ہوجائے گی تو ہم ایمان لائینگے مگر جب وہ مصیبت دفع ہوگئی پھر بھی ایمان نہ لائے تو اللہ نے انپر خون بھیجا یہ کیفیت تھی کہ اگر اسرائیلی اور قبطی دونون ملکر ایک ہی مقام سے پانی لینے جاتے تو قبطی کا پانی خون بنکر نکلتا اور اسرائیلی کا پانی صاف ہوتا جب یہ مصیبت بھی انپر سخت ہوئی تو ان لوگون نے موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ اس مصیبت کو دور کرادیجئے تو ہم ایمان لے آئینگے چنانچہ اللہ نے اس مصیبت کو بھی دور کردیا تب بھی وہ ایمان نہ لائے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی فلما[1] کشفنا عنھم العذاب اذا ھم ینکثون اور اس عذاب کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہی ولقد اخذنا ال فرعون بالسنین ونقص من الثمرات لعلھم یرجعون[2] پھر اللہ عز و جل نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو وحی بھیجی کہ فرعون سے نرم باتین کرو شاید وہ نصیحت کو قبول کرے یا ڈر جائے چنانچہ موسیٰ و ہارون علیہما السلام اسکے پاس گئے اور اس سے کہا کہ ای فرعون کیا تجھے یہ بات پسند ہی کہ مین تجھے ایسی جوانی دون جو پھر بڑھاپا نہ آئے اور ایسی سلطنت دون جو پھر تیرے قبضہ سے نہ جائے اور تمام قوتین جماع کے اور کھانے پینے کی اور سواری کی تجھے دیدی جائین اور جب تو مرجائے تو جنت مین داخل ہو اگر یہ باتین تجھے پسند ہون تو مجھپر ایمان لے آ یہ باتین فرعون کے دل مین گڑ گئین اور اُسنے کہا اچھا تم یہین بیٹھے رہو ہامان آجائے جب ہامان آیا تو فرعون نے اس سے کہا کہ یہ شخص میرے پاس آیا ہی ہامان نے پوچھا یہ کون شخص ہی فرعون نے

---

[1] ترجمہ جب ہم نے انسے عذاب دور کردیا تو انھون نے عہد شکنی کردی ۱۲ [2] ترجمہ اور بیشک ہم نے آل فرعون قحط سالی اور نقصان زراعت مین مبتلا کیا تاکہ وہ باز آئین ۱۲

کہا مجھسے اسنے ایسا ایسا بیان کیا ہی ہامان نے پوچھا کہ پھر تمنے کیا جواب دیا فرعون نے کہا مینے یہ جواب دیا
کہ ہامان آجائے تو مین اس سے بھی مشورہ کرلون ہامان نے فرعون کو بہت ڈانٹا اور کہا کہ میرا گمان تیری طرف
بہت نیک تھا کیا تو اب بعد خدائی کے بندہ بننا چاہتا ہی اسوقت فرعون باہر نکلا اور اپنی قوم کو جمع کرکے
اُسنے کہا کہ مین تمھارا اعلا پروردگار ہون یہ جو اُسنے کہا تھا کہ مین اپنے سوا تمھارا کوئی خدا نہین جانتا اور یہ جو
اُسنے کہا کہ مین تمھارا بڑا پروردگار ہون ان دونون قولون کے درمیان مین چالیس برس کا فصل تھا۔ اور اسی
وقت اُسنے اپنی قوم سے یہ بھی کہا کہ موسی ایک ہوشیار جادوگر ہین چاہتے ہین کہ اپنے جادو کے زور سے
تمھین تمھارے ملک سے نکالدین پس تم لوگون کی کیا رائے ہی ان لوگون نے کہا کہ ابھی موسی کو اور اُن کے
بھائی کو مہلت دیجیئے اور تمام شہرون مین لوگون کو بھیجیئے تاکہ ہوشیار جادوگرون کو لے آئین فرعون نے حضرت
موسیٰ سے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس اسلئے آئے ہو کہ ہمین ہمارے ملک سے نکالدو تمھاری طرح ہم بھی جادو دکھائینگے
پس تم ہمارے اور اپنے درمیان مین کوئی میعاد مقرر کرو کہ نہ اسکے ہم خلاف کرین اور نہ تم وہ ایک صاف میدان ہو
حضرت موسیٰ نے کہا اچھا تمھاری عید کا جو دن ہی اسی دن یہ کام ہو اور سب لوگ سویرے آجائین پس
فرعون آیا اور اُسنے اپنی تدبیر شروع کی اور شہرون مین لوگون کو بھیجا وہ تمام جادوگرون کو لے آئے پھر اسنے
تمام لوگون مین اعلان کرایا کہ سب لوگ جمع ہون اگر جادوگر غالب آگئے تو ہم انھین کی پیروی کرینگے
جادوگرون نے کہا کیا اگر ہم غالب آجائینگے تو ہمین کچھ انعام بھی ملے گا فرعون نے کہا ہان تم بہت مقرب
ہو جاؤگے پس حضرت موسی نے جادوگرون سے کہا کہ تمھاری خرابی ہو خدا پر افترا نکرو ورنہ وہ تمھین
سخت عذاب کریگا پھر جادوگرون نے باہم مشورہ کیا اور کہا کہ یہ دونون جادوگر ہین چاہتے ہین کہ
اپنے جادو کے زور سے تمھین تمھارے ملک سے نکالدین اور تمھارے عمدہ طریقے کو مٹا دین یعنی تمھارے
اشراف لوگون کو قتل کردین پھر حضرت موسی سے اور جادوگرون کے سردار سے گفتگو ہوئی حضرت موسیٰ نے
اس سے کہا کہ اگر مین تیرے اوپر غالب ہوگیا تو تو مجھپر ایمان لائے گا اور اس بات کی شہادت دیگا کہ مین
رسول برحق ہون جادوگرون کے سردار نے کہا ہان جادوگرنے کہا کل مین ایسا جادو دکھاؤنگا کہ کوئی جادو
اسپر غالب نہین آسکتا واللہ اگر تم مجھپر غالب آگئے تو مین تمپر ایمان لے آؤنگا اور مین اس بات کی شہادت
دونگا کہ تم حق پر ہو فرعون ان باتون کو سن رہا تھا اسی کی وجہ سے فرعون نے کہا تھا کہ یہ سب تمھارا
فریب ہی تم نے آپسمین ملکر یہ کارروائی کی ہی تاکہ سب لوگون کو شہر سے نکالدو الغرض جادوگرون نے
حضرت موسی سے کہا کہ آپ پہلے اپنی عصا ڈالیئے گا یا ہم ڈالین حضرت موسیٰ نے کہا تمھین ڈالو چنانچہ
ان لوگون نے اپنی رسیون اور لاٹھیون کو ڈالا وہ لوگ تیس ہزار سے زیادہ تھے اور کوئی شخص ایسا نہ تھا

جس کے ساتھ رہی اور لاٹھی تھو جب ان سب لوگون نے اپنی رسیون اور لاٹھیون کو ڈالا تو لوگون کی نظرین خیرہ ہو گئین اور لوگ ڈر گئے حضرت موسیٰ کے دل مین بھی خوف پیدا ہو گیا پس اللہ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی کہ تم نہ ڈرو اور اپنی عصا ڈالدو جو کچھ ان لوگون نے بنایا ہی سب کھا جائیگی پس حضرت موسیٰ نے اپنی عصا ڈالدی اسنے جادو کے تمام سانپون کو کھالیا جب جادوگرون نے یہ حال دیکھا تو سجدہ مین گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم رب العالمین پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہی فرعون نے کہا مین تمھارے ہاتھ پیر جانب خلاف سے کاٹ ڈالونگا اور تمھین مین چھوہارے کے درختون پر لٹکا کر سولی دونگا چنانچہ اس نے ان سب لوگون کو قتل کر ڈالا اور انکے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جیسا کہ حضرت ابن عباس نے بیان فرمایا ہی اسوقت اُن لوگون نے کہا کہ ای ہمارے پروردگار ہمین صبر عنایت کر اور اسلام پر ہمین موت دے اہل سیر نے لکھا ہی کہ عجیب قدرت خدا کی ہی صبح کے وقت یہ لوگ جادوگر تھے اور آخر دن مین شہادت کے درجہ پر پہونچ گئے پھر فرعون نے بنی اسرائیل کی طرف رخ کیا اس سے اسکی قوم نے کہا کہ کیا تم موسیٰ کو اور اُن کے بھائی کو چھوڑے دیتے ہو تاکہ تمھین اور تمھارے معبودون کو موقوف کردین فرعون کے معبود جیسا کہ حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہی گائین تھین وہ لوگ جب کسی اچھی گائی کو دیکھتے تو اسکی پرستش کا حکم دیتے اسی رسم کے موافق سامری نے گوسالہ بنایا تھا اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو لیکے نکل جائین فرمایا کہ ای موسیٰ میرے بندون کو کچھ رات سے لیکے نکل جاؤ بیشک تمھارا تعاقب بھی کیا جائے گا پس حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ چلین اور انسے کہا کہ تم لوگ کچھ زیور قبطیون سے عاریتاً مانگ لو اور حکم دیا کہ (چلتے وقت) کوئی شخص اپنے ساتھی کو آواز ندے اور گھوڑون پر زین بھی اپنے اپنے گھرون کے اندر ہی کس لین صبح تک یہ سب انتظام درست کرلین اور یہ بھی حکم دیا کہ جو شخص اپنے گھر سے چلے تو دروازے پر ایک چھاپہ خون کا لگادے تاکہ معلوم ہو جائی کہ وہ گھر سے نکل گیا اسوقت اللہ تعالےٰ نے جسقدر زنا کی اولاد قبطیون مین بنی اسرائیل کے نطفہ سے تھی بنی اسرائیل کے پاس پہونچا دی اور جتنی زنا کی اولاد بنی اسرائیل مین قبطیون کے نطفہ سے تھی قبطیون کے پاس پہونچا دی غرض سب لوگ اپنے اپنے باپ کے پاس پہونچ گئے پھر حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو کچھ رات سے لیکر چل دیئے قبطیون کو اسکی خبر نہین ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ ای ہمارے پروردگار تو نے فرعون کو اور اُسکے گروہ کو اسباب آرایش اور زر و مال دنیا مین دیئے ہین پس اب ان لوگون کے دل سخت کر دے تاکہ یہ عذاب الیم کو دیکھ لین اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمھاری دعا قبول کی گئی۔ سدی نے بیان کیا ہی کہ یہ دعا حضرت موسیٰ نے مانگی تھی اور حضرت ہارون نے آمین کہی اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ تم دونون کی دعا قبول کی گئی حضرت موسیٰ نے

یہ بھی دعا مانگی تھی کہ یا اللہ ان لوگون کے مال مسخ کردے چنانچہ بیان کیا گیا ہی کہ اُن لوگون کے پاس جسقدر روپیہ اشرفی تھا سب تپھر ہو گیا بعد اسکے اللہ تعالی نے حضرت موسلی وہارون سے فرمایا کہ تم دونون سیدھے چلے جاؤ چنانچہ دونون اپنی قوم کو لیکر چلے اسوقت اللہ نے قبطیون پر موت مسلط کردی چنانچہ انہین سے ہر شخص کا پلوٹھی کا بیٹا مرگیا صبح کو وہ لوگ اپنے بیٹون کے دفن مین مشغول ہوے اور حضرت موسلی کا تعاقب نہ کرسکے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اسی واقعہ کو اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہی کہ فاتبعوہم مشرقین حضرت موسلی بنی اسرائیل کی داہنی جانب تھے اور حضرت ہارون انکے آگے تھے ایک مومن نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ کو کس طرف جانے کا حکم ملا ہی حضرت موسلی نے فرمایا دریا کی طرف تو اس شخص نے چاہا کہ پہلے سے جاکر دریا مین گھس جائے مگر حضرت موسلی نے روکا حضرت موسلی کے ہمراہ چھ لاکھ بیس ہزار جنگی آدمی تھے اس شمار مین بیس برس اور ساٹھ برس کی عمر کے آدمی نہین ہین یہ تعداد صرف اُن لوگون کی ہی جو بیس برس سے زیادہ اور ساٹھ برس سے کم تھے بچہ اور عورتین بھی اس شمار سے خارج ہین فرعون نے ان لوگون کا تعاقب کیا اسکے آگے آگے ہامان تھا فرعون کے ساتھ ایک کرور سات لاکھ گھوڑے تھے جنمین کوئی مادہ گھوڑی نہ تھی فرعون نے اسوقت تمام شہرون مین اعلان کرادیا کہ موسلی کے ساتھ بہت تھوڑے آدمی ہین انھون نے ہمین غصہ دلایا ہی اب ہم سب مستعد ہوگئے ہین پھر جب دونون گروہون مین مقابلہ ہوا بنی اسرائیل نے جو فرعون کو دیکھا کہ قریب آگیا کہنے لگے کہ اب ہم گرفتار کرلئے جاینگے انھون نے کہا اے موسلی آپ کے آنے سے پہلے بھی ہم بہت ستائے گئے فرعون کے لوگ ہمارے بیٹون کو قتل کرڈالتے تھے اور ہماری بیٹیون کو زندہ رکھتے تھے اب جو فرعون ہمین گرفتار کرے گا تو ہمین قتل کرڈالے گا اور ہم ضرور گرفتار کرلئے جائین گے کیونکہ اب سامنے ہمارے دریا ہی اور فرعون پیچھے آرہا ہی حضرت موسی نے کہا ہرگز نہین ایسا خیال نکرو میرے ساتھ میرا پروردگار ہی وہ مجھے ہدایت کرے گا عنقریب تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کردیگا اور بجای انکے تمھین زمین مین جانشین کریگا تاکہ دیکھے کہ تم کیسے کام کرتے ہو پھر حضرت ہارون نے آگے بڑھکر دریا مین لاٹھی ماری مگر دریا نہ ہٹا اور اُسنے کہا یہ کون جبار ہی جو مجھے مار رہا ہی یہانتک کہ حضرت موسلی پہونچے اور انھون نے اُسے ابو خالد کہکر پکارا اور لاٹھی ماری پس وہ ہٹ گیا اور پانی کا ہر ٹکڑا مثل بڑے پہاڑ کے ہوگیا پس بنی اسرائیل دریا کے اندر گھس گئے دریا مین بارہ راستہ بن گئے تھے ہر راستہ مین ایک خاندان بنی اسرائیل کا گھس گیا ان راستون کے درمیان مین پانی کی دیوارین اٹھی ہوئی تھین پھر ہر خاندان کے لوگون نے کہا کہ شاید ہمارے بھائی قتل کردیے گئے حضرت موسی نے دعا کی تو اللہ نے پانی کی دیوارون کو مثل پل کے بنا دیا اور تمام بنی اسرائیل ایک دوسرے کو دیکھنے لگے یہانتک

کہ تمام بنی اسرائیل دریا کے باہر نکل آئے اسکے بعد فرعون اور اسکے ساتھ والے دریا کے پاس پہونچے
جب فرعون نے دریا کو دیکھا کہ پھٹ گیا ہے تو کہنے لگا کہ کیا تم لوگ نہین دیکھتے کہ دریا مجھسے ڈر گیا اور اُس نے
مجھے راستہ دیدیا تاکہ مین اپنے دشمن کو گرفتار کرلون اور انکو قتل کرون یہی مطلب اللہ عزوجل کے
اس قول کا ہے وازلفنا ثم الاخرین یعنی آل فرعون کو ہمنے دریا کے قریب پہونچا دیا مگر فرعون کے گھوڑے
دریا کے اندر کسی طرح نہ گھستے تھے حضرت جبریل ایک مادہ گھوڑی پر سوار ہوکر آئے گھوڑون نے جب مادہ کی
بو پائی تو اسکے پیچھے پیچھے چلے یہانتک کہ جب تمام لوگ دریا مین پہونچ گئے تو دریا نے اُن سب کو ڈبا لیا
حضرت جبریل فرعون کے پاس دریا کی مٹی لیکے پہونچے اور اسکے منہ مین بھرنے لگے جسوقت فرعون ڈوبنے
لگا تو اسنے کہا کہ مین ایمان لاتا ہون بیشک سوا اللہ کے کوئی معبود نہین جسپر بنی اسرائیل ایمان لائے ہین
اور مین مسلمانون مین سے ہون حضرت میکائیل اسکو طعنہ دیتے تھے کہ اب تو اسلام لاتا ہے حالانکہ اس سے
پہلے فساد کرتا تھا۔ جبریل کہتے تھے کہ ای محمد خدا کی مخلوق مین جسقدر مجھے دو شخصون سے بغض ہے کسی سے
نہین ہے ایک تو قوم جن سے ہے یعنی ابلیس کہ اسنے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور دوسرا فرعون کہ اسنے
کہا تھا مین تمہارا بڑا پروردگار ہون کاش ای محمد مجھے اسوقت دیکھتے جب مین فرعون کے منہ مین
مٹی بھر رہا تھا اس خیال سے کہ کہین وہ ایسی بات نہ کہدے جس سے اللہ کو اسپر رحم آجائے۔ ان
تمام واقعات کے بعد بنی اسرائیل نے کہا کہ ابھی فرعون غرق نہین ہوا وہ آئے گا اور ہمین قتل کریگا
پس اسپر سے حضرت موسیٰ نے دعا کی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو معہ اسکے چھ لاکھ بیس ہزار ہتیار بند
ہمراہیون کے دریا کے اوپر نکالدیا ان لوگون کی لاشون کو بنی اسرائیل نے نکالا اور انکے جسم کے ٹکڑے
ٹکڑے کرڈالے اسی واقعہ کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک
آیۃ یعنی ہم نے فرعون کے جسم کو دریا سے باہر نکالدیا تاکہ وہ بنی اسرائیل کیلئے ایک نشان ہو جائے پھر جب
بنی اسرائیل نے آگے بڑھنے کا ارادہ کیا تو ایک جنگل مین پڑ گئے انھین یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ کہان
جا رہے ہین پس حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بوڑھون کو جمع کیا اور انسے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ
ہے اُن لوگون نے بیان کیا کہ حضرت یوسف کی وفات جب مصر مین ہوئی تو انھون نے اپنے بھائیون سے
عہد لیا کہ تم مصر سے جب جانے لگنا تو مجھے بھی اپنے ہمراہ لیجانا پس یہ تمام سبب اسی کا ہے پھر حضرت
موسیٰ نے پوچھا کہ یوسف کی قبر کہان ہے مگر کسی کو معلوم نہ تھا پس حضرت موسیٰ کھڑے ہوگئے اور بلند
آواز سے کہا کہ مین خدا کا واسطہ دلاتا ہون جس شخص کو یوسف علیہ السلام کی قبر معلوم ہو وہ مجھے بتادے اور
جو نہ جانتا ہو خدا کرے اسکے کان مین میری آواز نہ پہونچے چنانچہ دو آدمیون کے درمیان درمیان مین

یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے مگر کوئی انکی آواز کو نہ سنتا تھا ایک بوڑھیا نے انکی یہ آواز سنی اسنے کہا اچھا بتائیے اگر مین آپ کو یوسف علیہ السلام کی قبر بتا دون تو جو کچھ مین آپ سے مانگونگی آپ مجھے دینگے حضرت موسی علیہ السلام نے کہا جب تک مین اپنے پروردگار سے نہ پوچھ لون اسکے متعلق کچھ نہین کہہ سکتا پس اللہ عز وجل نے انھین حکم دیا کہ جو کچھ وہ کہے منظور کرین حضرت موسی اسی بڑھیا کے پاس گئے اور اسکی درخواست منظور کی بڑھیا نے کہا میری خواہش یہ ہی کہ جنت کے جس درجہ مین آپ رہین وہین مین بھی آپ کے ساتھ رہون حضرت موسی نے کہا اچھا پھر اس بڑھیا نے کہا مین بہت کمزور ہون پیادہ نہین چل سکتی آپ مجھے سوار کر لیجیے حضرت موسی نے اسے سوار کر لیا اور چلے جب دریای نیل کے قریب پہونچے تو اس بڑھیا نے کہا کہ پانی کی گہرائی مین انکی قبر ہی آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ پانی ہٹ جائے [illegible] نے دعا کی اور وہان سے پانی ہٹ گیا بڑھیا نے کہا اس مقام [illegible] وہ مقام کھودا گیا [illegible] یوسف کا [illegible] نکال لی گئی پس بنی اسرائیل نے راستہ [illegible] لیا اور وہ لوگ کھلے [illegible] اپنے [illegible] پر انکا گذر ہوا کہ وہ بت پوج رہے تھے بنی اسرائیل نے کہا کہ ای [illegible] [illegible] جیسا انکا معبود ہی حضرت موسی نے کہا تم بڑے جاہل لوگ ہو [illegible] تو ہزار [illegible] ہین وہ باطل ہو [illegible] ابن اسحاق [illegible] طرح بیان کیا [illegible] اللہ تعالی نے فرعون پر پے در پے بلائین بھیجین پھر مینڈک بھیجے خون بھیجا یہ سب کھلا بیان تھے بعد دلیلے [illegible] پانی کا طوفان بھیجا کہ تمام زمین پانی مین غرق ہوگئی [illegible] کچھ نہی کر سکتے تھے اور نہ کوئی [illegible] کر سکتے تھے [illegible] مصیبت انپر بہت سخت ہوگئی اسوقت ان لوگون نے کہا کہ ای موسی اپنے [illegible] سے ہمارے لئے دعا کیجیے کہ اگر یہ مصیبت ہم سے دور کر دیگا تو ہم تیرا ایمان لے آئینگے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ہمراہ بھیج دینگے حضرت موسی نے دعا کی اور وہ عذاب انسے دفع ہو گیا مگر انھون نے اپنا عہد پورا نہ کیا [illegible] اللہ نے انپر جوئین بھیجین حضرت موسی کو حکم ہوا کہ جاؤ ایک ٹیلہ پر جا کر اپنی عصا مارو چنانچہ وہ ایک بڑے ٹیلہ پر گئے اور اسپر عصا ماری پس اسی سے جوئین پیدا ہوئین یہانتک کہ ان لوگون کے گھرون مین اور انکی نیند اور راحت سب جاتی رہی جب وہ لوگ سخت مصیبت مین پڑے تو انھون نے پھر حضرت موسی سے درخواست کی حضرت موسی نے دعا کی مگر ان لوگون نے اپنا عہد پورا نہ کیا پس اللہ تعالی نے انپر مینڈک بھیجے [illegible] مینڈک کھانے مین اور گھرون مین اور برتنون مین پھر [illegible] جب کوئی شخص کسی کپڑے کو کھولتا یا کھانا کھانے بیٹھتا [illegible] برتن اٹھاتا تو اسمین مینڈک ملتے جب یہ مصیبت ان لوگون پر بہت سخت ہوئی تو

[illegible] حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

انھون نے پھر حضرت موسیٰ سے دعا کی درخواست کی حضرت موسیٰ نے پھر دعا کی اور اللہ نے ان لوگون کی مصیبت دور کردی مگر اُن لوگون نے پھر بھی اپنا وعدہ پورا نہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگون پر خون بھیجا جسقدر پانی کے چشمہ وغیرہ آل فرعون کے پاس تھے وہ سب خون بنگئے جس کنوین سے یا نہر سے وہ لوگ پانی بھرتے انکی ظرف مین آکر وہ خالص خون بنجاتا۔ (بسندہ[۹۱]) محمد بن کعب قرظی سے روایت ہی کہ آل فرعون کی عورتین پیاس کی شدت سے پریشان ہوکر بنی اسرائیل کی عورتون کے پاس آتی تھین اورکہتی تھین کہ ہمین پانی پلادو چنانچہ اسرائیلی عورت انکے لئے اپنے گھڑے سے پانی لیتی یا اپنی مشک سے لیتی مگر وہ پانی فرعونی عورت کے ظرف مین جاکر خون ہوجاتا یہانتک کہ وہ فرعونی عورت کہتی کہ اپنے منہ مین پانی لیکر ہمارے منہ مین کلی کردو چنانچہ وہ اپنے منہ مین پانی لیتی مگر جسوقت اس فرعونی کے منہ مین ڈالتی وہ پانی خون ہوجاتا یہی حال سات دن تک رہا لوگون نے کہا کہ اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کیجئے اگر وہ اس مرتبہ ہماری مصیبت دفع کردیگا توہم ضرور ضرور آپ پر ایمان لے آئین گے اور بنی اسرائیل کو آپ کیساتھ بھیجدینگے مگر جب اللہ تعالیٰ نے اس مصیبت کو بھی دور کردیا تو اُن لوگون نے پھر نقض عہد کیا اور اپنی کوئی بات پوری نہ کی پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ وہان سے چلے جائین اور اللہ نے انھین خبر دی کہ مین تمھین اور تمھارے ساتھ والون کو نجات دونگا اور فرعون کو اور اسکے لشکر کو ہلاک کردونگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگون کیلئے یہ بد دعا کی تھی کہ اے ہمارے پروردگار تونے فرعون کو اور اسکے گروہ کو دنیاوی زندگانی مین زینت اور مال دیا ہی اسی سے وہ لوگ تیری راہ سے بھٹکگئے ہین لہذا انکے مال کو مسخ کردے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انکے تمام مال پتھر کردیئے درخت بھی غلام بھی کھانے بھی غرض ہر چیز پتھر ہوگئی یہ بھی ان نشانیون مین سے ایک نشانی ہی جو اللہ نے فرعون کو دکھائین (بسندہ[۹۲]) محمد بن کعب قرظی سے روایت ہی وہ کہتے تھے مجھسے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا کہ وہ نو نشانیان کون تھین جو اللہ نے فرعون کو دکھائین مینے کہا وہ نشان یہ تھین طوفان ٹیڈی جوئین مینڈک خون اور حضرت موسیٰ کی عصا اور ید بیضا اور مسخ مال اور غرق دریا عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ تم کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ مسخ بھی ایک نشانی ہی مینے کہا اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ نے اسکی بد دعا ان لوگون کو دی تھی اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے پس اللہ نے ان کے مال مسخ کرکے پتھر بنا دیئے عمر بن عبدالعزیز بولے کیونکر یہ بات سمجھ مین آسکتی ہی بعد اسکے عمر بن عبدالعزیز نے ایک تھیلی ان چیزون کی منگوائی جو انھین ... آل فرعون

---

[۹۱] حدثنا محمد بن حمید قال ثنا سلمۃ قال فحدثنی محمد بن اسحاق عن محمد بن کعب القرظی۔

[۹۲] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق عن ... بن سفیان بن قرۃ ...

مال مین سے تھین اس تھیلی سے انھون نے ایک انڈا نکالا جو چھلا ہوا تھا اور جس کے دو ٹکڑے کئے گئے تھے اور وہ پتھر ہو گیا تھا اور چھلا ہوا بادام پتھر ہو گیا تھا اور اسی طرح چنے اور مسور کے دانے (بسندہ[91]) ملک شام کے ایک شخص سے روایت ہی کہ وہ مصر مین تھا کہتا تھا مینے مصر مین ایک گرا ہوا درخت دیکھا جو بالکل پتھر تھا اور مینے ایک انسان کو دیکھا وہ پتھر کا تھا اسکے انسان ہونمین کسی قسم کا شک نہ تھا یہ شخص آل فرعون کے غلامون مین سے تھا اسی کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہی ولقد آتینا موسی تسع آیات بینات یعنی ہم نے موسی کو نو نشانیان عنایت فرمائی تھین (بسندہ[92]) عروہ بن زبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ اللہ تعالی نے جب حضرت موسی کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لیجائین تو انھین حکم دیا کہ یوسف کو بھی اپنے ساتھ لیتے جائین اور انھین بھی بیت المقدس مین دفن کر دین حضرت موسی نے سب لوگون سے دریافت کیا کہ یوسف کی قبر کا مقام کس کو معلوم ہی مگر سوا بنی اسرائیل کی ایک بوڑھیا کے اور کوئی نہ ملا اس بوڑھیا نے کہا کہ ای نبی اللہ مین یوسف کی قبر کا مقام جانتی ہون اگر آپ مجھے اپنے ہمراہ لیلین اور مجھے مصر مین نہ چھوڑ جائین تو مین آپ کو یوسف کی قبر کا مقام بتا دون حضرت موسی نے کہا ہان مین ایسا ہی کرونگا حضرت موسی نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ صبح ہوتے ہی ہم لوگون کو لیکر چلدینگے پس انھون نے اللہ سے دعا کی کہ آج طلوع فجر مین تاخیر ہو جای تاکہ مین حضرت یوسف کی نعش نکالکر فراغت کر لون اسکے بعد انھون نے کام شروع کیا وہ بوڑھیا انکو حضرت یوسف کی قبر پر لیگئی انھون نے دریا کے اندر سے سنگ مرمر کا صندوق جسمین حضرت یوسف کی نعش مبارک تھی نکال لیا اور اسکو اپنے ہمراہ لے گئے عروہ کہتے تھے اسی وجہ سے یہودی اپنے مردون کی نعشین ہر طرف سے بیت المقدس اٹھا کے لیجاتے ہین (بسندہ[93]) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ حضرت موسی نے بنی اسرائیل سے بحکم خدا کہا کہ تم لوگ آل فرعون سے کچھ سامان اور زیور اور کپڑے مانگ لاؤ مین ان لوگون کے ہلاک ہو جانیکے بعد انکے مال تمھین دلا دونگا چنانچہ ان لوگون نے ایسا ہی کیا، جب فرعون نے لوگون مین بنی اسرائیل کے تعاقب کا اعلان دیا تو اسنے یہ بھی کہا کہ دیکھو بنی اسرائیل نے صرف اسپر قناعت نہ کی کہ خود چلے جاتے بلکہ تمھارے مال بھی اپنے ساتھ لیگئے (بسندہ[94]) عبداللہ بن شداد ابن ہاد سے روایت ہی وہ کہتے تھے مجھسے بیان کیا گیا ہی کہ فرعون موسی علیہ السلام کے تعاقب کے لئے

---

۹۱ حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن محمد عن رجل من اہل الشام ۱۲ ۹۲ حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن محمد بن اسحاق عن یحیی بن عروۃ بن الزبیر عن ابیہ ۱۲ ۹۳ حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲
۹۴ حدثنا ابن حمید قال نا سلمۃ عن ابن اسحاق عن محمد بن کعب القرظی عن عبداللہ بن شداد بن الہاد ۱۲

ستر ہزار سیاہ گھوڑے لیکے نکلا تھا علاوہ اُن گھوڑوں کے جنکا رنگ سفید تھا آگے آگے حضرت موسیٰ چلے جاتے تھے یہانتک کہ جب وہ دریا کنارہ پہونچ گئے تو پیچھے سے فرعون بھی آنکلا جب دونون گروہون نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کہا کہ اب ہم پکڑ لئے جائینگے حضرت موسیٰ نے کہا ہرگز نہین میرا پروردگار میرے ساتھ ہو وہ مجھے ہدایت کریگا یعنی راہ نجات بتا دیگا اللہ نے مجھسے اس کا وعدہ کیا ہی اور وہ اس کو پورا کرے گا۔ (سلسلہ) محمد بن اسحاق سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ اللہ بزرگ برتر نے دریا کو یہ حکم دیدیا تھا کہ جب موسیٰ تجھپر اپنی عصا مارین تو تو انکے لئے پھٹ جانا چنانچہ دریا اس حکم کو سنکر اللہ عزوجل کے خوف سے کانپتا رہا اور اسوقت کا انتظار کرتا رہا پس اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ کو وحی بھیجی کہ اپنی عصا دریا مین مارو چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ماری اس عصا مین وہ علامت دیکھکر جو اللہ نے بتائی تھی دریا ہٹ گیا اور اس کا ہر ٹکڑا مثل بڑے پہاڑ کے بن گیا اللہ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ اب بنی اسرائیل کے لئے دریا مین راستہ مقرر کر دیجئے اور فرعون کے پہونچ جانے کا خوف نہ کیجئے پس جب دریا مین خشک راستے بن گئے تو موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکے اُن راستون مین چلے اور فرعون بھی اپنا لشکر لئے ہوئے پیچھے پیچھے آرہا تھا (سلسلہ) عبداللہ بن شداد بن ہاد لیثی سے روایت ہی وہ کہتے تھے مجھسے بیان کیا گیا ہی کہ جب بنی اسرائیل دریا کے اندر داخل ہوگئے اور اُنمین کا کوئی شخص دریا سے باہر نہ رہگیا تو فرعون بھی اپنے سوارون کے دریا کے کنارہ پر پہونچ گیا دریا اسوقت اپنی اُسی حالت پر قائم تھا یعنی اسمین خشک راستے بنے ہوئے تھے مگر پھر بھی فرعون کے گھوڑے دریا مین داخل ہونے سے ڈرے پس حضرت جبرئیل ایک مادہ گھوڑی پر سوار ہوکر آئے اور اسکو اُن گھوڑون کے قریب کر دیا نر گھوڑون ملے جو اس مادہ کی خوشبو پائی تو اسکے پیچھے چلے جب فرعون دریا کے اندر داخل ہوگیا تو وہ لوگ بھی دریا کے اندر داخل ہوئے فرعون کے پیچھے پیچھے چلے جارہے تھے اور پیچھے سے حضرت میکائیل اپنے گھوڑے پر تھے وہ ان لوگون کے جانورون کو تیز کرتے جاتے تھے اور کہتے تھے یہانتک کہ جب جبرئیل دریا سے باہر نکل گئے تو میکائیل نے دوسرے کنارے پر کھڑے ہوکر دریا کو ہموار کر دیا فرعون نے جب خدا کی قدرت کے یہ حالت دیکھے اور اپنی ذلت و خواری سے آگاہ ہوا تو چلایا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین جسپر بنی اسرائیل ایمان لائے ہین اور مین

سلسلہ[1] حدثنا ابن حمید قال ما سلمۃ عن محمد بن اسحاق ۱۲

سلسلہ[2] حدثنا ابن حمید قال ما سلمۃ قال حدثنی محمد بن اسحاق عن محمد بن کعب القرظی عن عبداللہ بن شداد بن الہاد ۱۲

مسلمانون مین سے ہون (۱) بسندہ حضرت ابن عباس سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے کہا کہ اے محمد کاش آپ اسوقت مجھے دیکھتے جب مین دریا کی کیچڑ لیکر فرعون کے منہ مین ڈال رہا تھا اس خیال سے کہ کہین اسپر خدا کی رحمت نہ آجائے مگر اللہ نے فرمایا الآن (۲) وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک آیة بیان کیا جاتا ہی کہ اگر اللہ تعالی فرعون کی لاش دریا سے باہر نہ نکال دیتا اور لوگ اس کو نہ پہچان لیتے تو بعض لوگون کو اسکے غرق ہونے مین شک رہتا پھر جب بنی اسرائیل دریا کے اُس پار پہونچ گئے تو انکا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جو بت پرستی کرتے تھے بنی اسرائیل نے کہا کہ ای موسی ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا دیجیے جس طرح ان لوگون کا معبود ہی حضرت موسی نے کہا تم جاہل لوگ ہو بیشک یہ لوگ جس حالت مین ہین وہ ہلاک ہونے والی اور باطل ہی پھر اللہ تعالی نے بعد ہلاک کرنے فرعون اور اسکی قوم کے حضرت موسی سے (توراۃ دینے کیلئے) تیس شب کا وعدہ کیا اب پھر سدی کی حدیث شروع ہوتی ہی بعد اسکے حضرت جبریل موسی کے پاس آئے تاکہ انھین اللہ عزوجل کے حضور مین لیجا ئین حضرت جبریل گھوڑے پر سوار تھے سامری نے انکو دیکھا تو اُسے سخت حیرت ہوئی بیان کیا جاتا ہی کہ وہ گھوڑا زندگانی کا تھا سامری نے انکو دیکھکر کہا کہ یہ شخص عجب شان کا ہی اور اُسنے ان کے گھوڑے کے سم کی خاک اٹھا لی بعد اسکے حضرت موسی چلے اور انھون نے حضرت ہارون کو بنی اسرائیل پر خلیفہ بنا دیا اور اُنسے تیس دن کا وعدہ کیا اللہ نے اس وعدہ کو دس دن مین پورا کیا حضرت ہارون نے بنی اسرائیل سے کہا کہ مال غنیمت تم لوگون کیلئے حلال نہین ہی اور یہ زیور قبطیون کے جو تمھارے پاس ہین مال غنیمت ہین لہذا انکو جمع کرو اور ایک گڑھا کھود کر انکو دفن کردو پھر اگر موسی آوین اور وہ اسکو تمھارے لئے حلال کر دین تو تم اسے لینا ورنہ تم اس کے استعمال سے محفوظ رہوگے پس بنی اسرائیل نے اُن زیورون کو جمع کر کے گڑھے مین ڈالدیا اور سامری آیا اور اُسنے وہ خاک انھین ڈالدی خاک ڈالتے ہی اللہ نے اُن زیورون سے ایک گوسالہ پیدا کر دیا جو بول رہا تھا بنی اسرائیل حضرت موسی کا انتظار کرتے تھے رات کو علیحدہ شمار کرتے تھے اور دن کو علیحدہ جب اس طرح بیس دن اور رات ہوگئے تو یہ گوسالہ ظاہر ہوا سامری نے کہا یہی تمھارا بھی خدا ہی اور موسی کا بھی خدا ہی موسی اس کو بھولکر چلے گئے پس تمام بنی اسرائیل اسکی پرستش کرنے لگے وہ گوسالہ بولتا بھی تھا اور چلتا بھی تھا حضرت ہارون نے انسے کہا کہ

(۱) حدثنا ابن حمید ثنا ابو داؤد البصری عن حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن یوسف بن مہران عن ابن عباس ۱۲

(۲) ترجمہ اب تو ایمان لاتا ہی حالانکہ اس سے پہلے فساد کرتا تھا آج ہم تیرے جسم کو دریا سے باہر نکال دینگے تاکہ اور لوگون کیلئے نشانی ہو ۱۲

اے بنی اسرائیل یہ صرف تمہاری آزمایش ہے گوسالہ کے ذریعہ سے تم آزمائے گئے ہو [illegible] تمہارا پروردگار
تو رحمٰن ہے پھر حضرت ہارون اور انکے ساتھ کچھ بنی اسرائیل وہین مقیم رہے اور گوسالہ پوجنے والون سے
قتال نہین کیا ادھر حضرت موسیٰ جو اپنے پروردگار سے کلام کرنے گئے تو اللہ نے [illegible] فرمایا کہ اے موسیٰ
[illegible] جلدی کرین اپنی قوم کو چھوڑکر چلے آئے حضرت موسیٰ نے کہا وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہین اور مین
جلدی [illegible] آیا کہ تیری خوشنودی حاصل ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے تمہارے بعد تمہاری قوم کی آزمایش
کی ہے انکو سامری نے گمراہ کردیا ہے جب حضرت موسیٰ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ
اے میرے پروردگار سامری نے تو صرف یہی کہا کہ اس گوسالہ کی پرستش کرو [illegible] بتا کہ گوسالہ مین
روح کس نے پھونکی [illegible] اللہ نے فرمایا مینے حضرت موسیٰ نے عرض کیا تو اب تو نے ہی انکو گمراہ کیا بعد
[illegible] حضرت موسیٰ اپنے پروردگار عز وجل سے کلام کرچکے تو انھین شوق ہوا کہ خدا کو دیکھین
اور انھون نے کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنا جمال دکھادے مین تجھے دیکھونگا اللہ نے فرمایا
[illegible] پہاڑ کی طرف نظر ڈالو اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو [illegible]
[illegible] گرد تمام فرشتے بٹھادئے گئے اور فرشتون کے گرد آگ کا گھیرا [illegible]
[illegible] جلوہ ظاہر کیا پہاڑ ریزہ ریزہ [illegible] ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ [illegible]
پہاڑ پر صرف اتنا جلوہ ظاہر کیا جیسے چھوٹی انگلی کی نوک برابر ہی سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے
[illegible] علیہ السلام بیہوش ہوگئے اور جبتک خدا نے چاہا بیہوش رہے بعد اسکے جب انھین افاقہ ہوا تو
انھون نے کہا کہ تو پاک ہے مین تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اور مین سب سے پہلا [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ مینے تم کو تمام آدمیون پر اپنی پیغام رسانی اور ہمکلامی سے [illegible]
[illegible] جو مینے تم کو دیا ہے اسکو لو اور شکر کرو اور اللہ نے [illegible] تورات کی تختیون مین
ہر قسم کی نصیحت اور تمام حلال وحرام کی تفصیل لکھدی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ اسکو مضبوطی کے ساتھ پکڑو
اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اسکی اچھی باتون پر عمل کرین بعد دیدار الٰہی کے حضرت موسیٰ کی یہ حالت تھی کہ
کوئی شخص انکے چہرہ کی طرف نظر نہ کرسکتا تھا لہذا وہ اپنے چہرہ پر نقاب ڈالے رہتے تھے الغرض حضرت
موسیٰ نے توریت کی تختیون کو لے لیا اور اپنی قوم کی طرف نہایت غصہ و رنج کی حالت مین لوٹکر
آئے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو کیا تم سے تمہارے پروردگار نے اچھا وعدہ نہکیا تھا اُن لوگون نے
کہا کہ ہمنے اپنے اختیار سے آپکے ساتھ وعدہ خلافی نہین کی بلکہ ہوا یہ کہ جو زیور قبطیون کے ہمارے

سلہ حدثنی موسیٰ بن ہارون قال نا عمرو بن حماد قال نا اسباط قال حدثنی السدی عن عکرمہ عن ابن عباس ۱۲

ساتھ آئے تھے اونکو ہمنے حضرت ہارون کے کہنے سے ایک گڑھے مین ڈال دیا سامری نے اُسمین
وہی خاک ڈالدی جس سے گوسالہ پیدا ہوگیا اور یہ فتنہ پیش آیا پس حضرت موسیٰ نے (یہ سنکر) توریت کی
تختیون کو ڈالدیا اور اپنے بھائی کو سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچا حضرت ہارون نے کہا کہ ای
میرے بھائی میری ڈاڑھی اور سر کے بال نہ کھینچو (مین نے اس فتنہ مین اسوجہ سے مزاحمت نہین کی
کہ) مین اس بات سے ڈرا کہ تم کہتے تو نے بنی اسرائیل کے درمیان مین تفرقہ ڈالدیا اور میری بات کا
خیال نہین کیا یہ سنکر حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو چھوڑدیا اور سامری کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا
کہ ای سامری یہ تیری کیا حرکت ہے سامری نے کہا مین نے ایک بات ایسی دیکھی جو ان لوگون نے نہ دیکھی تھی
یعنی حضرت جبرئیل کے گھوڑے کی خاک قدم کا اثر کہ جس سے بیجان چیز وہین جان پڑجاتی ہو لہذا مینے
اسکی آزمایش کی پھر حضرت موسیٰ نے اُس گوسالہ کو پکڑ کر ذبح کرڈالا اور اُس کو آگ مین جلا کر اسکی
راکھ دریا مین ڈالدی کوئی بہتا ہوا دریا ایسا نہین ہے جسمین وہ خاک نہ پہونچی ہو بعد اسکے حضرت موسیٰ نے
بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اس دریا کا پانی پیو چنانچہ اُن لوگون نے پیا جس کے دلمین اُس گوسالہ کی
محبت تھی اسکی مونچھون پر سونے کے ذرے آگئے یہ مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ہی واشربوا فی قلوبہم
العجل بکفرہم یعنی اُنکے کفر کے سبب سے اُنکے دلونمین گوسالہ کی محبت سرایت کرادی گئی تھی پھر جب بنی
اسرائیل حضرت موسیٰ کے آنیکے بعد نادم ہوئے اور یہ سمجھے کہ ہم گمراہ ہوگئے تھے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا
پروردگار ہمپر رحم نکریگا اور ہمین نہ بخشیگا تو یقینا بلاشک ہم نقصان اٹھانے والون مین سے ہوجائینگے
پھر اللہ نے انکی توبہ قبول کرنیسے انکار کردیا مگر اس شرط پر جو انکو بہت ناگوار تھی یعنی یہ کہ آپسمین ایک دوسرے
کو قتل کرین چنانچہ حضرت موسیٰ نے انسے فرمایا کہ ای میری قوم کے لوگو تم نے گوسالہ بناکر اپنی جانون پر
ظلم کیا لہذا اب اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرو اور ایک دوسرے کو قتل کرڈالو پس جن لوگون نے
گوسالہ کی پرستش کی تھی وہ بھی اور جنھون نے نہین کی تھی وہ بھی غرض سبھون نے تلوارین کھینچ لین
فریقین مین سے جسقدر لوگ مارے گئے سب شہید ہوئے جب خوب قتل ہولیا یہانتک کہ قریب تھا
کہ تمام بنی اسرائیل فنا ہوجائین ستر ہزار آدمی قتل ہوچلے اسوقت حضرت موسیٰ اور ہارون نے
دعا کی کہ ای ہمارے پروردگار بنی اسرائیل سب فنا ہوے جاتے ہین ای ہمارے پروردگار اب جسقدر
لوگ باقی ہین انکو قائم رکھ پس اللہ نے حکم دیا کہ اب ہتھیار دنکو رکھدین اور انکی توبہ قبول کرلی جسقدر
لوگ قتل ہوچکے وہ شہید ہوے اور جسقدر باقی رہے انکی خطا معاف ہوگئی یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے
اس ارشاد کا ہی فتاب علیہم انہ ہو التواب الرحیم یعنی اللہ نے انکی توبہ قبول کی بلاشبہ وہ توبہ بخشنے والا

[illegible] حضرت ابن عباس سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ سامری ایک شخص تھا مقام باہر کا رہنے والا اُسکی قوم مین گاؤپرستی کا رواج تھا لہذا اسکے دلمین گاؤپرستی کی محبت باقی تھی لیکن بنی اسرائیل کے سامنے اپنے کو مسلمان ظاہر کیا مگر جب صرف حضرت ہارون بنی اسرائیل کے پاس رہ گئے اور موسیٰ علیہ السلام اللہ بزرگ و برتر کے حضور مین تشریف لے گئے تو ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ جو زیور اور سامان آل فرعون کے تم لائے ہو انکو اپنے پاس سے جدا کردو کیونکہ وہ نجس ہین اور انھون نے آگ روشن کرا کر کہا کہ سب چیزین اسمین ڈال دو بنی اسرائیل نے اس کو منظور کیا اور جسقدر زیور اور سامان اُنکے پاس تھے لا لا کے اُسمین ڈالنے لگے یہانتک کہ جب زیور اسمین پگھل گئی تو سامری نے حضرت جبرئیل کے گھوڑے کا اثر دیکھکر جو خاک اُسکے قدم کے اٹھالی تھی اُسکو لیکر حضرت ہارون کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ یا نبی اللہ جو کچھ میرے ہاتھ مین ہی مین بھی اسمین ڈالدون انھون نے فرمایا ہان وہ یہ سمجھے تھے کہ اسکی ہاتھ بھی کوئی زیور ہوگا پھر سامری نے وہ خاک اسمین ڈالدی اور کہا کہ گوسالہ بنجاوے جو گائی کیسی آواز بولتا ہو بس وہ گوسالہ بنگیا [illegible] کی آزمایش منظور تھی پھر سامری نے کہا کہ یہی گوسالہ تمھارا خدا ہی اور موسیٰ کا بھی [illegible] بنی اسرائیل اسکی عبادت کرنے لگے اور اس سے ایسی محبت کی کہ کبھی ایسی محبت نہ کی تھی اللہ عزوجل نے فرمایا ہی کہ سامری نے اسلام ترک کردیا کیا بنی اسرائیل اس بات کو نہین دیکھتے کہ وہ گوسالہ نہ انکی بات کا جواب دیتا ہی اور نہ اُنکے ضرر رسانی اور نفع رسانی پر قادر ہی حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ سامری کا نام موسیٰ بن ظفر تھا وہ اتفاق سے مصر مین آگیا تھا اور بنی اسرائیل میں شامل ہو گیا تھا جب حضرت ہارون نے دیکھا کہ بنی اسرائیل اس فتنہ مین پڑگئے تو کہنے لگے کہ اے میری قوم [illegible] آزمایش کی گئی تھی لہذا موسیٰ علیہ السلام کے آنے تک اس قوم کی [illegible] سے باز رہو بعد اسکے حضرت ہارون اُن مسلمانون کے ساتھ جو فتنہ مین مبتلا نہ ہوئے تھے وہین ٹھیرے رہے اور گوسالہ پرست گوسالہ کی پرستش کیا کیے حضرت ہارون کو یہ خیال ہوا کہ اگر مین مسلمانون کو ساتھ لیکر چلدونگا تو موسیٰ علیہ السلام کہینگے کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان مین تفرقہ ڈالدیا اور میری بات کا خیال نکیا وہ حضرت موسیٰ سے بہت ڈرتے تھے اور انکی اطاعت کرتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام چند بنی اسرائیل کو لیکر کوہ طور کیطرف تشریف لے گئے تھے اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل سے جب کہ انھین نجات دی اور اُنکے دشمن کو ہلاک کیا کوہ طور کے داہنے جانب (اپنا کلام سنانے کا)

له حدثنا ابن حمیہ قال نا سلمۃ قال حدثنی محمد ابن اسحاق عن حکیم ابن جبیر عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس ۱۲

وعدہ کیا تھا موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو لیکر دریا سے نکلے تھے اور انھین پانی کی ضرورت ہوئی تھی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کیلئے اللہ سے پانی طلب کیا تھا اللہ نے انھین یہ حکم دیا تھا کہ تم اپنی عصا دریا مین مارو چنانچہ اُس سے بارہ چشمے جاری ہو گئے بنی اسرائیل کے ہر خاندان کے لئے چشمہ معین تھا کہ وہ خاندان اُسی چشمہ سے پانی پیتا تھا پھر جب موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کلام کیا تو انکو دیدار الٰہی کی آرزو پیدا ہوئی اور انھون نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ مین تجھے دیکھونگا اللہ نے فرمایا تم مجھکو ہرگز نہین دیکھ سکتے ہان پہاڑ کی طرف نظر کرو [illegible] بعد اسکے اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ مین تمکو تمام لوگون پر اپنی پیغام رسانی اور ہمکلامی کے ساتھ برگزیدہ کیا لہذا جو کچھ مین نے تمھین دیا ہی اس کو لو عنقریب مین تمھین بدکارون کا انجام دکھاؤنگا اور اللہ نے اُن سے یہ بھی پوچھا تھا کہ اے موسیٰ تم اپنی قوم سے اسقدر جلد کیون چلے آئے الغرض توریت ملنے کے بعد حضرت موسیٰ اپنی قوم کی طرف نہایت غصہ و رنج کی حالت مین لوٹ کر آئے اور انکے ساتھ تختیان تھین وہ تمام عہد جو توریت کی تختیون مین لکھا ہوا تھا جب اپنی قوم کے پاس پہونچے اور انھین گوسالہ پرستی مین مشغول دیکھا تو توریت کی تختیونکو اپنے ہاتھ سے ڈالدیا [illegible] سبز زبرجد کی تھین بعد اسکے اپنے بھائی کے سر اور ڈاڑھی کے بال پکڑ کر کھینچے اور فرمایا کہ جب تم نے بنی اسرائیل کو دیکھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہین تو میرے پاس کیون نہ چلے آئے حضرت ہارون نے کہا ان سب لوگونمین تفرقہ [illegible] ڈر تھا کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیتے پس آپ مجھپر دشمنون کو ہنسنے کا موقع نہ دیجیے پس [illegible] علیہ السلام کو رحم آیا اور انھون نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخشدے اور ہمین اپنی رحمت مین داخل کر اور تو ارحم الراحمین ہے بعد اسکے اپنی قوم سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے میری قوم کیا تم سے تمہارے پروردگار نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا پھر سامری سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے سامری تیری کیا حرکت تھی سامری نے کہا مینے وہ بات دیکھی جو ان لوگون نے نہ دیکھی تھی اسکے بعد جب غصہ موسیٰ سے [illegible] توریت کے تختیونکو اٹھایا اور اُسمین خدا سے ڈرنیوالون کے لئے ہدایت اور رحمت کی باتین لکھی ہوئی تھین [illegible] حضرت ابن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے [illegible] توریت مین ہر قسم کی نصیحت اور سب چیزونکی تفصیل اور ہدایت اور رحمت کی باتین لکھدی تھین مگر جب موسیٰ علیہ السلام نے توریت کو ڈالدیا تو اللہ نے اُسکے چھ حصے اٹھا لئے اور ایک حصہ باقی رکھا جیسا کہ فرمایا ہے کہ توریت مین خدا سے ڈرنیوالونکے لیئے ہدایت اور رحمت کی باتین لکھی ہین پھر موسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا کہ وہ گوسالہ جلا دیا جائے یہانتک کہ وہ جلکر خاکستر ہو گیا

ے حدثنا ابن بشار قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق عن صدقة بن یسار عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲

بعد اسکے موسیٰ علیہ السلام نے اُسے دریا مین ڈلوا دیا۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ مینے بعض اہل علم سے
سنا ہو وہ کہتے تھے کہ پہلے خشکی مین وہ گوسالہ جلایا گیا بعد اسکے دریا مین ڈالدیا گیا و اللہ اعلم۔ اسکے
حضرت موسیٰ نے ستر آدمی اچھے سے اچھے بنی اسرائیل سے منتخب کیے اور فرمایا کہ خدا کی طرف
چلو اور اسکے حضور مین اپنی حرکت سے توبہ کرو اور جن لوگون کو چھوڑے جاتے ہو انکے لیے توبہ کی خواست
کرو روزہ رکھو اور اپنے جسم کو پاک کرو اور اپنے لباس کو پاک کرو پس حضرت موسیٰ ان لوگون کو لیکر کوہ
طور کی طرف اسی خاص وقت مین جو خدا نے انکے لیے مقرر کر دیا تھا حضرت موسیٰ جب وہان جاتے تھے
تو خدا کی اجازت اور اسکے حکم سے یہ ستر آدمی جب حضرت موسیٰ کے ارشاد کے موافق چلے تو ان لوگون نے
وہان پہونچکر یہ بھی درخواست کی کہ آپ اپنے پروردگار سے عرض کیجیے کہ ہمکو اپنا کلام سنادے حضرت
موسیٰ نے فرمایا اچھا مین عرض کرونگا چنانچہ حضرت موسیٰ پہاڑ کے قریب پہونچے تو ایک ابر وہان آیا
اور اُس نے سارے پہاڑ کو گھیر لیا حضرت موسیٰ جب قریب پہونچے تو اس ابر کے اندر داخل ہوگئے
اور قوم کے لوگون سے فرمایا کہ تم بھی قریب آجاؤ حضرت موسیٰ سے جب کلام شروع ہوا تو انکی پیشانی سے
ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ کوئی بنی آدم انکی طرف نظر نہ کرسکتا تھا لہذا انھون نے ایک نقاب اپنے منہ پر
ڈال لی جب قوم کے لوگ قریب پہونچ گئے اور اُس ابر مین داخل ہوے تو سجدہ مین گر پڑے انھون نے
سنا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ سے کلام کر رہا ہو انھین حکم دیتا ہو اور منع کرتا ہو کہ یہ کام کرو اور یہ نہ کرو
جب کلام الٰہی ختم ہوا تو وہ ابر جاتا رہا اور حضرت موسیٰ اُن لوگون کے سامنے آئے ان لوگون نے کہا
ای موسیٰ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائین گے یہانتک کہ ہم کھلم کھلا خدا کو دیکھ لین پس سخت آواز نے اُن
لوگون کو لے لیا اور انکی جانین نکل گئین سب مرگئے اور حضرت موسیٰ کھڑے ہوکر اپنے پروردگار سے
مناجات کرنے لگے اور انکے زندہ کرنے کی دعا مانگنے لگے عرض کرنے لگے کہ ای میرے پروردگار اگر تو
چاہتا تو انکو اور نیز مجھے پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا یہ سب لوگ بے وقوف ہین ان لوگون کے ہلاک ہونے سے
تمام بنی اسرائیل ہلاک ہو جائینگے کیونکہ مین اچھے سے اچھے آدمی چھانٹ کر لایا تھا جب مین انکے پاس
لوٹ کر جاؤنگا اور ان لوگون مین سے کوئی میرے ساتھ نہوگا تو میری بات کی کون تصدیق کریگا پس
حضرت موسیٰ برابر اسی طرح اپنے پروردگار سے دعا مانگتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے انکی ارواح لوٹا
کر دیا اور گوسالہ پرستی کی توبہ قبول کرنیکے بابت فرمایا کہ ہرگز قبول نہوگی جب تک کہ آپس مین ایک
دوسرے کو قتل نہ کر ڈالین محمد بن اسحاق نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ لوگون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ
ہم خدا کے حکم کی تعمیل کرینگے پس حضرت موسیٰ نے حکم دیا کہ جن لوگون نے گوسالہ کی پرستش مین کی

وہ اُن لوگون کو قتل کر ڈالین جو گوسالہ کی پرستش کر چکے ہین چنانچہ گوسالہ پرست سب بیٹھ گئے اور دوسرے لوگون
نے اُنپر تلوارین کھینچ لین اور انکو قتل کرنے لگے حضرت موسیٰ اس حالت کو دیکھکر رونے لگے اور بچے اور
عورتین پریشان ہوکر انکے پاس آئے اور معافی چاہنے لگے پس اللہ نے انکی توبہ قبول کر لی اور انکی خطا
معاف کر دی اور حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ انکے اوپر سے تلوار اٹھا لین - مگر سدی نے بسند سابق
بیان کیا ہی کہ اللہ نے جب گوسالہ پرستون کی توبہ قبول کر لی اسوقت حضرت موسیٰ ستر آدمیون کو اپنی
قوم سے منتخب کر کے لے گئے تھے انھون نے بعد اس قصہ کے ذکر کیا ہی کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو
حکم دیا کہ بنی اسرائیل سے کچھ لوگون کو لے آؤ جو گوسالہ پرستی سے ہمارے یہان معذرت کرین خدا نے
انکے لیے ایک وقت مقرر کر دیا تھا پس حضرت موسیٰ نے ستر آدمی منتخب کیے اور انکو عذر خواہی کیلیے
لے گئے جب یہ لوگ اس مقام پر پہونچ گئے تو کہنے لگے کہ ای موسیٰ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائین گے
جب تک کہ اپنے پروردگار کو کھلم کھلا نہ دیکھ لین آپ تو خدا سے کلام کیا کرتے ہین پس اب ہمین اسکا دیدار
دکھا دیجیے پس ان لوگون کو ایک سخت آواز نے پکڑ لیا اور سب کے سب مر گئے حضرت موسیٰ وہان کھڑے
ہوئے رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ای میرے پروردگار مین جب بنی اسرائیل کے پاس لوٹکر
جاؤنگا تو انھین کیا جواب دونگا ای میرے پروردگار تو نے انکے اچھے اچھے آدمیون کو ہلاک کر دیا ای
میرے پروردگار اگر تو چاہتا تو ان لوگون کو اور مجھکو اس سے پہلے ہلاک کر دیتا کیا تو اس حرکت کے سبب سے
جو بیوقوف لوگون نے کی ہمین ہلاک کر دیگا پس اللہ عز و جل نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ یہ ستر
آدمی اسی گروہ کے ہین جنھون نے گوسالہ کی پرستش کی تھی اسوقت حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ تیرا ہی
فتنہ ہی تو جسکو چاہے گمراہ کرے اور جسکو چاہے ہدایت کرے اسی واقعہ کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے
اس قول مین اشارہ فرمایا ہی واذ قلتم یا موسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ فاخذتکم الصاعقہ پھر اللہ
تعالیٰ نے ان لوگون کو زندہ کر دیا ایک ایک کر کے سب کے سب اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے کو دیکھنے
لگتے کہ کس طرح زندہ ہو رہے ہین پھر ان لوگون نے کہا ای موسیٰ آپ خدا سے جو دعا مانگتے ہین وہ
قبول ہوتی ہی لہذا آپ خدا سے یہ دعا کیجیے کہ وہ ہمکو نبی بنائے حضرت موسیٰ نے دعا کی
اور اللہ تعالیٰ نے ان سب کو نبی بنا دیا یہی معنی ہین اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ثم بعثناکم من بعد موتکم
یعنی ہمنے تم کو تمھارے مرنے کے بعد مبعوث کیا صرف اس بعض واقعات کی تقدیم تاخیر ہو گئی ہی بعد
اسکے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کیطرف چلنے کا حکم دیا یہانتک کہ جب وہ لوگ

ف ترجمہ جب تم نے کہا کہ ای موسیٰ ہم ہرگز تمپر ایمان نہ لائین گے یہانتک کہ ظاہر طور پر اللہ کو دیکھ لین پس تمکو بجلی نے آلیا ۱۲

بیت المقدس کے قریب پہونچ گئے تو حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ہر خاندان سے ایک ایک
آدمی لیکر بارہ آدمیون کو اس سرکش قوم کی خبر لانے کے لئے بھیجا جو بیت المقدس مین رہتے تھے پس
ان لوگون کو سب سے پہلے ایک شخص ملا جس کا نام عاج تھا اس نے ان سب لوگون کو پکڑ کر اپنے باون کے
جوڑے مین رکھ لیا اسکے سر پر ایک گٹھا لکڑیون کا لدا ہوا تھا وہ ان سب لوگون اپنی عورت کے سامنے
لے گیا اور اس سے کہا ان لوگون کو دیکھ یہ ہم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہین یہ کہکر ان سب لوگون کو اس
عورت کے سامنے ڈالدیا اور کہا کہ کیا مین ان سب کو اپنے پیر سے رگڑ دون اسکی عورت نے کہا نہین بلکہ
انھین چھوڑ دے تاکہ یہ اپنی قوم سے جاکر یہ سب کیفیت بیان کرین چنانچہ اس نے ان سب کو چھوڑ دیا جب
یہ لوگ وہان سے چلے تو آپس مین انھون نے کہا کہ اگر ہم بنی اسرائیل سے یہ سب حال بیان کر دینگے تو وہ
خدا کے نبی سے برگشتہ ہو جائین گے لہذا اسکو بنی اسرائیل سے چھپانا چاہیئے اور صرف نبی اللہ سے
اس کو بیان کرنا چاہئے جو کچھ انکی رائے ہو وہ کرین اسی بات پر سب نے عہد کیا مگر جسوقت لوٹ کر آئے تو سب نے
اس عہد کو توڑ دیا اور کسی نے اپنے بھائی سے کسی نے اپنے باپ سے عاج کے واقعہ کو بیان کر دیا صرف
دو آدمیون نے چھپایا اور انھون نے حضرت موسیٰ و ہارون سے جاکر اس واقعہ کو بیان کیا اسی کے
متعلق اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور انہین سے بارہ سردار منتخب
کر کے بھیجے تھے۔ پھر حضرت موسیٰ نے انسے کہا کہ ای قوم خدا کے احسانات جو تم پر ہین یاد کرو جبکہ اُس نے
تم مین انبیا بنائے اور تمھین بادشاہ بنایا ای قوم زمین مقدس مین داخل ہو جیسا کہ خدا نے تمھین حکم
دیا ہے اور ناکامی کے ساتھ پیچھے نہ لوٹو مگر ان لوگون نے چونکہ اُن دس آدمیون سے یہ سب واقعات
سُن لئے تھے لہذا کہنے لگے کہ ای موسیٰ وہان سرکش لوگ رہتے ہین جب تک وہ وہان سے نہ نکل جائین
ہم ہرگز وہان نہ جائین گے ہان اگر وہ وہان سے چلے جائین تو البتہ ہم وہان جائین گے اُن دو آدمیون نے
جو خدا سے ڈرتے تھے جنپر خدا نے احسان کیا تھا کہا کہ دروازے کیطرف سے چلو یہ دونون وہی تھے
جنھون نے اس راز کو چھپایا تھا انہین سے ایک کا نام یوشع بن نون تھا یہ حضرت موسیٰ کے خادم تھے
اور دوسرے کا نام کوب بن یوفنہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کلاب بن یوفنہ یہ حضرت موسیٰ کے داماد
تھے پھر حضرت موسیٰ نے کہا کہ ای میرے قوم دروازے کی طرف سے اندر داخل ہو اُن لوگون نے کہا
ای موسیٰ ہم ہرگز ہرگز اس مقام مین نہ جائینگے جب تک کہ وہ لوگ وہان ہین لہذا تم اور تمہارا پروردگار
اور دونون وہان جاکر لڑو ہم یہین بیٹھے رہین گے حضرت موسیٰ کو یہ سنکر غصہ آگیا اور انھون نے ان
لوگون [illegible]

رکھتا ہون پس تو میرے اور ان نافرمان لوگون کے درمیان مین تفرقہ ڈالدے حضرت موسیٰ نے بوجہ غصہ کے بددعا کرنے مین جلدی کی پس اللہ نے فرمایا کہ زمین بیت المقدس چالیس برس تک ان لوگون پر حرام ہے یہ لوگ جنگل مین سرگردان رہین گے جب یہ آفت اُن لوگون پر آگئی تو حضرت موسیٰ نادم ہوئے اور حضرت موسیٰ کے پاس انکی قوم کے وہ لوگ آئے جو انکے فرمان بردار تھے انھون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ای موسیٰ آپنے ہم لوگون کے ساتھ یہ کیا کیا حضرت موسیٰ کو اور زیادہ ندامت ہوئی اسوقت اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ کو وحی بھیجی کہ تم نافرمان لوگون کے لئے افسوس نہ کرو پھر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ یہان نہ پانی ہے نہ کوئی کھانے کی چیز ہم یہان کیونکر رہسکتے ہین پس اللہ نے انکے لئے من وسلوی نازل کیا من سے مراد ترنجبین ہے جو درختون پر شبنم کی طرح گرتی تھی اور سلوی نام ایک پرندہ کا ہے جو سمانی نامی پرند کے مشابہ ہوتا ہے یہ پرند ہر اسرائیلی کے پاس خود بخود آجاتا تھا پس اگر وہ پرند فربہ ہوتا تو اسکو ذبح کرلیتے ورنہ چھوڑ دیتے اور اسکے عوض مین فربہ پرند آجاتا بنی اسرائیل نے کہا یہ ہمارے کھانے کا انتظام ہوگیا اب ہمارے لئے پانی کا کیا انتظام ہوگا پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ پتھر پر اپنی لاٹھی مارین چنانچہ انھون نے پتھر پر اپنی لاٹھی ماری اس سے بارہ چشمہ بہنے لگے بنی اسرائیل کا ہر خاندان ایک ایک چشمہ سے پانی پیتا تھا اسوقت بنی اسرائیل نے کہا ہمارے کھانے پینے کا تو انتظام ہوگیا اب ہمارے سایہ کا کیا انتظام ہوگا پس اللہ نے اُن پر ابر کا سایہ مقرر کردیا بنی اسرائیل نے کہا اچھا سایہ کا بھی انتظام ہوگیا اب ہمارے لباس کا کیا انتظام ہوگا پس یہ ہوا کہ انکے کپڑون کو بھی ان کے بچون کے ساتھ ساتھ نمو ہوتا تھا اور کسی کا کپڑا پھٹتا نہ تھا اسی واقعہ کو اللہ عزوجل نے اپنے اس قول مین بیان فرمایا ہے وظللنا علیهم الغمام وانزلنا علیهم المن والسلوی اور واذا استسقی موسیٰ لقومه فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا قد علم کل اناس مشربهم جب یہ سب باتین بنی اسرائیل کو حاصل ہوگئین تو انھون نے کہا کہ ای موسیٰ ہم ایک قسم کے کھانے پر ہمیشہ قناعت نہین کرسکتے لہذا آپ اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دعا کیجئے کہ وہ ترکاریان اور ککڑی اور گیہون اور مسور اور پیاز ہمارے لئے پیدا کرے حضرت موسیٰ نے کہا کیا تم اچھی چیزون کے عوض مین خراب چیزین لینا چاہتے ہو اچھا تم کسی شہر مین جاؤ تم کو یہ سب چیزین ملینگی چنانچہ جیسے ہی وہ لوگ جنگل سے باہر نکلے من و

ترجمہ آیت اور جب ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ قائم کیا اور ان پر من وسلوی نازل کیا ۱۲

ترجمہ آیت جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیئے پانی طلب کیا تو ہم نے کہا کہ اپنی عصا سے پتھر کو مارو چنانچہ اس سے بارہ چشمے جاری ہوئے ہر شخص نے اپنا گھاٹ معلوم کرلیا ۱۲

سلویٰ موقوف ہوگیا اور ترکاریون پر انکی گزراوقات رہ گئی۔ اسکے بعد حضرت موسیٰ سے اور عاج سے مقابلہ ہوا حضرت موسیٰ نے آسمان کی طرف دس گز جست کی انکی عصا دس گز کی تھی اور قد بھی انکا دس گز کا تھا اسقدر جست کرنے پر وہ عاج کے ٹخنہ تک پہونچے اور انھون نے اس کو مارا اور قتل کردیا (بسندہ[1]) حضرت نوف سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ عاج کا قد آٹھ سو گز کا تھا اور حضرت موسیٰ کا قد دس گز تھا اور دس گز انکی عصا تھی پھر انھون نے دس گز آسمان کی طرف جست کی تب جاکر وہ عاج کے ٹخنے تک پہونچے اور انھون نے اسکو مارا اور وہ بیجان ہوکر گر پڑا اسکے ٹخنے کی ہڈی کا لوگون نے پل بنایا اور اس پرسے ہوکر لوگ آمدرفت کرتے تھے (بسندہ[2]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کی عصا دس گز تھی اور دس گز انھون نے جست کی اور دس گز انکا قد تھا پس وہ عاج کی ٹخنے تک پہونچے اور انھون نے عاج کو قتل کردیا اسکی ہڈی سے نیل کا پل بنایا گیا۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ عوج تین ہزار برس زندہ رہا۔

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السّلام کی وفات کا بیان

(بسندہ) حضرت عبداللہ بن مسعود اور کئی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ اللہ بزرگ و برتر نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ مین ہارون کو وفات دینے والا ہون لہٰذا تم فلان فلان پہاڑ پر انکولیجاؤ چنانچہ حضرت موسیٰ و ہارون اسی پہاڑ کی طرف تشریف لے گئے وہان انھون نے ایک درخت دیکھا کہ ویسا درخت کبھی نہ دیکھا تھا اور دیکھا کہ وہان ایک گھر بنا ہوا ہی اور دیکھا کہ وہان ایک تخت بچھا ہوا ہی اس تخت پر وہ دونون بیٹھ گئے۔ وہان نہایت عمدہ ہوا چل رہی تھی جب حضرت ہارون نے اس پہاڑ کو اور اس گھر کو اور وہان کی کیفیت کو ملاحظہ کیا تو کہنے لگے کہ اے موسیٰ مین چاہتا ہون کہ اس تخت پر سو رہون حضرت موسیٰ نے کہا اچھا سو رہو۔ حضرت ہارون نے کہا مگر مین اس گھر کے مالک کا خوف رکھتا ہون حضرت موسیٰ نے کہا تم نہ ڈرو مین اسکے لئے کافی ہون تم سو رہو انھون نے کہا اے موسیٰ تم بھی میرے ساتھ سو رہو تاکہ اگر مالک مکان آئے تو میرے اور تمھارے دونون کے اوپر خفا ہو چنانچہ وہ دونون سو رہے اسی حال مین حضرت ہارون کو قبض روح شروع ہوگیا

[1] حدثنا ابن بشار قال نا مومل قال نا سفیان عن ابی اسحاق عن نوف ۱۲ [2] حدثنا ابو کریب قال نا ابن عطیة قال نا قیس عن ابی اسحاق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ۱۲

جب حضرت ہارون کو یہ کیفیت محسوس ہوئی تو انھون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تم نے میرے ساتھ فریب کیا (کہ مجھے یہان لے آئے) پھر جب انکی وفات ہوگئی تو وہ گھر بھی غائب ہوگیا وہ درخت بھی غائب ہوگیا اور وہ تخت آسمان کی طرف اٹھ گیا پھر جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس لوٹ کر گئے اور ان کے ہمراہ حضرت ہارون نہ تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ نے ہارون کو قتل کر ڈالا موسیٰ کو ہارون سے حسد تھا اس سبب سے کہ بنی اسرائیل ہارون سے محبت رکھتے تھے اور ہارون بنی اسرائیل پر غصہ نہ کرتے تھے اور بہ نسبت موسیٰ کے انکے ساتھ نرمی پیش آتے تھے اور حضرت موسیٰ ان کے ساتھ کچھ سختی کیا کرتے تھے جب یہ خبر حضرت موسیٰ کو پہونچی تو حضرت موسیٰ نے انسے کہا کہ تمھاری خرابی ہو ہارون تو میرے بھائی تھے کیا تم مجھے ایسا سمجھتے ہو کہ مین اپنے بھائی کو قتل کردونگا مگر جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو بہت تنگ کیا تو انھون نے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو حضرت ہارون کا تخت اترا یہانتک کہ سب لوگون نے دیکھا کہ وہ آسمان و زمین کے درمیان معلق ہی پس سب نے حضرت موسیٰ کی تصدیق کی بعد اس کے ایک روز حضرت موسیٰ چلے جا رہے تھے اور ان کے خادم یوشع بھی ان کے ہمراہ تھے یکایک ایک سیاہ آندھی آئی حضرت یوشع اس آندھی کو دیکھکر سمجھے کہ قیامت آگئی اور انھون نے حضرت موسیٰ کو لپٹا لیا اور کہا کہ قیامت اس حال میں قائم ہوگی کہ مین خدا کے نبی موسیٰ کو لپٹائے ہوئے ہونگا مگر حضرت موسیٰ کرتہ اتار کر چلے گئے یوشع کے ہاتھ مین فقط کرتہ رہگیا پھر جب یوشع اس کرتہ کو لیکر بنی اسرائیل کے پاس گئے تو بنی اسرائیل نے انکو پکڑ لیا اور کہا کہ تم نے خدا کے نبی کو قتل کیا ہی یوشع نے کہا نہین واللہ مینے انھین نہین قتل کیا بلکہ وہ کرتہ اتار کر چلدیئے مگر بنی اسرائیل نے انکی بات کو سچ نمانا اور انکے قتل کا ارادہ کیا یوشع نے کہا اگر تم میری بات کو سچ نہین مانتے تو تین دن کی مجھے مہلت دو پس انھون نے خدا سے دعا کی تو جتنے لوگ انکو حراست مین لئے ہوئے تھے سب نے خواب مین دیکھا کہ یوشع نے موسیٰ کو قتل نہین کیا بلکہ ہم نے موسیٰ کو اپنے پاس اٹھا لیا یہ خواب دیکھکر ان لوگون نے یوشع کو چھوڑا۔ جتنے لوگون نے حضرت موسیٰ کے ساتھ سرکش لوگون کی بستی مین جانے سے انکار کیا تھا وہ سب مر گئے اور کوئی فتح مین شریک نہین ہوا (سندہ[۱]) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام موت سے بہت ڈرتے تھے جب انکی یہ کیفیت دیکھی تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ موت کو انکی نظر مین محبوب کردے اور زندگی سے انھین بیزار کردے پس نبوت یوشع بن نون کی طرف منتقل کردیگئی یوشع بن

---

[۱] حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲

نون صبح شام برابر حضرت موسیٰ کے پاس جایا کرتے تھے حضرت موسی انسے کہتے تھے کہ ای خدا کے نبی اللہ نے کون کون سی باتین تپسر دمی کی ہین یوشع کہتے تھے کہ ای خدا کے نبی ہین ہی تو آپکے ساتھ اتنے دنون تک رہا کیا ہین کبھی آپ سے پوچھتا تھا کہ اللہ نے آپ پر کون کون سی باتین وحی کی ہین آپ خود ہی کہتے بیان کرتے تھے جب حضرت موسیٰ نے یہ حال دیکھا تو زندگی انھین ناگوار ہوگئی اور موت کی خواہش پیدا ہوئی (ا‍ل‍ے ‍ش‍ن‍دہ) وہب بن منبہ سے مروی ہی کہ موسیٰ علیہ السلام ہمیشہ خیمہ کے سایہ مین رہا کرتے تھے اور پتھر کے ظرف مین کھانا کھاتے تھے پانی پیتے تھے جب پانی پینا چاہتے تو چوپاؤن کی طرح منہ جھکا کر پیتے محض اللہ کے سامنے عجز ظاہر کرنے کے لئے باوجودیکہ خدا نے انھین اپنے کلام سے مشرف کیا تھا وہب بن منبہ نے بیان کیا ہی کہ حضرت موسیٰ کی وفات اس طرح ہوئی کہ ایک روز وہ اپنے خیمہ سے کسی کام کے لئے نکلے کسی کو اسکی خبر نہ تھی پس انکا گذر فرشتون کے ایک گروہ پر ہوا جو قبر کھود رہے تھے حضرت موسیٰ نے فرشتون کو پہچان لیا اور انکے قریب جاکر کھڑے ہوگئے دیکھا کہ وہ ایسی عمدہ قبر کھود رہے ہین کہ کبھی ویسی عمدہ چیز انھون نے نہ دیکھی تھی جیسی سرسبزی شادابی اور فرحت اسمین تھی انھون نے کبھی نہ دیکھی تھی حضرت موسی نے انسے پوچھا کہ ای خدا کے فرشتو یہ قبر تم کس کے لئے کھود رہے ہو فرشتون نے کہا کہ ہم یہ قبر خدا کے ایک بزرگ بندے کے لئے کھود رہے ہین حضرت موسیٰ نے کہا بیشک یہ بندہ خدا کے یہان بہت مقرب ہی مینے آج کی جیسی قبر کبھی نہین دیکھی یہ وہ وقت تھا کہ حضرت موسیٰ کی قبض روح کا زمانہ آگیا تھا فرشتون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ای خدا کے برگزیدہ کیا آپ چاہتے ہین کہ یہ قبر آپ کو ملجائے حضرت موسیٰ نے کہا ہان فرشتون نے کہا تو اچھا آپ اسمین اتر جائیے اور اسمین لیٹ رہیے اور اپنے پروردگار کی طرف توجہ کیجئے اور آہستہ آہستہ آرام کے ساتھ سانس لیجئے چنانچہ حضرت موسیٰ اسمین جاکر لیٹ رہے اور آہستہ آہستہ سانس لینے لگے پس اللہ نے انکی روح قبض کرلی پھر فرشتون نے انپر مٹی ڈالدی۔ حضرت موسیٰ دنیا کی طرف سے بہت بے رغبت اور آخرت کی طرف بہت راغب تھے (ا‍ل‍ے ‍ش‍ن‍دہ) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے زمانہ مین ملک الموت لوگون کے پاس ظاہر بظاہر آتا تھا یہانتک کہ جب وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انھون نے اسکو ایک طمانچہ مارا اسکی آنکھ پھوٹ گئی پس وہ لوٹ گیا اور اسنے عرض کیا کہ ای میرے پروردگار تیرے بندے موسی نے میری آنکھ پھوڑدی اگر تیرے یہان

ا‍ل‍ے قال ابن حمید قال‌ سلمۃ قال ابن اسحاق فیما ذکر لی وہب بن منبہ ۱۲ ا‍ل‍ے حدثنا ابوکریب قال ثنا مصعب بن المقدام عن حماد بن سلمۃ عن عمار بن ابی عمار مولیٰ بنی ہاشم عن ابی ہریرۃ ۱۲

اسکی بزرگی نہوتی تو مین اُسے بہت تکلیف دیتا اللہ نے فرمایا میرے بندے موسیٰ کے پاس جاؤ اور انسے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پشت پر رکھین ہر بال کے عوض جو ہاتھ کے نیچے آجائیگا ایک سال انھین عمر دیجائے گی اور انھین اختیار دو کہ خواہ وہ اسوقت موت کو قبول کرلین خواہ اتنے زمانے کے بعد۔

چنانچہ (بحکم خدا پھر) ملک الموت انکے پاس گئے اور ان سے یہ سب بیان کیا حضرت موسیٰ نے کہا جب اتنے زمانے کے بعد پھر موت آئے گی تو ابھی سہی پس ملک الموت نے انھین ایک مرتبہ سونگھا کر انکی جان نکل گئی (بسندہ[له]) عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ و ہارون دونون نے تیہ (نامی جنگل) مین وفات پائی ہے دونون کسی پہاڑ کی طرف گئے تھے حضرت ہارون کی وفات تو وہین ہوگئی اور حضرت موسیٰ نے انھین دفن کردیا پھر حضرت موسیٰ لوٹ کر بنی اسرائیل کے پاس آئے بنی اسرائیل نے پوچھا کہ ہارون کیا ہوئے حضرت موسیٰ نے کہا انکی وفات ہوگئی بنی اسرائیل نے کہا تم غلط کہتے ہو انکو تم نے قتل کردیا بوجہ اسکے کہ ہم لوگ انسے محبت رکھتے تھے پس حضرت موسیٰ نے اللہ کے سامنے تضرع وزاری کی اور بنی اسرائیل کی ان باتون کی شکایت کی اللہ نے اسپر وحی بھیجی کہ ان لوگونکو ہارون کی قبر پر لیجاؤ مین ہارون کو زندہ کردونگا تاکہ وہ ان سے بیان کردین کہ اپنی موت سے مرے ہین تم نے انھین قتل نہین کیا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اُن لوگونکو حضرت ہارون کی قبر پر لے گئے اور وہان جاکر حضرت موسیٰ نے آواز دی کہ اے ہارون حضرت ہارون (اپنی) قبر سے اپنے سر کے بال جھاڑتے ہوئے نکل آئے حضرت موسیٰ نے انسے کہا کہ کیا مینے تمھین قتل کیا ہے حضرت ہارون نے کہا نہین خدا کی قسم مین اپنی موت سے مرا ہون حضرت موسیٰ نے کہا تو اچھا تم پھر اپنی خوابگاہ مین واپس جاؤ بعد اسکے بنی اسرائیل لوٹ آئے حضرت موسیٰ کی عمر کل ایکسو بیس برس ہوئی زمانہ فریدون بادشاہ کا تھا اور سو برس انکی عمر کے منوچہر شاہ کے زمانہ مین گذرے منوچہر کی تخت نشینی کے زمانہ مین ہی جب موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے پھر انکی وفات تک منوچہر کی سلطنت رہی پھر حضرت موسیٰ کے بعد اللہ عزوجل نے یوشع بن نون بن افراہیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کو پیغمبر بنایا اور انھین حکم دیا کہ مقام اریحا مین سرکش قوم سے لڑنے کے لئے جائین علمائے سلف کا اس بارہ مین اختلاف ہے کہ یہ جنگ کس کے ہاتھ پر ہوئی اور یوشع مقام اریحا کی طرف حضرت موسیٰ کی زندگی مین گئے تھے یا انکی وفات کے بعد بعض لوگون نے کہا ہے

[له] حدثنا ابن حمید قال ثنا ابو سنان الشیبانی عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون ۱۲

کہ یوشع مقام اریحا کی طرف گئے ہی نہین نہ انہین جانیکا حکم ملا تھا یہانتک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اور تمام ان لوگون کی وفات ہوگئی جنھون نے حضرت موسیٰ کے ہمراہ جانیسے انکار کیا تھا اور سان لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرت موسیٰ اور ہارون دونون کی وفات تیہ مین ہوئی قبل اسکے کہ وہان سے نکلین

کون لوگ اسکے قائل ہین

ابسندہ[1] حضرت ابن عباس سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا مانگی کہ ای میرے پروردگار مین صرف اپنے اور بھائی کی ذات پر اختیار رکھتا ہون پس تو میرے اور ان نافرمان لوگون کے درمیان مین تفرقہ ڈالدے اللہ نے فرمایا تو اچھا زمین بیت المقدس ان لوگون پر چالیس برس تک حرام ہی یہ لوگ عمر بھر سرگردان رہینگے چنانچہ سب لوگ جنگل مین رہے جسقدر لوگ جنگل مین گئے تھے انمین سے جنکی عمر بیس برس سے زائد تھی وہ جنگل ہی مین مرگئے حضرت موسیٰ کی وفات بھی جنگل ہی مین ہوئی حضرت ہارون کی وفات حضرت موسیٰ سے پہلے ہوچکی تھی الغرض یہ لوگ چالیس برس تک جنگل مین رہے اور باقی لوگون کے ساتھ حضرت یوشع سرکش لوگون کی بستی کی طرف گئے اور انھون نے اس شہر کو فتح کیا ابسندہ[2] قتادہ سے مروی وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شہر ان لوگون پر چالیس برس تک حرام ہی چنانچہ چالیس برس تک وہ لوگ آبادی مین نہین جاسکے آبادی مین جانا انکے امکان سے باہر ہوگیا یہ بھی ہم سے بیان کیا گیا ہی کہ اسی چالیس برس کے اندر حضرت موسیٰ کی وفات ہوگئی ان لوگون مین سے ایک شخص بھی بیت المقدس مین نہین جاسکا سوا ان دو آدمیون کے جو حضرت موسیٰ کے ساتھ جانے پر راضی تھے ابسندہ[3] سدی سے بسند سابق مروی ہی کہ جسقدر لوگون نے حضرت موسیٰ کے ساتھ اس شہر مین جانیسے انکار کیا تھا وہ سب مرگئے انمین سے کوئی فتح مین شریک نہوسکا پھر اللہ عز وجل نے بعد چالیس برس گذر جانے کے یوشع بن نون کو پیغمبر بنایا انھون نے بنی اسرائیل کو اپنی نبوت کی خبر دی اور کہا کہ اللہ نے حکم دیا ہی کہ ان سرکش لوگون سے جہاد کرو بنی اسرائیل نے انکی بیعت کرلی اور انکی تصدیق کی پس بنی اسرائیل نے ان سرکش لوگون کو شکست دی اور سب نے یکبارگی انپر حملہ کرکے انکو قتل کرڈالا بنی اسرائیل کے کئی کئی آدمی ملکر انمین سے ایک شخص کی گردن پر تلوار مارتے تھے اور پھر بھی نہ کٹتی تھی ابسندہ[4] قتادہ سے اللہ تعالیٰ کے قول فانہا محرمۃ علیہم کی تفسیر مین مروی ہی کہ وہ شہر ہمیشہ کے لئے بنی اسرائیل پر حرام کردیا گیا تھا

---

[1] حدثنا عبد الکریم بن الہیثم قال ثنا ابراہیم بن بشار الرمادی قال ثنا سفیان قال قال ابو سعید عن عکرمہ عن ابن عباس۔

[2] حدثنا قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا سعید عن قتادہ ۱۲ [3] حدثنی موسیٰ بن ہارون الہمدانی قال ثنا عمرو قال ثنا اسباط عن السدی

[4] حدثنا ابن عبد قال ثنا سلمہ عن ابن اسحاق۔

(بسندہ) عکرمہ سے اسی قول کی تفسیر مین مروی ہی کہ جب تک وہ شہر بنی اسرائیل پر حرام رہا وہ لوگ جنگل مین سرگردان رہے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ مقام اریحا کو حضرت موسیٰ ہی نے فتح کیا تھا یوشع صرف سردار لشکر تھے۔

کون لوگ اسکے قائل ہین

(بسندہ) ابن اسحاق سے مروی ہی کہ وہ لوگ جنھون نے حضرت موسیٰ کے ہمراہ جانیسے انکار کیا تھا مر گئے اور انکی اولاد بالغ ہوئی اور چالیس برس بھی گذر گئے تو حضرت موسیٰ ان لوگون کو ساتھ لیکر اس سرکش قوم کی طرف چلے حضرت موسیٰ کے ہمراہ یوشع بن نون بھی تھے اور کلاب بن یوفنا بھی تھے جو مریم بنت عمران ہمشیرہ حضرت موسیٰ و ہارون کے شوہر تھے جب یہ سب لوگ سرزمین کنعان مین پہونچے تو وہان بلعم بن باعورا ایک شخص رہتا تھا اسکو خدا نے بہت علم دیا تھا اس کو اسم اعظم یاد تھا جس کے وسیلہ سے اللہ سے جو دعا مانگی جاتی مقبول ہوتی ہی اور جو چیز مانگی جائی ملجاتی ہی (بسندہ) سالم ابو النضر سے مروی ہی کہ موسیٰ علیہ السلام جب زمین بنی کنعان مین پہونچے تو وہان بالعہ نامی ایک گاؤن مین بلعم رہتا تھا جب حضرت موسیٰ معہ بنی اسرائیل کے اس منزل مین پہونچے تو بلعم کی قوم بلعم کے پاس گئی اور ان لوگون نے بلعم سے کہا کہ اے بلعم یہ موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کو لیکے آئے ہین تاکہ ہمین ہمارے شہرون سے نکالدین اور ہمین قتل کردین اور بجائی ہمارے بنی اسرائیل کو یہان رکھین اور ہم تیری قوم کے لوگ ہین ہمارا اور کہین ٹھکانا نہین ہی تو ایک مستجاب الدعوۃ شخص ہی پس تو ان لوگون کے لئے بد دعا کر بلعم نے کہا تم لوگون کی خرابی ہو موسیٰ خدا کے نبی ہین انکے ساتھ فرشتے ہین اور مومنین ہین مین کیونکر ان لوگون کے لئے بد دعا کرون باوجودیکہ خدا کی طرف سے مین جانتا ہون جو کچھ جانتا ہون پھر ان لوگون نے کہا کہ ہمارا اور کہین ٹھکانا نہین ہی تو اسی طرح برابر وہ لوگ خوشامد کرتے رہے اور اسکے سامنے روتے رہے یہانتک کہ بلعم فریب مین آگیا اور اپنے گدھے پر سوار ہوکر پہاڑ کی طرف چلا جہان سے اس کو بنی اسرائیل کا لشکر نظر آئے حسبان نامی پہاڑ کی طرف چلا تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اسکی سواری بیٹھ گئی بلعم اتر پڑا اور اس کو مارا یہانتک کہ وہ کھڑی ہوئی پھر سوار ہوا مگر وہ تھوڑی ہی دور جاکر بیٹھ گئی پھر اس کو مارا یہانتک وہ کھڑی ہوئی پھر اسپر سوار ہوا پھر وہ تھوڑی ہی دور جاکر بیٹھ گئی پھر اس نے اسکو مارا یہانتک کہ اللہ نے اس سواری کو قدرت گویائی عنایت کی اسنے بلعم سے کہا کہ تیری خرابی ہو تو کہان جاتا ہی کیا تو نہین دیکھتا کہ فرشتے میرے آگے ہین وہ مجھے پیچھے لوٹاتے ہین کیا تو ندا کر

حاشیہ ۵۱ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمۃ عن ابن اسحاق ۱۲ حاشیہ ۵۲ حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمہ عن محمد بن اسحاق عن سالم ابی النضر ۱۲

نبی اور مسلمانون کے لئے بددعا کرنے جاتا ہی اس کہنے پر بھی وہ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا اور اس کو مارتا ہی
رہا یہانتک کہ اللہ نے اس سواری کا راستہ چھوڑ دیا پس وہ چلے یہانتک کہ اس کو لیکر حسبان نامی
پہاڑ پر چڑھے پس بلعم بنی اسرائیل کے لئے بددعا کرنے لگا جب وہ بنی اسرائیل کے لئے بددعا کرتا تو خدا
اسکی زبان پھیر دیتا اور اسکی زبان سے اپنی قوم کا نام نکلتا اور جب کوئی اچھی دعا مانگتا تو اسکی زبان سے
بنی اسرائیل کا نام نکلتا اس سے اسکی قوم نے کہا کہ ای بلعم تو یہ کیا کر رہا ہی تو تو بنی اسرائیل کو اچھی دعائین
دے رہا ہی اور ہمین بددعا دیتا ہی بلعم نے کہا یہ ایک ایسی بات ہی جسپر مجھے قدرت نہین اللہ نے مجھے مغلوب
کر دیا ہی اسکے بعد اسکی زبان لٹک کر اسکے سینہ پر گر گئی بلعم نے ان لوگون سے کہا کہ اب میری دنیا بھی
خراب ہوئی اور آخرت بھی برباد گئی اب سوا مکر و فریب کے کوئی بات باقی نہین رہی اب مین تمھین
ایک مکر و فریب بتاتا ہون عورتون کو خوب آراستہ کرو اور انھین کچھ سودا دیدو اور بنی اسرائیل کے
لشکر مین بھیجو کہ وہان جا کر وہ سودا بیچین اور ان عورتون سے کہدو کہ اگر کوئی اسرائیلی انکے ساتھ ہمبستری
کرنا چاہے تو اس کو منع نکرین اگر ایک شخص بھی انمین سے زنا کریگا تو تمھارے لئے کافی ہی چنانچہ
عورتین لشکر مین گئین ایک عورت کنعانیون کی جس کا نام کسبی تھا وہ انکے سردار صور کی بیٹی تھی اور اسکے
خاندان کے کچھ لوگ مدین مین بھی تھے بنی اسرائیل کے ایک سردار زمری بن شلوم کے پاس گئی جو
شمعون بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کی اولاد کا سردار تھا وہ اس عورت کو دیکھکر کھڑا ہو گیا اسکو
اس عورت کا حسن و جمال پسند آیا بعد اسکے زمری اس عورت کو لیکر حضرت موسیٰ کے پاس گیا اور کہا مین
سمجھتا ہون کہ آپ کہینگے کہ یہ عورت مجھپر حرام ہی حضرت موسیٰ نے کہا ہان بیشک یہ تجھپر حرام ہی
زمری نے کہا تو اس بات مین مین آپ کا حکم نہ مانونگا یہ کہکر اس عورت کو اپنے خیمہ مین لے آیا اور اس سے
ہمبستری کی پس اللہ نے بنی اسرائیل مین طاعون بھیجدیا فنحاص بن عیزار بن ہارون جو حضرت موسیٰ
کی طرف سے حاکم تھا اور بہت قوی الجثہ اور طاقتور شخص تھا اس وقت وہان موجود نہ تھا جب زمری
بن شلوم نے یہ حرکت کی جب وہ آیا تو دیکھا کہ طاعون بنی اسرائیل پر حملے کر رہا ہی اس سے سب کیفیت
بیان کی گئی پس اُسنے اپنا نیزہ اٹھا لیا اور زمری کے خیمہ مین گیا وہ دونون لیٹے ہوئے تھے پس فنحاص نے
دونونکو اپنے نیزہ مین پرو لیا اور نیزہ اوپر کو اٹھا لیا ہاتھ مین نیزہ تھا اور ہاتھ کو اس نے کولے پر ٹیک لیا تھا
اور نیزہ کو داڑھی پر ٹیک لیا تھا فنحاص عیزار کا اکلوتا بیٹا تھا اس نیزے کو اٹھائے ہوئے یہ کہتا تھا کہ
یا اللہ جو کوئی تیری نافرمانی کرے ہم اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہین پس طاعون دفع ہو گیا حساب
کیا گیا تو بنی اسرائیل کے ستر ہزار آدمی مر چکے تھے اور بعض لوگون نے بہت کم بیان کیا ہی تو کہا ہی کہ بیس ہزار

آدمی مرے تھے اسی وقت سے بنی اسرائیل فنحاص کی اولاد کو ہر ذبیحہ سے سینہ اور دست اور سری دیا
کرتے ہین کیونکہ فنحاص نے نیزہ ہاتھ مین لیا تھا اور ہاتھ کو کولے پر ٹیکا تھا اور نیزہ کو ڈارھی پر اور جو عمدہ چیز
ہوتی ہی وہ بھی فنحاص کی اولاد کو دیتے ہین اللہ تعالی نے بلعم ہی کے حق مین یہ آیتین محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر نازل فرمائی ہین واتل علیهم نبا الذی آتیناه آیاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان۔[1]

بعد اس کے موسی علیہ السلام نے یوشع بن نون کو بنی اسرائیل کے ہمراہ مقام اریحا مین بھیجا وہ وہان
گئے اور انھون نے سرکش لوگون کو قتل کیا جو وہان تھے اور بہت لوگون کو قید کیا کچھ لوگ باقی رہ گئے
تھے کہ رات ہونے لگی یوشع کو خوف ہوا کہ رات ہو جائیگی تو وہ لوگ قابو مین نہ آسکینگے پس انھون نے
آفتاب کو روک لیا اور خدا سے دعا کی کہ آفتاب ابھی غروب نہ ہو اللہ عز وجل نے انکی دعا قبول کر لی
یہانتک کہ انھون نے ان لوگون کا بالکل قلع قمع کر دیا بعد اسکے موسی علیہ السلام معہ بنی اسرائیل کے وہان گئے
اور جبتک خدا نے چاہا وہان مقیم رہے پھر اللہ نے انھین وفات دی انکی قبر کو کوئی شخص نہین جانتا
مگر سدی نے بسند سابق یہی بیان کیا ہی کہ یوشع بن نون نے ان سرکش لوگون سے بعد حضرت
موسی کے جہاد کیا تھا سدی نے بیان کیا ہی کہ چالیس برس گذر جانے کے بعد اللہ تعالی نے یوشع
بن نون کو پیغمبر کیا اور خدا نے انھین حکم دیا کہ ان سرکش لوگون سے جا کر جہاد کرین بنی اسرائیل نے
انسے بیعت کی اور انکی تصدیق کی بنی اسرائیل مین سے ایک شخص جسکا نام بلعم تھا اور وہ بڑا عالم تھا اسم
اعظم جانتا تھا کافر ہو کر ان سرکش لوگون سے جا کر ملگیا اور انسے کہا کہ تم خوف نہ کرو جب تم بنی اسرائیل سے
لڑنے کے لیے جاؤ گے مین انکے لیے بد دعا کرونگا وہ سب ہلاک ہو جائینگے بلعم کیلئے وہان دنیا کے
تمام سامان جسقدر خدا نے چاہے موجود تھے صرف ایک بات یہ تھی کہ وہ عورتون سے بوجہ انکے [illegible]
[illegible] ہو جانیکے جماع نہ کر سکتا تھا البتہ گدھی سے اپنی حاجت نکالتا تھا اسی کے حق مین اللہ تعالی نے
یہ آیت نازل فرمائی ہی واتل علیهم نبا الذی آتیناه آیاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغاوین
الی قوله ولکنه اخلد الی الارض واتبع هواه فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث وان تترکه یلهث[2] بلعم کی یہی
حالت تھی کہ وہ کتے کی طرح ہانپتا تھا یوشع جب ان سرکش لوگون سے لڑنے کے لیے نکلے تو بلعم بھی ان
لوگون کے ہمراہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر بنی اسرائیل پر بد دعا کرنے کے لیے چلا مگر جب وہ بنی اسرائیل
کے لیے بد دعا کرتا تو اسکے منہ سے انھین سرکش لوگونکا نام نکلتا ان لوگون نے کہا کہ ای بلعم تو تو ہمین کو بد دعا

[1] ترجمہ ان سے اس شخص کا حال بیان کرو جسکو ہمنے اپنی نشانیان دی تھین مگر وہ انسے علیحدہ ہو گیا پس شیطان اسکے پیچھے پڑ گیا اور وہ گمراہ ہو گیا

[2] [illegible] زمین کیطرف جھک گیا اور اپنی خواہش کی پیروی کی پس اسکی مثال کتے کی سی ہی کہ [illegible] لادو تو ہانپتا ہی [illegible] دو تو ہانپتا ہی ۱۲

دیتا ہی تو وہ جواب دیتا کہ نہین میری مراد بنی اسرائیل ہی ہین پھر جب وہ شہر کے دروازہ پر
پہونچا تو فرشتے نے اسکے گدھی کی دم پکڑ لی اب وہ گدھی آگے نہین بڑھتی جب بلعم نے اس کو
بہت مارا تو وہ گدھی بول اٹھی کہ شب کو تو تو میرے ساتھ جماع کرتا ہی اور دن کو سوار ہوتا ہی
کسی وقت مجھے مہلت ہی نہین دیتا تا ہم اگر مین چل سکتی تو چلتی مگر کیا کرون یہ فرشتہ مجھے
روک رہا ہی پس یوشع نے اثنے جمعہ کے دن جنگ کی یہانتک کہ جب شام ہونے لگی اور
ہفتہ کا دن شروع ہونے لگا اسوقت یوشع نے اللہ تعالی سے دعا کی اور آفتاب سے کہا کہ تو بھی
خدا کے کام مین ہی اور مین بھی خدا کے کام مین ہون یا اللہ آفتاب کو واپس کر دے چنانچہ
آفتاب واپس آگیا اور دن ایک گھنٹہ بڑھ گیا پس ان سرکش لوگون کو شکست ہوئی اور بنی اسرائیل
نے ایکبارگی حملہ کر کے انھین قتل کر دیا بنی اسرائیل کے کئی کئی آدمی مل کر انمین سے ایک آدمی کو
قتل کرتے تھے مگر پھر بھی گردن نہ کٹتی تھی اور بنی اسرائیل نے انکا مال غنیمت جمع کیا یوشع نے
حکم دیا کہ مال غنیمت کی قربانی چڑھائین چنانچہ ان لوگون نے چڑھائی لیکن آسمان سے آگ
اس کے کھانے کے لئے نہ آئی تو یوشع نے کہا کہ ای بنی اسرائیل اللہ تعالی کا کوئی حق ابھی
تم پر باقی ہی اچھا تم سب لوگ مجھسے بیعت کرو چنانچہ ان لوگون نے بیعت کی پس انمین سے ایک
شخص کا ہاتھ یوشع کے ہاتھ مین چپک گیا یوشع نے کہا کہ تو نے ہی خیانت کی ہی جو کچھ تیری پاس
ہی اسکو لے آ تو وہ ایک بیل کا سر سونے کا بنا ہوا لے آیا جسمین یاقوت اور جواہر جڑے ہوے تھے
جب وہ سر بھی اس قربانی مین رکھا گیا اور وہ شخص بھی اسکے ساتھ ہی رکھدیا گیا تو آگ آئی اور
اس نے اس شخص کو بھی اور اس قربانی کو بھی کھا لیا۔ مگر اہل توراۃ کا بیان ہی کہ ہارون و موسی
علیہما السلام کی وفات تیہ مین ہوئی اور اللہ عزوجل نے بعد موسی کے یوشع کو نبی بنایا اور انھین
حکم دیا کہ دریای اردن سے عبور کر کے اس زمین مین جو خدا نے بنی اسرائیل کو دی ہی اور
جس کا انسے وعدہ کیا ہی چنانچہ یوشع نے اسکا اہتمام کیا اور کچھ لوگون کو مقام اریحا کی طرف
وہان کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا بعد اسکے خود بھی چلے اور انکے ہمراہ عہدنامہ کا
صندوق بھی تھا یہانتک کہ دریای اردن سے عبور کر گئے انکے لئے اور انکے ساتھیون
کے لئے دریا مین راستہ بنگیا پھر انھون نے چھ ماہ تک اریحا کا محاصرہ رکھا جب ساتوان
مہینا شروع ہوا تو بنی اسرائیل نے سنکھ بجایا جس سے تمام پہاڑ گونج اٹھے اور شہر پناہ کی دیوار
گر گئی پس انھون نے اس شہر کو خوب لوٹا اور جو کچھ اسمین تھا سونا چاندی سونے اور تانبے

اور لوہے کے سب جلادیا ان چیزون کو بیت المال مین داخل کردیا بنی اسرائیل مین سے ایک شخص نے غنیمت مین خیانت کی تو اللہ کو انپر غصہ آیا اور انھین شکست ہوگئی یوشع کو اس بات کا سخت رنج ہوا تو اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کے خاندانون مین قرعہ ڈالین چنانچہ انھون نے قرعہ ڈالا وہ قرعہ اس شخص کے نام نکل آیا جس نے خیانت کی تھی اور اسکے گھر سے مال غنیمت نکالا گیا اور یوشع نے اُسے سنگسار کرادیا اور اسکا تمام مال جلوادیا اس مقام کا نام اسی خیانت کرنے والے کے نام پر یعنی عاجر رکھدیا گیا پھر حضرت یوشع ان سب لوگون کو ہمراہ لیکر عالی بادشاہ کی طرف گئے اور خدا نے ان لوگون کو حضرت یوشع سے لڑنے کے لئے بھیجدیا اور حضرت یوشع کو حکم دیا کہ کسی گھات کی جگہ مین بیٹھ رہین چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا اور وہ عالی بادشاہ پر غالب آگئے اور اسکو سولی دیدی اور شہر کو جلادیا اور مرد و عورت ملاکر بارہ ہزار آدمی جو وہان تھے انکو جلوادیا مگر اہل عماق جبعون نے حضرت یوشع کو فریب دیا یہانتک کہ حضرت یوشع نے انکو امان دیدی جب حضرت یوشع کو انکے فریب پر اطلاع ہوئی تو انھون نے اللہ سے دعا کی کہ وہ ان لوگون کی گزر اوقات ہیزم فروشی اور سقائی پر کردے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ بھی بددعا دی کہ بازق پائی تخت یروشلم لوٹ لیا جای اور ارمانی بادشاہون کو جو پانچ تھے طلب کیا اور ان سب کو مقام جبعون مین جمع کیا جبعون کے لوگون نے حضرت یوشع سے اجازت جنگ طلب کی حضرت یوشع نے انھین اجازت دیدی چنانچہ ان لوگون نے ان بادشاہون کو ہزیمت دی اور انھین حوران کے جنگل مین نکالدیا وہان اللہ نے انپر اولے برسائے جسقدر لوگ ان اولون سے مرے وہ زیادہ تھے بہ نسبت انکے جنکو بنی اسرائیل نے تلوار سے قتل کیا تھا پھر حضرت یوشع نے آفتاب سے کہا کہ ٹھہر جا اور ماہتاب سے کہا کہ ابھی توقف کر تاکہ مین اپنے دشمنون سے انتقام لے لون اور ہفتہ کا دن شروع نہونے پائے چنانچہ ان دونون نے اس حکم کی تعمیل کی اور وہ پانچون بادشاہ بھاگ کر غار مین چھپے حضرت یوشع نے حکم دیا کہ غار کا منھ بند کردیا جای یہانتک کہ جب وہ اپنے دشمنون کے انتقام سے فارغ ہوئے تو ان پانچون کو غار سے نکلوایا اور انھین سولی دیدی پھر سولی سے اتار کر انکو اسی غار مین بھروادیا پھر بعد اسکے حضرت یوشع نے اور بادشاہون کا جو ملک شام مین تھے تعاقب کیا اور اکتیس بادشاہون کو قتل کیا اور جس ملک کو انھون نے فتح کیا اسکو تقسیم کردیا اسکے بعد حضرت یوشع کی وفات ہوگئی۔ اور وہ جبل افرائیم مین مدفون ہوئے انکے بعد یہوداکی اور شمعون کی اولاد کنعانیون سے جنگ کرنے کے لئے مستعد ہوئی اور انھون نے کنعانیون کو خوب قتل و غارت کیا دس ہزار آدمی انکے مقام

بازق مین مارے اور وہان کے بادشاہ کو پکڑ کر اسکے ہاتھ پیر کے انگوٹھے کاٹ ڈالے اسوقت اس بادشاہ نے کہا کہ میرے دسترخوان سے ستر بادشاہ ایسے کھانا پاتے تھے جنکے انگوٹھے کاٹ ڈالے گئے تھے خدا نے مجھے اسی کا بدلہ دیا بعد اس کے اُس بادشاہ کو یروشلم بھیجدیا وہ وہین مرگیا پھر باقی کنعانیون سے یہودا کی اولاد نے جنگ کی اور انکا ملک چھین لیا حضرت یوشع کی عمر ایک سو چھبیس برس ہوئی اور حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد سے اپنی وفات تک ستائیس برس بنی اسرائیل پر حکومت کی بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ سب سے پہلا بادشاہ جو مین بعہد حضرت موسیٰ ہوا وہ قبیلہ حمیر کا ایک شخص تھا جس کا نام شیمر تھا اسی نے شہر ظفار مین آباد کیا تھا اور وہان سے عمالقہ قوم کو نکال دیا تھا اور یہ شیمر اس زمانے مین شاہان فارس کی طرف سے اُس نواح کا حاکم تھا۔ اور ہشام بن محمد کلبی نے بیان کیا ہی کہ حضرت یوشع نے جب کنعانیون کو قتل کیا اس کے بعد بھی کچھ لوگ انکے باقی رہگئے تھے افریقیس بن قیس بن صیفی بن سبا بن کعب بن زید بن حمیر بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان اس طرف سے افریقیہ جانے کے ارادہ سے نکلا اسنے ان باقی کنعانیون کو اپنے ہمراہ سوار کر لیا اور انکو افریقیہ لے گیا اور افریقیہ کو فتح کر کے وہان کے بادشاہ کو قتل کیا اور ان کنعانیون کو وہان آباد کیا انھین کنعانیون کو بربری کہتے ہین۔ بربری انکا نام اسی وجہ سے ہوا کہ افریقیس نے ان کنعانیون سے کہا تھا کہ تم لوگون کی آوازین بلند ہوگئین ایک شعر بھی اس نے انھین کے متعلق موزون کیا تھا شعر بربرت کنعان لما سقتها ✽ من اراضی الهلک للعیش العجب کلبی نے بیان کیا ہی کہ انھین بربریون کے ساتھ صنہاجہ اور کتامہ کے لوگ بھی مقیم ہوگئے تھے اور وہ ابتک انھین مین ہین۔

قارون بن یصہر بن قاہث کا ذکر

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا کا بیٹا تھا۔ (بسندہ) ابن جریج نے بیان کیا ہی کہ قارون حضرت موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا اور (بسندہ) ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ یصہر بن قاہث نے شمیث بنت بتادیب سے نکاح کیا اور اس سے عمران بن یصہر اور قارون بن یصہر پیدا ہوئے

ف ترجمہ کنعانیون کی آوازین بلند ہوگئین جب مین انکو ہلاکی کی زمین سے عمدہ عیش مین لے آیا ۱۲

ف حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال حدثنی حجاج عن ابن جریج ۱۲

ف حدثنا ابن حمید قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق ۱۲

اس بیان کے موافق قارون حضرت موسیٰ کا چچا تھا مگر اکثر علمای اسلام اور نیز علمائی یہود و نصاری وہی کہتے ہین جو ابن جریج نے بیان کیا (بسندہ) ابراہیم سے اللہ تعالیٰ کے قول ان قارون کان من قوم موسیٰ کی تفسیر مین مروی ہی کہ وہ حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا (بسندہ) ابراہیم سے مروی ہی کہ وہ حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا (بسندہ) ابراہیم سے مروی ہی کہ قارون حضرت موسیٰ کی قوم سے تھا یعنی انکے چچا کا بیٹا تھا اسے انسے سرکشی کی۔ (بسندہ) ابراہیم سے مروی ہی کہ قارون حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا (بسندہ) ابراہیم سے مروی ہی کہ وہ حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا (بسندہ) قتادہ سے مروی ہی وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا گیا ہی کہ قارون حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا نام اس کا منور تھا بوجہ اسکے خوبصورتی کے مگر وہ دشمن خدا منافق تھا جس طرح سامری منافق تھا پس اسی نفاق نے اسے ہلاک کیا (بسندہ) مالک بن دینار نے بیان کیا ہی کہ حضرت موسیٰ قارون کے چچازاد بھائی تھے خدا نے اسکو اسقدر خزانے دیئے تھے کہ انکی کنجیاں کئی قوت ور مردون کو تھکا دیتی تھین + بیان کیا گیا ہی کہ اسکی کنجیاں ساٹھ خچرون پر لادی جاتی تھین کوئی کنجی ایک انگل سے زیادہ نہ تھی اور ہر خزانے کی ایک ہی ایک کنجی تھی (بسندہ) ابو صالح سے مروی ہی کہ اس کے خزانون کی کنجیاں چالیس خچرون پر لادی جاتی تھین (بسندہ) خیثمہ سے مروی ہی کہ قارون کی کنجیاں ساٹھ خچرون پر لادی جاتی تھین ہر کنجی صرف ایک خزانے کی تھی اور ایک انگلی کی برابر تھی (بسندہ) خیثمہ سے مروی ہی کہ قارون کی کنجیاں چمڑے کی تھین ہر کنجی ایک انگلی کے برابر تھین جب وہ سوار ہوتا تو کنجیاں ساٹھ خچرون پر لادی جاتین پھر جب خدا نے اسکی ہلاکت کا ارادہ کیا تو وہ دشمن خدا سرکشی کرنے لگا۔ اسکی سرکشی یہ تھی کہ سب سے ایک بالشت نیچا کپڑا پہنتا تھا (بسندہ) شہر بن حوشب سے مروی ہی کہ ایک مرتبہ اس کو اسکی قوم نے نصیحت کی اور خدا کا دیا ہوا مال خدا کی راہ مین خرچ کرنیکو کہا تو اسنے نہایت سرکشی سے

۵۱ حدثنا ابو کریب قال ثنا جابر بن نوح قال ثنا اسمٰعیل بن ابی خالد عن ابراہیم ۱۲ ۵۲ حدثنا ابن بشار قال ثنا عبدالرحمن قال ثنا سفیان عن سماک بن حرب عن ابراہیم ۱۲ ۵۳ حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابی عن سفیان عن سماک عن ابراہیم ۱۲ ۵۴ حدثنا ابن وکیع قال ثنا یحیی بن سعید القطان عن سماک بن حرب عن ابراہیم ۱۲ ۵۵ حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابو معاویہ عن حجاج عن ابی ... عن ابراہیم ۱۲ ۵۶ حدثنا ابن ... قال ... سعید عن قتادہ ۱۲ ۵۷ حدثنا المبشر بن ہلال العسوق قال ثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن مالک بن دینار ۱۲ ۵۸ حدثنی ابو کریب قال ثنا ہشام قال ثنا اسمٰعیل بن سالم عن ابی صالح ۱۲ ۵۹ حدثنا ابو کریب قال ثنا جابر بن نوح قال ثنا الاعمش عن خیثمہ ۱۲ ۶۰ حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابی عن الاعمش عن خیثمہ ۱۲ ۶۱ حدثنی علی بن سعید الکندی و ابو السائب و ابن وکیع قالوا ثنا حفص بن غیاث عن لیث عن شہر بن حوشب ۱۲

یہ جواب دیا کہ میرے پاس جو مال و دولت ہی وہ اپنے کمال کے سبب سے ملی ہی قتادہ سے بھی ایسا ہی
مروی ہی اللہ نے اسکی تکذیب کے لئے فرمایا کہ کیا اسکو معلوم نہین کہ اللہ نے اس سے پہلے بہت
لوگون کو جو اس سے زیادہ قوی اور جمعیت والے تھے ہلاک کر دیا الغرض قوم کی وعظ و نصیحت نے
اسپر کچھ اثر نکیا اور اسکی سرکشی بڑھتی گئی یہانتک کہ ایک روز وہ خوب آراستہ ہوکر اپنی قوم کے
سامنے گیا زعفرانی لباس پہنے ہوے تھا اور تین سو حسین لونڈیان اور چار سو مصاحب اس کے
ہمراہ تھے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی ستر ہزار مصاحب اس کے ساتھ تھے (بسندہ[۱]) مجاہد سے
مروی ہی کہ وہ آراستہ ہوکر سفید گھوڑون پر سوار زعفرانی لباس پہنے ہوے اپنی قوم کے سامنے گیا
بعض بے عقل لوگون نے تمنا کی کہ کاش ہم کو بھی ایسی دولت ملتی مگر خداشناس لوگ اس بات کو برا
سمجھتے تھے انھون نے کہا تمھاری خرابی ہو خدا سے ڈرو اور جس بات کا خدا نے حکم دیا ہی اسکو کرو
اور جس سے منع کیا ہی اس سے باز رہو خدا کا ثواب اور اسکا انعام اس شخص کے لئے جو اسپر اور اسکے
پیغمبرون پر ایمان لائے بہت بڑا ہی وہ صبر کرنے والون ہی کو ملیگا یعنی جن لوگون نے دنیاوی لذات سے
صبر کیا جب اس خبیث نے بہت سرکشی کی اور گمراہی مین بہت ترقی کر گیا تو خدا نے اسپر زکوۃ فرض
کرکے اسکی آزمایش کی (بسندہ[۲]) حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جب زکوۃ کا حکم نازل ہوا تو
قارون حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور انسے یہ معاہدہ کیا کہ مین ہزار اشرفی مین ایک اشرفی دونگا اور
ہزار روپیہ مین ایک روپیہ غرض ہر ہزار چیز مین ایک چیز دونگا پھر اپنے گھر مین آکر شمار کیا تو یہ بھی بہت ہوا
پس اسنے تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اور کہا کہ ای بنی اسرائیل موسیٰ نے تمھین جس بات کا حکم دیا تم نے
اطاعت کی اب وہ چاہتے ہین کہ تمھارا مال بھی لے لین بنی اسرائیل نے کہا کہ تم ہمارے بڑے
اور سردار ہو جو کچھ تمھاری مصلحت ہو ہمین بتاؤ قارون نے کہا مین یہ مصلحت سمجھتا ہون کہ تم فلان زانیہ
عورت کو بلالاؤ اور اسے کچھ دینے کو کہو تاکہ وہ اپنے ساتھ موسیٰ کو متہم کرے چنانچہ وہ لوگ اس عورت کو
بلالائے اور اسے کچھ دینے کو کہا تاکہ وہ موسیٰ کو اپنے ساتھ متہم کرے اسکے بعد حضرت موسیٰ سے
تو قارون نے انسے کہا کہ آپ کی قوم کے لوگ جمع ہین تاکہ آپ انھین وعظ و نصیحت کرین حضرت موسیٰ
یہ سنکر باہر آگئے یہ سب لوگ ایک میدان مین جمع تھے حضرت موسیٰ نے انسے کہا کہ ای بنی اسرائیل
دیکھو جو شخص چوری کریگا ہم اس کا ہاتھ کاٹ ڈالین گے اور جو شخص کسی پر جھوٹی تہمت لگائیگا

[۱] حدثنا ابن وکیع قال ثنا ابو خالد الاحمر عن عثمان بن الاسود عن مجاہد ۱۲

[۲] حدثنا ابو کریب قال ثنا جابر بن نوح قال ثنا الاعمش عن المنہال بن عمرو عن عبد اللہ بن الحارث عن ابن عباس ۱۲

اسے ہم اسّی درہ مارین گے اور جو شخص زنا کرے اور اسکی بی بی نہو اُسے ہم سو درہ مارین گے
اور جو شخص زنا کرے اور اسکی بی بی موجود ہو اسے ہم اسقدر درہ مارین گے کہ وہ مرجائے یا اسے
سنگسار کرین گے قارون نے کہا کیا آپسے یہ افعال صادر ہون تو یہی حکم آپ کے لیے بھی ہے
حضرت موسی نے کہا ہان تو قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین کہ آپنے فلان عورت سے
زنا کی ہے حضرت موسٰی نے کہا اس عورت کو بلاؤ اگر وہ کہدے تو بیشک ثابت ہے چنانچہ جب وہ
عورت آئی تو اس سے حضرت موسٰی نے کہا کہ ای فلانی کیا مینے تیرے ساتھ وہ بات کی ہے جس کو
بنی اسرائیل کہتے ہین اس عورت نے کہا یہ لوگ جھوٹے ہین انھون نے مجھے روپیہ دینے کو
کہا ہے تاکہ مین اپنے ساتھ آپ کو متہم کردون حضرت موسی یہ سنکر سجدہ مین گرگئے اسی حال مین
اللہ نے وحی بھیجی کہ زمین کو حکم دو جو کچھ چاہو پس حضرت موسٰی نے کہا کہ ای زمین ان سب لوگونکو
لے لے پس زمین نے انکو ٹخنون تک نگل لیا بعد اسکے حضرت موسٰی نے کہا پھر بعد اس کے حضرت
موسٰی نے کہا کہ ای زمین ان لوگون کو لے لے پس زمین نے گردن تک ان لوگون کو نگل لیا پس وہ
لوگ چلانے لگے کہ ای موسی ای موسٰی اور بہت گریہ وزاری کرنے لگے حضرت موسٰی نے کہا ای
زمین ان لوگون کو نگل لے پس زمین ان لوگون پر برابر ہوگئی پھر اللہ نے حضرت موسی پر وحی
بھیجی کہ ای موسٰی میرے بندون نے تمھین ای موسٰی ای موسٰی کہکر پکارا اگر تم نے انپر رحم نہ کیا
لیکن اگر وہ لوگ مجھے پکارتے تو مین انکی دعا قبول کرتا دیکھئے سندہ حضرت ابن عباس سے ایسا ہی
مروی ہے اسمین اسقدر زیادہ ہے کہ پھر بنی اسرائیل پر سخت قحط پڑا اور بھوک کی شدت سے وہ لوگ
پریشان ہوگئے پس سب لوگ حضرت موسٰی کے پاس آئے اور انسے کہا کہ ای موسی ہمارے لئے
اپنے پروردگار سے دعا کیجئے چنانچہ حضرت موسی نے انکے لئے دعا کی اللہ نے فرمایا کہ ای موسٰی تم
ایسے لوگون کے بارے مین ہم سے گفتگو کرتے ہو کہ انکے اور میرے درمیان مین انکے گناہون کی
تاریکی حایل ہے اور ان لوگون نے ای موسٰی تمھین پکارا لیکن اگر وہ مجھے پکارتے تو مین ضرور انکی دعا
قبول کرتا دیکھئے سندہ حضرت ابن عباس سے ان قارون کان من قوم موسی کی تفسیر مین مروی ہے
کہ قارون حضرت موسی کے چچا کا بیٹا تھا حضرت موسٰی بنی اسرائیل کی ایک جانب کوئی مقدمہ فیصل
کررہے تھے اور قارون دوسری جانب تھا قارون نے ایک زانیہ عورت کو بلایا اور اُسے کچھ دینے کو

سند حدثنا ابو کریب قال ثنا یحیی بن عیسی عن الاعمش عن المنہال عن رجل عن ابن عباس نحوہ ۱۲
سند حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال ثنا علی بن ہاشم بن البرید عن الاعمش عن المنہال عن سعد بن جبیر عن ابن عباس ۲

کہا تاکہ وہ حضرت موسیٰ کو اپنے ساتھ متہم کرے چنانچہ اس معاملہ کو طے کرکے اس دن کا انتظار کیا
جسمین تمام بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے پاس جمع ہوتے تھے پس اُس دن قارون آیا اور اسنے کہا
کہ ای موسیٰ جو شخص چوری کرے اسکی کیا سزا ہی حضرت موسی نے کہا اسکے ہاتھ کاٹ ڈالے جائین
قارون نے کہا خواہ اسمین آپ ہی کیون نہون حضرت موسیٰ نے کہا ہان پھر قارون نے پوچھا کہ
اس شخص کی کیا سزا ہی جو زنا کرے حضرت موسیٰ نے کہا وہ سنگسار کردیا جائی قارون نے کہا خواہ
آپ ہی ہون حضرت موسیٰ نے کہا ہان قارون نے کہا تو آپنے زنا کی ہی حضرت موسیٰ نے کہا تیری
خرابی ہو مینے کس کے ساتھ زنا کی ہی قارون نے کہا فلان عورت کے ساتھ پس حضرت موسیٰ نے
اس عورت کو بلوایا اور اس سے کہا کہ مین تجھے اس ذات پاک کی قسم دلاتا ہون جسنے تورات نازل
کی ہی کہ کیا قارون سچ کہتا ہی اس عورت نے کہا بار خدایا جبکہ آپنے مجھے قسم دلائی تو مین اسبات کی
گواہی دیتی ہون کہ آپ اس تہمت سے بری ہین اور آپ خدا کے رسول ہین اور دشمن خدا
قارون نے مجھے روپیہ دینے کو کہا تھا تاکہ مین آپ کو اپنے ساتھ متہم کرون پس حضرت موسیٰ اپنی جگہ
سے اٹھے اور سجدہ مین گر گئے پھر اللہ نے اپنر وحی بھیجی کہ ای موسیٰ اپنا سر اٹھاؤ مینے زمین کو حکم دیا ہی
کہ جو کچھ تم کہو اسکی تعمیل کرے حضرت موسیٰ نے کہا اے زمین ان لوگون کو لے لے پس زمین نے ان
لوگون کو کمر تک نگل لیا قارون حضرت موسی کو پکارنے لگا حضرت موسی نے پھر زمین سے کہا کہ ان
لوگون کو نگل لے یہانتک کہ وہ لوگ سینہ تک پہونچ گئے پھر قارون حضرت موسیٰ کا نام لے کر چلایا
مگر حضرت موسی نے پھر فرمایا کہ ای زمین ان لوگون کو لے لے چنانچہ اسنے پورا نگل لیا پس اللہ نے اپنر
وحی بھیجی کہ قارون نے تم سے دادرسی چاہی مگر تم نے اسکی فریادرسی نہ کی لیکن اگر وہ مجھسے دادرسی چاہتا
تو مین بیشک اسکی دعا قبول کرتا۔[1] بسندہ علی بن زید بن جدعان سے مروی ہی کہ عبد اللہ بن حارث
گھر سے نکلے اور محل مین گئے اور وہان جاکر مسند پر بیٹھ گئے ہم سب لوگ انکے گرد بیٹھ گئے پھر انھون نے
سلیمان بن داؤد کا ذکر کیا اور یہ آیت پڑھی یا ایہا الملأ ایکم یاتینی بعرشہا قبل ان یاتونی مسلمین بعد اسکے
حضرت سلیمان کا تذکرہ چھوڑ کر انھون نے قارون کا ذکر شروع کیا کہ وہ حضرت موسیٰ کی قوم سے تھا
اسنے حضرت موسیٰ سے سرکشی کی اسکو اسقدر خزانے ملے تھے جسقدر خدا نے اپنی کتاب مین ذکر
کئے ہین کہ اُن خزانون کی کنجیان کئی قوت والے آدمی [illegible] اٹھا سکتے تھے حضرت موسیٰ جو جسم
قرابت کے اس سے درگذر کرتے رہتے تھے یہانتک کہ [illegible] اور

[1] حدثنا بشر بن ہلال الصواف [illegible]

دیوارون پر سونے کے پتر چڑھائے تھے بنی اسرائیل صبح شام اسکے گھر جایا کرتے تھے اور وہ انکو کھانا کھلایا کرتا اور یہ لوگ اس سے باتین کیا کرتے تھے اور اُسے ہنسایا کرتے تھے مگر اسکی شقاوت اور بدبختی نے اُسے اس حالت پر رہنے نہ دیا یہانتک کہ اس نے بنی اسرائیل کی ایک مشہور زانیہ عورت کو بلایا اور اس سے کہا کہ کیا تجھے ایسی ضرورت ہی کہ مین تجھے کچھ مال دون اور تجھے اپنی عورتون مین شامل کرون اگر تجھے یہ بات پسند ہو تو اس وقت میرے پاس آ جب بنی اسرائیل میرے یہان جمع ہون اور تو آکر کہہ کہ ای قارون کیا تم موسیٰ کو میرے پاس آنے سے روک سکتے ہو اس عورت نے یہ بات منظور کر لی چنانچہ جب قارون بیٹھا اور بنی اسرائیل کے لوگ آکر جمع ہوے تو وہ عورت آئی اور قارون کے سامنے کھڑی ہو گئی پس خدا نے اسکی دل کی حالت بدل دی اور اُسنے توبہ کر لی اُسنے اپنے دل مین کہا کہ اس سے بہتر توبہ کرنے کی اور کوئی چیز نہین ہو سکتی کہ مین رسول خدا کو اذیت نہ دون اور دشمن خدا کو عذاب دون پس اس عورت نے کہا کہ قارون نے مجھسے کہا تھا کہ مین تجھے کچھ مال دون اور تجھے اپنی عورتون مین شامل کرلون اس شرط پر کہ جب بنی اسرائیل جمع ہون تو میرے پاس آ اور کہہ کہ ای قارون کیا تو موسیٰ کو میرے پاس آنے سے روک سکتا ہی پس مینے اس سے بہتر توبہ کرنے کی اور کوئی چیز نہ دیکھی کہ مین رسول خدا کو اذیت نہ دون اور دشمن خدا کو عذاب دون جب اس عورت نے یہ بات کہی تو قارون کو سخت ندامت ہوئی اور اُس نے سر جھکا لیا اور بنی اسرائیل سے کچھ نہ کہا سمجھ گیا کہ اب میری خرابی ہی یہ گفتگو اس عورت کی مشہور ہوئی یہانتک کہ اسکی خبر حضرت موسیٰ کو ملی جب حضرت موسیٰ نے اسکو سنا تو انکو سخت غصہ آیا اور انھون نے وضو کر کے نماز پڑھی اور روئے اور کہا کہ ای میرے پروردگار تیرے دشمن میرے موذی نے میری فضیحت اور میری رسوائی کا قصد کیا ہی ای میرے پروردگار تو مجھے اسپر قابو دے پس اللہ نے اپنی وحی بھیجی کہ زمین کو جو چاہو حکم دو وہ تمھاری اطاعت کرے گی پس حضرت موسیٰ قارون کے پاس گئے قارون نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ہین قارون نے کہا کہ ای موسیٰ میرے حال پر رحم کیجیے حضرت موسیٰ نے کہا ای زمین ان لوگون کو نگل لے پس اسکے گھر کو جنبش ہوئی اور زمین قارون اور اسکے ساتھ والونکو ٹخنہ تک نگل گئی اور وہ کہتا جاتا تھا کہ ای موسیٰ مجھپر رحم کیجیے حضرت موسیٰ نے کہا ای زمین ان لوگون کو لے لے چنانچہ پھر اسکے گھر کو جنبش ہوئی اور قارون اور اسکے ساتھ والے سب ناف تک دھنس گئے قارون حضرت موسیٰ کے سامنے گریہ وزاری کرتا تھا کہ ای موسیٰ مجھپر رحم کر دیکھ حضرت موسیٰ نے کہا ای زمین ان لوگون کو نگل لے چنانچہ قارون اور اس کے ساتھ والے اور اسکا گھر سب دھنس گیا

حضرت موسیٰ کو خطاب ہوا کہ ای موسیٰ تم کسقدر سخت دل ہو قسم ہی مجھے اپنے عزت کی کہ اگر وہ مجھے پکارتا تو مین اسکی دعا قبول کرتا (سند۵۱)۔ ابوعمران جونی سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ حضرت موسیٰ کو خدا کی طرف سے یہی خطاب آیا کہ مین زمین کو تمھارے بعد کسی کا تابع نکرونگا (سند۵۲) قتادہ سے مروی ہی وہ کہتے تھے ہم سے بیان کیا گیا ہی کہ قارون ہر روز بقدر ایک قد آدم کے زمین مین دھنستا ہی اور اسی طرح قیامت تک دھنستا چلا جائے گا جب قارون پر خدا کا یہ عذاب آیا تو جو مسلمان اسکو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے انھون نے خدا کے اس انعام کا شکر ادا کیا اور جو لوگ کہ کثرت مال اور وسعت عیش کی جو اسکو حاصل تھی تمنا کیا کرتے تھے وہ نادم ہوئے اور انھون نے اپنی خطا کو معلوم کر لیا اور جیسا کہ اللہ عزوجل نے انکا قول نقل کیا ہی وہ کہنے لگے ویکان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ و یقدر لولا ان من اللہ علینا لخسف بنا پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ کو اور جو مومنین ان پر ایمان رکھتے تھے اور انکے عہد پر قائم تھے اور انکے خادم یوشع بن نون کو تمام آفتون اور بلاؤن سے بچایا اور ان کے دشمن فرعون اور ہامان اور قارون اور کنعان والون کو بسبب ان کے کفر اور تمرد اور سرکشی کے ہلاک کر دیا کسی کو غرق کیا کسی کو زمین مین دھنسا دیا کسی کو تلوار سے قتل کرایا تاکہ جو شخص عبرت حاصل کرنا چاہیے اس کو عبرت ہو اور جو شخص نصیحت لینا چاہتے اس کو نصیحت ہو کہ ان لوگون کے پاس مال بھی بہت تھا اور ان کے لشکر بھی بہت تھے اور انمین قوت بھی زیادہ تھی اور ان کے جسم بھی بہت قوی اور دراز تھے مگر نہ انکے مال خدا کے عذاب سے انکو بچا سکے اور نہ انکے جسم اور قوی اور نہ انکے لشکر اور مددگار کیونکہ وہ خدا کی آیتون کا انکار کرتے تھے اور زمین مین فساد کرتے تھے اور خدا کے بندون کو اپنا غلام بناتے تھے پس انپر وہ مصیبت آگئی جس سے وہ ڈرتے تھے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین ایسے کام سے جو ہمین خدا کی ناخوشی سے قریب کر دے اور ہم ایسے کامون کی توفیق خدا سے مانگتے ہین جو اسکی محبت و رحمت سے ہمین قریب کر دین (سند۵۴) حضرت ابوذر سے مروی ہی وہ کہتے تھے کہ مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی اسرائیل مین سب سے پہلے نبی موسیٰ تھے اور سب سے آخری نبی عیسیٰ تھے حضرت ابوذر کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

سند۵۱ حدثنی بشر بن ہلال قال ثنا جعفر بن سلیمان عن ابی عمران الجونی ۱۲ سند۵۲ حدثنا بشر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادہ ۱۲ سند۵۳ ترجمہ :- ای خرابی اللہ اپنے بندون مین سے جس کے لئے چاہتا ہی رزق کو وسیع کر دیتا ہی اور جس کے لئے چاہتا ہی تنگ کر دیتا ہی اگر خدا نے ہمپر احسان نہ کیا ہوتا تو ہم بھی دھنس جاتے ۱۲
سند۵۴ حدثنا احمد بن عبد الرحمن بن وہب قال ثنا عمی قال حدثنی الماضی بن محمد عن ابی سلیمان عن القاسم بن محمد عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر ۱۲

حضرت موسیٰ کے صحیفون مین کس قسم کے مضامین تھے آپ نے فرمایا ان مین عبرت اور نصیحت کی باتین تھین مثل اس کے کہ مجھے تعجب ہی اُس شخص پر جو دوزخ کا یقین رکھتا ہو پھر ہنستا ہے تعجب ہو اس شخص پر جو موت کا یقین رکھتا ہو پھر خوش ہو مجھے تعجب ہی اس شخص پر جو عمل کے دن حساب کا یقین رکھتا ہو پھر کوئی کام نہ کرے۔

حضرت یوشع علیہ السلام کی حکومت بنی اسرائیل مین حضرت موسیٰ کے بعد سے حضرت یوشع کی وفات تک تھی بیس برس زمانہ منوچہر مین اور سات برس زمانہ افراسیاب مین۔ اب ہم ان شاہان فارس کا ذکر شروع کرتے ہین جو منوچہر کے بعد بابل مین تخت حکومت پر بیٹھے۔

الحمدللہ کہ تاریخ طبری کی جلد اول تمام ہو گئی

فہرست ترجمہ تاریخ طبری جلد اوّل